وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ

خطباتِ

قاطع شرک و بدعت

حضرت مولانا حافظ

عبدالعلیم یزدانی



جمع و ترتیب: میاں حافظ محمد ربانی
نظر ثانی: قاری لیاقت علی باجوہ

مکتبہ ربانیہ

وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ (الذاریات)

"آپ نصیحت کیجیے کیونکہ نصیحت اہل ایمان کے لیے نفع بخش ہوتی ہے۔"

خطبات

حافظ عبدالعلیم یزدانی رحمہ اللہ

صاحبزادہ حافظ عبدالعلیم یزدانی رحمہ اللہ آف جھنگ

جمع و ترتیب

میاں حافظ محمد ربانی

نظر ثانی

قاری لیاقت علی باجوہ

کوٹلی لوہاراں مغربی سیالکوٹ

ناشر

مکتبہ ربانیہ

منڈی عثمان والا، ضلع قصور 0300-6595304

بسم الله الرحمن الرحيم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ

کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰٓی

اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ

کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰٓی

اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دعائے قبولیت

﴿وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ﴾ (التکویر : ۲۹)

حمد و ثناء کبریائی بڑھائی اُس خالق کائنات اللہ احکم الحاکمین کے لیے ہے جس خالق و مالک نے اس پوری کائنات کا نظام آپ خود پیدا فرمایا ہے لا تعداد اور بے شمار درود و سلام سرورکائنات سردار انبیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات اقدس پر۔

حضرت : میرے ذمہ جو مضمون لگایا گیا ہے کہ دعا لگائی گئی ہے کہ دعا کرو میں چند گزارشات کر کے پھر ان شاء اللہ دعا کروں گا جس بات کا ذکر میں چھیڑنے لگا ہوں وہ عقیدہ ہے، عقیدۂ توحید والا جو رب چاہے وہ ہوتا ہے جو بندے چاہیں وہ نہیں ہوتا جو آیت میں نے تلاوت کی ہے اُس کا ترجمہ مختصر سا یہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ چاہے وہ ہوتا ہے جو لوگ چاہیں وہ نہیں ہوتا جو تم چاہو وہ نہیں ہوتا جو رب چاہے وہ ہوتا ہے ہو جاتا ہے اور وہ ہوتا ہے یہ مومن کا عقیدہ ہے اللہ تعالیٰ اس عقیدے پر ہی خاتمہ فرمادے آمین۔ بعض کی کوشش ہوتی ہے کہ فلاں ذلیل وخوار ہو جائے فلاں بندہ جو ہے وہ بالکل ہی کنگال ہو جائے فلاں بندہ جو ہے وہ شہر میں نظر ہی نہ آئے فلاں بندہ جو ہے اسے ویسے ہی مار دینا ہے لیکن نہ میرے بھائی اللہ تعالیٰ کے حبیب جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کا ارشاد گرامی اور ہر نماز کے بعد یہ دعا کیا کرتے تھے فرمایا کرتے تھے: ((اللهم لا منع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع الضل الجد ومنك الجد)) اے عرش والے رب لا مانع لما اعطیت۔ جو تم دینا چاہو اُسے کوئی روک نہیں سکتا لا مانع لما اعطیت۔ جو تو دینا چاہے اُسے کوئی روک نہیں سکتا و لا معطی لما منعت۔ جسے جناب نہ دینا چاہو اُسے کوئی دے نہیں سکتا، میرے بھائی

بھی تو قرآن کہہ رہا ہے فرمایا ﴿وَمَا تَشَآءُونَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ﴾ (التکویر: ۲۹) آؤ ذرا تمھیں قرآن کی سیر کروا جاؤں تمھیں ذرا قرآن کی سیر کروا جاؤں سارا ہی علاقہ اس بندے کا دشمن ہے سارا علاقہ ہی اس بندے کو ختم کرنے پر چلا ہوا ہے کہتے ہیں ہم نے اسے دنیا میں نہیں رہنے دینا اسے دنیا سے ختم کر دینا ہے تیار ہو گئی آگ جلنے لگی آگ تیار ہو رہی ہے جس وقت آگ تیار ہو گئی اور اسے اندر پھینکنے کی تیاریاں ہونے لگیں تو ان کے پاس ایک آنے والا آیا ہے آ کر کہتا ہے خلیل اللہ علیہ السلام وہ دیکھو نا تمھارے لیے آگ بن چکی ہے تمھیں ختم کرنے کے ارادے ہو گئے ہیں ارے وزیر بھی تمھارے خلاف وقت کا بادشاہ بھی تیرے خلاف، عوام بھی تیرے خلاف اور یاد رکھو تمھیں اس آگ میں پھینکا جا رہا ہے اگر اجازت ہو تو میں بارش کا فرشتہ لا کر آگ ہی بجھا دوں، دوسرا آیا اگر اجازت ہو تو میں ہوا کا فرشتہ لے آؤں اور آگ کو اُڑا کر ہی لے جاؤں آج کا ہوتا تو کہتا مشورہ ہی کرنے آئے ہو نا، نا جناب خلیل اللہ علیہ السلام جو ہیں وہ فرماتے ہیں وہ عرش والا دیکھ رہا ہے تو جواب آجاتا ہے ﴿حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ﴾ (آل عمران: ۱۷۳) ﴿نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ﴾ (الحج: ۷۸) اللہ ہی کافی ہے وہ مجھے دیکھ رہا ہے وہی میرا کارساز ہے لوگو دنیا والو آگ میں پھینکا جا رہا ہے اور کسی اللہ والے نے لکھا کہتے ہیں ۔

اک دل چیتا کفاراں والی
تے پانمبو بھڑک مچاوے
اُس دل چتا اوئے عجز الٰہی
تے تیز المب الاوے
دو طرفاں دل آتش مچ پئی
تے شعلہ تیز مریندا

اُٹھ جبریل علیہ السلام ہن دیکھ

تے کیویں رب کریندا

آسمان سے آواز آئی فرمایا ﴿ قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ﴾ (الانبیاء : ٦٩) ہم نے براہ راست آگ کو حکم دیا ہے اے آگ میرے خلیل علیہ السلام پر ٹھنڈا ہو جا اتنی بھی ٹھنڈی نہ ہونا کہ کہیں سردی ہی نہ لگنے لگ پڑے معلوم کیا ہوا کہ چاہے وقت کا بادشاہ مخالف ہو جائے، وقت کی عوام بھی مخالف ہو جائے سارا جہان اُس کا مخالف ہو جائے اُسے نقصان پہنچانے کا ارادہ کرنے لگ پڑیں قتل کے منصوبے بننے لگ پڑیں لیکن جو رب چاہتا ہے وہی ہوتا ہے بندے جو چاہیں وہ نہیں ہوا کرتا یہ دیکھو نا ایک کہتا ہے میں نے موسیٰ علیہ السلام کو پیدا ہی نہیں ہونے دینا کیا کہتا ہے؟ تو جناب یہ جو کہتا ہے کہ میں نے موسیٰ علیہ السلام کو پیدا ہی نہیں ہونے دینا بڑے ہی بچے ذبح کروائے جا رہا ہے ﴿ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَ يَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَ ﴾ (البقرة : ٤٩) بچے ذبح کروائے جاتا ہے ارے جناب لڑکیوں کو زندہ رکھے جاتا ہے کہتا ہے میں نے ایک موسیٰ علیہ السلام کو جناب دنیا میں نہیں آنے دینا مشیروں اور وزیروں سے سمجھایا ہے ارے جناب چوہدری فرعون صاحب اتنے بچے مروائے جا رہے ہو اتنے ذبح کروائے جا رہے ہو ہمارے کام کون کرے گا کاروبار کیسے چلیں گے اللہ اللہ، پھر قانون بنا ایک سال بچوں کو ذبح کرتے جاؤ ایک سال بچوں کو زندہ رکھتے اوٗ جس سال بچوں کو زندہ رکھنا تھا اگر اُس سال رب موسیٰ علیہ السلام کو پیدا کرتا اُسے کسی نے رب نہیں کہنا تھا جس سال بچوں کو ذبح کرنے کا قانون تھا اللہ نے اُس سال موسیٰ علیہ السلام کو پیدا فرمایا ہے اور ساتھ موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا ہے موسیٰ علیہ السلام کو پیدا فرمایا ہے اور ساتھ ہی قرآن آ جاتا ہے فرمایا ﴿ وَ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ اَرْضِعِيْهِ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِي الْيَمِّ وَ لَا تَخَافِيْ وَ لَا تَحْزَنِيْ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَ جَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴾ (القصص : ٧) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی ماں کی طرف وحی کی یہاں وحی کا معنی ہے دل میں بات بٹھا

دی القاء کر دیا اُسے بات سمجھا دی اے موسیٰ علیہ السلام کی ماں موسیٰ علیہ السلام دودھ پئے گا تو تمھارا ہی پئے گا فرمایا ﴿ اَرْضِعِيْهِ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِي الْيَمِّ وَ لَا تَخَافِيْ وَ لَا تَحْزَنِيْ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ ﴾ (القصص: ۷) یہ دیکھنا ذرہ دود تمھارا پئے گا جب تمھیں خطرہ محسوس ہو تو یاد رکھنا پھر اس طرح کرنا اپنے بچے کو جناب سمندر کی ٹھاٹھوں کے سپرد کر دینا اُن ٹھاٹھوں اور موجوں کا کام ہے ڈبو دینا لیکن میں اُن سے پنگوڑھے کا کام بھی لے لوں گا اور پھر میرا تیرا وعدہ یہ ہے ﴿اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ ﴾ میں اسے واپس تمھارے پاس لے کر آؤں گا میری اگلی بات بھی سن لو ﴿وَ جَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴾ میں پھر اسے رسول بھی بناؤں گا محل کے پاس پہنچا فرعون کے محل کے پاس پہنچا رب نے اس سال موسیٰ علیہ السلام کو پیدا فرمایا ہے لوگو دنیا والو میری بات ثابت ہو رہی ہے جو رب چاہتا ہے وہی ہوتا ہے جو رب چاہتا ہے وہی ہوتا ہے یہ دیکھو، نا وقت کا یہ بھی بادشاہ ہے یہ کہتا ہے میں نے مدرسے نہیں رہنے دینے، میں نے مسجدیں نہیں رہنے دینی، میں نے داڑھی والوں کو پیدا ہی نہیں ہونے دینا یہ کون تھا؟ کون ہے؟ مشرف، مشرف کہتا تھا میں نے پیدا ہی نہیں ہونے دینے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم نے پیدا نہیں ہونے دینے میں نے کئی داڑھی والے اسمبلی میں بھیج دیے ہیں اللہ اللہ، اب کئی داڑھیاں اسمبلی میں، اللہ اُن داڑھی والوں کو بھی کوئی اچھا کام کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔ میں نے تو اسلام آباد کہا تھا مولویو! اگر رب نے تمھیں موقع دے ہی دیا ہے کیوں جی آگے بی بی بھی باہر چلی گئی اور بابو بھی؟ کرسی نے ہلارہ مارا تو دونوں ہی باہر اور اگر تم نے اچھا کام نہیں کیا تو تم بھی بارڈر سے پار۔ اللہ تمھیں اچھا کرم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ یہ جو میرے شہر کا مولوی ہے یہ جناب اپنے مولوی کو چھوڑ کر دنیا دار کی طرف چل پڑا ہے مجھے ایک کہتا یزدانی صاحب آپ نے اس بار کمال نہیں کر دیا آپ نے مولانا اعظم طارق کو ووٹ نہیں دیے، مذہبی آدمی ہے مولوی آدمی ہے کیوں جی داڑھی والا آدمی ہے آپ نے اُسے ووٹ نہیں دیے اور آپ کی جماعت نے ووٹ دوسری طرف دیا ہے جو اُن

داڑھی ہے دنیا دار اور جس وقت جناب ادھر سے بھی آواز آگئی کہ جناب میں نے اُسے ووٹ دینا ہے کس کو؟ جمالی کو کیوں مولوی فضل الرحمٰن کو ووٹ ہی نہیں دیا پھر مولوی پھر اپنا پھر دیوبندی میں نے کہا اگر باپ کے ہوتو پھر اس پر یہ بھی فتویٰ لگاؤ کیوں مجھ پر تو فتویٰ لگایا کہ یزدانی نے ووٹ مذہبی اور مولوی آدمی کو نہیں دیا میرا تو چلو اختلاف تھا میرا تمھارا کہ تم دیوبندی میں اہل حدیث لیکن وہ تو دیوبندی بھی ساتھ تمھارا بزرگ بھی اُس کو تم نے ووٹ نہیں دیا ظالمو اللہ تمھیں عقل عطا فرمادے۔(آمین) اور میں کہتا ہوں اللہ پھر عوام کو بھی سمجھ عطا فرمادے۔آمین۔کیوں جی یہ جو بلیک میلر لوگ ہیں نا اللہ ان سے بچنے کی بھی توفیق عطا فرمادے آمین۔ ہاں جناب اس نے کہا میں نے موسیٰ علیہ السلام کو پیدا نہیں ہونے دینا اللہ نے پھر موسیٰ علیہ السلام کو اُس سال پیدا فرمایا اور پھر پیدا فرما کر اُس کے محلوں میں پہنچایا جس وقت محلوں میں پہنچایا تو فرعون کی بیوی جو آسیہ رضی اللہ عنہا تھی اللہ تعالیٰ اُس کی قبر کو منور فرمائے۔(آمین)۔ جس وقت اُس نے دیکھا نا جناب کہ صندوق آیا ہے اُس نے بلایا دیکھا اور بچہ اور بچہ وہ حسینو جمیل جو نبی ہوتا ہے نا وہ پیارا ہوتا ہے نبی پیارا ہوتا ہے جتنے بھی نبی آئے ہیں وہ سارے پیارے آئے ہیں لیکن اُن سب میں جو پیارا آیا ہے وہ محمد ﷺ آیا ہے نبی سارے ہی پیارے دو آنکھوں والے ڈیڑھ آنکھ کوئی نبی نہیں آیا، ڈیڑھ آنکھ والا نبی؟ بھینگا نبی وہ صرف پنجابی آیا ہے جعلی نبی یہ مرزا قادیانی جو کہتا ہے میں بھی نبی ہوں یہ صرف یہی ڈیڑھ آنکھ آیا ہے جس کو رب نے نہیں بھیجا لیکن جس کو رب نے بھیجا ہے نا وہ سارے ہی پیارے آئے اور سارے ہی حسینو جمیل آئے ہیں لیکن اُن سب میں سے جو سب سے زیادہ حسینو جمیل ہے نا وہ میرا تمھارا پیر محمد ﷺ ہے بی بی نے جب دیکھا تو بی بی کہتی ہے حسینو جمیل بچہ ہے اپنے خاوند کو بلایا تو فرعون کو بلا کر کہتی ہے فرمایا: لَا تَقْتُلُوْهُ اسے ذبح نہ کرنا اسے قتل نہ کرنا ﴿عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّ هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ﴾ (القصص: ۹) فرمایا اسے قتل نہ کرنا، ہو سکتا ہے فرمایا: ﴿عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ﴾ پہلے کیا کہتی ہیں ﴿قُرَّتُ عَيْنٍ لِّيْ وَلَكَ لَا

تَقْتُلُوْهُ عَسٰۤى اَنْ یَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّ هُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ﴾ یہ تمہارے آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک بھی ہوگا اور اسے قتل نہ کرنا ہو سکتا ہے ہم اسے اولاد ہی بنالیں یہ ہمیں نفع ہی پہنچادے لیکن آسمان والا کیا کہہ رہا ہے فرمایا ﴿لَا یَشْعُرُوْنَ﴾ ان کو پتہ ہی نہیں میں کیا کرنے لگا ہوں جسے کہتا تھا میں نے پیدا نہیں ہونے دینا میں نے تو اُسے اس کے گھر میں پہنچا دیا ہے اعلان ہو جاتا ہے آؤ نا کوئی اس بچے کے لیے کوئی پرورش کرنے کے لیے آئے اس کو دودھ پلانے والی کا انتظام کیا جائے کئی لیڈی کونسلر پہنچ رہی ہیں کوئی اپنی اپنی سندیں لے کر جارہی ہیں شاید ہمارا داؤ لگ جائے ہمیں ملازمتیں مل جائیں لوگو دنیا والو جو بھی دودھ پلانے کی کوشش کرتی ہے آسمانوں والا اعلان کر رہا ہے فرمایا ﴿وَ حَرَّمْنَا عَلَیْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰۤى اَهْلِ بَیْتٍ یَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَ هُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ﴾ (القصص : ۱۲) اے میرے موسیٰ علیہ السلام میں نے ساری عورتوں کا دودھ تم پر حرام کر دیا ہے دیکھو نا میں نے تمہاری ماں سے وعدہ کیا ہوا ہے دودھ پیئے گا تو موسیٰ علیہ السلام صرف تمہارا ہی پئے گا اے لوگو دنیا والو ﴿وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ﴾ (التکویر : ۲۹) جو رب چاہے وہ ہوتا ہے جو بندے چاہیں وہ نہیں ہوا کرتا میرے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مکہ والے اکٹھے ہو کر آگئے آکر کہتے ہیں سوہنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اے ہمارے بھتیجے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ بتاؤ نا کہ جو اصحاب کہف تھے یہ کتنا عرصہ غار میں سوئے رہے اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں تم اس طرح کرنا کل آنا میں تمہیں کل بتاؤں گا ذہن میں کیا بات تھی میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوچا کل جبرائیل علیہ السلام آئے گا رات تک آجائے گا رات کے کسی ٹائم میں آجائے گا میں یہ سوال جبرائیل علیہ السلام کے پاس رکھوں گا وہ رب سے پوچھ کر مجھے بتادے گا اللہ اللہ۔ کل آئے جس وقت کل ہوا مکہ والے پھر اکٹھے ہو کر آگئے آکر کہتے ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم بتاؤ نا اصحاب کہف والے کتنا عرصہ اُس غار میں سوئے رہے اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کل آنا ارے لوگو پھر کل آئے کہتے ہیں پھر کل آنا جبرائیل علیہ السلام نہیں

آیا اللہ کے حبیب ﷺ نے سوال نہیں پایا اُس نے رب کے پاس جا کر پایا نہیں اُن سے لا کر نبی ﷺ کو بتایا نہیں ارے کل کل کل کرتے ہوئے اٹھارہ دن گزر گئے کتنے دن گزر گئے؟ اٹھارہ دن گزر گئے آرہے ہیں جا رہے ہیں میرے نبی ﷺ فرما رہے ہیں کہ کل آنا کل آنا کل بتاؤں گا کل بتاؤں گا لوگو اٹھارہ دن گزر گئے مکہ والوں نے شور مچا دیا ہے واویلا مچا دیا ہے کہ ارے جناب محمد ﷺ کو محمد ﷺ کا رب چھوڑ گیا ہے ارے باتیں ہو رہی ہیں نبی ﷺ کے خلاف باتیں ہونے لگ پڑی ہیں اٹھارہ دن گزر گئے اللہ کے نبی ﷺ کے آگے سوال کیا ہوا ہے جس وقت اٹھارہواں دن آیا ہے عرش والے کا پیغام آجاتا ہے فرمایا ﴿وَلَا تَقُولَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا۝ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ﴾ (الکھف: ۲۳) اے میرے پیغمبر ﷺ یہ نہ کہا کرو کہ میں کل بتاؤں گا یہ کہا کرو اللہ تعالیٰ نے چاہا تو میں کل بتاؤں گا یہ نہ کہا کرو میں کل بتاؤں فرمایا: ﴿اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا۝ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ﴾ (الکھف: ۲۴) اٹھارہ دنوں کے بعد اللہ تعالیٰ کا پیغام آیا سوہنیا میرا بیچ میں تذکرہ ہی نہیں کہا اپنی اپنی کرتے رہے ہو اس طرح کیا کرو جب بھی بات کیا کرو مجھے بیچ میں ضرور رکھا کرو کل بتاؤں گا کل آؤں گا کل دوں گا یہ نہ کہا کرو اللہ نے چاہا تو کل دوں گا اللہ نے چاہا تو کل آؤں گا اللہ نے چاہا تو میں کل دوں گا اللہ نے چاہا تو میں کروں گا ایک چوہدری مہر جا رہا تھا بھینس لینے کے لیے مولوی صاحب پوچھتے ہیں مہر جی کہاں چلے ہو؟ جی بھینس لینے چلا ہوں فلاں منڈی لگی ہوئی ہے تو مولوی صاحب کہتے ہیں مہر جی کیوں ان شاء اللہ بھینس لینے چلا ہوں وہ کہتا مولوی جی ان شاء اللہ کا یہاں کیا تعلق ہے میرے پاس بیس ہزار روپیہ ہے بیس سال سے میں بھینسوں کا بیوپاری ہوں اوہنکا تھلکا کر بھینس لینے کا عادی ہوں یہاں ان شاء اللہ کیسے آن پہنچی اُس نے کہا نہ بابا ان شاء اللہ ضرور کہتے ہیں اسے ساتھ ضرور رکھو نا جی نا مولویوں کا تو یہی کام ہے ایسے ہی بیچ میں جگڑ بندی شروع کر دیتے ہیں منڈی پہنچا جس وقت ایک بھینس دیکھی دوسری دیکھی تیسری بھینس دیکھی اخیر سودا ہو گیا جیب کو ہاتھ لگایا کہ میں تمھیں بیانہ

دے دیتا ہوں تو جیب کہتی ہے بابا جی مہر جی مجھے ہاتھ ہی نہ لگاؤ وہاں جیبوں کے مالک پہنچے تھے اُنھوں نے جناب پہلے ہی صاف کر دی ہے جب جیب صاف ہوگئی تو پھر کہتا ان شاء اللہ میں بھینس لینے آیا ہوں ان شاء اللہ میرا بھینس کا سودا ہوا ان شاء اللہ میں نے جیب کو ہاتھ لگایا ان شاء اللہ میری جیب ہی صاف ہوگئی ان شاء اللہ میں ایسے ہی واپس آ گیا مولوی صاحب پوچھتے ہیں سناؤ بابا جی بھینس لے آئے ہو نہیں ان شاء اللہ بھیسن لے آؤں گا کیوں؟ اب کہنے کا کیا فائدہ، مرے برادر میرے بھائی بات کیا ثابت ہوئی کہ جب بھی بات کیا کرو ان شاء اللہ ضرور کہا کرو اللہ کے نبی ﷺ کو بھی یہی حکم ہوا ہے فرمایا: ﴿وَلَا تَقُولَنَّ لِشَاْیْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ۝ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِیْتَ﴾ (الکہف: ٢٣، ٢٤) میرے برادر میرے بھائی ساتھ فرمایا سوہنیا ان شاء اللہ کہہ دیا کرو اور ساتھ فرمایا سوہنیا (ﷺ) جب تم بھول جاؤ جب تم؟ بھول جاؤ نا، کون بھول جائے؟ کون؟ جب سوہنے محمد ﷺ تم بھول جاؤ تب مجھے یاد کرلیا کرو۔ نبی ﷺ بھول جاتا ہے؟ کیوں؟ اللہ اللہ۔ رب نہیں بھولتا نبی ﷺ بھول جاتا ہے۔

کہ نماز تھوڑی ہوگئی ہے یا سوہنیا (ﷺ) آپ بھول گئے ہو اللہ کے نبی ﷺ کے پاس پہنچا ہے احترام سے دروازہ کھٹکھٹایا ہے تو کھٹکھٹایا آقا ﷺ باہر تشریف لائے آقا ﷺ سے عرض کرتا ہے سوہنیا (ﷺ) نماز تھوڑی ہوگئی ہے یا آپ ﷺ بھول گئے ہو اللہ کے حبیب ﷺ فرماتے ہیں میرے مرید نہ نماز آدھی ہوئی ہے اور نہ ہی میں بھولا ہوں آقا ﷺ اپنے بھولنے کو بھی بھول جاتے ہیں عرض کرتا ہے سوہنیا (ﷺ) آپ نے دو رکعت پڑھائی ہے وہ دیکھیں ساری جماعت ویسے ہی کھڑی ہے جو تھی ویسے ہی بیٹھی ہے آپ ﷺ کا انتظار کر رہی ہے مسئلہ پوچھنے کے لیے کہ آپ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھائی ہیں اور دو پر ہی سلام پھیر کر تشریف لے آئے ہو دو رکعتیں پڑھائی ہیں اللہ کے نبی ﷺ سے عرض کرتے ہیں سوہنیا آپ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھائی ہیں جس وقت دو رکعتیں اور پڑھانے لگ پڑتے ہیں آسمان

سے وحی آجاتی ہے فرمایا سوہنیا(ﷺ) ابھی یہ مسئلہ ہی نہیں آیا کہ نماز میں جب بندہ بھول جائے تب آخری التحیات پڑھنے کے بعد دو سجدے کر لیا کرے اللہ تمہارے بھولنے کو بھی معاف کر دیا کرے گا میرے آقا ﷺ نے دو رکعتیں پڑھائیں، دو رکعتیں پڑھانے کے بعد مسئلہ بن گیا اللہ کے حبیب ﷺ فرماتے ہیں لوگو التحیات پڑھا ہے پھر التحیات پڑھنے کے بعد دو سجدے کر لیں اسے سجدہ سہو کہا جاتا ہے جس وقت سجدہ سہو کر لیں اللہ اب تمہاری بھول کو معاف کر دے گا نبی ﷺ بھول جاتا ہے ارے جناب نبی ﷺ کا رب نہیں بھولتا نبی ﷺ کا رب؟ ایک پاگل جہان کا مولوی کہتا، کہ رب بھول گیا ہے، رب کیسے بھول گیا ہے ؟﴿سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ﴾ یہاں بِعَبۡدِہٖ نہیں آنا چاہیے تھا یہاں کیا آنا چاہیے تھا بنورہ۔ نبی ﷺ جو ہے وہ نور ہے یہاں نور آنا چاہیے تھا او میرے بھائی رب نہیں بھولا کرتا میں عرض یہ کر رہا تھا فرمایا: ﴿وَ اذۡکُرۡ رَّبَّکَ اِذَا نَسِیۡتَ﴾ فرمایا سوہنیا(ﷺ) جب وقت تم بھول جاؤ اس وقت رب کو یاد کر لیا کرو فرمایا ﴿وَمَا تَشَآءُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ یَّشَآءَ اللّٰہُ﴾ (التکویر : ۲۹) جو رب چاہتا ہے وہی ہوتا ہے جو رب چاہتا ہے وہ ہوتا ہے جو بندے چاہتے ہیں وہ نہیں ہوتا آؤ آخری بات عرض کر جاؤں مکہ والے اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ مکہ والے اکٹھے ہو کر کیا کہتے ہیں بڑے بھی آئے چھوٹے بھی آئے سردار بھی بیٹھے ہوئے ہیں اپنے بھی بیٹھے ہوئے ہیں اُن کے جناب دور نزدیک سے سب ہی اکٹھے ہوئے ہیں کہتے ہیں سردار جی یہ دیکھو محمد ﷺ کے غلام بڑھتے ہی جا رہے ہیں نبی ﷺ کے دیوانے اور پروانے زیادہ ہوتے جا رہے ہیں ہمیں جناب اس طرح کرو ان کے آگے حد لگاؤ ختم لگا دیا جائے کیا کریں محمد ﷺ کا خاتمہ کر دیا جائے ایک بولا

غضب ہے ہماری طاقت گھٹتی جاتی ہے
یہ دنیا دین آبائی سے پیچھے ہٹتی جاتی ہے

یہی حالت رہی تو ایک دن ایسا بھی آئے گا

کہ ہبل کے واسطے کوئی چڑھاوا بھی نہ لائے گا

عمر رضی اللہ عنہ بولے۔ابھی مسلمان نہیں ہوئے۔

عمر رضی اللہ عنہ بولے کہ قصہ ہی مٹا دیتا ہوں میں جا کر

کہ لاتا ہوں سر ہادی اسلام کا میں جا کر

لوگو دنیا والو فیصلہ ہو جاتا ہے کہتا ہے تم سب جا کر آرام کرو تم سب ہی سو جاؤ عمر بن خطاب کا بیٹا میں اکیلا ہی جا کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا سر قلم کر کے لے آتا ہوں لوگو وہ جناب تلوار کو تیز کیے جا رہا ہے وہ تلوار تیز کر رہا ہے یہ جس کے لیے تلوار تیز کر رہا ہے وہ اس کے لیے رب سے دعائیں کر رہا ہے جس کے لیے تلوار تیز ہو رہی ہے اُس نے نبوت والے ہاتھ اُٹھائے ہوئے ہیں کیا کہہ رہے ہیں ((اللھم اعز السلام اللھم انصر نا اسلام)) (مسند احمد) اللہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ دے دویا عمر بن ہشام دے دو دونوں چوہدریوں میں سے ایک چوہدری دے دو ایک روایت کے مطابق عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ دے دو لوگو دنیا والو ادھر مارنے کی کوششیں ہیں ادھر اس کے لیے دعا کی کوششیں ہیں تلوار میان سے باہر لیے جاتا ہے کسی نے پوچھا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آج کدھر جا رہے ہو۔ارے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتمہ کرنے چلا ہوں ارے لوگو دنیا والو وہ کہتے ہیں پہلے گھر کو سنبھالا جاتا ہے تمھاری بہن اور تمھارا بہنوئی اُسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھ رہے ہیں اُسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دیوانے اور پروانے بنے ہوئے ہیں لہٰذا پہلے گھر کو سنبھال۔ جناب عمر رضی اللہ عنہ اُدھر کی بجائے بہن کا دروازہ کھٹکھٹاتے جاتا ہے بہن قرآن پڑھ رہی ہے جس وقت عمر رضی اللہ عنہ کی آواز سنی ہے قرآن چھپالیتی ہے قصہ مختصر کر جاؤں بہنوئی کو نیچے لٹایا جاتا ہے تلوار میان سے باہر ہے جس وقت مارنے لگتے ہیں بہن وار سنبھال لیتی ہے جناب جس وقت یہ کام دیکھا ہے اپنی ہوش آگئی ہے جوش اُتر گیا ہے بہن سے فرماتے ہیں بہن جو چیز تم پڑھ رہے تھے مجھے بھی سناؤ وہ کہتے ہیں پہلے غسل کر کے آؤ غسل کر لیا ہے میں

کیا عرض کیا کرتا ہوں میں کہا کرتا ہوں نبی ﷺ کی دعا کی قبولیت کا وقت قریب قریب آ رہا ہے بہن قرآن سنانے لگ پڑی بھائی سننے لگ پڑا بہت پڑھ رہی ہے ﴿طٰهٰ۔ مَاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلَيۡكَ الۡقُرۡاٰنَ لِتَشۡقٰٓى۔ اِلَّا تَذۡكِرَةً لِّمَنۡ يَّخۡشٰى۔ تَنۡزِيۡلًا مِّمَّنۡ خَلَقَ الۡاَرۡضَ وَ السَّمٰوٰتِ الۡعُلٰى۔ اَلرَّحۡمٰنُ عَلَى الۡعَرۡشِ اسۡتَوٰى۔ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا وَمَا تَحۡتَ الثَّرٰى﴾ (طٰهٰ: ٦ تا ١) بہن کہتی ہے بھائی زمین پرداتا اور رحمٰن نہیں رحمٰن جو ہے وہ عرش پر زندہ اور حیات ہے لہٰذا اُس رحمٰن کی بات سن لو ﴿اَلرَّحۡمٰنُ عَلَى الۡعَرۡشِ اسۡتَوٰى۔ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا وَمَا تَحۡتَ الثَّرٰى﴾ (طٰهٰ: ٦، ٥) لوگو! جس وقت یہ بات سن لی کہتے ہیں بہن چلو مجھے پیر محمد ﷺ کے پاس تو لے جاؤ، اللہ اللہ۔ میرے بابا نے لکھا ہے نا میرے بابا جی کہتے ہیں

اپنا رہی صافہ دیندا ویکھو نے دلیریاں
بہناں نی توں بن لے مشقاں نے میریاں

نبی ﷺ کے پاس پہنچ جاتے ہیں اے لوگو دنیا والو جس کسی نے دیکھا ہے بلال رضی اللہ عنہ دیکھ کر فرما رہے ہیں اللہ کے نبی ﷺ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آ رہا ہے اُس کے ہاتھ میں تلوار ہے اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں بلال رضی اللہ عنہ آنہیں رہا میں نے تو اسے رب سے مانگ کر لیا ہے اندر چلے گئے کلمہ پڑھ لیا مسلمان ہو گئے نبی ﷺ کا دیوانہ اور پروانہ بن گیا تلوار تیز کی تھی نبی ﷺ کا سر قلم کرنے کے لیے اُن کا سر لینے کے لیے، لیکن میرا عقیدہ ایسا ہے ﴿وَمَا تَشَآءُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ يَّشَآءَ اللّٰهُ﴾ (التکویر: ٢٩) جو رب چاہتا ہے وہی ہوتا ہے جو بندے چاہتے ہیں وہ نہیں ہوتا مکہ والوں نے کہا تھا ہم نے عمر رضی اللہ عنہ بھیجا ہے اُنھوں نے قتل کا پروگرام بنایا ہے اُنھوں نے قتل کا منصوبہ بنایا ہے جس کو بھیجا ہے وہ تو اپنا مرید بن کر چلا آ رہا ہے اے لوگو میرا پھر یہاں یہ عقیدہ بھی بن جاتا ہے فرمایا جس وقت تھوڑی دیر گزری ہے اللہ کے نبی

ﷺ نماز کی تیاری کا حکم دے رہے ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم وضو کرنے لگ پڑھتے ہیں نماز کی تیاری کرنے لگ پڑتے ہیں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں سوہنے محمد ﷺ کیا کرنے لگے ہو فرمایا نماز پڑھنے لگے ہیں رب کی عبادت کرنے لگے ہیں اللہ کے نبی ﷺ سے عرض کرتے ہیں سوہنیا(ﷺ) رب کی عبادت ہو اور اس حجرہ میں چھپ کر کر رہے ہو۔ اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں عمر رضی اللہ عنہ ہمیں مکہ والے بیت اللہ میں نماز نہیں پڑھنے دیتے، لوگوں کا مشکل کشا بھی وہی ہے لوگوں کا؟ لوگوں کا مشکل کشا علی رضی اللہ عنہ؟ کیوں وہ بھی اُسی مقام پر موجود لیکن لوگو نمازیں جو ہیں نبی ﷺ چھپ کر پڑھ رہا ہے میں تو کہا کرتا ہوں سب سے پہلے عمر رضی اللہ عنہ کا اُمت پر یہ احسان ہوا ہے کہ نبی ﷺ کے اُمتی اور نبی ﷺ چھپ کر حجرہ میں نمازیں پڑھتے ہیں عمر رضی اللہ عنہ نے پہلی نماز بھی پڑھائی پہلی نماز بھی پڑھی تو بیت اللہ میں پڑھی میرے برادر میرے بھائی تم بھی ایسا عقیدہ بنالو ﴿وَمَا تَشَآءُ وْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ﴾ (التکویر: ۲۹) دنیا والے سارے مخالف ہو جائیں ساری برادری مخالف ہو جائے ساری برادری قطع تعلقی کرلے لیکن یہ عقیدہ بنالو کہ رب مخالف نہ ہو جائے جس بندے کا رب مخالف ہو جائے ارے جناب سارا علاقہ اُس کا محافظ ہو پوری دنیا اس کی موافق بن جائے پھر جناب اُسے کوئی بچانہیں سکتا ، اُسے کوئی بچا لو اب دردِ دل سے دعا کرو اللہ تعالیٰ ہماری محنتیں قبول فرمائے۔(آمین)

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

موت کا منظر

﴿مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَ فِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَ مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى﴾
(طٰہٰ: ۵۵)

حمد وثناء کبریائی، بڑھائی اُس خالق کائنات اللہ احکم الحاکمین کے لیے ہے جس خالق و مالک نے پوری کائنات کا نظام خود آپ پیدا فرمایا ہے لا تعداد اور بے شمار درود و سلام سرورکائنات اور انبیاء علیہم السلام احمد مصطفیٰ جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر۔ حضرات رمضان المبارک کا بابرکت رحمت والا مہینہ آہستہ آہستہ اپنی رحمتیں اور برکتیں سمیٹتا سمیٹتا گزرتا جا رہا ہے اللہ پاک ان دنوں کا ادب و احترام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین) جس طرح دن بدلتے ہیں حالات بدلتے ہیں دن جو ہیں ایک جیسے نہیں رہتے میرا مولا عرش والا رب دنوں کو پھیر پھیر کر لاتا ہے آج تنگی ہے، پریشانی ہے، مصیبتیں ہیں ایک وقت آتا ہے سارے دُکھ ختم ہو جاتے ہیں، پریشانی رہتی ہے ہمیں معلوم ہے کہ پچھلا رمضان اور آج کا تیسرا دیہاڑہ اور تیسواں روزہ آج اُسی رب نے مجھے توفیق دی ہے کہ اُسی مقام پر کھڑا ہوں اور تم سے مخاطب ہوں جہاں حادثہ ہوا ہے جہاں سے آرہا تھا رات بھی وہاں رہا یہ میرے مالک کی رحمتیں ہیں میرے مالک کی توفیق ہے اللہ تعالیٰ ہماری محنتیں قبول فرمائے۔آمین۔

جتنے بھی آئے ہیں اس جہان میں ان سب نے چلے جانا ہے اور کہاں جانا ہے ﴿قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴾ (الجمعة : ۸) جس سے بندہ زیادہ ڈرتا ہے جس سے بندہ کہتا ہے مجھے موت آئے ہی نا،

مجھے موت آئے؟ فرمایا: ﴿قُلْ إِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي تَفِرُّونَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مُلَاقِيكُمْ﴾ (الجمعۃ: ۸) جو جو دوڑ گئے جو جو اس سے بھاگ گئے جو جو چھپ گئے فرمایا: ﴿فَإِنَّهُ مُلَاقِيكُمْ﴾ اس سے کوئی بھاگ نہیں سکتا فرمایا اس نے تم سے ملاقات کر لینی ہے ﴿ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَىٰ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ﴾ اللہ اللہ۔ میرے اللہ کریم نے دوسرے مقام پر فرمایا ﴿مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ﴾ تمھیں اللہ تعالیٰ نے مٹی سے پیدا کیا ہے ﴿مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ﴾ مٹی سے پیدا ہونے والے تمھیں اللہ نے مٹی سے بنایا ہے تمھیں مٹی سے پیدا کیا ہے ﴿وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ﴾ اور پھر اللہ تعالیٰ تمھیں اُسی مٹی میں لے جائے گا ﴿وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ﴾ (طٰہٰ: ۵۵) پھر ایک وقت آئے گا عرش والا تمھیں اُٹھائے گا ایک اور مقام اللہ کے قرآن کا فرمایا: ﴿وَأَنفِقُوا مِن مَّا رَزَقْنَاكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَا أَخَّرْتَنِي فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ فَأَصَّدَّقَ وَأَكُن مِّنَ الصَّالِحِينَ ٥ وَلَن يُؤَخِّرَ اللَّهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجَلُهَا وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ﴾ (المنافقون: ۱۱، ۱۰) فرمایا یہ موت جو ہے آنی ہی آنی ہے رب کا اور حکم آنا بھی ہے فرمایا اس سے ایک لمحہ بھی آگے پیچھے نہیں ہو سکتا ﴿وَلَن يُؤَخِّرَ اللَّهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجَلُهَا﴾ ابھی مجھے نماز پڑھ لینے دو نا بھئی نا وقت آچکا ہے مجھے لاہور سے ہو آنے دو، نا جناب وقت آگیا ہے اے میرے بھائی میرا بڑا ضروری کام ہے مجھے وہ کر لینے دو، نا جناب وقت آگیا ہے کہنے وہ کہتا ہے فرمایا: ﴿وَلَن يُؤَخِّرَ اللَّهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجَلُهَا﴾ بادشاہ پر بھی وقت آگیا ہے یہ مجھے اعلان کرنے دو، نا، نا جی وقت آگیا ہے یہ مجھے حکم اور آرڈر کر لینے دو، نا جناب رب کا پیغام آگیا ہے بڑے سے بڑا امیر ہے اور چھوٹے سے چھوٹا غریب ہے میری بچی کی شادی ہے شادی تو کر لینے دو مہمان آنے والے ہیں صبح انھوں نے پہنچ جانا ہے اپنے بیگانے سارے میرے پاس موجود ہیں میرا اور سہارا کوئی نہیں

اس کا بھائی کوئی نہیں ﴿وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَاءَ اَجَلُهَا﴾ (المنافقون: ۱۱) جس دن رب کا پیغام آ گیا تمھارے سارے کام ہی یہاں رہ جانے ہیں، یہ سارے پروگرام ہی ختم ہو جائیں گے تمھاری محنتیں یہاں ہی رہ جائیں گی یہ سارا سلسلہ ہی ختم ہو جائے گا یہ کون جانتا ہے ﴿وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ﴾ اللہ اللہ۔ میں عرض کر رہا تھا یہاں سے چلے جانا ہے سب نے ہی جہاں چھوڑ جانا ہے میرے بھائی میرا تیرا پیر محمد ﷺ یہاں نہیں رہا ہمیشہ کے لیے رہنا چاہیے تھا تو اُس محمد ﷺ کو رہنا چاہیے تھا اتنی شان والا اتنی آن والا اتنے مرتبے اور فضیلت والا، اتنی بلندیوں والا جب میرا تمھارا پیر محمد ﷺ نہیں رہا تو میں نے اور تم نے بھی نہیں رہنا جانا کہاں ہے؟ اللہ اللہ۔ کئی میں نے ایسے بھی دیکھے ہیں محل تیار ہو رہا ہے، کوٹھی تیار ہو رہی ہے بڑے لاکھوں روپے لگائے جا رہا ہے، بڑے بڑے پروگرام بنائے جا رہے ہو۔ جب وقت کوٹھی کی چابی مل گئی ہے ہر چیز سج کر تیار ہو گئی ہے اب پروگرام بناتے ہو اس کا افتتاح بھی کرنا ہے میں نے اس کی دعوت بھی کرنی ہے لوگو! وہ دعوت کرنے کا موقع ہی نہیں ملا کرتا فرمایا ﴿وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَاءَ اَجَلُهَا وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ﴾ (المنافقون: ۱۱) اللہ اللہ۔ فرمایا ﴿مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ﴾ اس پر ہی غور کر لو یہ جو قرآن کی آیت مبارکہ ہے نا فرمایا: ﴿مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى﴾ (طٰهٰ: ۵۵) تمھیں اللہ نے مٹی سے پیدا کیا ہے فرشتے کو اللہ تعالیٰ نے نوری بنایا ہے جنوں کو اللہ تعالیٰ نے آگ سے بنایا ہے لیکن یاد رکھنا جو تمھاری تخلیق اور مرتبے ہیں ان کو فرشتے بھی نہیں پہنچ سکتے، ان کا جن بھی مقابلہ نہیں کر سکتے، بڑے بڑے جن بنائے، بڑی بڑی طاقتوں والے جانور بنائے بڑی بڑی اُمتیں بنائیں بڑی بڑی مخلوقیں بنائیں پر جو تمھیں رب نے مٹی سے پیدا کر کے فضیلت اور مرتبہ دیا ہے ایسے اللہ پاک نے کائنات میں کسی کو مرتبے عطا نہیں کیے تو جس پہ مان کرتا ہے اور مقابلہ کرتا ہے فخر اور تکبر کرتے ہو بعض کو ناز ہے دنیا کا، بعض کو دولت کا تکبر آ جاتا ہے اور جو تمھارے پہلے

حالات ہیں تا اُن پر بھی غور کرو کسی اللہ والے نے اس کا نقشہ بنایا ہے فرمایا ۔

مٹی کولوں پانی بنیو
فیر جوک تے جوکوں بوٹی

﴿ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْمًا ثُمَّ أَنْشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ﴾

(المؤمنون : ١٤) اللہ اللہ۔

مٹی کولوں پانی بنیو
فیر جوک تے جوکوں بوٹی
وقت معین وچ شکن مائی دے
تیری صورت بنی جنوٹی
فیر بچہ بن کے جگ تے آئیوں
تے بنی پھرے لنگوٹی

اوئے پھنے خان اوئے آرڈر چلانے والے اے حکم دینے والے مسجدیں بند کرنے والے مولویوں کو نیچے لٹانے والے مدرسے نہ دینے والو میں یہ اور وہ کردوں گا۔

بچہ بن کے جگ تے آئیوں
تے بنی پھرے لنگوٹی
فیر گھر شیر جوانا تیری گردن ہو گئی موٹی
اوئے فیر توں بڈھرا ہوئیوں
تے نہ چل سکیں بن سوٹی
اوئے دنیا تے ضائع کرلئی آخر
رب عقبہ کرے نہ کھوٹی

﴿مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَ فِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَ مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى﴾ (طٰہٰ: ۵۵) فرمایا تمھیں مٹی سے پیدا کیا ہے پھر بھی تم نے مٹی میں چلے جانا ہے ایک وقت آتا ہے پھر اللہ تعالیٰ نے تمھیں مٹی سے اُٹھا کر اپنے سامنے کھڑا کر لینا ہے اللہ اللہ۔ حضرات یہ جو معاملہ ہے نا بڑا مشکل معاملہ ہے اس جہان میں دل نہ لگایا کرو تم اور پروگرام نہیں جانتے لیکن ہم نے دیکھے ہیں ہم نے دنیا میں دیکھا ہے کہ جناب پروگرام سارے ختم منصوبے سارے ہی ملیا میٹ، بستے بستے گھر یہ سارے ہی جناب پروگرام سے پہلے ہی وہ ختم ہو جاتے ہیں اور کہنے والا کیا کہتا ہے، کہتا ہے:

میم موت دی آن ہوا وگی

ہم اپنے بیگانے کوئی محلہ کوا ایسا نہیں۔

میم موت دی آن ہوا وگی
لوگو وس دے گھر ویران ہو گئے
اُلوں بول دے نے سنجیاں بیٹھکاں تے
خالی بندیاں باج مکان ہو گئے
جنہاں باغاں دے گئے نے ٹر مالی
او ہیک کے ٹیگراں وانگ ہو گئے
پتر جنہاں دے نیوں جہان اوپر
گم وناں دے نام و نشان ہو گئے

آؤ میرے بھائی یہ موت ایک ایسا منظر ہے موت ایک ایسا نرالہ مسئلہ ہے جس سے کوئی بھی بچ سکتا؟ سب نے ہی چلے جانا ہے سب نے ہی چلے جانا ہے یہ جہان چھوڑ جانا ہے میرے آقا محمد ﷺ نے کیا فرمایا ہے میرے آقا ﷺ نے فرمایا جب اللہ والے کی موت اللہ والے کی روح قبض ہوتی ہے نا تو بڑی آسانی سے، عرش والے کا قرآن آگیا فرمایا:

﴿وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۔وَالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۔وَالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۔فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۔فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۔يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۔تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۔قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ۔اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ﴾ (النازعات: ۱ تا ۹) فرمایا مجھے اُن فرشتوں کی قسم ہے جو میرے بندوں کی روح قبض کرتے ہیں پتہ بھی نہیں چلنے دیتے یہ دنیا سے کس وقت چلا گیا اور قرآن کا ایک اور مقام اللہ پاک نے فرمایا: ﴿وَلَوْ تَرٰۤى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَ اَدْبَارَهُمْ وَ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ﴾ (الانفال: ۵۰) اس آیت مبارکہ کے بعد ایک دوسری آیت کریمہ بھی سن لو اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں ﴿وَلَوْ تَرٰۤى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْۤا اَيْدِيْهِمْ اَخْرِجُوْۤا اَنْفُسَكُمْ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَ كُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ تَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ وَ مَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَ ضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ﴾ (الانعام: ۹۴، ۹۳) فرمایا جب کورب موت دیتا ہے اللہ کے باغیوں کی رُوح قبض ہوتی ہے رب کی بغاوت کرنے والوں کو فرشتے جناب ﴿وَلَوْ تَرٰۤى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَ اَدْبَارَهُمْ﴾ الہ کے فرشتے جو ہیں رب کے منکروں کو رب کے باغیوں کو اللہ کے نبی ﷺ کے گستاخوں کو اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی بات نہ ماننے والوں کو فرمایا جب اُن کی روح قبض کرتے ہیں ﴿يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ﴾ اللہ کے فرشتے اُن کے منہ پر تھپڑ مارتے ہیں ﴿يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَ اَدْبَارَهُمْ﴾ فرمایا پیچھے تھپڑ مارتے ہیں اُن کے منہ پر بھی تھپڑ مارا جاتا ہے اور ساتھ اُن کی روح قبض کرتے جارہے ہیں اور ساتھ ہی کیا اعلان ہوجاتا ہے فرمایا ﴿وَ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ﴾ اللہ پاک فرماتے ہیں عذاب آگ والا عذاب چکھو تو سہی نا اور دوسرے مقام پر فرمایا جن لوگوں کی رب روح قبض

کرتے ہیں سوہنیا اُن کی طرف تو دیکھو لو وہ تہیہ کیے بیٹھے ہیں اُن کا ارادہ اور پروگرام یہ ہوتا ہمیں ہمارے پیر چھڑا لیں گے ہمیں ہمارے بڑے چھڑا لیں گے سفارشیں کرنے والے چھڑا لیں گے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں نا، نا ﴿بینکم﴾ وہ جو سفارشی تھے اِن کے وہ تو وہاں ہی ہیں وہ تو ان کے پاس سفارش کے لیے آئے ہی نہیں، اللہ اللہ۔ میرے عزیز میرے بھائی یہ جو جہان ہے نا اس میں کسی نے نہیں رہنا، اب چلا گیا ہے جنازہ پڑھا لمبی چوڑی تمہید اور ادھر اُدھر کی باتوں سے بچتے بچاتے جنازے سے فارغ ہوئے میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا جس میت کو لے کر جا رہے ہیں اگر وہ نیک ہے نا نیک اُس کے لیے جلدی جلدی سلام سلام کی ہر طرف سے آوازیں آ رہی ہیں اور اس کی قبر اُس کی روح کو جنتی فرشتے سونے اور چاندی کی ٹرے میں اور پھر کستوری کی خوشبوئیں لگا کر ریشمی رمالوں میں لپیٹ کر یہ جناب فرشتے اپنے جنتی ایک سے آگے بڑھ کر جا رہے ہیں مجھے پکڑاؤ میں لے کر جاؤں یا رجھے دو میں اسے لے کر جاؤں جو دوسری سرکار ہے نا، جس ظالم ابھی تک روزہ چکھا ہی نہیں ہے ایسے بھی ہیں کیوں جی اُس نے چکھ کر بھی نہیں دیکھا تو جناب اُس کی روح کو قبض کرتے ہیں بدبودار بھی ہے بدبوائیں آ رہی ہیں تو فرشتے کہتے ہیں یہ کس ظالم کی لے کر آ رہے ہو اسے دفع کرو اسے یہاں ہی رہنے دو اسے کیوں لے کر آ رہے ہو میرے اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا پھر جناب قبر میں چلا جاتا ہے قبر میں لٹا دیتے ہیں اور قبر کے جو فرشتے ہیں منکر اور نکیر نیکوں کے لیے بڑے ہی خوش اخلاق ہیں، نیکوں کے لیے بڑے ہی پیار اور محبت کرنے والے ہیں اُنھوں نے آ کر اُٹھا لیا ہے اور جس نے اُٹھایا ہے نا، میرے آقا علیہ السلام کا پیغام آ گیا ہے میرے نبی ﷺ کا ارشاد آ گیا ہے اللہ کے نبی ﷺ کیا فرماتے ہیں ملک الموت جو ہے نیک لوگوں کو آواز دیتا ہے ﴿يَاأَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ۔ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً۔ فَادْخُلِي فِي عِبَادِي۔ وَادْخُلِي جَنَّتِي﴾ (الفجر: ۲۷ تا ۳۰) اے میرے آنے والے دوستو بڑے ہی اطمینان اور سکون سے آ جاؤ اس طرح کرو اطمینان اور تسلی سے آیا کرو تم سے رب بھی راضی ہو

گیا ہے تم نے رب کو راضی کر لیا ہے اس طرح کرو یہ جو بندے ہیں یہ جنتی بندے ہیں یہ جو جنت ہے ﴿فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ﴾ یہ میرے بندے ﴿وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ﴾ اس جنت میں داخل ہو جاؤ اے لوگو دنیا والو میرے آقا علیہ السلام کا ایک اعلان آیا ہے میرے عرش والے کے نبی ﷺ نے فرمایا ہے وہ جو منکر اور نکیر انھوں نے آ کر اُٹھا لیا ہے اور جس وقت اُٹھایا ہے نا، اُس وقت سورج جو ہے وہ چھپنے کے قریب ہے عصر کی نماز کا وقت ہے اور جس وقت یہ دیکھتا ہے نا اور وہ کیا کہتا ہے پیارا جو اللہ والا ہے وہ کہتا ہے یار میری عصر کی نماز ضائع ہو رہی ہے مجھے عصر کی نماز ہی پڑھ لینے دو وہ کہتے ہیں نا، نا بھائی یہاں نمازیں نہیں اب تو نمازوں کے ٹائم ہی نہیں، اب نمازوں کے وقت چلے گئے پر جو باتیں ہم تم سے پوچھیں وہ تم ہمیں بتاتے جاؤ کہتے ہیں ((من ربك، من نبيك ، ما دينك)) (الترمذی) رب کون؟ نبی ﷺ کون ہے؟ اور دین کیا ہے کہتا ہے جناب مجھے تو رب کا بھی پتہ نہیں میں تو رب کو جانتا نہیں، جو رب کا باغی بندہ ہے نا وہ یہ اعلان کرتا ہے مجھے رب کا بھی پتہ نہیں، میں نہیں جانتا کہ اب کون ہے اللہ اللہ۔ نبی ﷺ کون ہے؟ مجھے یہ بھی نہیں پتہ کہ نبی ﷺ کون ہے، میرے پاس تو سرکاریں ہوتی تھیں۔ اچھا یہ بھی بات ہے نا اور جو اللہ والا ہے نا اس سے پوچھتے ہیں من ربك۔ رب کون، نبی ﷺ کون دین کیا ہے؟ اور ابھی اتنی بات ہوئی ہے اور جو نیک عمل ہے یہ اس کے پاس آ جاتا ہے اُس کا لباس اچھا ہے اُس کی بود و باش اچھی ہے پیارے چہرے والا جو اعمال دنیا میں کیے ہیں نیک اعمال ہوئے اچھے اعمال ہوئے، اچھی خبریں دینے والا ہے، تم کون ہو، وہ کہتا ہے ((قال انا عملك الصالحين)) میں تمھارا نیک اعمال ہوں میں تمھارا نیک اعمال ہوں وہ چھوڑ کر کیا کہتا ہے ((حتى ارجع حتى ارجع الى اهلك فاخبرهم)) مجھے ایک بات بتاؤ نا مجھے تھوڑی ہی اجازت دے دو میں اپنے گھر والوں کو بتا آؤں مجھے اللہ نے کیسی مہمانی عطا فرمائی ہے میرا ٹھکانہ بھی اچھا بنا دیا ہے میرا اچھا ٹھکانہ بن گیا ہے وہ کہتے ہیں نا، نا ((نعم كنومته العروس ، لا يوقظة الا احب

اهله اليه)) (الترمذی: ۱۰۷۱، حسنة البانی) فرمایا اب تم سو جاؤ تم سو جاؤ اللہ والے تم سو جاؤ جیسے نئی نویلی دلہن سوتی ہے اُسے خاوند کے بغیر کوئی جگا نہیں سکتا لا یوقضہ تمھیں بھی رب کے علاوہ کوئی نہیں اُٹھائے گا دوسری سرکار آئی اُن کے لیے منکر اور نکیر آئے ڈراؤنی شکلیں ہیں لمبے لمبے دانت ہیں اور جس وقت اُس سے آ کر پوچھتے ہیں ((مـــن ربك، مـن نبيك، مـاديـنك)) رب کون ہے نبی ﷺ کون ہے دین کیا ہے، اللہ اللہ۔ اُس کا پھر جواب وہی ہے مجھے رب کا بھی پتہ نہیں، مجھے رب کا بھی، ایسا ظالم، رب کا بھی پتہ نہیں مجھے رسول اللہ ع ﷺ کا بھی پتہ نہیں، رب کس کو مانتے رہے ہو؟ کہتا ہے لاہور والے کو داتا مانتا رہا ہوں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ کئی ظالم ایسے ہیں میرے استاد محترم حج پر گئے اور فرماتے ہیں میں طواف کر رہا تھا ایک بابا مجھے پوچھتا ہے بابا مولوی صاحب یہ کس کا مزا ہے؟ بیت اللہ کی طرف اشارہ کر کے یہ کس کا مزار ہے؟ وہ کہتے ہیں میں نے کہا بابا یہ مزار نہیں یہ بیت اللہ ہے رب کا گھر۔ اچھا یہ رب کا مزار ہے، اس ظالم کو یہ بھی پتہ نہیں، ایک ملا وہ کہتا تھا جی مکہ مکہ ہے بیت اللہ، بیت اللہ ہے پر لاہور لاہور ہی ہے۔ وہاں داتا کی نگری ہے ہارو داتا جو ہے میرا عقیدہ یہ ہے کہ داتا کو موت آنی ہی نہیں، داتا نے مرنا ہی نہیں اپنا عقیدہ بھی ایسا بنا لو جو میرا داتا ہے اُسے موت؟ آنی ہی نہیں، داتا نے مرنا ہی نہیں، میرا داتا تو لوگو سوتا بھی نہیں، میرا داتا کھاتا بھی؟ نہیں میرا داتا نیچے زمین پر رہتا بھی نہیں، میرا داتا تو ﴿اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى﴾ (طٰہٰ: ٦، ٥) میرا داتا تو عرش کے اوپر رہتا ہے لوگو لوگوں کے تو مر جاتے ہیں پر میرا داتا ﴿هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ﴾ میرا داتا زندہ ہے اُس نے زندہ ہی رہنا ہے لوگوں کے داتا رات ہوتی ہے تو سو جاتے ہیں میرا داتا ﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ﴾ (البقرة: ۲۵۵) میرے داتا کو نیند بھی نہیں آنی میرے داتا کو اونگھ بھی نہیں آنی میرے داتا کو

موت بھی نہیں آنی میرے داتا کی قبر بھی نہیں بنی میرے داتا کا میلہ بھی نہیں لگنا، میرے بھائی میرے داتا کا اور لوگوں کے داتا کا زمین وآسمان کا فرق ہے لوگوں کے داتا نیچے زمین پر لوگوں کے داتا مرے ہوئے لوگوں کے داتا کی قبریں بنی ہوئی ہیں میرا داتا زندہ عرش کے اوپر ہے کتنا سا فرق ہے بھئی؟ زمین آسمان کا فرق ہے اللہ اللہ۔ اس طرف چلیں تو ٹائم چاہیے میں جو بات عرض کرنا چاہتا ہوں قبر میں چلا گیا ہے نا اور جس وقت قبر میں چلا گیا تو عرش سے کیا آواز آرہی ہے جو نیک بندہ ہے فرمایا: ((فینادی مناد من السماء ان صدق عبدی)) فرمایا وہ جو میرا بندہ ہے اس سے جو سوال کیے ہیں اس نے بالکل سچ بولا ہے، اللہ جی اس نے سچ بولا ہے تو کیا کریں فرمایا اس کے لیے جنت کا بستر اس کی قبر میں بچھا دو اس کے لیے جنت کا لباس اس کو پہنا دو اس کے لیے جنت کے دروازے بھی کھول دو، دوسری سرکار آئی جواب آگے سے آیا نہیں اور اُس کے لیے عرش والے نے کیا فرمایا ہے اللہ کریم فرماتے ہیں ((ینادی منادی من السماء ان کذب)) اس کے لیے عبدی کا لفظ نہیں بولا، میرا بندہ میرے جو نیک بندے ہیں جو رب کے باغی ہیں اُن کے لیے رب نے عبدی کا لفظ نہیں بولا فرمایا ((ان کذب)) اس نے جھوٹ بولا ہے اللہ جی اگر اس نے جھوٹ بولا ہے کیا کریں، فرمایا اس کے لیے جہنم کا بنا ہوا بستر اس کی قبر میں بچھا دو جہنم کا لباس اس کو پہنا دو جہنم کے دروازے اس کے لیے کھول دو۔ (طبرانی، ابن حبان)

اسی لیے تو میرے آقا علیہ السلام کا مولانا جناب محمد ﷺ گرج کر کہا کرو صلی اللہ علیہ وسلم جب نام، نامی اسم گرامی آئے نام محمد ﷺ لوگو! ایک ہی تو پیر ملا ہے دنیا میں، ایک ہی تو پیر ہے جس جیسا کائنات میں ہے ہی نہیں محمد ﷺ مدثر، مزمل، کون محمد ﷺ، مزمل مدثر، پھولوں کا چہرہ واہ سبحان اللہ مزمل مدثر پھولوں کا سہرا واہ سبحان اللہ محمد ﷺ کا چہرہ۔

حسیناں جمیلاں دا منہ موڑ دتا
محمد ﷺ بنا کے قلم توڑ دتا

ایسا پیر ﷺ مجھے اللہ نے عطا فرمایا ہے لوگو کائنات والوں کے پاس ایسا ہے ہی نہیں جیسا مجھے اللہ تعالیٰ نے پیر محمد ﷺ عطا فرمایا ہے اس لیے جب محمد ﷺ کا نام نامی میرے پیر ﷺ کا نام نامی جب میرے آقا ﷺ کا اسم گرامی، تب جھوم کر کہا کرو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، عبادت رب کی کرو اور اطاعت وفرمانبرداری محمد مصطفیٰ ﷺ کی کرو، لوگو ہم سے کوئی کہے نا کہ جناب عیسیٰ علیہ السلام بھی تو نبی ہے نا، ایک کہتا ہے جناب آپ عیسیٰ علیہ السلام کو نہیں مانتے، مانتے ہیں موسیٰ علیہ السلام کو بھی مانتے ہیں، ایک لاکھ کم وبیش چوبیس ہزار نبیوں علیہم السلام کو مانتے ہیں پھر کہتا ہے جناب آپ اماموں کو نہیں مانتے، مانتے ہیں ہم تو حافظ کو بھی امام مانتے ہیں کیوں بھئی مجھے بھی امام مانتے ہو میرے پیچھے نماز پڑھتے ہو جو نماز پڑھائے وہ امام ہے اور یاد رکھو میرے بھائی، جی پھر آپ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو بھی مانتے ہیں؟ میں نے کہا ہاں مانتا ہوں اُن کو بھی مانتا ہوں مالک رحمہ اللہ کو بھی مانتا ہوں شافعی رحمہ اللہ کو بھی مانتا ہوں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو بھی امام مانتا ہوں تم تو چاروں کو مانتے ہو میں تو ایک لاکھ چونسٹھ کو مانتا ہوں ہزاروں، لاکھوں، کروڑوں کو مانتا ہوں جی اگر مانتے ہو تو پھر حنفی کیوں نہیں کہلاتے؟ مسئلہ تو یہاں آ کر بن جاتا ہے دہائی تو یہاں آکر پڑتی ہے یہ کیوں نہیں کرتے آپ؟ میں نے کہا تم امام کو مانتے ہو تم نبی موسیٰ علیہ السلام کو مانتے ہو؟ جی مانتا ہوں، نبی عیسیٰ علیہ السلام کو مانتے ہو، جی مانتا ہوں، میں نے کہا تم پھر عیسائی کیوں نہیں کہلاتے؟ عیسیٰ علیہ السلام کو ماننے والا عیسائی ہے تم بھی عیسائی کہلایا کرو لوگو عیسیٰ علیہ السلام کو بھی مانتا ہوں، موسیٰ علیہ السلام کو بھی مانتا ہوں پر عیسیٰ علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کے بعد میرا آقا محمد ﷺ آ گیا ہے اللہ کی قسم اب جو عیسیٰ علیہ السلام کو مانے گا اب عیسیٰ علیہ السلام کی بات مانے گا ابراہیم خلیل علیہ السلام کی بات مانے گا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کی بات مانے گا نوح علیہ السلام نبی کی بات مانے گا وہ بندہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا یہ ہے میرا تمھارا عقیدہ اللہ کرے تمھارا بھی بن جائے۔ آمین۔ میرا عقیدہ تو یہ ہے کہ جو محمد ﷺ کو چھوڑ کر کسی اور کی مانے چھوڑو ان اماموں کو، امام تو بہت مانے ہیں جو نبیوں کی مانے وہ بھی جناب بندہ دائرہ اسلام سے خارج ہے وہ

بندہ بھی مسلمان نہیں تو میں عرض یہ کر رہا تھا میرے آقا علیہ السلام نے کیا فرمایا ہے اللہ کے نبی علیہ السلام دعا مانگا کرتے تھے اور کیا فرمایا کرتے تھے ((اللهم انى اعوذبك من العذاب القبر ، اللهم انى)) جناب عثمان رضی اللہ عنہ، جناب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ قبر کے سلسلے میں اور جہنم کے تذکرے ہو رہے ہیں سن رہے ہیں اور جناب اُن کے عذاب کے تذکرے ہو رہے ہیں سن رہے ہیں جب میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے عذاب کا سلسلہ بیان فرماتے ہیں تو عثمان رضی اللہ عنہ روئے جاتے ہیں عثمان رضی اللہ عنہ روئے جا رہا ہے داڑھی بھیگتے جا رہی ہے کہتے ہیں اس بابا کو پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے کہتے ہیں لوگو یہ جو قیامت کی پہلی گھاٹی ہے نا، جو قبر میں سے جناب قبر میں سے کامیاب ہو گیا وہ کل قیامت کے دن بھی کامیاب ہو جائے گا پہلی گھاٹی قبر کی ہے اللہ قبر کی سختیوں سے محفوظ فرمائے۔ آمین۔ اللہ اللہ اور آقا علیہ السلام فرمایا کرتے تھے ((اللهم انى اعوذبك من عذاب القبر ، واعوذبك من عذاب جهنم ، واعوذبك من الفتنة محيا والممات واعوذبك من الفتنة القبر واعوذبك من الفتنة المسيح الدجال)) (البخاری : ۱۳۷۷) یہ دعا کون پڑھتے تھے؟ آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا آقا پڑھا کرتے تھے فرمایا کرتے یا اللہ میں قبر کے عذابوں سے بھی پناہ مانگتا ہوں، میں آپ کے قبر کے عذابوں سے بھی پناہ مانگتا ہوں اللہ میں جہنم کے عذابوں سے بھی پناہ مانگتا ہوں اللہ میں فتنہ مسیح دجال سے بھی پناہ مانگتا ہوں اللہ مجھے ان سے محفوظ فرمالے۔ آمین۔ اور میرے آقا علیہ السلام نے کیا فرمایا، فرمایا جو قبر ہے نا وہ تمھیں دس بار یاد کرتی ہے دس باتوں کا اعلان کرتی ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اس روایت کے راوی ہیں فرمایا قل بنى آدم۔ اے آدم علیہ السلام کے بیٹو فرمایا تم دنیا میں زمین پر پھرتے ہوتے تھے آج تم میرے اندر آکر قیدی بن گئے ہو فرمایا دنیا میں تم نافرمانیاں کیا رکتے تھے آج تم اس کے اندر آکر عذاب میں مبتلا ہو گئے ہو ((وتضهك على ظهرى وتبقى فى بطنى)) تم دنیا کی اس سرزمین پر ہنسا کرتے تھے اب قبر میں آکر رویا کرو گے فرمایا تم زمین پر اکڑ کر چلا کرتے تھے اب میرے اندر آکر غم

زدہ ہو جاؤ گے فرمایا تم دنیا میں مال جمع کیا کرتے تھے اب تم میرے پیٹ میں آکر پچھتاؤ گے اورغم کرو گے میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا((وتاکلوا الحرام علی ظھری)) فرمایا دنیا میں تم حرام کھایا کرتے تھے اب میری قبر میں آئے ہو تمھیں کیڑے مکوڑے کھا جائیں گے اللہ اللہ۔ میرے آقا علیہ السلام نے ایک اور مقام پر فرمایا ہے میرے بھائی عرش والے پیغمبر ﷺ کا فرمان ہے اللہ کریم، ظالم جابر اللہ کے باغی کے اوپر قبر میں اللہ ننانوے سانپ مسلط کر دے گا ، کتنے سانپ؟ سانپ تو ایک مان نہیں پھر ننانوے اور آقا علیہ السلام کا فرمان سن لو۔ آقا علیہ السلام نے فرمایا ہے وہ جو سانپ ہو گا نا، اُس کے پھر ستر ستر سر ہوں گے، کتنے سر ہوں گے؟ ڈر تو نہیں گئے کیا فرمایا میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا لوگو پھر وہ سانپ جو ہے زمین پر ایک پھونک مار دے ایک بار سانپ جو ہے زمین پر سانس لے لے تو دنیا زمین کا سارا سبزہ ختم ہو جائے ، اللہ محفوظ فرمائے۔ آمین۔ ایک سانپ دنیا میں ایک بار سانس اور وہ جہنم میں جو سانپ ہے ایک بار زمین پر سانس لے میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا کہ دنیا کا جو سبزہ ہے پھر وہ دوبارہ نہ وہ ختمھو جائے آقا علیہ السلام نے فرمایا ہے ابن حبان رحمہ اللہ کی روایت ہے میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا سنو ذرا روایت میرے آقا علیہ السلام کا فرمان فرمایا: اُن میں سے ستر سانپ ایسے ہوں گے جن کے ستر ستر سر ہوں گے اور پھر میرے آقا علیہ السلام نے کیا فرمایا، فرمایا لوگو دنیا والو! فرمایا زمین پر ایک پھونک مار دے ایک سانس لے لے زمین کا سارا سبزہ ہی ختم ہو جائے، کتنا سبزہ ہے زمین پر؟ جھنگ میں کتنا اِدھر اُدھر دیکھو نظریں دوڑاؤ پر پوری دنیا میں، نہیں اُگنا، پھر میرے آقا علیہ السلام کے فرمان پر غور کرو میرے آقا علیہ السلام نے کیا فرمایا کہ ساری زمین کا سبزہ ختم ہو جائے لوگو یہ آقا علیہ السلام کا فرمان ہے قبر میں عذاب، اللہ اللہ۔ میرے آقا علیہ السلام نے کیا فرمایا ہے میرے آقا علیہ السلام گزر تے جا رہے ہیں گزرتے جا رہے ہیں دو قبریں دیکھیں میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک قبر میں عذاب ہو رہا ہے ایک بندہ چغل خور ہے اُس کو عذاب ہو رہا ہے اور دوسرا جو ہے نا، قبر والا یہ پیشاب کی چھینٹوں سے پرہیز نہیں کرتا تھا اُسے بھی عذاب ہو رہا ہے کئی ظالموں کی ایسی عادت ہے کہ

نہیں دیکھتے کے بازار ہے نہیں دیکھتے کہ کوئی گزر رہا ہے نہیں دیکھتے کہ عورتیں ہیں، ویسے ہی جناب نالی پر بیٹھ جائیں گے پھر ویسے ہی اُٹھ کھڑے ہوں گے اے لوگو میرے تمھارے پیغمبر علیہ السلام نے اور پھر اس اُمت کے اوپر اللہ تعالیٰ نے کتنی آسانیاں پیدا فرمائی ہیں پہلی اُمتوں پر رب نے مختلف حالات رکھے ہیں جب پہلی اُمتوں کے لوگ پیشاب کرتے، چھینٹیں پڑ جاتیں تو اتنا کپڑا وہاں سے کاٹنا پڑ جاتا جتنے کپڑے پر پیشاب ہوتا اُتنا کپڑا کاٹنا پڑ جاتا لیکن تمھارے لیے یہ مسئلہ ہے تمھارے لیے یہ آسانی ہے کہ تم دھوتے ہو تمھارا وہ کپڑا پاک ہو جاتا ہے پھر جناب بچی کا پیشاب جو ہے یہ بھی جاتے جاتے مسئلہ عرض کر جاؤں پرسوں کسی نے پوچھا تھا بچی جو پیدا ہوتے وقت کا پیشاب چھینٹیں پڑ جائیں اُس بچی کے پیشاب کے چھینٹوں کو دھونا پڑتا ہے اور اگر بچے کا پیشاب مل جائے وہ پڑ جائے اُسے ایسے پانی لے کر چھینٹیں مار دو تو گزارہ؟ پاک ہو جاتا ہے اللہ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ یہاں جناب ہٹے کٹے دومن کی لاشیں بیٹھی ہیں پیشاب کرنے اور پاس سے چار ٹانگوں والا گزرتا ہے وہ کہتا ہے بھائی میرا ہی ہے میں بھی ایسے ہی پیشاب کرتا ہوں اور یہ بھی ایسے ہی کرتا ہے میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا چغل خور بندہ بھی اور پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنے والا بندہ بھی یہ بھی جناب اللہ کے عذاب میں مبتلا ہے میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا وہ جو درخت ہے اُس کی ٹہنیاں لے کر آؤ لائی گئیں میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا ایک اس قبر پر گڈھ دی ایک دوسری قبر پر گڈھ دی ہو سکتا ہے جتنی دیر تک یہ خشک نہ ہوں اسے اللہ تعالیٰ عذاب سے محفوظ ہی فرما لے ایک اور عذاب سن لو۔ میرے آقا علیہ السلام نے کیا فرمایا ہے میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا اے لوگو! دنیا والو! اس اُمت کی قبریں آزمائی جاتی ہیں مجھے ڈر لگتا ہے اگر میں اِن کو عرض کر دوں یہ عذاب ہے قبر میں اس طرح ہوگا اس طرح ہوگا جو میری اُمت کے بندے ہیں دفن ہی نہ کریں اللہ اللہ۔ میرے آقا علیہ السلام نے کیا فرمایا ہے ایک اور مقام سن لو اللہ کے حبیب علیہ السلام ارشاد فرما رہے ہیں کہ جس بندے نے بڑی مونچھیں رکھی، کیوں جی فلاں کی اتنی مونچھیں تھیں وہ پانچ کلو کا

باٹ ہی اُٹھا لیتا ہے مونچھوں سے اُٹھا لیتا ہے کیوں جی اتنی مونچھوں والا وہ بھی فلاں کی اتنی مونچھیں ہیں کہ اس کا کوئی مقابلہ ہی نہیں کر سکتا فلاں کی مونچھیں ہیں اُس نے مونچھوں سے کار کھینچ رہے ہوتے ہیں نا مقابلے، یہ کوئی بہادری کی بات ہے کیوں جی؟ اور میرے آقا ﷺ نے کیا فرمایا، فرمایا ((من طولی شاربتا فاوقب بادبة اشیاۃ)) فرمایا جس نے لمبی مونچھیں رکھیں بڑی مونچھیں رکھیں فرمایا اُسے چار قسم کا عذاب ہوگا کتنے قسم کا؟ اب کیا حالات ہیں مونچھیں بڑی اور داڑھی ہے ہی نہیں، داڑھی ابھی آئی ہی نہیں بابا بوڑھا ہو جاتا ہے گال اندر کو ہوئے پڑے ہیں پھر بھی داڑھی منڈاتے ہوئے نہیں ہٹتا۔ ویسے ہم اہل حدیث ہیں ویسے اہل سنت ہیں ہم نبی ﷺ کے بغیر کسی کی بات مانتے ہی نہیں اور جناب یہ جو داڑھی ہے یہ نبی ﷺ کا فعل نہیں؟ نبی ﷺ نے رکھی نہیں؟ بلکہ رکھی بھی ہے ساتھ حکم بھی دیا ہے اللہ اسے رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین کیوں بھئی کسی کا پروگرام ہے داڑھی رکھنے کا؟ عورتوں سے اجازت میں لے دیتا ہوں، عورتو یہ نبی ﷺ کی سنت پر عمل کرنے لگے ہیں ان بے زبانوں کو کچھ مت کہنا نبی ﷺ کا فرمان ہے: اے لوگو پھر کہتے ہو کہ رب کی رحمت نہیں آتی اور نبی ﷺ کی سنت کہاں جا رہی ہے نالیوں میں، گٹروں میں، اور میں نے تو دیکھا بعض پنڈوں میں دیکھا ہے کہ بڑے بڑے چوہدری جناب مربوں کے مالک اور جو نائی ہوتا ہے نا کہتا ہے چوہدری یار یہاں ہی بیٹھ جاؤ وہ گندگی کے ڈھیر پر ہی بٹھا لیتا ہے دو مربے کا مالک دس مربے کا مالک چوہدری میں آگے جانا ہے چلو۔ یہاں وٹ پر ہی بیٹھ جاؤ وہ بھی وٹ پر بیٹھ جاتا ہے چلو بھئی خلیفہ داڑھی مونڈنے والے کا نام راجا اور خلیفہ رکھا ہوا ہے وہ وہی بٹھا لیتا ہے کسی کو، کوڑے کرکٹ پر بٹھا لیتا ہے اور کسی کو مربعے جاتا ہے راستے میں وہاں پل پر بٹھا کر شیو کرتا کرتا یہاں جاتا ہے اب چوہدری چارہ لے کر جانا تھا اب یہاں جائے اور کیسے چوہدری چارہ لے کر جانا ہے اُس نے نا کر کے مرنا ہے اب رکھو یہاں اگر ناں کی تو گیا، رویا رویا داڑھی کے بال کہاں؟ گٹروں میں گندگی میں پائے پھر تم کہتے ہو کہ اُس کی رحمت نہیں

آتی تم نبی ﷺ کی سنت سے جنگ کرو پھر اُس کی رحمت کے بھی طلب گار ہو یہ کیسے ہوسکتا ہے میرے آقا علیہ السلام کا فرمان سن لو فرمایا جو بڑی مونچھیں رکھتا ہے اُس پر چار قسم کا عذاب ہوتا ہے فرمایا پہلا عذاب منکر نکیر جو ہیں اسے غضب ناک صورت سے دیکھتے ہیں وہ گھور کر دیتا دیکھتا ہے اور منکر اور نکیر اُسے قبر میں دیکھتے ہیں فرمایا ((ویعذب فی قبر)) اُسے قبر میں عذاب دیا جاتا ہے تیسرا فرمایا میرے آقا علیہ السلام نے جو بڑی مونچھیں رکھتا ہے اُسے میری شفاعت نہیں ہوگی میں اس کے لیے شفاعت نہیں کروں گا فرمایا جو چوتھا عذاب ہے فرمایا اُسے میرے حوضِ کوثر پر پانی نصیب نہیں ہوگا اللہ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قربانی

﴿وَالْفَجْرِ o وَلَيَالٍ عَشْرٍ o وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ o وَاللَّيْلِ إِذَا يَسْرِ o﴾

(الفجر: ۱ تا ٤)

حمد و ثناء کبریائی بڑھائی اُس خالق کائنات اللہ احکم الحاکمین کے لیے ہے جس خالق و مالک نے اس پوری کائنات کا نظام آپ خود پیدا فرمایا ہے لا تعداد اور بے شمار درود و سلام سرور کائنات سردار انبیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات اقدس پر۔

جس پیغمبر نے جس محبوب رسول ﷺ نے اس دین کی خاطر بڑے ہی دکھ اُٹھائے بڑی ہی مصیبتوں کا سامنا فرمایا لیکن دین پر آنچ نہیں آنے دی اللہ والو زندگی کا جو مقصد اس انسان کو ہونا چاہیے زندگی کا جو مدعاء اس کا جو ہونا چاہیے وہ اللہ تعالیٰ کا قرب ہے اللہ تعالیٰ کی قربت اللہ تعالیٰ کا پیار محبت حاصل ہو جائے جس انسان کو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو جائے اُس نے اپنی زندگی کا مدعاء اور مقصد جو ہے وہ پالیا اور پھر وہ انسان کامیاب ہو جائے گا کامیاب دنیا میں بھی اور پھر آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ اُس کو کامیابی کے سرٹیفکیٹ عطا فرما دیں گے اسی لیے اللہ تعالیٰ احکم الحاکمین نے اعلان فرمایا، تا ﴿أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ﴾ (البقرة: ۱۵۷) اُن لوگوں پر پھر اللہ کی رحمتیں، برکتیں اللہ اپنی رحمتوں اور برکتوں کی بارش برسا دیتا ہے اور پھر وہی لوگ ہی ﴿وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ﴾ (البقرة: ۱۵۷) ہدایت یافتہ ہیں کامیاب ہیں وہ لوگ اللہ کا قرب اللہ کی نزدیکی اللہ کا پیار اور محبت کیسے حاصل ہوتی ہے یہ ہم عبادت کسی بھی انداز میں کر رہے ہیں نماز کی ادائیگی رکھنا صدقہ و خیرات حج کا موسم ہے حج کی اللہ نے طاقت نصیب فرما دی پھر اب قربانی کی تیاریاں

کی جا رہی ہیں قربانی بھی لفظ قرب ہی مشتق ہے اور قرب کا معنی اللہ کی نزدیکی اور اللہ کا قرب حاصل کرنا ہے اس عبادت کے ذریعے یہ عبادت کرتے ہوئے اللہ اپنے محبوب بندوں کو اپنا مقرب بنا لیتے ہیں اور جن بندوں کو اللہ اپنا مقرب بنا لے اپنے پیار اور محبت سے ان کے ساتھ پیش آئے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ انسان کی زندگی کا جو مقصد ہے وہ پورا ہو جائے گا میں آج جو چند گزارشات کرنا چاہتا ہوں چونکہ ذی الحج کا چاند نظر آ گیا ہے اس مہینے کے جو پہلے دس دن ہیں اللہ کریم نے اس کی قسمیں کھائی ہیں اُن دس راتوں کی اللہ قسمیں کھا رہا ہے اور پھر ان دس راتوں اور دس دنوں میں اللہ بندوں سے ایسے ایسے کام کرواتا ہے جو اُس کی قربت کا ذریعہ بنتے ہیں جو اس کی نزدیکی کا ذریعہ بنتے ہیں اور جو اُس کے پیار اور محبت کا ذریعہ بنتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے وہ کام کرواتا ہے میرا اس سلسلے میں صرف یہ مقصد ہے گوشت ہر کوئی کھا رہا ہے روزانہ کھاتے ہیں سارا سال کھاتے ہیں لیکن بڑی عجیب سی بات ہے کہ اس مہینے کی دس تاریخ کو پوری دنیا میں اربوں کھربوں بلکہ اس سے اوپر بھی چلے جائیں اتنے بکرے چھترے ذبح ہو رہے ہیں کیوں؟ آخر اس کا مقصد کیا ہے؟ مقصد صرف گوشت کھانا ہے؟ صرف گوشت کا ذخیرہ بنانا مقصد ہے؟ نہیں میرے برادر میرے بھائی اس کا اللہ کریم نے جو ایک مقصد رکھا ہے نا وہ مین مقصد مولانا کیا فرما رہے ہیں فرمایا: ﴿لَنْ يَنَالَ اللّٰهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ (الحج: ٣٧) گوشت ذبح کرنے والو، گوشت کھانے والو بکرے اور چھترے ذبح کرنے والو تمہارا گوشت بھی مجھے نہیں پہنچتا گوشت تم نے کھا لیا گوشت تم کھا لیتے ہو اور ساتھ ساتھ گوشت فریزروں میں بھی محفوظ کر لیتے ہو اور اللہ فرما رہے ہیں ﴿لَنْ يَنَالَ اللّٰهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا﴾ بکرے چھترے تمہاری قربانی کا جو خون ہے وہ گلیوں اور بازاروں میں چلا جاتا ہے اللہ آپ کی قربت کا ذریعہ کیا ہے؟ کس ذریعے سے ہم نے آپ کا قرب حاصل کرنا ہے فرمایا ﴿وَلٰكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ﴾ یاد رکھنا جو تمہارے دل کی تقی پرہیز گاری ہے وہ مجھے پہنچ جایا کرتی ہے

دیکھتے ہیں فرمایا((ولکن ینظر والی قلوبکم واعمالکم)) (المسلم) میں تو تمہارے دلوں کی طرف دیکھتا ہوں اور اعمال کی طرف دیکھتا ہوں تمہارا دل کیا کہتا ہے تمہارا دل کیا گواہی دے رہا ہے اور تمہارے اعمال جو ہیں وہ صرف میری رضا کے لیے ہوں گے تب میں اُس اعمال کو قبول کروں گا اگر دنیا کی ریاء کاری آگئی دنیا کا دکھاوا آ گیا۔تم نے دنیا کے لیے جو اعمال کیا وہ تمہارا اعمال میں نے قبول ہی نہیں کرنا ، اللہ کے قرآن کے ایک اور مقام کی سیر کرواؤں تمھیں ،آدم علیہ السلام کے دو بیٹے آپس میں لڑ پڑے جھگڑ پڑے لڑائی ہوگی لڑائی کیوں ہوئی ایک عورت کی وجہ سے لڑائی ہوگئی ایک کہتا میں نے اس سے نکاح کرنا ہے دوسرا کہتا میں نے کرنا ہے اس کی شادی مجھ سے ہونی چاہیے دوسرا کہتا ہے مجھ سے ہونی چاہیے تب اُصول اور دستور کیا تھا اُنھوں نے پیسہ لگایا دستور کو اُنھوں نے دیکھا ہی نہیں ایک کہتا بھائی یہ بات نہیں جو دستور اصول ہے اُس کے مطابق زندگی بسر کرنی چاہیے دوسرا کہتا لو، فیصلہ یہ ہوا کہ اپنا اپنا مال رب کی عدالت میں پیش کرو جس کا مال اللہ نے قبول کرلیا اُس کے حق میں فیصلہ کرلیا جائے گا تب قانون یہ تھا کہ جس کا مال اللہ نے قبول کرنا ہوتا اوپر پہاڑ پر مال رکھ دیا جاتا صدقہ قربانی اللہ کی راہ میں پہاڑ پر رکھ دی جاتی آسمان سے آگ آتی جس کا قبول کرنا ہوتا اسے جلا دیتی۔جس کا قبول نہیں کرنا ہوتا اسے نہ جلاتی آج تو آسانی ہے ناہمارے لیے کہ صدقہ کروتم صدقہ خیرات کرواور مسکینوں میں بانٹ دو، اللہ تمہارا یہ بھی قبول کرلے گا لیکن نیت جو ہے اُس میں صرف رضائے الٰہی مقصود ہونی چاہیے دونوں نے قربانی پیش کی مولا کریم کیا فرمارہے ہیں فرمایا ﴿وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنَيْ آدَمَ بِالْحَقِّ إِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ أَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْآخَرِ قَالَ لَأَقْتُلَنَّكَ قَالَ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ﴾ (المائدۃ : ۲۷) دونوں کی قربانی اللہ تعالٰی کے سامنے پیش ہوئی ایک کی قربانی قبول ہوگئی دوسرا کہتا میری قربانی قبول کیوں نہیں ہوئی وہ کہتا بھائی مجھے کیا پتہ ، مجھے کیا پتہ ہوسکتا تمہاری قربانی میں کوئی نقص ہو، ہوسکتا ہے تمہاری نیت میں کوئی فتور ہو، ہوسکتا ہے تمہارا مال حلال کا نہ ہو ہوسکتا ہے جناب تمہاری رضا تمہاری نیت میں ہی فتور ہو،

کہتا نا، نا ﴿وَ لَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ﴾ دوسرے کی قبول نہیں ہوئی جس کی قبول نہیں ہوئی وہ کہتا ہے ﴿قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ﴾ میں تمھیں قتل کر دوں گا میں نے تمھیں زندہ نہیں رہنے دینا میں تو تمھیں قتل ہی کر دوں گا وہ کہتا ہے بھائی ﴿اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ﴾ اے میرے بھائی جو اللہ قربانیاں قبول کرتا ہے نا وہ تو صرف متقی پرہیزگاروں کی قبول کرتا ہے ہو سکتا ہے تمھارے تقویٰ میں کوئی کسی قسم کا نقص آ گیا ہو وہ کہتا ہے نا، نا تم اتنے صوفی تم اتنے حاجی نمازی، لو کمال ہو گئی ہے نا بھئی، ہم بھی رات دن محنت کرتے ہیں ہمارا بھی رات دن یہی کام ہے ہم کما کر لاتے ہیں تمھاری قبول ہو گئی تم اتنے حاجی نمازی، کیوں بھئی آج بھی ایسے مذاق ہوتے ہیں نا، اللہ اللہ۔ وہ کہتا ہے جناب میں نے تمھیں قتل کر دینا ہے وہ کہتا ہے بھائی اگر تم نے قتل کر دینا ہے نا ایسے کرو ﴿اِنِّيْٓ اُرِيْدُ اَنْ تَبُوْٓاَ بِاِثْمِيْ وَ اِثْمِكَ﴾ میرا ارادہ کیا ہے میں کیا کہتا ہوں میں کہتا ہوں میں نے اپنے ہاتھوں کو اُٹھانا ہی نہیں میں نے تمھارے آگے اپنے ہاتھ نہیں کرنے میں نے اپنا دفاع بھی نہیں کرنا ﴿بِاِثْمِيْ وَ اِثْمِكَ﴾ میں کہتا ہوں میرا گناہ بھی تمھارے ذمے اور تمھارا گناہ بھی اللہ تمھارے حصے میں ہی ڈال دے گا میرے برادر میرے بھائی پھر اُس بندے نے اپنے دوسرے بھائی کو زمین قتل ہی کر دیا ہے صرف اس بنیاد پر کہ تمھاری قربانی کیوں قبول ہوئی وہ کہتا ہے جناب قربانیاں اللہ قبول کرتا ہے متقی اور پرہیزگاروں کی اللہ دیکھتا ہے تو متقی پرہیزگاروں کی طرف اللہ دیکھتا ہے تو صرف متقی اور پرہیزگاروں کو اللہ کی نگاہ اگر ہوتی ہے اور جس کے دل میں اللہ کا خوف ہوتا ہے اللہ کا ڈر پیدا ہوتا جاتا ہے اللہ اُن کو قبول فرما لیا کرتا ہے آج بھی جو ہمارا معاشرہ اس قسم کا ہے جناب یہ تو ہمارے کمی ہیں نا غریب لوگ، یہ کمی یہ چھوٹی قوم کے ہم بڑی قوم کے ہم پھنے خاں ہم دولتوں والے ہم بڑے ہم غریبوں کو اپنے پاس بیٹھنے ہی نہیں دیتے اوئے وہاں نیچے بیٹھو فوراً اوپر بیٹھا ہے کس بات کا مان ہے کس بات کا گھمنڈ ہے کس چیز کا فخر ہے کہ جناب ہماری قوم اُونچی ہے یہ بڑے غریب لوگ ہیں قرآن کیا اعلان کرتا ہے فرمایا: ﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ

أَتْقَاكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ﴾ (الحجرات : ١٣) فرمایا پوری کائنات کے لوگو، اللہ جی کیا حکم فرمایا میں نے تمہیں ایک باپ سے پیدا کیا ہے ایک مذکر اور مونث سے پیدا ہونے والو اللہ پھر کیا اعلان کرنے لگے ہو فرمایا پھر میں نے تمہیں ذاتوں، قبیلوں اور برادریوں میں تقسیم کر دیا ہے اللہ برادریوں، ذاتوں اور قبیلوں میں کیوں تقسیم کیا ہے فرمایا ﴿ لِتَعَارَفُوا ﴾ تا کہ تمہاری ایک دوسرے سے پہچان ہوتی رہے ایک دوسرے تعارف ہوتا رہے اللہ آپ کو کون سی ذات اچھی لگتی ہے اللہ آپ کونسی برادری کی طرف دیکھتے ہیں مولانا فرمار ہے ہیں ﴿إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ﴾ جو سب سے زیادہ متقی اور پرہیز گار ہے وہ اللہ کو سب سے زیادہ محبوب بن جاتا ہے چاہے رنگ کا کالا ہو چاہے جناب اُس کے پھٹے ہی کپڑے کیوں نہ ہوں لیکن رب کی درگاہ میں رب کے دربار میں آکر وہ اس کے سامنے عاجزی وانکساری کرتا ہے اللہ مجھے معاف کر دو، اللہ میں بڑا ہی گنہگار ہوں اُس کی عبادت کرتا ہے اُس کے سامنے سجدہ ریز ہوتا ہے ایک اللہ ہی کی عبادت کرتا ہے ایک اللہ ہی سے مانگتا ہے اور اُس کے دربار میں آخر رویا کرتا ہے میرے برادر میرے بھائی قرآن نے کیا اعلان فرمایا دوسرے مقام پر فرمایا ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّن قَوْمٍ عَسَىٰ أَن يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّن نِّسَاءٍ عَسَىٰ أَن يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوا أَنفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ ﴾ (الحجرات : ١١) فرمایا ایک قوم دوسری قوم کا مذاق نہ اُڑائے ایک قوم دوسری قوم کا تمسخر نہ اُڑائے ایک برادری دوسری برادری کا مذاق نہ اُڑائے مولا کیا فرمار ہے ہیں فرمایا ﴿ لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّن قَوْمٍ عَسَىٰ أَن يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ ﴾ ایک قوم دوسری قوم کا مذاق نہ اُڑائے ہوسکتا ہے یہ برادری جس کا مذاق اُڑایا جا رہا ہے وہ اللہ کے نزدیک تم سے بہترین ہو جائیں دوسرے مقام پر فرمایا: ﴿ وَلَا نِسَاءٌ مِّن نِّسَاءٍ عَسَىٰ أَن يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ﴾ نہ ایک عورت دوسری عورت کا مذاق اُڑائے نہ ایک بی بی دوسری بی بی کا مذاق اُڑائے نہ ایک عورت دوسری عورت کا مذاق اُڑائے دیکھو یہ کیسے چل رہی ہے دیکھو یہ کیسے بیٹھتی ہے دیکھو اس کا چھوٹا سا قد ہے دیکھو اس کی ناک

کیسی ہے دیکھو یہ بولتی کیسے ہے دیکھو اس کے کپڑے کیسے ہیں اسے تو پاس بٹھانے کو دل ہی نہیں کرتا لیکن عرش والا دیکھ رہا ہے وہ کہتا ہے بی بی ہو سکتا ہے ﴿وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَاءٍ﴾ چاہے اس کے کپڑے پھٹے ہوئے ہیں چاہے اس کے کپڑے جو تمہیں اچھے نہیں لگتے لیکن جب یہ میرے دربار میں آجاتی ہے نا تو مجھ عرش والے کو یہ بندی قبول ہو جاتی ہے ہو سکتا ہے اللہ کی نگاہ میں جس کا مذاق اُڑایا جا رہا ہے وہ تم سے بہتر ہو آؤ میرے برادر میرے بھائی میں جو عرض کرنا چاہتا ہوں فرمایا جتنی بھی عبادتیں ہیں اللہ نے جوان کا مین مقصد رکھا ہے وہ تقویٰ، پرہیزگاری ہے روزہ رکھنا ہے کس کے لیے؟ تقویٰ و پرہیزگاری کے لیے عبادت کس کے لیے کرنی ہے؟ تقویٰ و پرہیزگاری کے لیے قربانی کرنی ہے تو کس کے لیے؟ طرح طرح کے گوشت کھانے کے لیے کیوں جی آج قورمہ پکا لیا ہے اگلے دن کباب بنا لیے ہیں پھر جناب بھون لیا ہے یہ کر لیا ہے وہ کر لیا ہے تیاریاں ہو رہی ہیں نا، ماشاء اللہ کیوں بھئی اس دفعہ یہ اور وہ کر دینا ہے اس دفعہ جناب پھر مصالحے پیسے جا رہے ہیں مصالحے پوچھے جا رہے ہیں پھر ہضم کرنے کے نسخے وہ بھی تجویز کیے جا رہے ہیں میرے برادر، میرے بھائی یہ سب کچھ تمہیں مبارک لیکن اس پر ذرا غور فرمالینا یہ اللہ نے تمہیں گوشت کیوں کھلایا ہے فرمایا ﴿لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ﴾ (الحج: ۳۷) اے گوشت کھانے والو یہ گوشت تم کھاتے جاؤ لیکن یہ بات یاد رکھنا میں کن کی طرف دیکھتا ہوں مجھے کون سی چیز پہنچتی ہے مجھے تو صرف تمہارے دل کی اُگی پرہیزگاری چاہیے یارو اس سے تمہیں تھوڑا اور پیچھے لے چلوں پانچ چھ ہزار سال پیچھے ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام چھیاسی سالوں بعد اللہ نے بیٹا عطا فرمایا ہے کتنے سالوں بعد چھیاسی سال بعد بیٹا یہ کوئی لمبا تھوڑا عرصہ نہیں چھیاسی سال بعد اللہ نے بیٹا میں ابھی بازار سے آ رہا تھا میرا ایک شیخ بھائی نزدیک ہی کہتا یزدانی صاحب جب آپ کا خیال آتا ہے نا جی اولاد ہی کوئی نہیں اور سنو ہمارا ایک رشتے دار ہے فیصل آباد میں بارہ سال بعد اللہ نے اُسے بیٹا دیا ہے بارہ سال بعد لو یہ اچنبے کی بات ہے اگر ہم کہیں کہ چھیاسی سال بعد دیا ہے اللہ نے چھیاسی سال بعد اللہ نے خلیل اللہ علیہ السلام کو

عطا فرمایا ہے کیوں جی یہ اچنبھے کی بات نہیں، بارہ سال بعد چودہ سال بعد، سترہ سال بعد اگر اللہ بیٹا دے دے اولاد دے دے تو اچنبے کی بات، اگر جناب چھیاسی سال بعد اللہ بیٹا عطا فرما دے جناب چھیاسی سال بعد اللہ کا حکم آجائے کہ بیٹے کو بھی اُٹھا لو اپنی بیوی کو بھی اُٹھا لو جہاں آج بیت اللہ ہے وہاں آج نام ونشان کوئی نہیں وہاں چھوڑ کر خود واپس آجاؤ کیوں جی آج کوئی کرے گا؟ آج کوئی، اے بابا ابھی تو میری خواہش بھی پوری نہیں ہوئی ابھی ہمارے پچھلے گاؤں کے کھسرے بھی آنے ہیں ہم نے جناب ابھی بڑی خوشیاں کرنی ہیں اتنے عرصے بعد ہمیں اولاد ملی ابھی ہماری کئی کئی خواہشیں ہیں پھر اگر مل ہی جائے پھر اُس پر جناب اُس کے سرہانے چھری کہ جناب بڑی دیر بعد ملا ہے پھر بوڑھی اماں تالا باندھ رہی ۔ اسے نظر نہ لگ جائے کئی جس وقت کار گاڑی خریدتے ہیں نا، تم نے دیکھا ہوگا دو چار پانچ سات لاکھ کی گاڑی اور جی کوئی پرانا جوتا کس لیے؟ جی کار لی ہے ماشاء اللہ گاڑی لی ہے کیا بات ہے مزہ آگیا، اس کے نیچے جوتا باندھا ہوتا ہے کہ اسے کار کو نظر نہ لگ جائے، کیوں جی کار اچھی ہے یا مالک اچھا ہے؟ کار اچھی کار قیمتی یا اس کار کا مالک قیمتی ہے اگر کار کو نظر لگ جائے تو جوتا باندھتا ہے اور اگر مالک کو نظر لگ جائے؟ پھر چاہیے کہ ایک کار کو باندھا ہو ایک مالک کے گلے میں ڈالا ہوتا کہ مالک کو بھی نظر نہ لگ جائے یا بڑے عجیب عجیب ذہن ہیں لوگوں کے اب اسے جوتا بھی باندھ دیں پھر اپنے گلے میں بھی جوتا باندھ لیا کرو تمھیں بھی نظر نہ لگ جائے اللہ اللہ۔ پھر کوٹھی بناتا ہے اور کہتا ہے جناب کوئی پرانی سی ہنڈیا کیوں بھئی؟ جی اس کے اوپر چھت پر بالکل آگے رکھنی ہے باہر والی سائیڈ پر کہ کوٹھی پر اتنا پیسہ لگایا ہے اتنی قیمت لگائی ہے اتنی دولت لگائی کوٹھی کو نظر نہ لگ جائے، میں نے کہا ایک کوٹھی کے لیے بھی رکھا کرو ایک اپنے سر پر بھی رکھا کرو تمھیں بھی کہیں نظر نہ لگ جائے لوگو یہ ایسے غلط عقیدے ہیں ایسی غلط باتیں، اللہ نے کیا فرمایا، فرمایا کہ اگر تمھیں نظر لگنے کا خطرہ ہو پھر پڑھا کرو ((وما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ)) اللہ تمھیں کسی کی نظر بھی نہیں لگنے دے گا اس طرف تو تم آتے نہیں اس طرف تو میری تمھاری توجہ نہیں۔ اسے جو میرے راستے میں قربان کر دے آج میں

نے جو بات کرنی ہے باقی تفصیل ان شاء اللہ العزیز عید کے میدان میں عرض کروں گا یہ جو میں نے عرض کرنی ہے یارو اگر اسماعیل علیہ السلام ذبح ہو جاتے، اس نے ذبح ہونا؟ بیٹا چھیاسی سال بعد ملا ہے تو اُس نے اس سے بھی پرہیز نہیں کیا ذبح کرنے سے اُس نے پرہیز؟ نہیں کیا آج اگر میرے بھائی اس کا بیٹا ذبح ہو جاتا تمھیں بھی بیٹے ذبح کرنے پڑتے، کرنے پڑتے نا کیوں حاجی صاحب؟ کیوں جی، ہمارا کیا مان کر نماز نہیں پڑھتے آج باپ روتا ہے ہمیں دباتے نہیں آج ہمارا وزن نہیں اُٹھاتے آج ہمارا خیال نہیں رکھتے آج روٹی سے تنگ ہیں ہمارا ہاتھ نہیں بٹاتے اگر اُس کا حکم ہو جاتا کہ جناب خود چھری کے نیچے اپنے بیٹے کو ذبح کرو تو پھر جناب کرنا پڑتا؟ اس کی شان نرالی ہے اس کی شان نرالی ہے اُس نے کہا ذبح کردو اللہ ذبح کر دوں چھیاسی سال بعد ملا ہے اگر آپ کا حکم آگیا ہے تو میں چھیاسی سال بعد بھی ملنے والا بیٹا میں آپ کے راستے میں ذبح کرنے کے لیے تیار ہو گیا وہ ذبح کرنے کے لیے تیار جس وقت ذبح ہونے کے لیے تیار باہر لے کر جا رہے ہیں چھری پاس ہے جناب لے کے جا رہے ہیں اسماعیل علیہ السلام کے پاس ایک آیا ہے آنے والا اور آکر کہتا ہے میں بڑی دور سے آیا ہوں میں نے بڑی دور کا سفر کیا ہے تمھیں پتہ ہے تمھارا باپ تمھیں کہاں لے کر جا رہا ہے جی کدھر لے جا رہا ہے تمھیں آج ذبح کرنے کے لیے لے کر جا رہا ہے، اوئے اپنی عقل دیکھو اور اپنی بات پر زرا غور کرو کبھی باپ نے بھی اپنی اولاد کو ذبح کیا ہے پاگل ہو گئے ہو تمھاری داڑھی دیکھوں تمھاری بات دیکھوں تمھاری صورت دیکھوں جناب تمھاری گفتگو دیکھوں تمھاری منہ میں جناب پان دیکھوں تمھاری بات دیکھوں تم سے خوشبو آرہی ہے لیکن تمھاری بات سے کیسی بو آرہی ہے کبھی باپ نے بھی اپنی اولاد کو ذبح کیا ہے وہ کہتا ہے نہیں اپنی مرضی سے نہیں کر رہا ہے اُس نے کہا ہے کس نے کہا ہے؟ عرش والے نے کہا ہے اس نے کہا ہے کہ ذبح کردو اچھا اگر اُس نے کہا ہے کہ ذبح کردو پھر ایک ہی نہیں ہزار اسماعیل علیہ السلام اُس کے حکم پر قربان کیے جا سکتے ہیں پھر تھوڑا سا آگے گئے پہلے جناب ماں سے کہتا ہے اسماعیل علیہ السلام کی والدہ حاجرہ علیہا السلام سے کہتا ہے حاجرہ علیہا السلام دیکھا ہے اسماعیل علیہ السلام کو کہاں لے کر

جا رہا ہے اغوا کر کے لے جا رہا ہے کوئی لڑائی ہو گئی ہے؟ وہاں لے کر جا رہا ہے، نہیں نہیں وہ ذبح کرنے کے لیے جا رہا ہے چھری چلانے کے لیے لے جا رہا ہے اللہ اللہ۔ ماں ماں ہی تھی پھر ماں بھی ہونے والے نبی کی تھی ارے جناب ابراہیم خلیل علیہ السلام کی بیوی تھی جناب ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی بیوی توحید والی بیوی ارے جناب اللہ تعالیٰ کو ماننے والی بیوی اُس نے تو وہاں بھی یہی کہا تھا جہاں جنگل میں چھوڑ کر آ گئے تھے ساتھ چھوٹا سا بچہ ہے ساتھ چھوڑ رک واپس آ رہا ہے کہتی ہے ﴿ ﴾ اے جناب جس کے سپرد کر کے چلے ہو نا اُس اللہ کے سپرد کر کے جا رہا ہے اب آپ جا سکتے ہو وہ ہمیں ضائع نہیں کرے گا میرے برادر میرے بھائی پھر اسماعیل علیہ السلام کی والدہ کے پاس چلا جاتا ہے یہ ذبح کرنے لگا ہے وہ کہتی ہے پاگل ہو گئے ہو اے بابا پاگل ہو گئے ہو کبھی والدین بھی اولاد کو ذبح کرتے ہیں وہ کہتا ہے اللہ کا حکم آیا ہے رب نے حکم بھیجا ہے تو وہ کہتی ہے ایک اسماعیل علیہ السلام سے اگر وہ راضی ہو جائے تو ہماری خوش قسمتی ہے اگر وہ اور بھی دے دے اور اُس کا حکم آ جائے تو ہم اور بھی اُس کے راستے میں قربان کر دیں گے پھر اخیر جناب خلیل اللہ علیہ السلام کے پاس پہنچ گیا وہ کہتا ہے ایسے خوابوں پی ہی چل رہے ہو خواب آیا تھا تو جناب اُسے ذبح کرنے چل پڑے ہو وہ خواب جو تھا وہ کس کا تھا؟ طاہر القادری کا خواب نہیں تھا وہ خواب جو ہے کسی عام بزرگ کا خواب نہیں تھا وہ خواب کسی دنیا دار ملاں کا نہیں تھا وہ خواب جناب کل کو اور بات آج کو اور بات نہیں تھی کل کو جناب اور فتویٰ آج اور فتویٰ کل کو جناب وہ کائنات کی سب سے بے غیرت عورت آج وہ میری بہن ہے اُس کا خواب نہیں تھا وہ جناب خلیل اللہ علیہ السلام کا خواب تھا اور نبی کا جو خواب ہوا کرتا ہے نبی کا خواب وہ اللہ کی طرف سے اللہ کا حکم ہوا کرتا ہے میرے برادر میرے بھائی وہ کہتا ہے پاگل ہو گئے ہو خواب ہی نہیں میں تو اللہ کا نبی ہوں اور نبی کو اللہ کا حکم ہوا کرتا ہے مجھے اللہ کا حکم ماننا چاہیے اور ماننا پڑے گا حکم ماننا چاہیے وہ جناب ذبح کرنے کے لیے تیار، تیار؟ کیا کہا؟ دونوں ہی تیار باپ اور بیٹا دونوں ہی تیار، دل میں دونوں کو پتہ ہے کہ ذبح نہیں ہونا؟ کیوں جی؟ میں وہابیوں سے نہیں پوچھتا جو میرے دوسرے بھائی آئے ہیں اُن سے پوچھتا

ہوں کیوں جناب ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو پتہ تھا کہ میرے اسماعیل علیہ السلام نے ذبح نہیں ہونا؟ پتہ تھا؟ اگر پتہ تھا پھر نعوذ باللہ اتنا ڈرامہ کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی استغفر اللہ۔ دوستو نہ باپ کو پتہ نہ ذبح ہونے والے اسماعیل علیہ السلام کو پتہ نہ اس کی والدہ حاجرہ علیہا السلام کو پتہ، وہ کم ولیہ تھی وہ اللہ تعالیٰ کی کم ولیہ تھی وہ جناب اتنی ولیہ کہ وہ زمین پر چلے اور اللہ اس کا چال کو آسمان پر مسئلہ بنا دے وہ زمین پر چلے اللہ اس کی چال کا آسمان پر مسئلہ بنا دے وہ صفا اور مروئی کی پہاڑیوں پر دوڑے اللہ قیامت تک مسئلہ بنا دے کہ حاجیو حج کرنے والو عمرہ پہ آنے والو اتنی دیر تک میں نے تمھارا حج اور عمرہ قبول ہی نہیں کرنا جتنی دیر تک تم صفا و مروئی کی سعی نہ کر لو اللہ مجھے اور تمھیں یہ مقام دیکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ یہ ہیں قرب۔ یہ ہیں اللہ کی قربت کے سوال اللہ اپنا قرب پیدا کرنے کے لیے اپنے ہی بندوں سے کام کروالیتا ہے فرمایا اور جناب اگر پتہ تھا نعوذ باللہ پھر کیا ہوا پھر اللہ نے چالیس سال آج ہمیں مہینہ دس دن پانچ دن بکرے لے لیے ہیں جی؟ جی نہیں دو چار دن پہلے لیں گے سنبھالے نہیں جاتے، کیوں؟ جی بچے چھوٹے چھوٹے ہیں سنبھالے نہیں جاتے یہ دنیا میں سنبھالنے ہیں میں نے اور تم نے سنبھالنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو اسماعیل علیہ السلام کی جگہ پر دُنبہ بھیجا چالیس سال جنت میں چارہ کھاتا رہا موٹا تازہ چالیس سال جنت میں اللہ نے اسماعیل علیہ السلام کو اُٹھالیا نیچے کس کو ڈال دیا؟ دُنبے کو ڈال دیا جس وقت ذبح ہو گیا، نا تو فرماتے ہیں چھری نہیں چلتی، چھری میرے اسماعیل علیہ السلام پر کیوں نہیں چلتی تمھارا کام تو کاٹنا ہے تمھارا کام تو ذبح کر دینا ہے تمھارا کام تو حلال کر دینا ہے اور تم کیوں نہیں کاٹ رہی زبان حال سے کہتی ہے۔ اے خلیل اللہ، تمھیں بھی اسی کا ہی حکم ہے میں بھی اُسی کا حکم مانتی جا رہی ہوں تم بھی اُس کا حکم ماننے والے میں کیوں اُس کے حکم کی حکم عدولی کروں میں کیسے ہو سکتا ہے لہٰذا میں نے بھی اُسی کا حکم مانا ہے تمھیں کہا ہے کاٹ دو مجھے کہا ہے بالکل نہ کاٹنا یہ ہے اللہ کی قربت، اللہ کے قرب کا جو گوشت تم کھاتے ہو نا یہ صرف اللہ تعالیٰ کی قربت کا ذریعہ ہے قربانی کرنا کہ اللہ راضی ہو جائے اب بیت اللہ کا حج کرنا ہے کیوں؟ اللہ راضی ہو جائے، اللہ، وہاں چکر لگانے ہیں اور دس دنوں میں چکر

لگانے ہیں وہاں جناب بہاریں ہی بہاریں ہیں وہاں چکر لگانے ہیں اور کیا کہتا ہے ((لبیك اللهم لبیك لا شریك لك)) وہاں کہتا ((لا شریك لك)) (البخاری: ۱۵٤۹، المسلم: ۱۱۸٤) ایک کہتا ہے جو ظالم ہے ناظلم، وہ کہتا ہے یہ بھی ہے نا یہ گھر جو ہے اس کی بھی کیا بات ہے پر لاہور لاہور ہی ہے کہتا ہے لاہور لاہور ہی ہے، وہاں کیا ہے وہاں میرا داتا بستا ہے میرے برادر میرے بھائی آنے والے میرے بھائی مجھ پر ناراض نہ ہونا بات سمجھانا مقصود ہے اللہ کی قسم میں تو کہا کرتا ہوں میں اُسے داتا نہیں مانتا جو مر جائے اپنا عقیدہ بنالو میں تمہیں داتا نہیں مانتا جسے موت آجائے میں اُسے داتا نہیں مانتا جس کی قبر ہو۔ میرے داتا کی قبر نہیں ہوتی، میرے داتا نے مرنا نہیں، میرے داتا کو موت نہیں آنی، میرے داتا کا عرس نہیں لگتا، میرا داتا تام، میرا داتا لوگو میرا داتا زمین کے نیچے نہیں، میرا داتا تو ﴿الرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى﴾ (طٰهٰ: ٦) اللہ ہمیں حق اور سچ کو سمجھنے کی توفیق عطا فرما دے۔ آمین۔ اور پھر جناب اس پر اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمادے۔ آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فضیلت قرآن

﴿لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ﴾

(الحشر : ۲۱)

حمد و ثناء کبریائی بڑھائی اُس خالق کائنات اللہ احکم الحاکمین کے لیے ہے جس خالق و مالک نے اس پوری کائنات کا نظام آپ خود پیدا فرمایا ہے لا تعداد اور بے شمار درود و سلام سرور کائنات سردار انبیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات اقدس پر۔

حضرات رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ اس برکت اور رحمت والے مہینے میں نصیب والے قسمت والے اس سے فیض یاب ہو رہے ہیں بدنصیب اور بدقسمت لوگ اس سردی کے موسم میں بھی رمضان المبارک کی رحمتوں اور برکتوں سے محروم ہیں دعا یہ کیا کرو کہ اللہ ہماری اس محنت کو قبول فرمائے۔آمین۔رمضان کا اور قرآن کا بہت گہرا تعلق ہے رمضان کا اور قرآن کا بہت ہی گہرا تعلق ہے قرآن پاک ایک ایسی کتاب ہے جس نے چوروں کو نمازی بنا دیا ہے ڈاکوؤں لیٹروں کو نبی ﷺ کا صحابہ رضی اللہ عنہم بنا دیا ہے اس قرآن نے زندگی میں ایسا انقلاب لایا ہے کہ وہ لوگ جو عزتوں کے لٹیرے تھے تین سو ساٹھ بتوں کی عبادت کرنے والے تھے اُن کی پیشانی اب جھکتی ہے تو صرف خالق کائنات کے سامنے ہی جھکتی ہے یہ قرآن حقیقی معنوں میں روح کی غذا ہے جس طرح جسم کو بظاہر غذا ضروری ہوتی ہے بعینہ۔اس روح کو جو غذا ملنی چاہیے وہ اللہ کریم نے زمین پر نہیں بنائی روح کی غذا اللہ احکم الحاکمین نے آسمان سے نازل فرمائی اور وہ ایسی غذا ہے کہ جس رات یہ غذا اُتری اور نازل ہوئی ہے وہ رات ساری راتوں

سے اعلیٰ وافضل بن گئی جس مہینے میں یہ روح کی غذا نازل ہوئی وہ مہینہ سارے مہینوں سے افضل بن گیا جس شہراور جس بستی میں اللہ کریم نے اس غذا کو اتارا ہے وہ بستی اور وہ شہر ساری بستیوں اور شہروں سے اعلیٰ اور افضل ہے اور جس ہستی کے اوپر یہ غذا اتری اور نازل ہوئی وہ ہستی ساری کائنات کی ہستیوں سے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر کے قیامت تک کے آخری انسان تک وہ ہستی ساری ہستیوں سے اعلیٰ اور افضل بن گئی اور حقیقت یہ ہے کہ جس اُمت پر یہ غذا نازل ہوئی ہے وہ اُمت بھی ساری اُمتوں سے اعلیٰ تھی اعلیٰ بن سکتی ہے کب بنے گی جب اس غذا سے اُمت فیض یاب ہوگی اللہ کرے اُمت اعلیٰ بن جائے تو میرا عرض رکنے کا اس مختصر ٹائم میں قرآن کی بولی تمھیں بات سمجھاؤں اللہ فرما رہے ہیں کہ جو قرآن نازل ہوا ہے فرمایا: ﴿إِنَّآ أَنزَلْنَـٰهُ فِى لَيْلَةِ ٱلْقَدْرِ ۝ وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ ۝ لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ ٱلْمَلَـٰٓئِكَةُ وَٱلرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ ۝ سَلَـٰمٌ هِىَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ ٱلْفَجْرِ ۝﴾ (القدر : ۱ تا ۵) لیلۃ القدر کی رات اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم ایک دن عرض کر رہے ہیں سوہنیا پہلی اُمتیں جو تھیں اُن کی عمریں بھی بہت زیادہ تھیں بڑی بڑی لمبی عمر کے لوگ اُن بڑی بڑی عمر کے لوگوں نے رب کی بڑی عبادتیں کی ہیں اللہ پاک سے اپنے انعامات حاصل کر گئے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہماری عمریں تو تھوڑی سی ہیں اللہ فرماتے ہیں میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اُن کو اعلان کر دو نا میں ان کو ایک رات ایسی دے دوں گا ایک ان کے نصیب میں ایسی لکھ دوں گا جب کوشش کریں گے تو فرمایا وہ رات ایسی رات ہو گی فرمایا ایک ہزار مہینے کی عبادت ایک طرف تراسی سال کی عبادت ایک طرف جو بندہ اپنی زندگی میں اُس رات کو عبادت کرے گا، نا فرمایا میں عرش والا اُسی بندے کو ایک ہزار مہینے کی عبادت سے زیادہ ثواب عطا فرما دوں گا یہ لیلۃ القدر کی رات ہے اور لیلۃ القدر کی رات ایسی رات پہلے فرمانے والے نے فرمایا ہے کہ رمضان المبارک کے مہینے میں تلاش کیا کرو اُمت کے اوپر بڑی سختی تھی کہ پورا مہینہ یہ ڈھونڈتے رہیں گے میرے آقا علیہ السلام کا اعلان

آیا فرمایا آخری دہاکے میں اس کو تلاش کیا کرو اللہ کے نبی ﷺ نے اور آسانیاں پیدا فرمادیں فرمایا میرے عرش والے کیا اعلان کردوں فرمایا اب پانچ طاق راتوں میں اسے تلاش کیا کرو ہم نے تمہارے لیے اللہ نے آسانیاں پیدا فرمادی ہیں فرمایا طاق راتوں میں آخری دہاکے میں پانچ راتوں میں اگر سال کی یہ پانچ راتیں اگر تم جاگ لو گے تا کوئی فرق نہیں پڑنے لگا اگر تمہیں پانچ راتوں میں لیلۃ القدر کی رات تلاش کرلو گے تو فرمایا عرش والا رب تم پر خود ہی راضی ہو جائے گا جاتے جاتے عرض کر جاؤں ایک دن سیدہ عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہ رضی اللہ عنہا بیٹھی ہیں تو عرض کرتی ہیں اللہ کے حبیب ﷺ اگر مجھے لیلۃ القدر کی رات مل جائے اگر میں لیلۃ القدر کی رات پالوں اگر مجھے لیلۃ القدر کی رات مل جائے اللہ کے نبی ﷺ میں اس میں رات میں کیا سوال کروں اللہ کے نبی ﷺ میں کیا مانگا کروں آج کل کا ہوتا تو کہتا اللہ ساتھ والی دوکان مل جائے ساتھ کا مکان مل جائے مربعے اور زمینیں مل جائیں تو اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کیا عرض کرتی ہیں فرمایا میرے پیغمبر ﷺ میں رب سے کون سی دعا مانگا کروں رب کے حبیب ﷺ اللہ سے کونسی التجائیں اور درخواستیں کیا کروں اللہ کے نبی ﷺ فرما رہے ہیں اے میری عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا رب سے مغفرت اور بخشش کی دعا مانگا کرو اللہ مجھے معاف کردے اللہ مجھے بخش دے اللہ مجھے دنیا میں بھی کامیابی دے اور آخرت میں کامیابی عطا فرما جو آخرت کی کامیابی ہے وہ دنیا کی ساری کامیابی سے اعلیٰ وعرفہ ہو جائے گی۔ اور لیلۃ القدر ہے ﴿إِنَّآ أَنزَلْنَـٰهُ فِى لَيْلَةِ ٱلْقَدْرِ ۝ وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ ۝ لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ ٱلْمَلَـٰٓئِكَةُ وَٱلرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ ۝ سَلَـٰمٌ هِىَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ ٱلْفَجْرِ ۝﴾ (القدر : ۱ تا ۵) اگر میں لیلۃ القدر کی بات ہی کرتا جاؤں لیلۃ القدر کے تذکرے کرتا جاؤں اس رات کی رحمتیں اور برکتیں تمہیں بتاتا جاؤں اس رات کے متعلق نبی ﷺ کے فرمان تمہیں عرض کرتا جاؤں پھر میں تمہاری جو اصل بات ہے اس سے دور چلا جاؤں گا میرے بھائی جو مجھے اور تمہیں غذا ملی ہے نہ وہ اس رات نازل ہوئی ہے اللہ تعالیٰ

نے اس رات کو پوری رات سے افضل بنا دیا ہے جس مہینے میں یہ غذا نازل ہوئی فرمایا ﴿ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِ ﴾ (البقرۃ: ۱۸۵) رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ اس مہینے میں لوگو دنیا والو اللہ نے ہمیں یہ قرآن نازل فرمایا اللہ نے ہم پر قرآن اتارا ہے یہ روح کی غذا نازل ہوئی ارے رمضان کا مہینہ سارے مہینوں سے افضل مہینہ ہے جس بستی اور جس شہر کے اوپر ارے قرآن نازل ہوا ہے مولا فرما رہے ہیں ﴿ اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّ هُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴾ ارے لوگو دنیا والو مکہ اور مدینہ میں یہ قرآن نازل ہوا ہے مکہ اور مدینہ جو ہے نا اللہ کی قسم وہ پوری دنیا کے شہروں اور بستیوں سے اعلیٰ ہے کوئی ہے جی لاہور لاہور ہے کوئی کہتا ہے جی پاکپتن پاکپتن ہے کوئی کہتا ہے جی قصور قصور ہی ہے کوئی کہتا ہے ملتان شریف ہے اے لوگو! دنیا والو! کوئی لوگ اپنے شہروں کے تذکرے کرتے ہیں اور اہل حدیث مکہ اور مدینہ کا تذکرہ کرتا ہے اہل حدیث کہتا ہے مکہ مکہ ہے مدینہ مدینہ ہے کیوں؟ اس لیے کہ اس کا تذکرہ عام بندہ نہیں کر رہا مکہ اور مدینہ کا تذکرہ کوئی ولی نہیں کر رہا مکہ اور مدینہ کا تذکرہ کوئی نبی نہیں کر رہا مکہ اور مدینہ کا تذکرہ خود آپ عرش والا کر رہا ہے ﴿ لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ـ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴾ (البلد: ۲، ۱) فرمایا ﴿ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ـ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ـ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ﴾ (التین: ۲، ۱) اللہ اللہ۔ پھر معلوم کیا ہوا پتہ یہ چلا کہ جس مکہ اور مدینہ میں قرآن نازل ہوا ہے وہ مکہ بھی اعلیٰ ہے وہ مدینہ بھی اعلیٰ ہے اور جس ہستی رب جناب یہ ذکر اور قرآن نازل ہوا ہے مولانا فرما رہے ہیں وہ عام ہستی نہیں میرے وہ ہستی جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی ہے ایسا مقتدا ایسا رہنما، ایسا آقا ﷺ کائنات میں کوئی آیا ہی نہیں جیسا اللہ نے محمد ﷺ بنایا ہے محمد ﷺ پر قرآن نازل ہوا ہے اُس پر یہ روح کی غذا نازل ہوئی اور میرے اللہ کیا فرما رہے ہیں فرمایا: ﴿ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ؕ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ۚ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ۚ ثُمَّ اِنَّ

عَلَيْنَا بَيَانَهُ﴾ (القيمة : ١٦ تا ١٩) میرے پیغمبر ﷺ تم پر قرآن نازل ہو رہا ہے قرآن اُتر رہا ہے اللہ کے نبی ﷺ کیا کر رہے ہو اللہ کے نبی ﷺ کیسے فرما رہے ہیں فرمایا جیسے قرآن اُتر رہا ہے میں ویسے ہی اُسے یاد کر رہا ہوں فرمایا میرے پیغمبر ﷺ اپنی زبان کو حرکت نہ دینا اللہ جی حرکت اس لیے دے رہا ہوں تا کہ مجھے اُترا ہوا قرآن یاد ہو جائے فرمایا، نا، نا اتارنے والا بھی چونکہ میں خود ہوں تمھارے سینے میں بھی میں خود محفوظ کر دوں گا اس کا بیان اور اس کی تفسیر بھی تمھیں سمجھا دوں گا آسمان سے نازل ہوا ہے رمضان المبارک کے بابرکت مہینے میں یہ قرآن نازل ہوا ہے میرے بھائی آج کہتے ہو نا یہ جناب موسیقی جو ہے روح کی غذا ہے موسیقی؟ روح کی غذا ہے، نا، نا، نا۔ قرآن روح کی غذا ہے قرآن پڑھا کرو اللہ کی قسم سکون مل جائے گا، قرآن کی تلاوتیں کیا کرو اللہ دلوں کو اطمینان دے دے گا قرآن کی تلاوت سنا کرو اللہ دلوں کو سکون دے گا فرمایا ﴿بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ﴾ (الرعد : ٢٨) اور یہاں کیا فرمایا ہے اللہ کریم نے یہاں فرمایا ﴿لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ﴾ (الحشر : ٢١) ہم اگر قرآن کو پہاڑوں کے اوپر اتارتے تو، اٹھائیسواں پارہ ہے اور سورہ الحشر فرمایا اگر ہم قرآن کو پہاڑوں پر اتار دیتے اور قرآن جو ہے پہاڑوں کے اوپر اُترتا تو پھر یاد رکھنا پہاڑ اس کی خشیت کی وجہ سے ریزہ ریزہ ہو جاتے بندوں تم پر کوئی اثر ہی نہیں ہو رہا تم اس قرآن سے فیض یاب ہی نہیں ہو رہے یہ قرآن اگر ہم پہاڑوں پر اتار دیتے تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جاتے پہاڑ اپنی جگہ پر قائم اور دائم نہ رہتے اور قرآن اللہ کی ایسی کتاب ہے میرے عرش والے رب نے کیا فرمایا ہے فرمایا دنیا والو یہ جو قرآن میں نے تم پر نازل کیا ہے یہ ساری کتابوں سے اعلیٰ و عرفہ نازل فرمائی ہے اس کو کائنات میں مثال ہی نہیں ملتی یہ میں نے کس پر اتارا ہے اس سے فیض یاب کون ہوتے ہیں فرمایا ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا﴾

(الانفال: ۲) جب مومن اللہ کا ذکر کرتے ہیں جب مومن قرآن کی تلاوتیں کرتے ہیں جب مومنوں کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے فرمایا اُن کے دل کانپ جاتے ہیں اُن کے دل ڈر جاتے ہیں اُن کے دلوں پر کپکپی طاری ہو جاتی ہے فرمایا جب مومن قرآن کی آیتوں کی تلاوت کرتے ہیں فرمایا اُن کے ایمان اور مضبوط ہو جاتے ہیں قرآن کی تلاوت کرنے سے کیا ملتا ہے اور لوگو اس کائنات میں یہ ایک ایسی اہم کتاب ہے نرالی کتاب ہے اور ایسی والی کتاب کہ باقی دنیا کی ساری کتابوں کی بندہ ایک بار پڑھ لے تو دوبارہ پڑھنے کو دل نہیں کرتا کہتا ہے چھوڑو میں نے پڑھی ہوئی ہے لیکن یہ ایسی کتاب ہے اسے بار بار پڑھتا ہے بار بار سنتا ہے بار بار تلاوتیں کرتا ہے دوستو میں بھی قرآن پڑھتا ہوں تم بھی قرآن پڑھتے ہو قاری بھی قرآن پڑھتا ہے علامہ وفہامہ بھی قرآن پڑھتے ہیں محدث اور مفصل بھی قرآن پڑھتے ہیں اور محمد مصطفیٰ ﷺ بھی قرآن پڑھتے ہیں میرے آقا علیہ السلام ساری ساری رات ہی قرآن پڑھتے جا رہے ہیں ساری ساری رات ہی کھڑے ہوتے ہیں ساری ساری رات ہی تلاوتیں ہو رہی ہیں رب کے قرآن پڑھے جا رہے ہیں رب کے قرآن کی تلاوتیں ہو رہی ہیں عرش والے کو پھر خود ترس آ گیا ہے عرش والے کو ترس آ گیا ہے فرمایا سوہنیا ﷺ ساری ساری رات ہی کھڑے رہتے ہو ﴿يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ○ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ○ نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ○ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا﴾ (المزمل: ۱ تا ٤) اے میرے بھائی قرآن کی تلاوت کرنے والو میرے آقا علیہ السلام ساری ساری رات ہی کھڑے ہوئے ہیں اللہ کے قرآن کی تلاوتیں ہو رہی ہیں اللہ جی کیا اعلان ہے فرمایا ﴿نِّصْفَهٗٓ﴾ آدھی رات کر لیا کرو آدھی رات سو جایا کرو آدھی رات قرآن پڑھ لیا کرو اللہ جی آدھی رات کر لیا کرو ﴿اَوِ انْقُصْ مِنْهُ﴾ آدھی کو بھی سوہنیا آدھی کر لیا کرو ﴿اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا﴾ اے میرے بھائی میرے پیر محمد ﷺ کا قرآن پڑھنا میرے آقا علیہ السلام کے قرآن کی تلاوت کرنا اللہ کے نبی ﷺ کا قرآن پڑھنا اے لوگو دنیا والو اُن کا تو انداز ہی کچھ اور تھا نصیب والوں نے

سنا ہے آقا محمد ﷺ کی زبان سے سنا ہے نصیب والوں نے۔ ﴿وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل: ۷۹) صبح سحری وقت کا قرآن پڑھنا رب کو بڑا ہی پیارا لگتا ہے صبح سحری کے وقت قرآن کی تلاوت کرنا رب کو بڑا ہی پسند ہے اللہ جی قرآن پڑھنے سے کیا ملتا ہے اللہ آپ کیا دیتے ہیں اللہ قرآن پڑھنے سے کیا ملے گا؟ میرے برادر میرے بھائی میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا ہے میں ترجمہ کر رہا ہوں حدیث کا

اک اک حرف دا داں نیکیاں نے مل دیاں
دور ہو جاون جو سیائیاں نے دل دیاں
جنت دیاں حوراں ویکھ کے نی کھل دیاں
مولا نے قسمت تیری چنگی بنائی آ
چٹھی آسمانوں سرور احمد ﷺ نوں آئی آ
الف تے لام میم حرف اے تن نیں
دسیا اے سانوں کمی حلیم نے
مومن جو پڑھ دے دل نال یقین دے
نیکیاں تی (30) لکھ دا دفتر الٰہی آ
چٹھی آسمانوں سرور احمد ﷺ نوں آئی آ

اے لوگو، دنیا والو! یہ تو عام دنوں میں ہے نا اور رمضان المبارک کے بابرکت مہینے میں اللہ ایک لفظ کے بدلے میں ستر نیکیاں عطا فرما دیتا ہے اللہ پڑھنے کی توفیق عطا فرما دے۔ آمین۔ اللہ تلاوتوں کی توفیق عطا فرما دے۔ آمین۔ اللہ قرآن کو سینے سے لگانے کی توفیق عطا فرما دے۔ آمین لوگو قرآن میرے آقا ﷺ نے فرمایا بہار ہی بہار ہے اس سے فیض یاب ہوا کرو یہ ہر دور میں ہر پورا سال بہاریں ہی بہاریں ہیں اور پھر میرے آقا علیہ السلام کا ایک

مقام اور فرمان سن لو میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا یار مثال دے کر بات کی وضاحت فرمائی ہے فرمایا اس طرح کیا کرو ارے لوہے کو زنگ لگ جاتا ہے لوہے کو زنگ لگ جاتا ہے پانی لگا لو ہے کو زنگ لگ گیا اور دلوں کو بھی زنگ لگ جاتا ہے اور دلوں کا زنگ کیسے اُترتا ہے۔ اللہ کے نبی ﷺ کیسے اُترتا ہے فرمایا موت کو زیادہ یاد کیا کرو موت کو زیادہ سے زیادہ یاد کیا کرو ساتھ قرآن کی تلاوت کیا کرو اللہ تمھارے دل کے زنگ کو دور کر دے گا (البیھقی شریف) اللہ اللہ۔ تو میرے بھائی میں عرض یہ کر رہا تھا میرے آقا علیہ السلام قرآن پڑھ رہے ہیں میرے آقا علیہ السلام قرآن کی تلاوت کر رہے ہیں عرش والے کا نبی ﷺ قرآن کی تلاوت کر رہا ہے اور قوم کیا کہتی ہے ﴿وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَسْمَعُوا لِهَٰذَا الْقُرْآنِ وَالْغَوْا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُونَ﴾ (الفصلت: ٢٦) فرمایا ایک کافروں کا گروہ ایک کافروں کی جماعت جی ہمارے گروہ جی کیا حال ہے؟ کیا کہہ رہے ہو جب نبی ﷺ قرآن پڑھتے ﴿لَا تَسْمَعُوا﴾ اُن کے قرآن کو نہ سننا جب نبی ﷺ قرآن پڑھے اُن کا قرآن نہ سننا ﴿وَالْغَوْا فِيهِ﴾ جب نبی ﷺ قرآن پڑھے گا نا تب تم شور مچاتے جانا کسی کو سمجھ نہیں آئے گی اور نہ سننا اور ساتھ شور مچانا پھر کیا ہوگا ﴿لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُونَ﴾ پھر تم نبی ﷺ اور نبی ﷺ کے ساتھ والوں پر غالب آجاؤ گے میرے عرش والے کا اعلان آگیا میرے پیغمبر ﷺ یہ تو کہہ رہے ہیں ﴿لَا تَسْمَعُوا﴾ اب میرا بھی اعلان سن لو اُنھوں نے کہا تھا ﴿لَا تَسْمَعُوا﴾ اللہ فرماتے ہیں جب نبی ﷺ قرآن پڑھتے تو جب قرآن پڑھا جائے نا اُسے کان لگا کر سننا اُسے توجہ سے سننا اُسے غور و فکر سے سننا اللہ جی پھر کیا ہوگا؟ فرمایا ''وان ستوا'' زبان سے چپ رہنا اللہ جی پھر کیا ملے گا اُنھوں نے کہا ہے اُنھوں نے کہا ﴿لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُونَ﴾ اور عرش والا کیا کہہ رہا ہے تم توجہ سے سنو گے تم جناب زبان سے چپ رہو گے اور پھر میں عرش والے کا اعلان سنا رہا ہوں فرماتے ہیں ﴿لعلکم ترحمون﴾ اللہ تم پر رحمتوں کے چھینٹے ہی برسا دے گا اللہ اللہ۔ میرے برادر میرے بھائی یہ قرآن کا اعزاز ہے یہ قرآن کا معجزہ ہے فرمایا

زبان سے چپ رہنا آج مولوی کہتے ہیں ارے جناب سورۃ فاتحہ نہ پڑھنا اس کا معنی یہ ہے کہ سورۃ فاتحہ ہی نہ پڑھنا نماز میں یہ بھی میں آگے چل کر عرض کروں گا میرا عرض کرنے کا مقصد یہ ہے میرے بھائی فرمایا یہ تو اللہ نے کافروں کا جواب دیا ہے فرمایا کافر کہتے تھے ﴿لَا تَسْمَعُوْا﴾ اللہ فرماتا ہے فاستمعو اللہ۔ اس نے کہا تھا شور مچانا اللہ فرماتا ہے زبان سے چپ رہنا اُنھوں نے کہا غالب آجاؤ گے اللہ فرماتا ہے تم پر رحمتوں کے چھینٹے برسادوں گا قرآن کو غور سے سنا کرو قرآن کو توجہ سے سنا کرو میرے آقا علیہ السلام ایک دن بیٹھے ہیں چلتے چلتے ایک سفر پہ جا رہے ہیں سفر پہ چلتے چلتے وادی نخل کے پاس پہنچے صبح فجر کی نماز کا وقت ہو گیا تو میرے آقا علیہ السلام صبح کی نماز پڑھانے لگ پڑے صحابہ رضی اللہ عنہم پیچھے پڑھنے لگ پڑے میرے آقا علیہ السلام پڑھ رہے ہیں ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ ۝﴾ (الفاتحة : ۱ تا ۷)

(آمین) میرے آقا علیہ السلام تلاوت کرتے کرتے ساتھ اور سورۃ شروع کر دی ہے اور جو سورۃ فاتحہ میں نے پڑھی ہے نا، میرے دل میں بات آگئی چلو بات سامنے آگئی ہے تو عرض کر جاؤں جب سورۂ فاتحہ اللہ تعالیٰ نے اتاری ہے نا عرش والے نے فرمایا کہ میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم میں نے آج آسمان کا وہ دروازہ کھولا ہے جو اس سے پہلے دروازہ کھولا ہی نہیں آج میں نے وہ فرشتہ زمین پہ بھیجا ہے جو اس سے پہلے زمین پر آیا ہی نہیں یہ جناب سورۃ فاتحہ لے کر آرہا ہے اور سورۃ فاتحہ کے ساتھ جو فرشتہ آیا ہے نا اس سورہ فاتحہ کے احترام سے اس کی عزت کے لیے اس کی بلندیوں کے لیے اس کے استقبال کے لیے میں ستر ہزار فرشتے ساتھ بھیج رہا ہوں یہ ہے سورۂ فاتحہ جس سے مولوی تمھیں ڈرائے رکھتا ہے مولوی تمھیں بھگائے رکھتا ہے یہ اللہ کریم نے ایسی سورۃ فاتحہ مجھے اور تمھیں دی ہے کہ ستر ہزار فرشتے اس کے احترام اور استقبال کے لیے اللہ کریم نے ساتھ نازل فرمایا ہے کیا لے کر آرہا ہے بھائی؟ سورۃ فاتحہ فرشتہ

لے کر آرہا ہے اور اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتہ آرہا ہے اللہ پڑھنے کی توفیق عطا فرمادے۔ آمین۔ چلتے چلتے عرض کر جاؤں میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا ہے اُس بندے کی رب نماز ہی قبول نہیں کرے گا جتنی دیر تک اپنی نماز میں سورۃ فاتحہ نہیں پڑھ لے گا یہ کس کا فرمان ہے؟ آقا محمد مصطفیٰ ﷺ کا یہ آقا محمد مصطفیٰ ﷺ کا فرمان ہے اللہ پڑھنے کی توفیق عطا فرمادے۔ آمین۔ تو میرے بھائی نصیبین علاقہ اور وادی نخل ہے آقا علیہ السلام قرآن کی تلاوت کرتے جارہے ہیں تو اچانک ایک جنوں کا گروہ اُدھر سے گزر رہا ہے اُدھر جن گزرتے جا رہے ہیں اور جس وقت جن نکلتے جارہے ہیں تو اس وقت قرآن سنتے جارہے ہیں اور نبی ﷺ قرآن پڑھ رہا ہے اُن جنوں نے جب قرآن سنا ہے نا سارے ہی جن کھڑے ہو جاتے ہیں کہتے ہیں یار یہ تو بڑی عجیب سی کلام ہے یہاں کھڑے ہو ہو کر سن لیں یہاں کھڑے ہو کر سن لیں نا، نبی ﷺ کے قرآن کی تلاوتیں جن سن رہے ہیں اور جس وقت جن سن رہے ہیں ارے سنتے سنتے سننے کے بعد پھر اپنی وادی کی طرف چلے گئے اپنے علاقے کی طرف چلے گئے ہیں عرش والے کا اعلان آگیا ہے فرمایا میرے پیغمبر ﷺ ان سے اعلان کر دو نا ﴿قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًاo يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَن نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا﴾ (الجن: ۱) جنوں نے اعلان کر دیا ہے ابھی نبی ﷺ سے ہم کلام ہی نہیں ہوئے نبی ﷺ کے پاس ہی نہیں آئے نبی ﷺ کے پاس آ کر درخواستیں نہیں کی بس نبی ﷺ کی زبان سے قرآن سنا ہے نبی ﷺ کی زبان سے قرآن کی تلاوتیں سنی ہیں اور اُن کا دعویٰ اور اعلان ہو گیا ہے کہتے ہیں ﴿يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ﴾ (الجن: ۲) یہ تو بڑی تعجب والی کلام ہے ارے جناب چھبیسواں پارہ ہے فرمایا ﴿وَإِذْ صَرَفْنَا إِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُونَ الْقُرْآنَ﴾ ہم نے جناب موسیٰ علیہ السلام کے بعد جو کلام سنی ہے ایسی کلام یارو ﴿يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَن نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا﴾ نبی ﷺ کی زبان سے قرآن سنا ہے جنوں کا عقیدہ ہی بدل گیا ہے جنوں نے اپنے عقیدے کو

تبدیل کر دیا ہے جس وقت جنوں کی بات میرے آقا علیہ السلام نے سنی میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں میرے صحابہ رضی اللہ عنہم یہ دیکھو نا ذرا اللہ کیا فرما رہا ہے اُن کی زندگی میں انقلاب آ گیا ہے اُن کی زندگیاں تبدیل ہو گئی ہیں اور اُن کا نعرہ یہ ہو گیا ہے ﴿فَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا﴾ (الجن : ۲) ہم اُس رب کے خلاف کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے کیوں؟ اس لیے کہ بڑی ہدایت یافتہ کلام ہے بڑی ہدایت والی بات اور جس پر اُتری ہے نا وہ محمد مصطفیٰ ﷺ ہے ایک دن میرے آقا ﷺ تشریف فرما ہیں قرآن کی تلاوتیں ہو رہی ہیں قرآن کی تلاوتیں ہو رہی ہیں میرے آقا علیہ السلام پڑھتے جا رہے ہیں اور جو مکہ کے تین بڑے تھے بڑے بڑے اُنھوں نے کہا آج کے بعد نبی ﷺ کی کلام کو سننا ہی نہیں، صبح اُٹھ کر پیغمبر ﷺ کے خلاف منصوبے بنانے والے نبی ﷺ کے خلاف باتیں کرنے والے، نبی ﷺ کے خلاف پروپیگنڈا کرنے والے بڑے بڑے جو تھے رات کو چوری چوری چھپ چھپ کر محمد ﷺ کا قرآن سن رہے ہیں ایک دن ایک چوک میں اکٹھے ہو گئے رات کی تاریکی ہے ایک دوسرے کو پہچان کر کہتے ہیں ایک کہتا ہے سردار جی آپ کدھر سے دوسرا کہتا ہے آپ کدھر سے تیسرا کہتا ہے تم کہاں تھے ہم سب میں وہاں فلاں جگہ پر محمد ﷺ کا قرآن سن رہا تھا، دوسرا ابوجہل کہتا ہے میں فلاں جگہ پر محمد ﷺ کا قرآن سن رہا تھا عتبہ کہتا ہے میں تو فلاں جگہ پر محمد ﷺ کا قرآن سن رہا تھا کہتے یہاں آج کے بعد وعدہ کرلو کہ محمد ﷺ کا قرآن سننے کے لیے نہیں جانا، بڑوں اگر نوجوانوں کو پتہ چل گیا کہ ہمارے بڑے محمد ﷺ کا قرآن سن رہے ہیں ہمیں اُنھوں نے معاف کرنا؟ ہمیں خلاف بھڑکاتے ہیں منصوبے بناتے ہیں آپ جا کر محمد ﷺ کا قرآن سنتے ہیں آج کے بعد وعدہ کرو کہ محمد ﷺ کا قرآن نہیں سننا ارے جناب چلے گئے دن گزرا رات آ گئی وہی ٹائم آ گیا سوتے ہیں نیند نہیں آتی، سوتے ہین بابا کو حقے کے بغیر نوجوان فلم کے بغیر سوتا نہیں اگر نہ دیکھوں تو نیند نہیں آتی کیوں جی وہ کافر کافر قرآن نہ سنیں تو نیند نہیں آتی ایک اپنی چارپائی سے اُٹھا ہے چارپائی سے اُٹھ کر اپنی جگہ پر چلا گیا ہے اور دل میں ہی سوچیں سوچتا جا رہا ہے

اُن دو چوہدریوں نے آنا ہی نہیں میں اکیلا ہی جا کر محمد ﷺ کا قرآن سن لوں وہ بھی اپنی اپنی جگہ سے اُٹھیں ہیں یہی سوچ لے کر اُٹھے ہیں اُن دونوں نے آنا ہی نہیں اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گے اپنی اپنی جگہ پر چلے گئے سیرت ابن ہشام تین راتوں کا تذکرہ کرتا ہے دوسری رات پھر اکٹھے ہوگئے تیسری رات پھر قسمیں قرآن اُٹھا کر اپنے عقیدے کے مطابق قسمیں اُٹھا کر پھر کہتے ہیں نہیں سننے جانا پھر وہاں پہنچ جاتے ہیں جس وقت تیسری رات پہنچ جاتے ہیں نا ایک دوسرے سے کہتے ہیں ذرا آہستہ آہستہ باتیں کرو نا ارے دیواروں کے بھی کان ہوتے ہیں ہمراسی کو پتہ نہ چل جائے سردار جی یہ تو بتاؤ محمد ﷺ سچا ہے یا نہیں؟ محمد ﷺ کا کلام سچا ہے یا نہیں؟ جو نبی ﷺ بن کر آیا ہے ہمارا بھتیجا ہے پر ایک بات بتاؤ سچا ہے یا نہیں؟ بڑا بولا کہتا بالکل ٹھیک ہے نبی ﷺ کا قرآن بھی سچا ہے نبی ﷺ بھی سچا ہے وہ بھیجنے والا الرحمٰن بھی سچا ہے یہ کیا کریں جب سے آیا ہوا ہے اُس نے آخر ہماری کرسی پر ہاتھ ڈال لیا ہے ہماری جناب سرداری ختم ہوگئی ہے جو ایک بار اس کے نزدیک جاتا ہے پھر محمد ﷺ کا دیوانہ اور پروانہ بن جاتا ہے واپس آنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اللہ اللہ۔ ایک دن ان کو پتہ چلا کہ دوس قبیلے کا بڑا طفیل دوسی اپنے علاقے کا بہت بڑا امیر ترین آدمی اور اُس علاقے کا سردار اُن کو پتہ چلا مکہ والوں کو سردار ہونا، تو اُس کے کان میں طفیل کے کان میں ایک کہتا جناب سردار طفیل صاحب یہاں ہمارے شہر میں ایک محمد ﷺ آیا ہے دیوانہ آیا ہے نعوذ باللہ اُس کا دماغ پھر گیا ہے نعوذ باللہ وہ مجنون ہوگیا ہے کہیں اُس کی بات نہ سن لینا اس کے نزدیک نہ جانا طفیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ابھی مسلمان نہیں ہوئے جس وقت مسلمان ہوئے فرماتے ہیں میں نے اپنے کانوں میں روئی لے لی اُن کو اور آگے کر دیا ہے جب میں بیت اللہ کا طواف کرنے آتا تھا میں جناب روئی اور دبا لیتا تھا تا کہ محمد ﷺ کی میرے کانوں میں آواز نہ پڑ جائے اللہ اللہ۔ ایک دن میں آیا آقا علیہ السلام کو دیکھا محمد ﷺ تشریف فرما ہیں ساتھ میرے آقا علیہ السلام بیت اللہ کا طواف کر رہے ہیں ساتھ قرآن کی تلاوتیں کر رہے ہیں تو میں نے دل میں سوچا طفیل

پاگل ہو گئے ہو تمہارا دماغ تو صحیح ہے اتنا جہان دیدہ بندہ اتنا پڑھا لکھا بندہ اپنے وقت کا بادشاہ بندہ اور ان کے پیچھے لگ گیا ہے چلو پھر کیا ہوگا ایک بار اُن کی بات سن تو لو ارے پتہ تو چلے نا یہ کیا کہتا ہے جس وقت میں نہ چاہنے کے باوجود اُس کی بات میرے کان میں پڑ ہی گئی محمد ﷺ قرآن کی تلاوتیں کرتے کرتے جس وقت میرے کان میں اُس کی کلام پڑی (طبقات ابن سعد) تو میں نے کہا میرے بھائیو لوگو میرا عقیدہ ایسا ہے سن لو

سنا جس کسی نے کلام محمد ﷺ
سنا جس کسی نے نام محمد ﷺ
ہوا دل و جان سے غلامِ محمد ﷺ
ہوا ورفعنالك ذكرك سے یہ ثابت
خود محمد ﷺ ہے ثناء خوانِ محمد ﷺ

اے لوگو دنیا والو میں تو کہا کرتا ہوں اللہ نے مجھے پیر ﷺ بھی اعلیٰ دیا ہے اللہ نے مجھے کتاب بھی اعلیٰ عطا فرمائی ہے ایسا کائنات میں کسی کے پاس کوئی پیر ﷺ نہیں جیسا اللہ تعالیٰ نے مجھے پیر محمد ﷺ عطا فرمایا ہے یہ بلھے شاہ یہ فلاں شاہ ان کو میں اس لیے نہیں مانتا کیوں کہ ان کے نام بھی پیارے ہیں میرے محمد ﷺ کا نام بھی پیارا ہے اور کلام بھی پیارا ہے آؤ عرض کر جاؤں جس وقت آقا علیہ السلام عبادت سے فارغ ہوئے تو میں اُن کے پیچھے پیچھے چل پڑا جس وقت میں پیچھے پیچھے چل پڑا تو میں نے کہا جناب محمد ﷺ ہو؟ ذرا مجھے اپنی بیماری تو بتاؤ آپ ﷺ کو کون سی بیماری ہے مکہ والے کہتے ہیں بڑا ہی بیمار ہے مکہ والے کہتے ہیں مجنون اور دیوانہ ہے مکہ والے کہتے ہیں پاگل ہے نعوذ باللہ۔ آپ ﷺ ذرا اپنی بیماری کا اظہار تو کرو نا آقا علیہ السلام فرماتے ہیں طفیل ذرا بیٹھ جاؤ ذرا میری بیماری بھی سن لو نا، ((الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونؤمن به ونتوكل عليه ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيات اعمالنا من يهده الله فلا مضلله ومن يضلل

فلا هادی له اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریك له واشهد ان محمدا عبده و رسوله)) جس وقت میں نے اپنا کلام ختم کیا طفیل کہتا ہے محمد ﷺ ذرا ایک بار مجھے اور سناؤ ، تا میں پھر پڑھنے لگ پڑا میں پڑھتے پڑھتے اخیر پر پہنچ گیا طفیل کہتا ہے محمد ﷺ اپنی بیماری کا اظہار ایک بار پھر فرماؤ، تا میں پڑھتے پڑھتے پھر اُس مقام پر پہنچ گیا جس وقت میں نے پڑھا ((اشهد ان لا اله الا الله)) تو طفیل بھی ساتھ پڑھنے لگ پڑا ((اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریك له واشهد ان محمدا عبده و رسوله)) کلمہ پڑھا تو مسلمان ہوگیا ہے میرے پیغمبر ﷺ کی کلام کا اتنا اثر ہے جو نبی ﷺ کے پاس آیا ہے وہ واپس گیا نہیں، (سیرت ابن هشام) اللہ کرے دل سے سنو تو سہی قرآن کو سنو نا اللہ اللہ۔ ادھر بیٹھ گئے اور بیٹھ کر کیا کہتے ہیں بڑے بڑے جمع ہو گئے اور کیا کہتے ہیں کسی نے کہا فلاں بھی مسلمان ہو گیا ہے دوسرا کہتا ہے فلاں بھی محمد ﷺ کے پاس چلا گیا ہے تیسرا کہتا ہے وہ بھی محمد ﷺ کے پاس چلا گیا ہے چوتھا کہتا ہے میرا پیر بھی چلا گیا ہے چوتھا کہتا پانچواں سب نے اپنی اپنی رپورٹیں دیں بڑے سنتے جا رہے ہیں تو جس وقت فیصلہ کرنے والے نے فیصلہ کیا کہتے ہیں جو محمد ﷺ کا خاتمہ کر کے آئے گا جو محمد ﷺ کا سر لے کر آئے گا ہم اُسے سو اونٹ انعام دے دیں گے کتنے اونٹ؟ وہ سو اونٹ ایسے ہی تھے جیسے آج سو پجارو ہوں اُن کے نزدیک اونٹ ایسے ہی تھے جیسے آج کسی کو پجارو مل جائے اور ہم تمھیں سو اونٹ دیں گے اور ایک نوجوان اُٹھا ہے وہ کہتا ہے تم سب اب اپنے اپنے کاموں پر چلے جاؤ۔

عمر رضی اللہ عنہ بولے کہ فیصلہ ہی مکا دیتا ہوں جا کر
کہ لاتا ہوں سر ہادی اسلام کا جا کر

بالکل تسلی رکھو تمھیں اب گھبرانے کی ضرورت نہیں میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جو ہوں اس کام کے لیے مجھے تیار پاؤ گے میں محمد ﷺ کا خاتمہ کر کے آؤں گا تو سارے بیک زبان ہو کر

کہتے ہیں او عمر رضی اللہ عنہ کی جے عمر رضی اللہ عنہ کی جے جناب عمر رضی اللہ عنہ زندہ باد مرحبا اہلاً سہلاً۔ اے عمر رضی اللہ عنہ ہمیں تم سے یہی اُمیدیں تھیں یہ کام کر سکتا ہے تو خطاب کا بیٹا عمر ہی کر سکتا ہے اللہ اللہ۔ اپنے اپنے کاموں پر وہ چلے گئے تو عمر رضی اللہ عنہ جو ہے یہ سویا ہی نہیں یہ تلوار تیز کرتا جا رہا ہے جس وقت تلوار تیز کرتا جا رہا ہے لوگو عجیب سا سماں ہے نا، عجیب سا ہی انداز ہے یہ تلوار تیز کر رہا ہے اور جس کے لیے تلوار تیز کر رہا ہے وہ اس کے لیے رب سے دعا کر رہا ہے یہ تلوار تیز کر رہا ہے نبوت والے ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھائے ہوئے ہیں ((اللھم اعز اسلام بابی جھل ابن ھشام اوعمر بن خطاب)) (الجامع ترمذی) اللہ خطاب کا بیٹا عمر رضی اللہ عنہ مجھے دے دو نا، اے لوگو دنیا والو! یہ تو اُس کے لیے تلوار تیز کر رہا ہے وہ رب اسے اس کے لیے التجائیں کر رہا ہے جس وقت تلوار تیز ہو گئی صبح ہوئی اپنی منزل کی طرف جا رہا ہے اور جاتے جاتے ایک غریب سا صحابی رضی اللہ عنہ مل گیا ہے کہتے ہیں جناب عمر رضی اللہ عنہ کدھر چلے ہو؟ میں آج کام ہی تمام کرنے چلا ہوں میں تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی خاتمہ کرنے چلا ہوں۔

میں تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تختہ ہستی سے مٹانے چلا ہوں اللہ اللہ۔ وہ کہتے ہیں باہر پھر رہے ہو تمھاری بہن اور بہنوئی مسلمان ہو چکے ہیں اے لوگو دنیا والو! عمر رضی اللہ عنہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جانے کی بجائے اپنی بہن کا جا کر دروازہ کھٹکھٹایا ہے اندر سے آواز آئی کون ہو جناب؟ جی میں عمر رضی اللہ عنہ ہوں، عمر رضی اللہ عنہ؟ جس وقت بہن نے آواز سنی تو کانپنے لگ پڑی کہ عمر رضی اللہ عنہ آ گیا ہے پتہ نہیں کیا کر دے گا ارے لوگو دنیا والو اندر چلے جاتے ہیں بہن اور بہنوئی کو مارنا شروع کر دیا ہے مارتے مارتے نیچے لٹا لیا ہے سینے پر بیٹھ گئے ہیں جس وقت سینے پر بیٹھ گئے تو بہن فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آگے سے وار سنبھالا ہے وہاں جب ہوش آیا تو جوش اُتر گیا کہتے ہیں یہ کیا بات ہے آج بہن وار سنبھال رہی ہے اور بہن ایسی ہے فرمایا ﴿صِبْغَةَ اللّٰهِ وَ مَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً وَّ نَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ﴾ (البقرۃ: ۱۳۸) جو اللہ کے رنگ میں رنگے جائیں جو اللہ کی توحید میں رنگے جائیں وہ جناب پہاڑوں سے بھی ٹکرا جایا کرتے ہیں عمر رضی اللہ عنہ کیا چیز ہے

کیوں جی وہ پہاڑوں سے بھی ٹکرا جایا کرتے ہیں بہن یہ کیا بات ہے ہوش آیا کہتے بہن تم ایسے کرو پڑھتے کیا تھے مجھے بھی سناؤ نا تو بہن کہتی ہے تم ابھی سننے کے قابل نہیں، تم تو سننے کے قابل نہیں تم تو نجس پلید اور مشرک ہو تم تو جناب سننے کے قابل نہیں بہن کب سننے کے قابل ہوں گا پہلے جا کر غسل کر کے آؤ پہلے جا کر اپنی ظاہری نجس دور کروائے میرے بھائیو! عمر رضی اللہ عنہ ادھر چل پڑا وہ تو غسل کرنے کے لیے جا رہا ہے میں کہتا ہوں غسل کرنے کے لیے جا رہا ہے رب کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی قبولیت کا وقت قریب قریب آ رہا ہے غسل کر کے آئے بہن نے بٹھا لیا بہن نے جس وقت اپنی بہن ہے نا نبض پر ہاتھ رکھ لیا کہتی ہے میرا بھائی تین سو ساٹھ بتوں کا پجاری تین سو ساٹھ بتوں کو پوجنے والا ارے جناب اس کی طبیعت کا علاج میں بتانے لگی ہوں فرماتی ہیں ﴿طٰهٰ٥ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى٥ اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى٥ تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَ السَّمٰوٰتِ الْعُلٰى٥ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى٥ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا وَ مَا تَحْتَ الثَّرٰى٥﴾ (طٰـهٰ: ١ تا ٦) بہن نے علاج کیا بہن نے کیا بتایا ہے بھائی جو رب ہے نا رب زمین کے نیچے نہیں رب اور داتا زمین کے نیچے نہیں جسے پوجتے ہیں وہ زمین کے نیچے نہیں وہ تو آسمان پر رہتا ہے اور عرش پر رہتا ہے اب کیا کہتے ہیں کہتے ہیں بہن ایسے کرو مجھے پیر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے چلو قرآن سنا جس وقت قرآن نے اپنا رنگ دکھایا اپنا کام کر گیا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے قرآن سنا قرآن بہاریں لگا گیا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو گئے مسلمان ہو گئے کلمہ پڑھ لیا میرے بھائیو یہ وہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہے ارے علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی مسلمان ہوئے ہیں دوسرے تیسرے بزرگ بھی تشریف فرما ہیں لیکن میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے ہیں تو اندر چھپ کر حجرہ میں جب عمر فاروق رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے ہیں اُنھوں نے پہلی نماز بھی پڑھی ہے پہلی نماز بھی پڑھائی ہے تو بیت اللہ میں جا کر۔ (دارقطنی: ج ١، ص ١٢٣، تفسیر قرطبی، طبقات ابن سعد (ضعیف))

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رمضان اور قرآن

﴿ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِ ﴾ (البقرة: ١٨٥)

حمد وثناء کبریائی بڑھائی اُس خالق کائنات اللہ احکم الحاکمین کے لیے ہے جس خالق و مالک نے اس پوری کائنات کا نظام آپ خود پیدا فرمایا ہے لا تعداد اور بے شمار درود وسلام سرور کائنات سردار انبیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات اقدس پر۔

حضرات! اللہ کریم کا جتنا بھی شکریہ ادا کریں کم ہے کہ اللہ کریم نے ہمیں دوبارہ زندگی میں یہ برکتوں والے، رحمتوں والے لمحات میسر فرمائے ہیں دعا ہے کہ اللہ کریم ان لمحات سے ہم کو فیض یاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ یہ اللہ تعالیٰ کا نظام ہے کہ سارا سال کھا رہے ہیں پی رہے ہیں مختلف نعمتوں سے فیض یاب اور فائدے اُٹھا رہے ہیں لیکن اب اُس کا حکم آ گیا ہے کہ صبح سحری کے وقت کھاؤ اور پھر مغرب تک کسی چیز کو بھی اپنے منہ کی طرف مت لے جاؤ اس بات پر کتنے بندے پابند رہتے ہیں کتنے اُس کا حکم تسلیم کرتے ہیں اور کون ہے وہ لوگ جو اپنے آقا ومولا جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کے فرمانبردار مطیع ومتقی بنتے ہیں روزہ جو ایک پورا مہینہ رب کریم نے مشق کروائی ہے۔

ایک ہو جائیں اُس کی اطاعت وفرمانبرداری ہو جائے اور عرش والے رب کی عبادت گزاری ہو تو حضرات رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ اور پھر اس مہینے میں اللہ کریم کی رحمتیں اور برکتوں کا نزول اور پرھ اسی مہینے میں قرآن پاک کا نزول اور پھر اسی ہی مہینے میں وہ رات جو رات لیلۃ القدر کی رات ہے اللہ مجھے اور تمھیں وہ دیکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ اللہ

نے بڑی ہی آسانیاں پیدا فرما دی ہیں اور لوگو عرش والے رب نے یہ اعلان فرمایا ہے فرمایا: ﴿إِنَّآ أَنزَلْنَٰهُ فِي لَيْلَةِ ٱلْقَدْرِ ۝ وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ ۝ لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ وَٱلرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ ۝ سَلَٰمٌ هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ ٱلْفَجْرِ﴾ (القدر: ۱ تا ۵) یہ جولیلۃ القدر کی رات میں اللہ کریم نے جو قرآن نازل فرمایا ہے وہ رات اللہ تعالیٰ نے ساری راتوں سے اعلیٰ اور افضل بنا دی ہے اللہ کریم نے اعلیٰ رات بنائی فرمایا جس مہینے میں قرآن نازل ہوا ہے اللہ فرما رہے ہیں ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ ٱلَّذِيٓ أُنزِلَ فِيهِ ٱلْقُرْءَانُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَٰتٍ مِّنَ ٱلْهُدَىٰ وَٱلْفُرْقَانِ﴾ (البقرة: ۱۸۵) فرمایا رمضان المبارک کے بابرکت مہینے میں اللہ تعالیٰ نے اپنا قرآن نازل فرمایا ہے رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ سارے مہینوں سے اعلیٰ ہے جس بستی میں، شہر میں قرآن کا نزول ہوا ہے فرمایا وہ بستی اور وہ شہر سارے شہروں اور بستیوں سے اعلیٰ ہے وہ بستی اور وہ شہر کیسے ہیں مولا فرما رہے ہیں ﴿إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِّلْعَٰلَمِينَ﴾ کہیں اُس کا اعلان ہوا ہے فرمایا: ﴿لَآ أُقْسِمُ بِهَٰذَا ٱلْبَلَدِ ۝ وَأَنتَ حِلٌّۢ بِهَٰذَا ٱلْبَلَدِ﴾ (البلد: ۱، ۲) سوہنیا مجھے تمھارے شہر کی قسم ہے اللہ میرے شہر کی قسمیں کیوں اُٹھا رہے ہو فرمایا سوہنیا اس لیے کہ وہاں تمھارے پاؤں کی تلیاں لگتی رہی ہیں کہیں اُس کا اعلان آیا ہے فرمایا ﴿وَٱلتِّينِ وَٱلزَّيْتُونِ ۝ وَطُورِ سِينِينَ ۝ وَهَٰذَا ٱلْبَلَدِ ٱلْأَمِينِ﴾ (التین: ۱ ت ۳) فرمایا مجھے تین کی قسم ہے مجھے زیتون کی قسم ہے مجھے طور پہاڑ کی قسم ہے اللہ اس کی قسمیں کیوں اُٹھا رہے ہو فرمایا مجھے تمھارے شہر امن والے کی قسم ہے میرے برادر میرے بھائی! اللہ جس کے ترانے گائے جن شہروں اور ہستیوں کے رب ترانے گائے وہ پوری دنیا میں اعلیٰ اور عرسہ ہوا کرتا ہے جس ہستی پر یہ قرآن نازل ہوا ہے وہ ہستی جو ہے اللہ کریم نے تو اس پر کوئی گناہ رکھا ہی نہیں عیبوں سے بری گناہوں سے پاک عیبوں سے مبرہ گناہوں سے پاک اور صاف بنایا ہے اللہ نے اس پر گناہ رکھا ہی نہیں لوگو دنیا والو! جس پر

گناہ بھی کوئی نہیں پھر بھی وہ ساری ساری رات رب کی عبادت کیا کرتے ہیں میری تمہاری اما ں عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میرے سوہنے محبوب پیغمبر ﷺ ساری ساری رات کھڑے ہیں قرآن کی تلاوت کرتے رہتے ہیں جس کے سامنے کھڑا ہے نا اُسے پھر ترس آیا ہے فرمایا سوہنیا ﷺ میں نے تو تم پر کوئی گناہ رکھا ہی نہیں تم تو پھر بھی ساری ساری رات قرآن کی تلاوت کرتے رہتے ہو اماں جی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میرے محبوب پیغمبر ﷺ کے پاؤں سوج جاتے کھڑے کھڑے پاؤں سوج جاتے ارے ساری ساری رات ہی قیام ہوتا رہتا ہے عرش والا پھر اعلان کرتا ہے اُسے ترس آتا ہے فرمایا: ﴿يَاأَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ٥ قُمِ الَّيْلَ إِلَّا قَلِيْلًا ٥ نِّصْفَهُ أَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ٥ أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيْلًا﴾ (المزمل: ١ تا ٤) اللہ اللہ۔ فرمایا میرے محبوب پیغمبر ﷺ رات کو کھڑے ہوا کرو لیکن تھوڑے کھڑے ہوا کرو اللہ جی کتنا کھڑا ہوا کروں فرمایا ﴿نِّصْفَهُ﴾ آدھی رات کو کھڑے ہو جایا کرو آدھا آرام کر لیا کرو آدھی رات قیام کر لیا کرو اللہ جی ایسے کر لیا کرو فرمایا ﴿أَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا﴾ اے میرے سوہنے محبوب پیغمبر ﷺ دو حصے آرام کر لیا کرو ایک حصہ میرے آگے قیام کر لیا کرو اور ﴿أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيْلًا﴾ اللہ اللہ۔ تو میرے برادر میرے بھائی میں عرض یہ کر رہا تھا جس کے سامنے قرآن پڑھا جا رہا ہے جس کے سامنے رب کے قرآن کی تلاوتیں ہو رہی ہیں جس کے سامنے رب رب ہو رہی ہے وہ عرش والا اعلان کر رہا ہے اے میرے محبوب پیغمبر ﷺ آدھی رات نہیں دو حصے آرام اور ایک حصہ قیام اور جو رب کے قرآن کی تلاوتیں ہیں آؤ میرے بھائی جو رب کا قرآن پڑھنا ہے جو اللہ کے قرآن کی تلاوتیں کرنا ہے آؤ میرے بھائی جو آگے پیچھے قرآن پڑھنا ہے نا ایک لفظ پڑھنے سے اللہ دس نیکیاں عطا فرما دیتا ہے ایک لفظ پڑھنے سے رب دس نیکیاں دیتا ہے اور اگر رمضان المبارک کے بابرکت مہینے میں پڑھا جائے اللہ مجھے اور تمہیں تلاوت رکھنے کی توفیق عطا فرمادے۔ آمین۔ فرمایا رب کے قرآن کی تلاوتیں پھر رمضان المبارک کے بابرکت مہینے میں

ایک نیکی کرنے سے اللہ تعالیٰ ستر نیکیاں عطا فرما دیتا ہے اللہ بڑھاتے بڑھاتے چلاتے چلاتے اس میں برکتیں ڈالتے ڈالتے سات سو تک نیکیاں پہنچا دیا ہے اور پھر قرآن اللہ اللہ۔ پھر میرے بھائی میرا تمھارا قرآن پڑھنا قاری کا قرآن پڑھنا کہیں علامہ اور فہامہ کا قرآن پڑھنا اور کہاں میرے آقا محمد ﷺ کا قرآن پڑھنا یہ ایسا قرآن ہے جس کے کانوں میں پڑھ جاتا ہے واپس جاتا ؟ جس کے کانوں میں قرآن پڑ جائے وہ واپس جاتا ہی نہیں میرے بھائیو! آج میں قرآن پڑھتا ہوں لوگ کہتے ہیں سرور آتا ہے لوگ کہتے ہیں جی قرآن کی ہی تلاوتیں کرتے رہا کرو ارے قرآن پڑھتے رہا کرو ہم سنتے رہا کریں اور جہاں میرا پیر محمد ﷺ قرآن پڑھے وہاں کافروں کو بھی سرور آتا ہے اللہ اللہ۔ سوہنا محمد ﷺ قرآن پڑھ رہا ہے پڑھ اپنی لہہ میں لگا ہے رب کے سامنے قرآن کی تلاوتیں ہو رہی ہیں میرے آقا ﷺ قرآن پڑھتے جا رہے ہیں مکہ کے بڑے قرآن سنتے جا رہے ہیں کوئی اس نکر پر کھڑا ہے کوئی اس کونے میں کھڑا ہے ایک دوسرے سے رات کی تاریکی میں چھپ چھپ کر کھڑے ہوتے ہیں ارے کہتے ہیں میں اکیلا ہی نبی ﷺ کا قرآن سنتا جاؤں صبح اُٹھتے ہیں ارے اپنے اپنے نوجوانوں کو نصیحت کر کے چلے جاتے ہیں۔ صبح پھر جیسے جیسے شام پڑتی جا رہی ہے جیسے جیسے وہ وقت آتا جا رہا ہے جیسے جیسے وہ وقت آتا جا رہا ہے چارپائی پہ لیٹتے ہیں نیند نہیں آ رہی ابوجہل کہتا ہے کہ میں اُٹھا اور اُٹھ کر کہا چلو میں اکیلا ہی محمد ﷺ کا قرآن سن آؤں، اکیلا ہی محمد ﷺ کا قرآن سن آؤں اُنھوں نے نہیں آنا وہ جوتے اُنھوں نے بھی اپنی اپنی جگہ پر یہی سوچا ہے جس وقت سوچ کر وہ بھی اپنی اپنی جگہ پر کھڑے ہو گئے لوگو! دنیا والو! محمد ﷺ کا قرآن پڑھنا آقا علیہ السلام پڑھتے جا رہے ہیں وہ سنتے جا رہے ہیں جس وقت قرآن ختم ہوا ہے میرے آقا ﷺ اپنی عبادت سے فارغ ہوئے ہیں وہ پھر اُسی مقام پر کھڑے ہو جاتے ہیں سیرت ابن ہشام والا تین راتوں کا تذکرہ کرتا ہے کہ تین راتوں تک قرآن سن سن کر وہاں اکٹھے ہوتے رہے۔ جس وقت تیسری رات آئی ایک دوسرے سے کہتے ہیں سردار آج پھر آ گئے

ہیں ارے سننے کے بغیر کوئی چارہ نہیں نیند نہیں آتی میرے برادر میرے بھائی جیسے آج کسی مسلمان کو ٹی وی دیکھنے کے بغیر نیند؟ نئی نئی بیماریاں چل پڑیں اُن کے بغیر نیند؟ نہیں آتی، مکہ کے کافر اور بڑے جو ہیں وہ کہتے ہیں جتنی دیر تک محمد ﷺ کا قرآن نہ سنیں نیند نہیں آتی (سیرت ابن ھشام) وہاں جب تیسری رات اکٹھے ہوئے کہتے ہیں ایک بات بتاؤ سردار ارے ابوجہل جی اے عمر بن ہشام ایک بتاؤ محمد ﷺ کا قرآن سچا ہے یا نہیں محمد ﷺ سچا ہے کہ نہیں وہ کہتے ہیں محمد ﷺ بھی سچا ہے محمد ﷺ کا قرآن بھی سچا ہے لیکن کیا کریں جب سے اس نے نبوت کا اعلان کیا ہے ہماری سرداریاں خطرے میں پڑ گئی ہیں ایک اور آیا ہے وہ جناب اپنے علاقے کا سردار اپنی قوم کا سردار تو مکہ والوں کو پتہ چلا ہے وہ بھی آرہا ہے آگے سے باہر نکلے ہیں اُس کا استقبال کیا ہے استقبال کرتے وقت اس کے کان میں کہتے ہیں یہاں ایک محمد ﷺ آیا ہے نعوذ باللہ اس کا دماغ پھر گیا ہے اُس کا دماغ پاگل ہو گیا ہے وہ اپنے آپ سے باہر گیا ہے استغفر اللہ نعوذ باللہ۔ کہتے ہیں اُس کی بات نہ سننا اس کی کلام جو ہے کان میں پڑنے دینا طفیل دوسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنے کانوں میں روئی لے لی روئی ڈال لی تا کہ محمد ﷺ کی آواز میرے کانوں میں نہ میرے کانوں میں جائے ہی نا لوگو جب رب رب ہے نا جب رب چاہے کسی کو ہدایت کا راستہ دکھانا چاہے تب اُسے کوئی دنیا کی طاقت روک نہیں سکتی فرماتے ہیں میں بیت اللہ کا طواف کر رہا ہوں ایک دن بھی کان میں روئی دوسرے دن بھی کان میں روئی تیسرے دن بھی روئی ڈالی ہوئی ہے اور ایک دن محمد ﷺ بھی آئے ہوئے ہیں محمد ﷺ بھی طواف کر رہے ہیں میں بھی طواف کر رہا ہوں لوگو دنیا والو کہتا میں وقت کا سردار بھی میں وقت کا جناب عالم فاضل اور حکیم بھی میں اس کی بات کیوں نہ سنو مکہ والوں کی بات کیوں مانوں چلو اس کی بات سنتے ہیں اگر اس میں کوئی بات ہوئی تو پتہ چل جائے گا کہتے ہیں دماغ پھر گیا ہے پاگل اور مجنون ہو گیا ہے نعوذ باللہ۔ آقا محمد ﷺ عبادت سے فارغ ہوئے طواف سے فارغ ہوئے اپنے کمرے کی طرف جا رہے

ہیں رہائش کی طرف جا رہے ہیں میں بھی پیچھے پیچھے چل پڑتا ہوں جس وقت میں آگے پہنچا ہوں میں کہتا ہوں محمد ﷺ اپنی بیماری تو بتاؤ تیری بیماری کیا ہے وہ کہتے ہیں سنو پھر میری بیماری کیا ہے فرماتے ہیں ((الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونومن به ونتوكل عليه ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سئيات اعمالنا من يهده الله فلا مضلله ومن يضلل فلا هادى له اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده و رسوله)) وہ کہتا ہے محمد ﷺ ایک بار اور بیماری بتاؤ نا یہ جو تم بیماری بتاتے ہو جو مکہ والے کہتے تھے وہ بیماری مجھے نہیں لگتی آقا ﷺ پھر دوبارہ پڑھنے لگ پڑتے ہیں پھر سنتا جا رہا ہے آقا علیہ السلام سے کہتا ہے ایک بار اور سناؤ نا آقا ﷺ اور پڑھتے جا رہے ہیں جس وقت آقا ﷺ ((اشهد وان لا اله الا الله)) پر پہنچے وہ بھی ساتھ ساتھ پڑھنا شروع کر دیتا ہے ((اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له اشهدوان محمدا عبده و رسوله)) (طبقات ابن سعد : ج ٤، ص ٢٣٧) اے لوگو! اُس نے بتایا ہے جو یہ جو کلام پڑھ رہا ہے یہ کلام زمین پر نہیں بنا یہ زمین والوں نے نہیں بنایا یہ کلام تو عرش والے رب الرحمٰن کی ہے اللہ اللہ۔ اللہ مجھے اور تمھیں بھی قرآن پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ اور لوگو یہ قرآن جو اللہ کریم نے نازل فرمایا ہے نا آسمان سے اس کے پڑھنے سے اس کی تلاوت کرنے سے اس کے سے اس کے نزدیک آنے سے اللہ کی قسم دنیا کی کایا ہی پلٹ جایا کرتی ہے اور پھر رمضان کا اور قرآن کا آپس میں بہت گہرا تعلق کیوں؟ اس لیے کہ قرآن نازل ہی اس مہینے میں ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِ﴾ (البقرة : ١٨٥) میرے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے دنیا جہان والو میں نے اس مہینے میں اس قرآن کو نازل فرمایا ہے اور جو قرآن ہے نا کسی اللہ والے نے فرمایا ؎

اک اک حرف دس دس نیکیاں نے مل دیاں
دور ہو جاون جو سیائیاں نے دل دیاں
جنت دیاں حوراں دیکھ کے نی کھل دیاں
مولا نے قسمت تیری چنگی بنائی آ
چٹھی آسمانوں سرور احمد ﷺ نوں آئی آ
الف تے لام میم حرف اے تن نیں
دسیا اے سانوں کملی والے حلیم نے
مومن جو پڑھ دے دل نال یقین دے
نیکیاں تیں لکھ دا الٰہی آ

اللہ اللہ کسی کا بیٹا باہر گیا ہو، نا اور اس کا بیٹا چٹھی ڈالے، خط ڈالے تو میاں کہتی ہے مجھے ایک بار اور سناؤ ماں کو پھر سنایا جاتا ہے وہ کہتی ہے لاؤ میں اسے چوم تو لوں پتہ نہیں وہاں میرا بیٹا کن حالات میں رہتا ہے کیسے حالات گزار رہا ہے ہمارے لیے کمائی کرنے گیا ہوا ہے دوست کو دوست کی چٹھی آجائے ارے بار بار پڑھتا ہے باپ کو بیٹے کی چٹھی آجائے بار بار سنتا ہے لیکن میرے بھائی یہ جو چٹھی ہے نہ یہ تو آسمان سے نازل ہوئی ہے آقا محمد ﷺ پر اُتری ہے ارے میرے تمھارے لیے نازل ہوئی مولا فرمار ہے ہیں ﴿وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ۝ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ۝﴾ (الشعراء : ۱۹۲ تا ۱۹٤) عرش والے رب نے نازل فرمائی کہاں آئی، سوہنے محمد ﷺ کے دل پر اُتری اور یہ لوگوں کو ڈرانے کے لیے اور لوگوں کے لیے اللہ کریم نے اپنی چٹھی اُتاری اللہ مجھے اور تمھیں پڑھنے کی توفیق عطا فرما دے۔ آمین۔ دنیا کی کوئی کتاب دیکھ لو ایک دفعہ پڑھ لو دو دفعہ پڑھ لو چار دفعہ پڑھ لو، نا اخیر کہے گا چھوڑ یار اسے میں نے پڑھ ہی لیا ہے اتنی دفعہ پڑھ لیا ہے لیکن یہ جو چٹھی آسمان سے نازل ہوئی ہے فرمایا اسے بار بار پڑھتا جا رہا ہے

ہزاروں بار پڑھتا ہے لاکھوں بار پڑھا جاتا ہے سنتا بھی جا رہا ہے پڑھتا بھی جا رہا ہے جیسے جیسے پڑھتا جا رہا ہے سنتا جا رہا ہے اس کے سرور میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔مولا فرماتے ہیں ﴿ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا ﴾ (الانفال : ۲) فرمایا لوگو جہان والو جب مومن اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اگر میں اس ذکر کی بحث میں پڑ گیا بات ختم کروں اُدھر ٹائم خرچ ہو جائے گا ذکر جو ہے قرآن سارا ہی ذکر ہے اللہ اعلان فرما رہے ہیں چوہدواں پارہ ہے یہ پھر کبھی عرض کروں گا قرآن کی جس وقت تلاوتیں کرتا ہے فرمایا اُن کے دل کانپ جاتے ہیں اُن کے دل ڈر جاتے ہیں اُن کے دلوں پہ کپکپی چاری ہو جاتی ہے ﴿وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا﴾ جب مومنوں کے سامنے آیات کی تلاوتیں ہوتی ہیں اُن کے ایمان اور زیادہ مضبوط ہو جایا کرتے ہیں۔

اور ان کو طاقتیں عطا فرما دی اور وہ لوگ بکریوں کے چرواہے تھے اس قرآن کی برکت کی وجہ سے اللہ کریم نے اُن کو دنیا میں بادشاہ عطا فرما دی اور رہتی دنیا تک اُن کا نشان بھی موجود اُن کا کام بھی موجود اُن کا نام بھی موجود آج جو ہم ذلیل و خوار ہو رہے ہیں نا اس کا سبب یہی ہے کہ ہم قرآن سے دور ہو چکے ہیں قرآن سے دور ہو گئے ، اللہ ہمیں قرآن کے نزدیک آنے کی توفیق عطا فرما دے۔آمین۔آؤ میرے برادر میرے بھائی اب میں تھوڑا سا اس رمضان المبارک کا ذکر کر جاؤں اللہ روزے رکھنے کی توفیق عطا فرما دے۔آمین۔میرے آقا و مولا جناب محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا ہے، فرمایا ((من فطر یوما من رمضان من غیر رخصته صوم الدهر کله وان صام)) (الترمذی) فرمایا جو بندہ بیمار بھی نہیں جو بندہ مسافر بھی نہیں جیسے جناب کوئی مجبوری بھی نہیں لاغر کمزور اور بوڑھا بھی نہیں ارے جناب وہ پھر روزہ افطار کرتا ہے اور روزہ نہیں رکھتا اللہ کریم کے نبی ﷺ جناب محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا، فرمایا وہ ساری عمر پورا زمانہ روزے رکھتا رہے لیکن اُس مقام کو نہیں پہنچ سکتا جو

روزہ گزر گیا اُس کے مقام کو نہیں پہنچ سکتا پھر میرے آقا ﷺ نے ایک اور مقام پر فرمایا، فرمایا جب میں معراج والی رات گیا، نا معراج والی رات تو میں نے اس وقت لوگوں کو دیکھا اللہ نے مجھے دکھایا کہ اُن کو اُلٹا لٹکایا ہوا ہے کس طرح لٹکایا ہے؟ ایسے اُلٹا لٹکایا ہے اور اُن کے منہ ایسے چیر دیے گئے ہیں جس وقت چیر دیے گئے اُن میں سے خون بہہ رہا ہے فرمایا اے میرے اللہ یہ بندے کون ہیں جن کو تو نے الٹا لٹکایا ہوا ہے اللہ کریم کا اعلان آیا فرمایا جو بندے دنیا میں روزے نہیں رکھا کرتے تھے (ابن حبان، ابن خزیمة، الترغیب: ۱۰۰۵) اللہ روزے رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔ایک اور مقام پر میں تمھیں لے چلوں آقا و مولا ﷺ کا ارشاد گرامی سن لو میرے نبی محمد مصطفیٰ ﷺ فرما رہے ہیں ((من قام لیلة القدر ایمان و احتساب غفرله ما تقدم من ذنبه ومن صام رمضان ایمان و احتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه)) (بخاری: ۳۷/ ۲۰۰۸، مسلم: ۷۵۹) اللہ کریم کے نبی ﷺ نے فرمایا جس نے رات قیام کیا ہے جس نے رات قرآن پڑھا ہے فرمایا لوگو! دنیا والو! ((من قام رمضان ایمانا واحتسابا)) (البخاری: ۲۰۰۸) جس نے رات قیام کیا ہے قیام بھی کس طرح کا ہوا ہے لوگو یہ جو رات کو قرآن پڑھنا ہے تراویح میں یہ رات کا قیام ہوا کرتا ہے اسے قیام کہا کرتے ہیں میرے آقا و مولا جناب محمد مصطفیٰ ﷺ آؤ میرے بھائی میری تمھاری اماں عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہ رضی اللہ عنہا پہلے میرا دعویٰ سن لو پھر میں تمھیں اماں عائشہ رضی اللہ عنہا کی بات سنا دیتا ہوں میرا دعویٰ یہ ہے میرے پیغمبر ﷺ نے پوری زندگی ایک رات بھی بیس نفل نہیں پڑھے کیا نہیں کیا؟ اللہ اللہ۔ پوری زندگی میرے آقا ﷺ کی گزر گئی اور پوری زندگی میں آج کی بولی میں عرض کر جاؤں کہتا ہے جی آٹھ تراویح نہیں ہیں بیس تراویح ہیں مولوی کیا کہتا ہے؟ مولوی کہتا ہے جی آٹھ تراویح دنیا میں کوئی نہیں میں کہتا ہوں یارو میرا دعویٰ سنو کہ اللہ کے حبیب جناب محمد مصطفیٰ ﷺ نے پوری زندگی ایک رات بھی بیس تراویح نہیں پڑھی کچھ سمجھ آئی، میرا دعویٰ یہ

ہے کہ اللہ کے حبیب ﷺ نے ایک رات بھی بیس تراویح ایک بھی ماں کا لال ثابت نہیں کر سکتا اور میری تمہاری امی عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہ ﷞ کیا فرماتی ہیں کوئی پوچھنے والا آکر پوچھتا ہے کہتے ہیں اماں جان اللہ کے نبی ﷺ باہر جا کر ظہر کی نماز پڑھتے ہیں عشاء صبح ہمیں پتہ چل جاتا ہے کہ کتنی رکعتیں ہیں اللہ کے نبی ﷺ رات کی عبادت کس طرح کرتے ہیں رات کس طرح گزارتے ہیں اماں جی عائشہ ﷞ فرماتی ہیں فرمایا اے میرے نبی ﷺ کے صحابہ ﷢ اللہ کے حبیب ﷺ جو ہیں رمضان میں بھی گیارہ رکعتیں پڑھتے ہیں اور غیر رمضان میں بھی گیارہ رکعتیں پڑھتے ہیں (البخاری: ۲۰۱۳، السلم: ۷۳۸) اے مولوی جی میری نہ مانو میرے اُستاد کی نہ مانو اہل حدیث کسی مولوی کی نہ مانو یہ اس اماں جی عائشہ ﷞ جو ماں کہہ رہی ہیں اُس ماں کی بات مان لیا کرو جس ماں کے نام پر روٹیاں کھا رہے ہو جس ماں کے نام پر پیسے بٹور رہے ہو جس ماں کے نام پر ارے گلچھرے اُڑا رہے ہو کم ازکم اُس ماں کی تو مان لیا کرو اماں جی عائشہ صدیقہ ﷞ فرما رہی ہیں کہ اللہ کے حبیب ﷺ رمضان میں بھی گیارہ رکعتیں پڑھتے رہے اور پورا سال گیارہ رکعتیں ارے تراویح پھر تہجد اللہ کے نبی ﷺ پڑھتے رہے لوگو اللہ کے نبی ﷺ نے تین راتیں تراویح پڑھائی ہیں کتنی راتیں؟ تین رات پڑھائی تین راتوں کے بعد صحابہ کرام ﷢ اس طرح بیٹھے ہیں جیسے تم مسجد میں بیٹھے ہو صفیں بندھی ہوئی ہیں نبی ﷺ کا انتظار ہو رہا ہے کہ ابھی دروازہ کھلتا ہے ابھی حضور ﷺ باہر آتے ہیں تشریف لا رہے ہیں لیکن آقا ﷺ تشریف؟ نہیں لائے صبح سحری کھائی سحری کھانے کے بعد اللہ کے نبی ﷺ تشریف لائے صبح کی نماز کے لیے آگئے اللہ کے حبیب ﷺ فرماتے ہیں اے میرے صحابہ ﷢ میں آج اس لیے نہیں آیا کہ میں روزانہ ہی آجاؤں کہیں یہ نماز بھی تم پر فرض نہ ہو جائے لوگوں پر مشکل پیدا نہ ہو جائے لہٰذا اسے ہی رکھو نا اسی لیے تو پھر میں کیوں نہ کہہ دوں میرے نبی ﷺ جو پچھلے ٹائم نماز پڑھتے ہیں وہ تہجد کی نماز ہے جو اگلے ٹائم نماز پڑھی ہے عشاء کے فوراً بعد وہ تراویح کی نماز ہے جس رات میرے

آقا علیہ السلام نے تین راتیں صحابہ رضی اللہ عنہم کو تراویح پڑھائی ہیں وہ پچھلی رات میرے آقا علیہ السلام نے پھر تہجد نہیں پڑھی کوئی مولوی ماں کا لال یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ اللہ کے نبی ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بھی آٹھ تراویح پڑھائی ہوں اور پھر جا کر تہجد بھی پڑھی ہو لوگو یہ کہیں ہو ہی نہیں سکتا پہلی رات آقا علیہ السلام نے تراویح پڑھائیں اخری رات جس وقت سارا سال جیسے تہجد کی نماز کہتے ہیں حدیث مصطفیٰ ﷺ میں سے قیام لیل کہا جاتا ہے جو رات کا قیام ہے اُس کے متعلق اماں جی رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ گیارہ رکعتیں پڑھتے رہے اللہ مسلمانوں کو گیارہ رکعتیں پڑھنے کی توفیق عطا فرمادے۔آمین۔سنت وہی سنت ہے بندہ مومن وہی مومن ہے جو نبی ﷺ کی اتباع و فرمانبرداری کرے اور ستیاناس ہو جائے تقلید کا۔اللہ تقلید سے محفوظ رکھے۔آمین۔میرے برادر میرے بھائی میں جو عرض کرنا چاہتا ہوں فرمایا من کان اللہ اللہ۔((من قام لیلۃ ایمانا و احتسابا))جس نے رات کا قیام اللہ کو راضی کرنے کی خاطر کیا فرمایا:((غفر لہ ما تقدم من ذنبہ)) اللہ اُس کے پچھلے سارے گناہ ہی معاف کر دیتا ہے فرمایا جس نے روزہ رکھا ہے من صام جس نے روزہ رکھا، اللہ جی کس کے لیے رکھا ہے؟ ((غفر لہ ما تقدم من ذنبہ)) فرمایا جس نے روزہ میرے لیے رکھا ہے مجھے راضی کرنے کی خاطر رکھا ہے فرمایا((غفر لہ ما تقدم من ذنبہ)) (البخاری: ۲۰۰۸، المسلم: ۷۵۹) اللہ اس کے سابقہ سارے ہی گناہ معاف فرما دیتا ہے لوگو یہ دن سیل کا ہے یہ سیل لگی ہوئی ہے نیکیوں کی اللہ اس سیل سے فائدہ اُٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔جگہ جگہ پر موقع با موقع لمحہ بہ لمحہ یہ جتنی سیل لگی ہوئی ہے نیکیوں کی سیل ہے ایک لفظ پڑھو گے اللہ ستر نیکیاں ایک فرض پڑھو گے اللہ ستر فرضوں کا ثواب ایک نفل پڑھو گے اللہ فرضوں کا ثواب ایک لفظ پڑھو گے اللہ سات سو تک لے جائے گا پھر میرے بھائی میرے تمھارے محبوب پیغمبر ﷺ نے فرمایا ہے فرمایا جس وقت روزے کی افطاری کا ٹائم آتا ہے روزے کی افطاری کا ٹائم آتا ہے۔آتا ہے نا خیر سے، زندگی میں آتا رہتا ہے جتنی دیر تک ہم زندہ ہیں افطاری کا ٹائم

آتا ہے بیوی سے کہتا ہے جناب آج پکوڑے سموسے بنا لینا انڈے بنا لینا فلاں ڈش تیار کر لینا ساری ڈشیں تیار ہو کر آگے آگئی ہیں کھجوریں پڑی ہیں ہر چیز جو رب نے میسر کی ہے اپنی جیب کے مطابق ساری ہی سامنے لے آتا ہے ساری سامنے پڑی ہوئی ہیں آؤ جی باؤ جی شیخ جی ملک جی، حاجی صاحب کھاتے کیوں نہیں؟ میں اس لیے نہیں کھاتا ابھی مجھے رب نے حکم نے دیا، کیوں جی کام مشکل ہے فریزر میں چیزیں پڑی ہیں؟ اس لیے نہیں کھاتا کہ رب نے منع کیا ہے رب جب حکم دے گا اِدھر جناب اذان کا وقت ہو گیا ہے میرے تمہارے آقا علیہ السلام نے فرمایا ہے سورج غروب ہونے کے بعد سورج؟ میری بات کو پھر سمجھنا، سورج غروب ہونے کے بعد جو افطاری میں جلدی کرے گا اللہ کی زیادہ رحمتوں کا امید وار ہو جائے گا میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا ہے وہ قوم بڑی بھلائی میں رہے گی بہتری پر رہے گی خیر پر رہے گی جو افطاری میں جلدی کرے گی ارے جناب سورج غروب ہو گیا ہے سورج غروب ہونے کے بعد پھر کسی کا انتظار نہیں کرنا چاہیے جی اُدھر سے آواز آگئی لکھی بول پڑے گی اُن کی آواز آجائے نا میرے بھائیو، میرے پیغمبر ﷺ کا ارشاد گرامی ہے اللہ کے حبیب ﷺ فرما رہے ہیں اللہ کے نبی ﷺ فرما رہے ہیں میں بڑا ہی گنہگار ہوں تم بڑے ہی گنہگار ہو ارے سارا جہان گنہگار ہے لیکن جس بات کی میں دعوت دیتا ہوں اُس محمد ﷺ کی میں دعوت دیتا ہوں جس پر گناہ کا شک کرنا بھی دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے اور پھر آقا محمد ﷺ فرمایا کرتے ہیں رب کی وحی سے فرمایا کرتے ہیں اُس نے فرمایا ہے وہ قوم بھلائی میں رہے گی خیر میں رہے گی جو افطاری میں جلدی کرے گی سورج غروب ہونے کے بعد پھر جلدی افطار کر لیا کرو اللہ اللہ۔ میرے تمہارے محبوب پیغمبر ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے، فرمایا یہ جو وقت ہے نا ارے ڈشیں اکٹھی کرنے کا پلیٹیں آگے رکھنے کا یہ جو انتظام کرنے کا یہ وقت ہے رب کو منانے کا یہ وقت ہے رب سے مانگنے کا اللہ مانگنے کی توفیق عطا فرما دے۔ آمین۔ یہ وقت ہے اور میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا ہے تین بندوں کی دعا اللہ رد ہی نہیں کرتا تین بندوں کی دعا اللہ

قبول کرتا ہے لوگو اس اُمید پر دعا کیا کرو کہ نبی محمد مصطفیٰ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ تین بندوں کی دعا اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے اور وہ بندے کون سے ہیں، پہلا وہ بندہ جو وقت کا بادشاہ، ہے وقت کا؟ اور عادل بادشاہ ہے عدل و انصاف کرنے والا بادشاہ ہے فرمایا اُس کی دعا رب رد نہیں کیا کرتا دوسرا وہ بندہ ہے جو جناب روزہ دار ہے روزہ رکھا ہوا ہے اور روزہ رکھا ہے اُس کی رضا کے لیے، اُس کی رضا کے لیے روزہ رکھا ہے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں روزہ دار کی دعا، اللہ تعالیٰ روزہ دار کی دعا بھی رد نہیں کرتا، تیسرا، ماں کی دعا، ماں کی دعا اللہ قبول کر لیتا ہے ماں کی دعا ہی اللہ رد نہیں کیا کرتا ماؤں والوں ماؤں کی دعائیں لیا کرو ماں کے پاؤں دبایا کرو میرے بھائی میں عرض یہ کر رہا تھا یہ جو وقت افطاری سے پہلے کا ہے رب سے دعائیں مانگا کرو یہ گھڑیاں رب کو منانے کی ہیں یہ لمحات رب سے مانگنے کے ہیں یہ لمحات اللہ کے آگے رونے کے ہیں، اللہ فرماتے ہیں تم مانگتے جاؤ میں تمھیں دیتا جاتا ہوں پلیٹیں اکٹھی کرنے کا میں انکار نہیں کرتا وہ بھی کرو لیکن اُسی سے بھی مانگا کرو جو مانگو گے اُس سے جو مانگو گے اُس کے خزانے میں کوئی کمی نہیں اُس کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں میرے آقا ﷺ کا فرمان سن لو میرے آقا علیہ السلام نے کیا فرمایا میں تمھیں ایک اور طرف لے جاؤں اللہ اللہ۔ میرے آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے فرمایا جو بندہ کسی اور بندے کا روزہ افطار کروا دیتا ہے کیا کروا دیتا ہے کیا کرتا ہے؟ کسی اور کا روزہ افطار کروا دینا بھی ثواب ہے روزہ افطار کروانا بھی ثواب ہے اللہ یہ ثواب لوٹنے کی بھی توفیق نصیب فرما دے۔ آمین۔ وہ کہتا ہے جی ہماری اپنی پوری نہیں ہوتی ہم لوگوں کے روزے کیسے افطار کروائیں۔

میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا جو بندہ کسی روزے دار کا روزہ افطار کروا دیتا ہے اللہ اُس کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے اور اُسے جہنم سے آزادی دے دیتا ہے ساتھ ساتھ اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں فرمایا جو اُس نے روزہ رکھا ہوا ہے اُس کے روزے میں بھی کوئی نقص واقع نہیں ہوگا اُسے بھی ثواب ملے گا جس کا روزہ افطار کروا رہا ہے نا اُس کو بھی جناب اس کے

افطار کروانے کی وجہ سے اُسے بھی اللہ اور اجر عطا فرما دے گا اور لوگو اگر جہنم سے غلامی مل جائے تو اور کیا چاہیے جہنم سے خلاصی مل جائے آؤ (بھیقی) میرے بھائی یہ روزہ تمھارے لیے کیا شے ہے ارے روزے کیوں رکھے جاتے ہو تمہیں کیا ملے گا؟ میرے تمھارے آقا ﷺ کا ارشاد گرامی ہے آقا ﷺ نے فرمایا ہے فرمایا کل جب قیامت کا دن ہوگا ((الصیام والقرآن یشفعان)) فرمایا جو دو چیزیں ہیں ایک قرآن پڑھا ہوگا ساتھ روزہ رکھا ہوگا یشفعان دونوں رب سے سفارش کریں گے کہو گے جی یہ کیسے سفارش کریں گے کیوں؟ روزہ کیسے کرے گا اللہ تعالیٰ روزے کو بھی زبان دے دے گا۔((منعته نوم باللیل ویشفعنی قال فیشفعان)) (احمد، حاکم، الترغیب : ۹۸٤) اللہ کے حبیب ﷺ نے فرمایا روزہ کہے گا اے اللہ تعالیٰ میں نے اسے کھانے پینے سے روکا ہے اپنی شہوات سے روکا ہے اللہ تعالیٰ میں نے اسے روکے رکھا ہے اس نے صبح سے لے کر کھانا نہیں کھایا پانی نہیں پیا، اے اللہ میں نے اسے روکے رکھا ہے قرآن کا اعلان آئے گا وہ بھی سفارش کر رہا ہے اے میرے اللہ یہ دیکھو نا میں نے اسے رات سونے نہیں دیا ایک سنائی جا رہا ہے باتی سنی جا رہے ہیں اس نے بستر چھوڑا ہے اپنا آرام چھوڑا ہے نیند قربان کی ہے تیرا قرآن سنتے رہے ہیں اللہ فرماتے ہیں ویشفعان دونوں کی سفارشیں شفاعتیں میں قبول کرلوں گا اُن کو جنت کے باغیچوں کا ملاک بھی بنا دوں گا اللہ اللہ۔ پھر میرے بھائی ایک اور مقام پر تمہیں لے جاؤں میرے تمھارے محبوب پیغمبر ﷺ کا ارشاد گرامی ہے جو بندہ جناب ابھی روزہ رکھنے والا ہے ((من صام یوما ابتغاء وجه الله باعده الله من جهنم)) (بھیقی) جو بندہ ایک روزہ رکھتا ہے روزہ بھی اللہ کی رضا کے لیے رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے جہنم کی آگ سے دور رکھتا ہے میرے تمھارے آقا ﷺ نے فرمایا جب رمضان کی پہلی رات آجاتی ہے تا فرمایا ((صفدت الشیاطین ومردة الجن وغلقت ابواب النار فلم یفتح منها باب فتحت ابواب الجنة)) فرمایا رمضان کی جو پہلی رات آتی ہے تب شیطانوں کو اللہ

قید کر دیتا ہے شیطان قید ہو جاتے ہیں۔ (ترمذی، ابن ماجہ، الترغیب : ۹۹۸)
میرے کو جا کر پھسلانا، نا کہیں بہکانا، نا، میرے پیغمبر ﷺ نے فرمایا ارے جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اللہ کے حبیب ﷺ فرما رہے ہیں جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں ((فلم یفتح منها باب)) ارے پھر اسے کوئی ماں کا لال اسے بند نہیں کر سکتا پھر فرشتے جو ہیں وہ اعلان کرتے رہتے ہیں ((یا باغی الخیر اکبر)) اے نیکی کرنے والو آگے بڑھو نا آگے ہو جاؤ اور نیکی کر لو اور آگے بڑھ جاؤ ((ویا باغی شر اقصر)) (ترمذی) اے گناہ کرنے والے سارا سال تھوڑے کیے ہیں اب تو کچھ شرم کر لو اب ہی کچھ حیاء رکھلو اب ان سے رک جاؤ اب رب کے دربار پہ آجاؤ اے لوگو دنیا والو فرشتے کہتے ہیں اللہ کے نبی ﷺ، اللہ کے نبی ﷺ فرما رہے ہیں اللہ کے نبی ﷺ کا اعلان فرشتے کہتے ہیں اللہ نے، بندے نے روزہ رکھا ہے آگے تم نے ہمیں حکم دیا ہے نماز پڑھی ہے جماعت سے ادا ہوئی ہے ارے ستائیس نمازوں کا ثواب ارے مرکزی مسجد میں پڑھی ہے پچاس نمازون کا ثواب ہے اللہ اپنے گھر بیت اللہ میں لے گئے لاکھ نمازوں کا ثواب اللہ مسجد نبوی میں لے گیا ہے پچاس ہزار نماز کا ثواب اللہ یہ جو زکاۃ دی ہے اللہ تو نے اعلان کیا ہے اس کا گناہ معاف کر دو اس کے جناب پچھلے جو دولتیں اور مال ہے وہ پاک اور صاف ہو جائیں اسے اور زیادہ دے اللہ جی حج کا ثواب بھی آپ نے ہمیں بتایا ہے اللہ صدقہ وخیرات کا ثواب بھی ہمیں بتایا ہے قرآن پڑھنے کا تلاوتیں کرنے کا ثواب بھی ہمیں بتایا ہے اللہ اس بندے نے روزہ رکھا ہے اللہ اس کا ثواب کتنا لکھ دیں فرمایا ((انا لی واجزی بہ)) (المسلم : ۱۱۵۱) میرے فرشتوں اس نے روزہ میرے لیے رکھا ہے تمھیں اس کے ثواب کا پتہ ہی نہیں میں خود ہی اسے بدلہ دوں گا آؤ نا میرے بھائی یہ ہے رمضان المبارک اللہ رمضان کو رمضان سمجھ کر اس کا احترام کرنے کی توفیق عطا فرما دے۔ آمین۔ اور قرآن جو ہے میرے بھائی اللہ قرآن کی تلاوتیں کرنے کی توفیق عطا فرما دے۔ آمین۔ میرے تمھارے

محبوب پیغمبر ﷺ تب تو حالات ہی کچھ اور ہوا کرتے تھے میرے تمھارے پیغمبر ﷺ قرآن کی تلاوت کرتے سارے کافر اکٹھے ہو جاتے اُنھوں نے فیصلہ کیا ہے کہتے ہیں ﴿وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ﴾ (الفصلت: ٢٦) کافر کہہ رہے ہیں جب محمد ﷺ قرآن پڑھے تب شور مچایا کرو، تب؟ محمد ﷺ قرآن پڑھے تم شور مچانا ارے جناب شور مچانا ﴿لَا تَسْمَعُوْا﴾ پہلے کہتے ہیں اُس کا قرآن نہ سننا پھر کہتے ہیں ﴿وَالْغَوْا فِيْهِ﴾ ارے پھر شور مچانا، پھر کیا ہوگا؟ ﴿لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ﴾ ارے پھر تم محمد ﷺ پر غالب آجاؤ گے عرش والے کا اعلان آیا ہے فرمایا: ﴿وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾ (الاعراف: ٢٠٤) فرمایا میرے پیغمبر ﷺ ان سے اعلان کر دو جب قرآن کی تلاوت ہو اسے کان لگا کر سننا توجہ سے سننا غور و فکر سے سننا، اللہ جی پھر کیا ہوگا فرمایا پھر یہ ہوگا زبان سے چپ رہنا خاموشی سے سننا اللہ جی پھر کیا ہوگا فرمایا ﴿لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾ میں تم پر رحمتوں کے چھینٹے ہی برسا دوں گا۔

جو کچھ بیان کیا ہے اللہ اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معراج النبی ﷺ

﴿سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ﴾

(الاسراء: ۱)

حمد و ثناء کبریائی بڑھائی اُس خالق کائنات اللہ احکم الحاکمین کے لیے ہے جس خالق و مالک نے اس پوری کائنات کا نظام آپ خود پیدا فرمایا ہے لا تعداد اور بے شمار درود و سلام سرورکائنات سردار انبیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات اقدس پر۔

اللہ والو ساری مخلوقات میں سے اللہ تعالیٰ نے انسان کو اعلیٰ اور افضل، عرفہ اور احسن بنایا ہے اور پھر انسانوں میں سے اللہ تعالیٰ نے پوری انسانی کائنات میں سے جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو اعلیٰ عرفہ پیدا فرمایا ہے پوری کائنات اور پوری کائنات میں جتنی بھی مخلوقتیں ہیں یہ اللہ کریم نے صرف انسان کے لیے بنائی ہیں اور پھر انسان کو ایسی فضیلت عطا فرمائی ہے کہ ساری ساری مخلوقتیں وہ اس کی مطیع و فرمانبردار بنا دی ہیں اللہ اللہ۔ بہت بڑا جانور چھوٹا سا بچہ اُس کی مہار پکڑ کر جا رہا ہے وہ پیچھے پیچھے بڑا با ادب ہو کر احترام سے پیچھے پیچھے چلتا جا رہا ہے عرش والے کی طرف سے اُسے یہ سکھایا گیا ہے اور پھر انسان بلندیاں طے کرتا ہے ہواؤں میں پھرتا ہے سمندروں میں چلتا پھر رہا ہے جہاز اس کے لیے اور ریل گاڑیاں موٹریں یہ وہ سارے کے سارے سلسلے یہ حضرت انسان کو اللہ تعالیٰ نے ایسی عقل عطا فرمائی ہے کہ کیا کیا بنائے جا رہا ہے اور وہ عقل دینے والا آسمان پر بیٹھا ہوا ہے پھر اللہ کریم نے مختلف اوقات میں اور مختلف انسانوں کو جہاں چاہا اپنے پاس بلا لیا ہر نبی علیہ السلام کو اللہ کریم نے وحی کے ذریعے وحی

سے مخاطب ہوئے ہیں اور وحی کا انداز بڑا مختلف مختلف اوقات میں مختلف انداز میں اللہ کریم کا رہا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جب بلایا ہے تو کوہ طور پہاڑ پر بلایا ہے اُن کے ساتھ چالیس بندے ہیں اُس مقام پر پہنچ گئے اور وہاں جا کر اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی ہوئی اور گفتگو ہوئی اور مولا سے عرض کر رہے ہیں ﴿وَ لَمَّا جَآءَ مُوْسٰی لِمِیْقَاتِنَا وَ كَلَّمَهٗ رَبُّهٗ قَالَ رَبِّ اَرِنِیْۤ اَنْظُرْ اِلَیْكَ قَالَ لَنْ تَرٰىنِیْ وَ لٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِیْ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّ خَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا فَلَمَّاۤ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَیْكَ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ﴾(الاعراف: ۱۴۳) مولا کریم کے سامنے رب کے ساتھ باتیں ہو رہی ہیں جس کی رب سے باتیں ہو جائیں جس کی رب سے ملاقات ہو جائے جس کی گفتگو رب سے ہو جائے آج اعلان ہوا ہے تا کہ جناب نواز شریف صاحب ٹیلی فون پر باتیں سنیں گے پورے ملک میں ہر ایک کی کوشش یہ ہے کہ نواز شریف مجھ سے بات کرے اُس کی کال مجھ سے مل جائے میری اُس سے مل جائے میں اُس سے بات کر لوں لیکن اللہ والا ہے وقت کا نبی علیہ السلام ہے رب سے باتیں کرتا رہا ہے رب سے گفتگو ہو رہی ہے اللہ عرش والے سے ہم کلام ہے اور کیا کہہ رہے ہیں اللہ عرش والے ﴿رَبِّ اَرِنِیْۤ اَنْظُرْ اِلَیْكَ﴾ اللہ میں آپ کی زیارت کرنا چاہتا ہوں اللہ میں آپ کو دیکھنا چاہتا ہوں اللہ میں آپ کی زیارت کرنا چاہتا ہوں آگے سے جواب آیا ہے میرے موسیٰ علیہ السلام ﴿قَالَ لَنْ تَرٰىنِیْ﴾ تم میری زیارت نہیں کر سکتے رب کی زیارت، رب سے ہم کلامی تو ہو سکتی ہے رب سے گفتگو تو کر سکتے ہو رب سے ہم کلام تو ہو سکتے ہو لیکن رب کی زیارت تیرے بس کی بات نہیں ضد کرنے لگ پڑے نبی علیہ السلام ضد میں پڑ گیا، نا، نا میں نے آپ کی زیارت کرنی ہی کرنی ہے اللہ فرماتے ہیں پھر ایسے کرو ﴿وَ لٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِیْ﴾ فرمایا اس پہاڑ کی طرف دیکھتے رہو اوپر میرا جلوہ آئے گا میرا جلوہ آئے گا میری تجلی آئے گی اس مقام پر میں ایک شعاع بھیجوں گا سارا رب نہیں آتا ایک جلوہ آئے گا میں وہاں

جلوہ دکھاؤں گا اور اُس جگہ پر اگر پہاڑ اپنی جگہ پر قائم دائم رہ گیا تو تم مجھے دیکھ سکو گے اور اگر پہاڑ ہی اپنی جگہ پر قائم نہ رہا تو تم مجھے دیکھ ہی نہیں سکو گے مولا فرما رہے ہیں فرمایا: ﴿فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّ خَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا﴾ میرے اللہ کریم نے فرمایا ابھی جلوہ اور تجلی میری پہاڑ پر آئی ہے اور جس وقت شعاع اور جلوہ پہاڑ پر آیا ہے تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گیا ہے پہاڑ اپنی جگہ پر قائم دائم نہیں رہا تو موسیٰ علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ والے وہ بے ہوش ہو کر گر پڑے اور جس وقت ہوش آیا ہے اس وقت کیا فرمایا ہے ﴿فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (الاعراف: ۱۴۳) فرمایا اللہ تو پاک ہی پاک ہے میں تو ایسے ہی باتیں کرتا رہا میرے بس کی بات نہیں کہ میں آپ کی زیارت کر سکوں موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کو کوہ طور پہاڑ پر بلا کر ہم کلام ہوئے جب میرے آقا علیہ السلام تمہارے آقا علیہ السلام میرے پیر ﷺ تمہارے پیر محمد ﷺ کی باری آئی اللہ کریم کا اعلان آیا ہے فرمایا ﴿سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ﴾ (الاسراء: ۱) فرمایا پاک ہے وہ ذات ﴿سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ﴾ پاک ہے وہ ذات عیبوں سے مبرہ ہے وہ ذات، عیبوں سے پاک ہے وہ ذات، کون سی ذات فرمایا ﴿اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ﴾ جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا اللہ اللہ۔ ﴿بِعَبْدِهٖ﴾ عبد کا لفظ ہے میرے بھائی پورے قابل بندے پر بولا جاتا ہے یہ نہیں کہ نبی ﷺ کو جو خواب آیا ہے خواب کے ذریعے معراج ہوا ہے عبد کا لفظ تب ہی آتا ہے جب سارا بندہ اُس میں شامل ہو جائے یہ خواب کی حقیقت نہیں یہ اللہ نے انسان بلایا ہے اور اللہ کریم نے پھر جب بلایا ہے اتنا سفر طے کروایا ہے اتنا سفر طے کروایا ہے تب جہازوں کا انتظام، شالیمار چلتی ؟ تیز رو ہے نہیں بینو اور فلائنگ کوچوں کا انتظام نہیں مولا نے فرمایا ﴿اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ مسجد حرام سے لے کر فرمایا ﴿اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا﴾ بیت المقدس میں پہنچے مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ کا جو درمیانی فاصلہ ہے اس

وقت جن چیزوں پر کرتے تھے اونٹوں پر گھوڑوں پر مہینہ سوا مہینے کا سفر ہے مہینہ سوا مہینہ جاتے وقت مہینہ سوا مہینہ آتے وقت مولا کیا فرماتے ہیں ﴿اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ اللہ رات کے ایک حصے میں ہی اپنے نبی ﷺ کو لے گیا رات کے ایک حصے میں لے جا کر پھر اُسے واپس بھی لے آیا ہے مسجد حرام سے لے کر مسجد اقصیٰ تک پھر ساتوں آسمانوں کی سیر پھر جنت اور دوزخ کے نظارے پھر اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہم کلامی اور گفتگو پھر اُنھیں راستوں پر اللہ کریم واپس بھی لے آیا ہے نبی ﷺ خود نہیں گیا اس میں نبی ﷺ کا کوئی کمال نہیں اس میں تو اللہ عرش والے کا کمال ہے وہ لے جانے والا لے گیا اللہ عرش والا لے جانے والا لے گیا میرے بھائی اس کا نام معجزہ ہے کہ جو معجزہ ہوتا ہے نا یہ نبی ﷺ کے اختیار میں نہیں کرامت جو ہے وہ ولی کے اختیار میں نہیں اللہ معجزے خود دیتا ہے اسباب پیدا کرتا ہے اور ولی کی کرامت کے لیے بھی اللہ عرش والا ارے جناب وہ اسباب پیدا فرما دیتا ہے ویسے حالات پیدا ہو جایا کرتے ہیں اور میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں میں رات عشاء کی نماز تب ابھی نمازیں نہیں آئی تھیں نمازیں فرض ہی نہیں تھیں میں عشاء کی عبادت کے بعد گھر گیا فرشتے آئے ایک پاؤں کی طرف کھڑا ہو گیا ایک سر کی طرف کھڑا ہو گیا ایک کہتا ہے اھو، اھو۔ کہ وہی ہے وہی ہے جس کو ہم لینے کے لیے آئے ہیں مجھے اُٹھایا ہے حرم میں لے آئے ہیں زم زم کے پانی کے پاس لا کر میرا سینہ چاک کر دیا گیا ہے اندر سے دل نکالا ہے دل نکال کر زم زم کے پانی سے دھویا ہے دھو کر پھر وہاں فٹ کر دیا گیا ہے یہ ایسے لمحات میں ہی کام ہوا ہے لمحات میں ہی ﴿لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا﴾ اللہ اپنی نشانیاں دکھانے لگا ہے مسجد حرام سے لے کر مسجد اقصیٰ تک ﴿لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا﴾ اللہ اپنی نشانیاں دکھانے لگا ہے یہ بھی ایک نشانی ہے نا فرمایا دل نکالا دھویا پھر دل فٹ کر دیا دھویا کیوں ہے فرمایا جو بشری تقاضے کے لحاظ سے جو غصہ ہے اسے دھو کر صاف کر کے پھر وہی فٹ کر دیا ہے اب میرے آقا علیہ السلام کے دل میں غصہ ناراضگی نہیں ہے سوہنیا آپ ﷺ کو عرش والے نے رحمت العالمین بنا کر بھیجا ہے اور اُنھوں

نے فرمایا اس سواری پر سوار ہو جاؤ سواری جو تیار ہے اسی کا نام براق ہے برق میں سے برق کا معنی ہے بجلی ، ہم لوڈ شیڈنگ ہو جائے تو پوچھتے ہیں واپڈا والوں سے کہ بجلی کیوں چلی گئی جی پیچھے سے بند ہے فیصل آباد سے بند ہے انھوں نے بٹن اوپر کر دیا ہے بند ہو گئی نیچے کر دیا ہے چالو ہو گئی اتنی دور بیٹھے صرف بٹن کا اشارہ تو جھنگ میں بجلی ، یہ رب جو ہے رب ، برق میں سے وہ جانور ، اللہ اللہ جہاں دور کی نگاہ نظر کی انتہا ہے وہاں برق اور براق کا ایک پہلا قدم جا کر گرتا ہے اللہ رش والا لے کر جا رہا ہے لے گئے اللہ اللہ۔ جس وقت اُس مقام پر پہنچے بیت المقدس پر فرمایا وہاں صفیں تیار ہیں اور امام کا انتظار ہو رہا ہے صفیں بندھی ہیں اور جو صفیں باندھ کر کھڑے ہیں یہ عام مقتدی نہیں یہ عام بندے نہیں اور یہ جو مقتدی ہیں وہ آدم علیہ السلام سے لے کر عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام تک عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام سے لے کر پھر محمد مصطفیٰ ﷺ تک اخیر ہی ہے نا اُس مقام پر اکٹھے ہیں اور ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہیں تم جماعت کروالو بابا جی آپ آگے ہو جاؤ نوح علیہ السلام پیغمبر آپ آگے چلے جاؤ آدم ثانی ، نا ، نا ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے ہیں آگے کھڑا کوئی نہیں اور جبرائیل امین علیہ السلام آئے کہتے ہیں جناب جہاں محمد ﷺ ہو گا جہاں آقا محمد ﷺ ہو گا وہاں کسی کو مصلے پر کھڑا ہونے کی اجازت ہی؟ مصلے پر کھڑا ہو سکتا ہے محمد ﷺ کی موجودگی میں نبی ﷺ کی موجودگی میں اے لوگو دنیا والو عقیدے کی بات سن لو ، اپنا عقیدہ صحیح کر لو اپنے عقیدے کی درستگی کر لو عقیدہ صحیح ہو گا اللہ عبادت قبول کرے گا عقیدہ صحیح ہو گا اللہ نماز قبول کرے گا عقیدہ صحیح ہو گا اللہ تمہارا حج قبول کرے گا اللہ تمہارا عقیدہ صحیح کر دے اللہ میرے تمہارے عقیدے کی درستگی کر دے۔ آمین۔ اگر عقیدہ صحیح نہیں اُتنی دیر تک اللہ تمہاری عبادت ہی قبول نہیں کرے گا عقیدہ کیا ہے جی نبی ﷺ یہاں ہی ہے نبی ﷺ یہاں ہی ہے نبی ﷺ اس مقام پر موجود ہے ساتھ نماز پڑھی جاتا ہے اور ساتھ کہتا ہے نبی ﷺ یہاں موجود ہے ساتھ نماز پڑھتے جاتا ہے کہتا ہے مقتدیو نبی ﷺ آ گیا ہے ساتھ آگے کھڑا ہو گیا ہے ساتھ کہتا ہے نبی ﷺ یہاں ہی ہے خود آگے کھڑا ہو گیا ہے اوئے

پاگل پہلے عقیدہ درست کر لو اگر نبی ﷺ یہاں ہے پھر نبی ﷺ کو آگے کھڑا کر دو نا اگر نبی ﷺ یہاں ہے تو پھر آگے مصلے پر تم کیوں کھڑے ہو رہے ہو اپنا عقیدہ درست کر واپنا عقیدہ اگر نبی ﷺ ہر جگہ پر موجود ہے پھر مصلی پر کھڑے ہونے کی اجازت؟ نہیں آدم علیہ السلام سے لے کر عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیاء علیہم السلام موجود لیکن کسی کو آگے کھڑے ہونے کی اجازت نہیں، جہاں پیر محمد مصطفیٰ ﷺ ہے جبرائیل علیہ السلام نے پکڑا آگے کھڑا کر دیا سوہنیا اس نماز کو پڑھائے گا تو صرف آقا محمد ﷺ ہی پڑھائے گا (مسلم: ۱۶۲، ابن جریر) ایک کہتا ہے جی وہاں نبی ﷺ کیسے آ گیا ہے وہ تو دنیا سے چلے گئے تھے اوئے پاگل وہ خود آئے ہیں؟ تو بتانا چاہتا ہے ﴿لِنُرِيَهُ مِنْ اٰيٰتِنَا﴾ اپنی نشانیاں دکھانے لگا ہے اپنی نشانیاں اور آیات دکھانے لگا ہے اے لوگو وہ لانے والا لایا ہے مجھے میرے پیر محمد ﷺ نے بتا دیا ہے میرا تمھارا ایمان ہے وہ لانے والا لایا ہے کیسے آئے ہیں اسے ہی پتہ ہے نماز پڑھائی سلام پھیرا اب جناب اوپر کی تیاری پہلا آسمان دوسرا آسمان، تیسرا آسمان راستے راستے پر آسمان پر نبیوں علیہم السلام سے ملاقات ہو رہی ہے وہ استقبال کر رہے ہیں جب ساتویں آسمان سے آگے آئے تو وہاں جبرائیل علیہ السلام بھی ساتھ چھوڑ گیا کیوں بھئی آگے کیا ہے؟ جی آگے میرے پر سڑ جائیں گے تو مولا کیا فرماتے ہیں ارے پھر اللہ کا اعلان آیا فرمایا ﴿وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ۝ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ۝ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ۝ ذُوْ مِرَّةٍ فَاسْتَوٰى ۝ وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ۝ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۝ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۝ فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰى ۝﴾ (النجم: ۱ تا ۱۰) رب کا اور نبی ﷺ اتنا فاصلہ رہ گیا ہے اے لوگو، دنیا والو! یہ تیر کمان ہے تیر اور کمان کا نیچے جو درمیانی راستہ ہے اتنا سا درمیانی فاصلہ رہ گیا ہے اللہ کا اور نبی ﷺ کا اللہ کا اور محمد مصطفیٰ ﷺ کا اتنا سا درمیانی فاصلہ ہے وہاں بھی کیا فرمایا، فرمایا ﴿فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰى﴾ وہاں بھی بندے سے ہم کلام ہوا ہے تو وحی سے ہوا ہے رب سے ملاقات رب سے باتیں اللہ عرش والا اور یہ سعودی

عرب کا شہزادہ آیا تھا، نا کیوں بھئی لاہور آیا تھا، نا تو سارے لاہور کی صفائی ہو گئی سارے لاہور کی صفائی ہو گئی، جی شہزادہ آ رہا ہے ادھر پیر محمد ﷺ جا رہا ہے کیا کہتے ہیں، کہتے ہیں

اج عرش سجایا جاتا اے

غاراں دے وچ رہون والے نوں

مہمان بلایا جاتا اے

روئے غاروں میں میرا آقا ﷺ روئے جا رہا ہے رب سے ملاقات ہے اللہ والوں اللہ سے ملاقات ہوئی ہے اور اُس مقام پر ہم کلامی ہوئی ہے تو پھر میرے بھائی جو لے کر گیا ہے نا اسے جا کر عرض کرتے ہیں اللہ میں تیرے لیے تحفے لے کر آیا ہوں جب بادشاہ بادشاہ کے پاس وزیراعظم وزیراعظم کے پاس بڑا بڑے کے پاس جاتا ہے ایک دوسرے کے ساتھ تحفوں کا تبادلہ ہوتا ہے اور آج کیا کہتا ہے آج پیر کہتا ہے اے پیر ہمارے پاس آؤ گے تو مٹھی لے کر آؤ گے نا ہم تمھارے پاس آئیں گے تو ہمیں کیا دو گے؟ اس نے پاس سے کوئی چیز نہیں دینی تم میرے پاس آؤ گے تو کیا لاؤ گے ہم تمھارے پاس آئیں گے تو کیا دو گے ادھر دیکھو اللہ کے حبیب ﷺ گئے ہیں نا تحفے لے کر فرمایا ((التحیات للّٰہ والصلوٰۃ والطیبات)) اے اللہ عرش والے میری مالی عبادتیں بھی تیرے لیے اللہ میری زبانی عبادتیں بھی تیرے لیے ہے اللہ میری جانی عبادتیں بھی؟ تینوں عبادتیں، مالی جانی و زبانی عبادتیں جہاں عبادت کا لفظ آئے گا جہاں بندگی کا لفظ آئے گا جہاں بندگی کے لحات آئیں گے نا، اور جو بندگی کی جائے گی سوائے اللہ کی ذات کسی کی بندگی نہیں کی جائے گی زبانی عبادت ((افضل الذکر لا الٰہ الا اللّٰہ ، لا الٰہ الا اللّٰہ)) کئی دھوکے سے لکھ دیتے ہیں ((لا الٰہ الا اللّٰہ محمدالرسول اللّٰہ)) نا، نا، نا حدیث کے الفاظ صرف اتنے ہیں ((افضل الذکر لا الٰہ الا اللّٰہ)) عبادت صرف اللہ کی ہے اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت نہیں، اب جناب پاس سے پیسہ دینا ہے جناب پاس سے پیسے دیتے ہیں مال تقسیم کرنا

ہے یہ بھی کسی کے لیے؟ کس کے لیے اللہ کے لیے نذر اللہ نیاز؟ نذر اللہ، نیاز حسین رضی اللہ عنہ، نذر اللہ نیاز پنج تن، نا، نا، نا اوئے نذر اللہ، نیاز اللہ، نذر بھی اللہ کے لیے نیاز بھی اللہ کے لیے، یہ صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے نذر بھی اللہ کے لیے نیاز بھی اللہ کے لیے اُس کے سوا کسی کی نیاز نہ تقسیم کیا کرو اُس کے علاوہ کسی کی نذر نہ مانا کرو میں ایوب چوک گیا آگے ذرا تھوڑی دیر پہلے وہاں دو مرغے پکڑ کر لا رہے تھے میں نے کہا پتہ نہیں اُنھوں نے بیچنے ہیں نہیں جناب اُس کے پاس جا رہے ہیں سلطان باہو جا رہے ہیں یہ مرغے اس کے ہیں مرغے بھی دیا کرو تو اللہ کے لیے بکرے بھی دیا کرو تو رب الرحمٰن کے لیے۔ اللہ کے لیے تقسیم کیا کرو کسی کی ذات کے لیے نہ کیا کرو جو سلطان باہو ہے نا یہ مرغے وہ کھاتا ہے یہ تو اوپر والے کھا گئے ملنگ ترنگ تنگ اُن کے اوپر والے بڑے کھا گئے یارو یہاں زمین پر کسی کو تم روٹی کھلاؤ عرش والا خود راضی ہو جائے گا تم غریب کو دو مسکین کو دو بیوہ کو دو کسی مسکین کے ساتھ تعاون کرو دا گر میں اس طرف چل پڑوں تو ٹائم زیادہ چاہیے میں جو عرض کرنا چاہتا ہوں میرے بھائی اللہ کے نبی ﷺ عرض کر رہے ہیں ((التحیات للہ والصلوت والطیبات)) اللہ عرش والے میری مالی عبادت بھی آپ کے لیے ہے میری زبانی عبادت بھی تیرے لیے ہے عرش والے نے کیا کہا فرمایا: ﴿قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَٰلَمِينَ﴾ (الانعام: ١٦٢) اللہ میرا نماز پڑھنا بھی تیرے لیے ہے اللہ میرا قربانی دینا بھی تیرے لیے ہے اللہ میرا زندہ رہنا بھی تیرے لیے ہے اللہ مجھے موت آئے تو وہ بھی صرف تیرے لیے، تیری ذات کیسی ہے ﴿لِلَّهِ رَبِّ الْعَٰلَمِينَ﴾ اب اللہ جنت کے نظارے میں لے گیا اللہ نے جنت دکھائی ادھر اُدھر فلاں فلاں اللہ کا نبی ﷺ محلات دیکھ رہا ہے ایک محل کے پاس کھڑے ہو کر فرماتے ہیں میرا دل کرتا ہے کہ میں اندر چلا جاؤں اتنا خوبصورت محل ہے اتنی خوبصورت اینٹیں لگی ہوئی ہیں ایک اینٹ سونے کی ایک اینٹ چاندی کی، کیسے؟ بی بی کہتی ہے بی بی، میری ٹائلیں باہر سے آئی ہیں میں نے تو سنگ مرمر کی ٹائلیں لگوائی ہیں

چاہے میرا ہمیٔہ بند قرضائی ہو جائے میں نے تمہیں نہیں دینا میں نے تو سنگ مرمر ہی لگوانا ہے اُدھر میرے رب نے مومنوں کے لیے ایک اینٹ سونے کی

اندر سے آواز جن عورتوں کی آرہی ہے نا میں نے پوچھنے والے سے پوچھا یہ محل کس کا ہے کہتے ہیں سوہنیا ﷺ یہ آپ ﷺ کے غلام کا محل ہے جس کا نام عمر فاروق ﷜ ہے جس وقت واپس آئے ہیں نا تو عمر فاروق ﷜ سے فرماتے ہیں میرا دل تو کرتا تھا کہ اندر چلا جاؤں پر جب میں نے دیکھا اندر سے عورتوں کی آواز آرہی ہے میں نے کہا اجازت کے بغیر اندر جانا ہی؟ اللہ اللہ۔ اتنے خوبصورت محل ہیں ایک کہتا ہے وہ تھوڑی دور جنت کے میدان میں گئے ہیں نا میرے نبی ﷺ گر پڑے نعوذ باللہ۔ نبی ﷺ گر پڑے، گرے کیوں؟ جی وہاں حوروں نے کیلے کھائے ہوئے تھے اور کیلوں کے چھلکے نیچے پھینکے ہوئے تھے پاگل نبی ﷺ گئے ہیں حوروں نے کیلے کھا کر چھلکے ایسے ہی پھینک دیے تھے اوئے پاگل کچھ تو حیاء کرو بات کرتے ہو اور جس وقت نبی پاک ﷺ گرے تو پیر عبدالقادر جیلانی ﷫ نے جا کر کہا دستگیر اُٹھ کر کندھا دے کر کھڑا کیا ہے کہتے تکڑے ہو جاؤ میں آپ ﷺ کے ساتھ ہوں اور لوگو! کیسی بات کی ہے لیکن ادھر جو ہے تیرے پاس مہمان آئے تم صفائی کرتے ہو قلعی کرواتے ہو ارے جناب طرح طرح کے بیل بوٹے لگاتے ہو محمد مصطفیٰ ﷺ تو رب کا مہمان ہے میرے آقا علیہ السلام جا رہے ہیں آگے آگے پیروں کی آواز آرہی ہے تو سوہنا ﷺ پوچھتا ہے یہ کون ہے فرمایا سوہنیا ﷺ آپ ﷺ کا بلال ﷜ زمین پر چل رہا ہے اس کے پاؤں کی آواز عرش بریں پر آرہی ہے یہ رب مرتبے دیتا ہے رب مقامات دیتا ہے رب فضیلتیں دیتا ہے رب خود مرتبے بلند کر دیتا ہے یہ وہ بلال ﷜ ہے جسے کوئی پاس بٹھانے کے لیے بھی تیار نہیں جس کے پھٹے ہوئے کپڑے ہیں جس کے موٹے موٹے ہونٹ ہے بلال حبشی ﷜ کے نام سے مشہور ہے لوگو! جب نبی ﷺ کا کلمہ پڑھ لیا ہے نا اب جناب یہ چل تو زمین پر رہا ہے لیکن پاؤں کی آواز عرش بریں پر آرہی ہے آکر پوچھا میرے آقا علیہ السلام نے پوچھا بلال ﷜ کیا کرتے ہو کون سا

عمل کرتے ہو جو تمہارا عمل اللہ کو اتنا ہی پسند آ گیا ہے فرمایا اللہ کے نبی ﷺ اور تو کچھ نہیں بس ایک عمل مجھے پتہ ہے میں جب بھی مسجد میں جاتا ہوں جب بھی مسجد میں جاتا ہوں نماز ہو ٹائم ہو یا نہ ہو میں دو رکعت پڑھ کر رب کو سلامی دے کر پھر مسجد میں بیٹھا کرتا ہوں ہوسکتا ہے اللہ کو میرا یہی عمل پسند آ گیا ہو اللہ نے میرے درجے بلند کر دیے ہوں لوگو دنیا والو پھر عرش والے نے میرے آقا علیہ السلام کو بلایا ہے فرمایا سوہنیا ﷺ اب تم بھی مجھ سے تحفے لے جاؤ، تا اللہ کریم نے تحفہ دیا ہے فرمایا ((السلام علیك ایھاالنبیُّ ورحمة الله وبرکاته)) اللہ کریم نے فرمایا یہاں خاموشی ہو گئی اللہ میرا تو تذکرہ کر لیا ہے میری اُمت کا بیچ میں نام ہی نہیں لیا اللہ فرماتے ہیں چلو تمہاری اُمت کا بھی تذکرہ کر دیتا ہوں ((السلام علینا وعلی عباد الله الصالحین)) فرمایا تم پر بھی سلامتی ہو اور تمہاری اُمت کے نیک بندوں پر بھی سلامتی ہو دوسرا تحفہ، فرمایا میں نے تم پر پچاس نمازیں فرض کر دی ہیں، کتنی؟ پچاس نمازیں اے اُمت والو پچاس، بعض نے قسم کھائی ہے کہ ہم نے بس جمعہ ہی پڑھنا ہے بعض نے یہ قسم کھائی ہے کہ بس جنازہ ہی پڑھنا ہے اور کوئی نماز نہیں پڑھنی، جنازہ پڑھتے ہیں وہ بھی ایک دوسرے کی طرف دیکھتے رہتے ہیں کہ کیسے کرنا ہے میں بھی ویسے ہی کروں گا پتہ ہی نہیں کیسے پڑھنا ہے بعض نے قسم کھائی ہے کہ ہم نے عید کو ہی منہ دھونا ہے عید سے پہلے منہ دھونا ہی نہیں کیوں جی اللہ کے نبی ﷺ سے فرمایا پچاس نمازیں تمہاری اُمت پر فرض ہو چکی ہیں نبی ﷺ خوشی خوشی پچاس نمازیں لے کر واپس آ رہا ہے چھٹے آسمان پر ہمارا ایک خیر خواہ بیٹھا ہے چھٹے آسمان پر اُمت کا خیر خواہ اس کے پاس سے گزرے تو کہتے ہیں ہم صالح نبی ﷺ صالح ﷺ سناؤ کیا حالات ہیں فرمایا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے میری اُمت پہ پچاس نمازیں فرض کر دی ہیں اور میں پچاس نمازوں کا تحفہ لے کر جا رہا ہوں تو موسیٰ علیہ السلام کہتے ہیں سوہنیا ﷺ میں بھی گیا تھا اور اُمت نے مجھے پڑھنے بٹھائے رکھا ہے اب وقت ہے پچاس سے کچھ کم کروالو ایک چکر لگایا ایک روایت کے مطابق پانچ نمازیں کم ہوئیں دوسری روایت کے مطابق دس نمازیں کم ہوئیں

پھر واپس آئے پھر موسیٰ علیہ السلام کہتے ہیں ابھی بھی وقت ہے ایک اور چکر لگا آؤ پھر کم ہو گئیں کم ہوتی ہوتی چکر لگاتے لگاتے آتے جاتے آنے جاتے پانچ رہ گئیں کتنی رہ گئیں؟ اور ہمارا خیر خواہ پھر بھی کہتا ہے سوہنیا ﷺ ابھی بھی ایک اور چکر لگا آؤ ان پانچوں کو بھی کم کروا آؤ اُنھوں نے پانچ بھی نہیں پڑھنی اور زیادہ عاشق رسول ﷺ ہے نا وہ کہتا آگے اپنی مرضی سے جاتا رہا ہے اور موسیٰ علیہ السلام کا کہنا مان کر ایک ہماری بھی مرضی کر دیتے پانچ نمازیں تھیں ایک چکر لگانے کی دیر تھی پانچ بھی معاف ہو جاتی تھیں کیوں جی، لوگو اللہ نے کیا فرمایا ہے فرمایا سوہنیا ﷺ ہیں تو پانچ ہی، پچاس فرض کی ہیں، ہیں تو پانچ ہی جو پانچ پڑھے گا میں اُسے پچاس کا ثواب دے دوں گا کوئی پڑھے تو سہی نا کیوں جی وہ کیا کہتے ہیں وہ کہتے ہیں اُنھوں نے پانچ بھی پڑھنی؟ موسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں اُنھوں نے پانچ بھی پڑھنی نہیں اور اب؟ اگر پچاس فرض ہو جائیں تو کیوں بابا جی ہم نے تو ہر وقت رائیونڈ ہی پھرتے رہنا تھا لوٹا مصلیٰ ہر وقت پکڑے رکھنا تھا جہاں پچاس نمازوں کا ٹائم ہوا وہاں نماز پڑھ لی کوئی اور کاروبار تو کرنا؟ کیوں بھئی، لیکن وہ کیا کہتا ہے وہ کہتا ہے میں نے آسانیاں پیدا کر دی ہیں پانچ تم پڑھو میں عرش والا تمھیں پچاس کا ثواب عطا فرما دوں گا اب ہم پانچ بھی خیر سے ڈھیلے ڈھالے ہی اُٹھتے بیٹھتے ہی ہائے یہ کیا ہے نماز کیا ہے میرے آقا علیہ السلام نے کیا فرمایا ہے فرمایا مجھے تو عرش والے نے اوپر بلا کر معرج کروایا ہے رب سے ہم کلامی ہوئی اور اے بندے ((الصلوۃ معراج المومنین)) مومن کا جو معراج ہے وہ نماز ہے مومن کا معراج نماز ہے اگر تم نے بھی رب سے باتیں کرنی ہیں تو نماز پڑھ کر دیکھ لو تم بھی رب سے باتیں کرتے ہو گے نماز شروع کی ہے اور کہتا ہے ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝﴾ (الفاتحۃ: ۱ تا ۷) (آمین) رب سے گفتگو ہو رہی ہے رب سے معراج کر رہا ہے اور رب سے ہم کلام ہے اللہ

سے باتیں ہو رہی ہیں اے لوگو دنیا والو یہ نماز جو ہے مومن کی معراج ہے مومن کی معراج یہ ہے نماز پڑھے گا اللہ بلندیوں کی طرف لے جائے گا اگر پڑھو گے تو، اور کئی کہتے ہیں مولوی جی یہ نماز پڑھی پڑھائی نہیں ملتی کہیں سے، اگر کہیں سے پڑھی پڑھائی مل جائے تو چلو دیتے لیتے رہیں پڑھی پڑھائی مل جائے، نا جناب یہ نماز پڑھی پڑھائی نہیں ملتی یہ خود ہی اوپر نیچے ہونا پڑتا ہے اللہ پڑھنے کی توفیق عطا فرمادے۔ اللہ کے نبی ﷺ یہ ہم کلام پھر دوزخ کے نظارے وہاں عذابات دیکھے پھر جناب واپسی شارٹ کٹ کرتا جاؤں پھر اُنھیں راستوں پر اللہ کے نبی ﷺ صبح واپس آگئے میں عصر کی نماز کسی وقت یہاں پڑھوں نا تو کہتے ہیں آج کہاں چلے ہو میں نے کہا سیالکوٹ جانا ہے، کہتے پھر کل رات کو ہی آؤ گے، میں نے کہا نہیں ان شاء اللہ تم سوئے ہوئے ہو گے تو آجاؤں گا مالک کی توفیق سے اگر صبح پھر ملاقات ہوئی، آ بھی گئی ہو؟ سیالکوٹ گیا ہوں کون سا کلکتہ گیا ہوں یہ تو سیالکوٹ کھڑا ہے۔

آقا محمد ﷺ صبح اُٹھے تو کیا فرمایا بیت اللہ سے ٹیک لگائی ہے تو ٹیک لگا کر فرماتے ہیں لوگو میں بیت المقدس گیا ہوں رات کو میں بیت المقدس گیا ہوں اُنھوں نے کان کھڑے کیے میرے نبی ﷺ کے دشمن تھے نا، اُنھوں نے کان کھڑے کیے دیکھو یہ کیا کہہ رہا ہے کہتا ہے میں بیت المقدس گیا ہوں پھر کہتے ہیں جناب میں ساتوں آسمانوں پر آہستہ آہستہ ایک دو تین چار پانچ چھے سات آسمانوں پر گیا ہوں وہ کہتے ہیں۔ ہیں بڑی عجیب بات ہے کمال ہو گئی یہ کیا کہہ رہا ہے جو دشمن تھے نا، ایک زیادہ ہی گھوما ہوا دشمن زیادہ اوکھا دشمن وہ جلدی سے دوڑا اُس نے جا کر ابو بکر رضی اللہ عنہ کا دروازہ کھٹکھٹایا ہے صبح صبح ابو بکر رضی اللہ عنہ باہر نکلے کہتے ہیں ابو بکر رضی اللہ عنہ یہ مان لو گے کہ کوئی بندہ راتوں رات بیت الحرام سے مسجد اقصیٰ پہنچ جائے ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی کہتے ہیں کہ دل نہیں مانتا یہ کیسے ہو سکتا ہے اتنا لمبا سفر پھر عام گیا ہو؟ یہ تو بالکل ہی دل نہیں مانتا ذہن تسلیم نہیں کرتا جس وقت اس نے پکا کر لیا، نا پھر کہتا ہے وہی بندہ یہ کہے کہ میں نے پھر مسجد اقصیٰ سے لے کر ساتوں آسمانوں کی سیر کی ہے ساتوں آسمانوں کی سیر کر کے واپس آگیا

ہوں ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نا بھئی ذہن تسلیم نہیں کرتا دیکھ لینا ابوبکر رضی اللہ عنہ دیکھ لینا یہ کون ہے؟ یہ عمر بن ھشام اور ابوجہل ہے کہتا دیکھ لینا پکے رہنا اس بات پر وہ کہتے ہیں سردار جی صبح صبح آئے ہو کن مسئلوں میں پڑ گئے ہو ذہن تسلیم نہیں کرتا بات مانتی بنتی جڑتی نہیں کہ اتنا لمبا سفر راتوں رات ایک حصے میں آ بھی گیا اور چلا بھی گیا پھر اوپر آسمانوں کی سیر، یہ پھر کہتے ہیں چلو آؤ پھر وہ تمھارا پیر محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھا ہے چلو نا اُس سے جا کر پوچھو نا یہ کہہ رہے ہیں وہ اتنا کام کر کے آ گیا ہے راتوں رات، تو ابوبکر رضی اللہ عنہ آگے سے کیا فرماتے ہیں کہتے ہیں سردار جی پہلے تو ذہن نہیں مانتا تھا پہلے ذہن قبول نہیں کرتا تھا کہتے ہیں چلو پوچھ لو کہتے ہیں اب جانے کی بھی ضرورت نہیں اُن سے پوچھنے کی بھی ضرورت نہیں اگر میرا آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہہ رہا ہے پھر میرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم گیا ہے میرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم آیا ہے پھر ساتوں آسمانوں کی سیر ہوئی ہے پھر ساتوں آسمانوں کے بعد رب سے ہم کلامی ہوئی ہے اللہ عرش والے سے ملاقاتیں ہوئی ہیں۔

اے لوگو! دنیا والو! ایسا ایمان جیسا ایمان ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ہے اللہ کی قسم کسی اور کا ہے ہی نہیں، یہ نہیں کہا چلو چل کر پوچھ لیتے ہیں، اتنا لمبا سفر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیسے کر آیا ہے نا، نا جناب آج تو یہ ہے نا یار یہ جو تمھارا مولوی ہے نا چھوڑو اس کی باتیں وہ جو مولوی ہے نا وہ جسے مخاطب ہے نا وہ کہتا ہے یار ہے ہی ایسا یہ ایسا ہی ہے چھوڑ دیا اس کی بات ہی چھوڑو اس نے چھیڑا نا اُس نے کہا جناب ایسا ہی ہے یہ نہیں کہا کہ یار جس کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں اتنی عقیدت ہے قرآن پڑھتا ہے یہ کرتا ہے اللہ اللہ کرتا ہے اُس سے چل کر پوچھ تو لیں اے لوگو! یاری ہو تو ایسی دوستی ہو تو ایسی اُنھوں نے کہا پوچھنے کی بھی ضرورت نہیں میرا محمد صلی اللہ علیہ وسلم گیا ہے (دلائل النبوۃ للبیھقی: ص ٦١، ٦٠) پھر جناب پھر واپس، عجیب سامنہ بنا کر واپس آ گئے جس وقت واپس آئے نا تو پھر اکٹھے ہو کر کہتے ہیں سنو بھئی یہ کہتے ہیں بیت المقدس گیا ہوں تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو بیت المقدس اور مسجد اقصیٰ کے دروازے کتنے ہیں اچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہاں دروازے گنتے گئے تھے کھڑکیاں کتنی تھیں اور میں اتنے عرصے سے پندرہ بیس سال سے اس

مسجد میں ہوں مجھے ابھی پتہ نہیں چلا کہ اوپر شہتیر کتنے ہیں میں نے شہتیر بالے گنے ہیں جو پانچ وقت کی نماز پڑھتے ہیں یہاں پانچ وقت کی نماز وہ بھی نہیں بتا سکتے اور میرے نبی ﷺ کی اللہ نے کسی موڑ پر بھی کسی موڑ پر بھی کسی لمحے پر بھی ارے جناب جھوٹا ہونے نہیں دیا میرے نبی ﷺ سے فرمایا ہے وہ کہتے ہیں جناب دروازے کتنے تھے تو میرے آقا ﷺ سے اللہ نے فرمایا ہے سوہنیا ﷺ اگر میں تمھیں مسجد اقصیٰ لے گیا ہوں بیت المقدس لے گیا ہوں اب بیت المقدس کو میں تمھارے پاس لے آتا ہوں ان ظالموں کے سوالوں کے جواب دیتے جانا یہ کہتے ہیں کھڑکیاں کتنی ہیں میں مسجد اقصیٰ تمھارے سامنے لا دیتا ہوں ارے مسجد اقصیٰ آگئی بیت المقدس آ گیا وہاں جناب بیت المقدس لے آیا اللہ کے نبی ﷺ کو سوال کرتے رہے نبی ﷺ سوالوں کے جواب دیتے جا رہے ہیں ہمیں بھی تو عرش والا اعلان کرتا ہے۔

﴿سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ﴾

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مشکلات

﴿الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ٥ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ٥﴾

(البقرة: ١٥٧، ١٥٦)

حمد و ثناء کبریائی بڑھائی اُس خالق کائنات اللہ احکم الحاکمین کے لیے ہے جس خالق و مالک نے اس پوری کائنات کا نظام آپ خود پیدا فرمایا ہے۔ سورج کا نظام جب سے جاری و ساری ہے وہ اس کے حکم سے اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہے سورج کی روشنی میں کبھی بھی کمی زیادتی نہیں ہوئی وہ اپنے وقت پر طلوع ہوتا ہے اور پھر اپنے وقت پر جا کر پھر غروب ہو جاتا ہے صبح پھر جب طلوع ہونے کا وقت آتا ہے رب سے اجازت لیتا ہے چاند ستارے یہ نہیں کہ ایک جگہ ایک مقام پر کھڑے ہیں چل رہے ہیں اور کبھی بھی ان کا ایکسیڈینٹ نہیں ہوا آپس میں ٹکرائے نہیں اپنی اپنی ڈیوٹی ادا کر رہے ہیں یہ اللہ کریم کا نظام ہے جب تک چلتا ہے چلتے رہتا ہے اور جب نظام درہم برہم ہوتا ہے قرآن پاک کی بہت ساری آیات ہیں آسمان آسمان نہیں رہے گا اور زمین اللہ لپیٹ کر اپنے دائیں ہاتھ میں لے لے گا سورج چاند ستارے یہ جھڑ جائیں گے ٹوٹ جائیں گے آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا علی ہذا القیاس۔ میری منشاء میری مراد اللہ پاک کا نظام ہے اور یہ رب عرش والا ہے جس کا نام ہم دن رات جاپتے ہیں اُس کے سامنے روتے ہیں حمدیں اور تعریفوں کے بعد لاتعداد اور بے شمار درود و سلام سرور کائنات سردار انبیاء علیہم السلام، پوری کائنات انسان کے امام، امام الانبیاء جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر۔

وہ نبی اور وہ رسول جو اللہ کریم نے ہمیں عطا فرمایا ہے گلیوں بازاروں میں روڑے کھانے والا طعنے ولاے سہنے والا ایک وقت ایسا آیا ہے وحی کا آنا بند ہو گیا دشمنوں نے شور مچا دیا کہ محمد ﷺ کو۔محمد ﷺ کا رب چھوڑ گیا ہے یہ بہت بڑے طعنے اور لاے ہوتے ہیں تو حضرات نام ان لوگوں کے زندہ رہتے ہیں نام ان لوگوں کا ہی زندہ ہے۔جنھوں نے دنیا میں آزمائشوں اور امتحانوں میں زندگی گزار کر صبر کا دامن نہیں چھوڑا وہ لوگ دنیا میں زندہ حیات ہو گئے حیات جاوید پا گئے آج لوگ نمرود اور فرعون کا اتنا نام نہیں لیتے جتنا نام موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کا جتنا نام دنیا میں خلیل اللہ کا لیا جاتا ہے یہ کوئی بات نہیں کہ میں کبھی بیمار ہی نہیں ہوا یہ کوئی بات نہیں کہ مجھے کبھی کوئی دُکھ ہی نہیں آیا نمرود کی چار سو سال زندگی اور ایک دن بھی اسے کبھی سر درد بھی نہیں ہوا فرعون کی پانچ سو سال عمر کبھی اُسے زکام نہیں لگا ،اللہ اللہ۔اور حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کی پوری زندگی امتحان اور آزمائشوں میں ہی گزری آج دیکھو کہ بیت اللہ میں گہما گہمی لوگ پوری دنیا سے جوق در جوق جارہے ہیں اللہ مجھے اور تمھیں بھی اس مقام پاک کی زیارت کی توفیق نصیب فرمائے۔آمین یارب العالمین۔

اور اُس مقام پر بھی نا جو ادائیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ خاندان ،خاندان بھی کوئی پندرہ بیس انسانوں اور جانوں کا نہیں بلکہ دو میاں بیوی اور ایک بیٹا یہ تینوں بندوں کے اوپر یہ خاندان اور پھر اللہ کریم نے ان تین بندوں کی ایسی ادائیں قبول فرمائی ہیں کہ وہ حج حج نہیں آج وہ عمرہ عمرہ نہیں وہ طواف طواف نہیں کہ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام ماں حاجرہ علیہا السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے مطابق نہ کیا جائے اللہ پاک نے اس حج کو حج نہیں کہنا اس عمرہ کو عمرہ قبول نہیں فرمانا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پوری زندگی کا اگر بغور مطالعہ کیا جائے کوئی کم نہیں کہ نمرود اتنے جاہ وجلال والا اتنے غرور والا اتنا متکبر انسان ، دستور یہ تھا کہ جب ابراہیم علیہ السلام پہنچے ہیں تخت لگا ہے نمرود بیٹھا ہے وزراء، مشیر سب اپنی اپنی جگہ پر دستور یہ ہے کہ جس بندے نے آنا ہے پہلے آخر نمرود کے سامنے سجدہ ریز ہونا ہے پھر اپنی جگہ پر بیٹھنا ہے لیکن خلیل اللہ علیہ السلام کا

نرالا انداز تھا آئے ہیں بغیر سجدہ ریز ہوئے اُن کا نظریہ اُن کا عقیدہ یہ ہے کہ اس پیشانی کو رب نے بنایا ہے اور اسے رب کے سامنے ہی جھکایا جائے اُس کے سامنے یہ سجدہ ریز ہونا چاہیے فرمایا کہ جناب مجھے سجدہ نہیں کیا وہ کہتے ہیں جناب میں تو اُس رب کا بنایا ہوا انسان ہوں جس نے مجھے پیدا کیا ہے وہی زندہ کرتا ہے وہی مارتا ہے وہی زمین و آسمان کا مالک ہے وہی جناب تندرستی، صحت، بیماری یہ اُس کے قبضۂ قدرت میں ہے وہ کہتا ہے یہ کون سی بات ہے ﴿اَنَا اُحْیٖ وَ اُمِیْتُ﴾ یہ زندہ کرنا مارنا تو میرے بس کی بات ہے میں بھی کر لیتا ہوں وہ کہتے ہیں جناب میرا رب زندہ کرتا ہے، میرا رب مارتا ہے وہ کہتا ہے ﴿اَنَا اُحْیٖ وَ اُمِیْتُ﴾ میں بھی زندہ کرتا ہوں میں بھی مارتا ہوں تم کیسے کرتے ہو؟ اندر جیل سے ایک قیدی آزاد کر دیا ہے باہر ایک جا رہا ہے اُسے اندر گرفتار کر دیا ہے وہ کہتے ہیں یہ تو کوئی کام نہیں، میرا رب وہ ہے جو سورج کو مشرق سے نکالتا ہے تم ایسے کرو تم مغرب کی طرف سے چڑھا کر دکھاؤ طلوع کر کے دکھاؤ ﴿فَبُهِتَ الَّذِیْ كَفَرَ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ﴾ (البقرة: ٢٥٨)

اب اس بات کا جواب کہا ہے اللہ فرماتے ہیں پھر وہ ضرور جو ہے مضبوط ہو گیا حیران ہو گیا پاگل ہو گیا اور پھر خلیل اللہ علیہ السلام اور نمرود کی موت کا بڑا فرق اس کو جب موت آئی اتنا مغرور اتنا متکبر چار سو سال جس کو سر درد بھی نہیں ہوا اللہ کریم نے اپنے ایک سپاہی کو بلایا ہے مخلوق میں سے ایک چھوٹے سے جانور کو بلایا ہے مچھر رات کو ہمیں بھی نہیں سونے دیتا ٹیکے لگاتا ہے نا، کیوں جی پہلے ہمیں آگاہ کرتا ہے کہ میں آگیا ہوں کوں کوں کر کے میں آگیا ہوں اپنا بچاؤ کر لو یہ مچھر جب پیٹ لیتا ہے تب مر جاتا ہے جتنی دیر تک بھوکا رہتا ہے اتنی دیر تک کاٹتا رہتا ہے اور جب پیٹ بھر جاتا ہے تب مر جاتا ہے اللہ کریم نے اسے حکم دیا کہ مچھر یہ جو متکبر انسان ہے نا اس کی ناک میں تھوڑا آگے جا کر اور قرآن کیا کہتا ہے ﴿یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِیْزِ الْحَكِیْمِ﴾ (الجمعة: ١)

زمین و آسمان میں اللہ نے جو بھی کائنات بنائی ہے جو بھی اللہ تعالیٰ نے مخلوق بنائی ہے وہ تسبیح

اور بولی بیان کرتے ہیں تو صرف اللہ کی ہی کرتے ہیں اسے بھی کہا ہے جو کوں کوں کرتا ہے میں کہتا ہوں یہ کہتا ہے سبحانہ، سبحانہ، اسے حکم ہوا اس نے اندر جا کر جب رب کی بولی بولی سبحانہ یہ جو متکبر انسان بیٹھا ہوا ہے نا یہ کہتا ہے میرے ساتھ کیا بن گیا ہے دماغ کو چڑھی یہاں کہتا ہے سبحانہ۔ وہ کہتا ہے آؤ، ناذرا میری طرف آؤنا، میرے ساتھ کیا بن گیا ہے حکیم ڈاکٹر فلاسفر سب کو بلا لیا گیا ہے کہتے ہیں جناب یہاں ہی کچھ ہو رہا ہے سر کو۔ ہی بھی چڑھتی جا رہی ہے اور میرا برا حال ہو رہا ہے ارے جناب کوئی اسے دباتا، دباتے رہے جناب پھر کہتے یہاں مارنا، مارتے جا رہے ہیں پھر کہتے ہیں جناب یہاں جوتے مارو، نا جوتے مارتے جا رہے ہیں مارتے جا رہے ہیں آرام آتا جا رہا ہے اللہ نے اس مقام پر کیسا اُس متکبر کا علاج کیا ہے کہ اپنے جوتے اُس کو مارتے جا رہے ہیں اُسے کہتا ہے تھوڑا چپ ہو جاؤ جب مار پڑ ہی ہے اسے کہا تم چپ کر جاؤ تم بھی سانس لے لو جس وقت یہ مارنا بند ہو جاتے ہیں تو کہتا ہے سبحانہ۔ رب کے گیت اور ترانے گانے شروع کر دیتا ہے یہ بھی نا اللہ اللہ۔ دنیا میں نرالی موت، لیکن جو رب کا سپاہی جناب خلیل اللہ علیہ السلام ہے جس نے توحید کا سبق اور درس دیا ہے اُس نے بات یہ سمجھائی ﴿وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ﴾ (البقرۃ: ۲۵۸) اللہ اللہ۔ پھر ایک وقت آیا کہ پوری کائنات انسانی خلیل اللہ علیہ السلام کے خلاف، حضرت خلیل اللہ کھڑے ہیں پورا مجمع ہے بہر حال تم نے کئی بار یہ واقعہ سنا ہے صرف توجہ دلانے کی ضرورت ہوتی ہے کہ واقعات یاد رہیں کہ پیچھے ہمارے آباؤ اجداد کے ساتھ کیا ہوا ہے حضرت خلیل اللہ علیہ السلام نے اُن مٹی کے بتوں کی توڑ پھوڑ کر کے جس وقت یہ جشن سے واپس آئے، اُنھوں نے آ کر درہم برہم نظم دیکھا ہے پتہ چلتے چلتے جناب خلیل اللہ علیہ السلام کا پتہ چل گیا سامنے کھڑا کر لیا ہے اور پوچھتے ہیں جناب خلیل اللہ علیہ السلام یہ کام آپ علیہ السلام نے کیا ہے وہ کہتے ہیں مجھ سے کیوں پوچھتے ہو جن کے ساتھ ہوا ہے اُن سے کیوں نہیں پوچھتے، تمھاری بگڑی بنانے والے تمھیں سب کچھ دینے والے تم پر نظر رکھنے والے کیوں جی اے لوگو اُنھوں نے مٹی کے بتوں

کو اپنا سب کچھ سمجھا ہے آج کے مسلمان نے اپنے ہاتھوں سے کفن دے کر نہلا کر بزرگ کو زمین میں دفن کر کے اوپر کپڑا ڈال کر کپڑا ڈالنے کے بعد پھر کیا کہتے ہیں بابو ہماری تمھارے آگے تمھاری تر درگاہ۔ زمین پر زندہ کی چلتے پھرتے کی سنتا نہیں یہ فاسد اور غلط عقیدہ ہے جب بھی مانگا کرو اُس رب سے ہی مانگا کرو جب بھی ہاتھ پھیلایا کرو اُس داتا عرش والے کے آگے پھیلایا کرو جب بھی روؤ اُس رب کے آگے رویا کرو، میرے برادر میرے بھائی میرا عقیدہ ایسا ہے کہ چوبیس گھنٹے اُس کا دربار کھلا ہے نہ دن کو بند ہوتا ہے نہ رات کو بند ہوتا ہے دنیا والوں کے دروازے بند ہو جاتے ہیں دنیا والوں کے دربار بند ہو جاتے ہیں اللہ عرش والے کا دربار دروازہ بند ہوا ہی نہیں کرتا بلکہ جیسے جیسے رات گزرتی جاتی ہے نا اُس کا دروازہ اور کھلتا جاتا ہے اور عرش والے کا اعلان آجاتا ہے لوگو میں ساتوں آسمانوں پر بھی سنتا ہوں ساتوں آسمانوں پر بھی میں سجھتا ہوں لیکن تمھاری تسلی کے لیے میں پہلے آسمان پر آگیا ہوں اب پہلے آسمان پر فرشتہ کیا اعلان کرتا ہے ((هل من مستغفر)) کوئی ہے مجھ سے بخشش مانگنے والا ((هل من مستغفر)) کوئی ہے مجھ سے گناہوں کی معافی مانگنے والا، کوئی ہے مجھ سے روٹی مانگنے والا ؟ کوئی ہے میرے آگے رونے والا ؟ تم مانگتے جاؤ میں تمھیں دیتا جاؤں گا (مسند احمد : ۹۲۲۰) وہاں بندہ مانگتے ہوئے وہاں سے کبھی ناکام واپس نہیں آیا اللہ ہمیں اُس سے مانگنے کی توفیق عطا فرمادے۔ آمین یارب العالمین۔ اللہ فرماتے ہیں ان سے پوچھو جن کے ساتھ یہ کام ہوا ہے آگے سے بول کر کہتے ہیں خلیل اللہ علیہ السلام یہ تو بولتے نہیں، فرمایا: ﴿أُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ﴾ (الانبیاء : ٦٧) تم پر بھی افسوس اور جن کی تم عبادتیں کرتے ہو اُن پر بھی افسوس ﴿مِن دُونِ اللَّهِ﴾ اللہ کے علاوہ اللہ کے سوا کوئی حجر ہو اللہ کے سوا کوئی شجر ہو اللہ کے علاوہ کوئی قبر ہو اللہ کے علاوہ کوئی بزرگ ہو، اللہ کے علاوہ کوئی دیوار ہو، اللہ کے علاوہ کوئی چیز ہو جائے جو اللہ کے علاوہ جس سے بھی مانگتا ہے نا فرمایا ﴿أُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ أَفَلَا

تَعۡمَلُوۡنَ ﴾ (الصّٰفّٰت: ٩٦) تم اللہ کے علاوہ ان کی بندگی کرتے ہو جنھیں اپنے ہاتھوں سے بناتے ہو اپنے ہاتھوں سے بنانے کے بعد مٹی کے بتوں کو اپنے سامنے رکھ کر کہتے ہو میں تو کہا کرتا ہوں یارو آج کل کے لوگوں سے وہ ہی کچھ اچھے تھے کچھ اچھے تھے کہ مٹی کا بت بنایا ہے اور سامنے رکھ لیا ہے اور آج قبر میں دو فٹ نیچے ڈال کر اُس سے مانگ رہا ہے یہ سامنے رکھ کر کہہ رہا ہے بتوں ہماری تمھارے آگے، تمھاری؟ اللہ اللہ۔ اور یہ جناب خلیل اللہ علیہ السلام ہیں ان کے باپ کی تو فیکٹری ہی ان کاموں کی تھی مال ہی اتنا تقسیم ہو رہا ہے اور جب خلیل اللہ علیہ السلام کو اس طرف لگایا ہے نا کہ جناب آپ علیہ السلام بھی بازار سے ہو آؤ ان کے سر پر ٹوکرا رکھا ہے وہ باپ جو تھا، نا مٹی کے بتوں کا ٹوکرا سر پر رکھا بت بیچنے والے بت بیچنے جا رہے ہیں اور اعلان کرتے جا رہے ہیں کہتے ہیں لوگو دنیا والو!

گلیاں دے وچ ہوکا دیوے ابراہیم ربانا
لے لو ٹھاکر لے لو ٹھاکر جس جہنم جانا

کسی نے مرنا تھا یہ اعلان سن کر کہ اگر اس کو خرید کر جہنم میں جانا ہے تو ہم خریدیں ہی کیوں؟ آج تمھیں یہاں کوئی کہے کانے امرود لے لو گلے سڑے کیلے خرید لو خرید و گے؟ کہو گے دفع ہو جاؤ کانے امرود خریدنے کے لیے ہم ہی ملے ہیں یہی وہ بات ہے اگر یہ خرید کر ہمیں جہنم ملنا ہے پھر جنے اسے خریدنا ہی نہیں تو حضرات واپس آگئے باپ کو سارا نقشہ بتایا باپ سے فرمایا ابا جان ﴿إِذۡ قَالَ يَٰٓأَبَتِ لِمَ تَعۡبُدُ مَا لَا يَسۡمَعُ وَلَا يُبۡصِرُ وَلَا يُغۡنِي عَنكَ شَيۡـٔٗا ﴾ (مریم: ٤٢) ابا جان جس کی آپ عبادت کرتے ہیں وہ سنتے ہی نہیں وہ دیکھتے ہی نہیں ابا جان وہ تو نفع اور نقصان بھی نہیں پہنچا سکتے یہی بات پوری قوم سے کہی پوری برادری کو بڑے بھی اُس مقام پر موجود ہیں چھوٹے بھی اُس مقام پر موجود ہیں غرور والے تکبر والے چوہدری وہ سب اُس مقام پر جمع ان کے سامنے یہ بات کہنا صرف خلیل اللہ علیہ السلام کا ہی کام ہے یہ جناب ابراہیم علیہ السلام کا ہی خاصہ ہے کہ پوری کائنات انسانی میں اُس توحید کا

علان فرما دینا پھر اُنھوں نے آگے سے یہ نہیں کہا کہ جناب اس نے بات اچھی کی ہے چلو اس کو بٹھالو نا، نا، اُنھوں نے کہا اب ایسے کرو ﴿قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَ انْصُرُوْۤا اٰلِهَتَكُمْ﴾ (الانبیاء: ٦٨) ستارھواں پارہ سورہ انبیاء ﴿قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَ انْصُرُوْۤا اٰلِهَتَكُمْ﴾ بڑے کہتے ہیں ﴿قَالُوْا حَرِّقُوْهُ﴾ اسے جلا دو ﴿وَ انْصُرُوْۤا اٰلِهَتَكُمْ﴾ اپنے آقا کی امداد کرو اُنھوں نے پھر لکڑیاں اکٹھے کہیں بالن اکٹھے کرتے کرتے ارے جناب نذریں اور منتیں مانتے جا رہے ہیں منتیں مانتے جا رہے ہیں اتنا بالن دوں گا اتنی لکڑیاں دوں گا میرا فلاں کام ہو جائے مجھے بیٹا مل جائے مجھے اولاد مل جائے میرا کاروبار چل جائے اتنا اتنا بالن دوں گا میں نے خلیل اللہ پر نذر مانی ہوئی ہے جس وقت بالن اکٹھا ہو گیا چتاہ اکٹھی ہو گئی اب میرے خلیل علیہ السلام کو اندر پھینکنے کی تیاریاں، یہ بات ایسے ہی نہیں اس کائنات انسانی نے کام دیکھا ہے یہ زمین پر کام ہوا ہے آسمان نے نظارہ کیا ہے کہ جناب چتاہ کے جو انگارے تھے نا وہ آسمان تک جا رہے ہیں اب اس میں کون پھینکے اور کیسے؟ خلیل اللہ علیہ السلام کو پھینکا جائے پاس اُن کا استاد بیٹھا تھا شیطان وہ کہتا ایک منجنیق بناؤ ہلارہ دے کر یہ غلیل نما ہلارہ دے کر خلیل علیہ السلام کو پھینک دو جناب خلیل اللہ علیہ السلام اندر چلے گئے لوگو آج بھی ایمان ہو جائے نا تو آگ جو ہے وہ گلزار بن سکتی ہے اللہ بچانے پر قادر ہے سیانے کہتے ہیں نا، مارنے والے سے بچانے والا بڑا ہے آج بھی اگر ایسا ایمان ہو جائے اللہ اللہ۔ وہ اندر چلے گئے ان کا جناب عقیدہ یہ تھا کہ خلیل اللہ علیہ السلام اب گیا لیکن وہ جو آسمان پر بیٹھا ہے وہ کیا کہتا ہے ﴿قُلْنَا یٰنَارُ كُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰۤى اِبْرٰهِیْمَ﴾ (الانبیاء: ٦٩) آگ تم بھی گرم گرمی تم میں بھی آتی ہے ہے تو میرے حکم سے ہی آتی ہے تم بھی گرمی دیتی ہو تو میرے کم سے ہی لیکن یاد رکھو میرا خلیل آیا ہے میرا مہمان آیا ہے تو اسے سردی بھی نہ لگے اور گرمی بھی نہ لگے کہیں اتنی بھی ٹھنڈی نہ ہو جانا کہ خلیل اللہ علیہ السلام کو سردی لگنے لگ پڑے لوگو وہ وہاں بھی بیٹھا کیا کہتا ہے

اک چتاہ کفاراں والی پا بھڑ اگ مچاوے

اور جو اندر بیٹھا ہے نا یہ نہیں کہ وہاں کُٹی ڈال کر بیٹھ جاؤ فرمایا وہاں چھوڑ کر فوراً واپس آجاؤ کیوں جی آزمائش ہے؟ امتحان ہے؟ ابھی تو بابا کی خواہشیں بھی پوری نہیں ہوئیں ابھی تو بابا کی خوشیاں بھی پوری نہیں ہوئیں ابھی تو بابا نے بیٹے کو پوری طرح دیکھا بھی نہیں لیکن حکم یہ ہوا ہے جب رب کا حکم ہو گیا ہے نا پھر اُس نے بیوی کو بھی سوار کر لیا اور بچے اسماعیل علیہ السلام کو بھی سوار کر لیا ہے جہاں آج چہل پہل ہے جہاں آج رب کی رحمتیں ہیں جہاں برکات کا نزول ہو رہا ہے وہاں بیٹے کو لٹایا اور بیوی کو بٹھا دیا ہے زبان سے چپ ہیں آپ علیہ السلام سواری لے کر آ گئے ہیں بیوی کہتی ہے آج کل کی ہوتی نا آج کل کی تو کہتی پھر شادی ایسے ہی کی تھی شادی کا تمھیں شوق ہی تھا اگر ایسے ہی چھوڑ کر جانا تھا وہ خلیل اللہ علیہ السلام کی بیوی وہ فرماتی ہیں کہاں جا رہے ہو لوگ تو بیویوں کے لیے بڑا کچھ کرتے ہیں آپ علیہ السلام کدھر چلے ہیں اُس آسمان والے نے فرمایا ہے کہ زبان سے بولنا نہیں چپ رہنا ہے بس ان کو چھوڑ کر خود واپس آجانا ہے پھر بیوی کہتی ہے کہ جناب اس جنگل میں ہمیں کس کے سپرد کر کے چلے ہو چوری ڈاکہ، افراتفری، اللہ اللہ۔ آج تو شام کے بعد ہی ڈاکو آجاتے ہیں نا اور شام کے بعد ہی شہر میں جو کچھ ہو رہا ہے ماشاء اللہ تمھیں بھی پتہ ہے کیوں لوٹ چور ڈاکو دندناتے پھر رہے ہیں انتظامیہ سوئی ہوئی ہے ماشاء اللہ۔ اللہ کرے سوئی ہی رہ جائے کیوں جی؟ کہتے ہیں آمین، اوئے آمین تو غور وفکر سے کہا کرو اللہ اللہ۔ وہ فرماتے ہیں جناب چھوڑ کر واپس جس وقت بیوی نے پوچھا جناب ہاجرہ علیہا السلام نے کہ ہمیں کس کی سپرد کر کے چلے ہو تو جناب خلیل اللہ علیہ السلام نے آسمان کی طرف اشارہ کر دیا ہے میں تمھیں اس رب کے سپرد رک کے چلا ہوں تو آگے سے کیا کہتی ہیں فرماتی ہیں ﴿اذا ضل عبد﴾ جاؤ چلے جاؤ جس کے سپرد کر کے چلے ہو وہ ہمیں کبھی ضائع نہیں کرنے لگا تو جناب خلیل اللہ علیہ السلام نے وہی ہاتھ اُٹھا لیے اور ہاتھ اُٹھا کر کیا کہہ رہے ہیں ربنا تیرہواں پارہ ہے ﴿رَبَّنَآ اِنِّیْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْـِٕدَةً مِّنَ

النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ﴾ (ابراھیم: ۳۷)
دعائیں کیسی کی ہیں جو باپ باپ ہوتا ہے، تا وہ ایسی دعائیں کرتا ہے کہتا ہے عرش والے
رب ﴿ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ ﴾ اللہ اس جنگل بیابان میں میں
اپنے اس چھوڑ سے خاندان کو چھوڑ کر جا رہا ہوں اللہ کیوں چھوڑ کر جا رہا ہوں ﴿ بَيْتِكَ
الْمُحَرَّمِ ﴾ اللہ آپ کا گھر نزدیک ہے نماز ہی پڑھتے رہیں، اللہ آپ کا گھر نزدیک ہے اللہ
آپ کا گھر نزدیک ہے آپ کے سامنے آ کر رہ ئیں گے، اب گھر مسجد کے نزدیک ہے لیکن
مسجد میں کبھی آیا ہی نہیں کبھی مسجد میں آنے کی توفیق ہی نہیں ہوئی کہتا ہے مولویوں نے کیا شور
مچایا ہوا ہے ہر وقت اذانیں ہی اذانیں ابھی تو نماز پڑھ کر آئے ہیں اے لوگو دنیا والو! جناب
خلیل اللہ علیہ السلام کی دعائیں التجائیں اور درخواستیں کہتے ہیں ﴿ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ﴾ اللہ
آپ کا گھر نزدیک ہے نماز کی ادائیگی ہوتی رہے گی اللہ میری دوسری دعا اور التجاء یہ ہے
﴿ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ ﴾ اللہ لوگوں کے دلوں میں اس گھر کی محبت
پیدا کر دے لوگوں کے دلوں میں اس گھر کا پیار ڈال دے پیار ہے کیوں بھئی؟ اُس گھر کا پیار
ہے؟ اللہ جی ہم اُڑ کر ہی چلے جائیں اللہ ہمیں پر ہی لگا دے اللہ ہمیں وہاں جھاڑو دینے کے
لیے ہی رکھ لو یہاں بھی کبھی کبھی دے دیا کرو مسجد میں بھی دے دیا کرو میرے آقا علیہ السلام نے کیا
فرمایا میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا بیت اللہ تو وہی ہے لیکن یہ جو مسجدیں ہیں بیت اللہ کی بیٹیاں
ہیں یہ بیت اللہ کی بیٹیاں ہیں بیٹیوں کا بھی خیال رکھا کرو ان کی بھی جناب صفائی کیا کرو اس
کا بھی خیال کیا کرو اُس کا تم خیال کرو عرش والا تمھارا خیال کرے گا فرمایا ﴿ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً
مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ ﴾ چوتھی میری دعا یہ ہے ﴿ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ ﴾ یا اللہ
یہاں کھیتی باڑی تو ہو نہیں سکتی اللہ پتھریلا علاقہ ہے یہاں کھیتی باڑی کا تو نام ونشان نہیں پر یا
اللہ ان کو پھلوں کا رزق عطا فرما دے یہ پھل کھا کھا کر ہی زندگی بسر کر لیں اور ساتھ یہ فرمایا ﴿
لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ﴾ اللہ تا کہ آپ کا شکریہ ہی ادا کرتے رہیں جو بندہ شکریہ ادا کرتا ہے تا

اُس عرش والے کا فیصلہ ہے اعلان ہے کہ جس نے میرا شکریہ ادا کیا میں اُسے اور دوں گا جس نے میرا شکریہ ادا کیا میں اور دوں گا میرا شکریہ ادا کرنے والے میں تمہیں بے حساب دوں گا تمہیں حساب کرنے کی بھی ضرورت نہیں اللہ ہمیں تو اپنا کا شکریہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمادے۔آمین۔جناب خلیل اللہ واپس تشریف لے آئے ماں حاجرہ علیہا السلام اسماعیل علیہ السلام چھوٹا سا بچہ ہے ارے جناب اُن کے حالات کیا ہوئے آگے چل کر عرض کروں گا ان شاء اللہ بات آرہی ہے لیکن پھر ایک وقت آیا جناب خلیل اللہ علیہ السلام ملنے گئے اللہ کا حکم آیا کہ جناب کو ذبح کردو یہ بھی اپنے وقت پر بات آئے گی پھر جناب ایک وقت آیا ماں فوت ہو گئیں کون؟ ماں ہاجرہ علیہا السلام فوت ہو گئیں وہاں آہستہ آہستہ بسیرا لوگ آتے گئے آگے گئے جہاں کنواں ہوتا، وہاں پرندے آتے جہاں پانی ہو وہاں پرندے آتے ہیں لیکن جناب یہاں تو نام ونشان ہی کوئی نہیں تھا یہ پھر عرض کروں گا کہ یہاں پانی آیا تو آیا کیسے؟ پھر جناب کچھ عرصہ گزرا جناب خلیل اللہ علیہ السلام گئے بیٹا جوان ہوا ہے شادی ہو گئی وہاں جناب جو کنبہ آیا قافلہ آیا ان میں شادی ہو گئی تو جناب خلیل اللہ علیہ السلام پہنچے تو جناب اسماعیل علیہ السلام گھر نہیں ہیں باہر شکار پر گئے ہیں دروازہ کھٹکھٹایا ہے بہو شریف اندر سے نکلی کون ہے، میں ابراہیم علیہ السلام میرا نام ہے مسافر ہوں اور دور سے آیا ہوں کہتی ہے اچھا، پوچھتے ہیں اسماعیل علیہ السلام کہاں ہے جی باہر گیا ہے سفر پر شکار کرنے گیا ہے تمہارے حالات کیسے ہیں؟ بس حالات کیسے ہونے ہیں جی مر گئے ہیں برباد ہو گئے ہیں یہ ہو گیا ہے وہ ہو گیا ہے لے آتا ہے تو کھا لیتے ہیں اگر نہیں لاتا تو سو جاتے ہیں ہیں بابا نے باتیں سنیں اور بابا جاتے جاتے کہہ گیا کہ جناب اسماعیل علیہ السلام جب گھر آئے تو میرا اسلام دینا اور ساتھ کہنا بابا آیا تھا اور وہ کہہ گیا تھا کہ گھر کی چوکاٹھ تبدیل کر لو یہ تمہارے قابل نہیں، کونسی چوکاٹھ؟ بہو شریف، آج بھی ڈھونڈتے ہیں نا، کہ بیٹا اکیلا ہی اکیلا ہو اور باپ جو ہے چارپائی پر ہی پڑا ہے اور ساس جو ہے بولنے سے عاجز ہو وہاں میں نے بیٹی کا نکاح کرنا ہے اللہ اللہ۔جس وقت گھر واپس آئے جہاں سے نبی گزر جائے جہاں سے

نبی گزر جائے جہاں نبی آجائے یہاں یہ نہیں، یہاں ایک پڑھ رہا ہے نا، جو کہتا ہے مجھے رب نے وزیر اعظم بنا دیا ہے رب نے مجھے وزیر اعظم بنا دیا ہے رب کی طرف سے تو اجازت مل گئی ہے، تو پھر اب کون سی کسر رہ گئی ہے ظالم اے بے وقوف اب پیچھے کیا رہ گیا ہے جس کو رب نے بنا دیا ہوا سے تو چھلانگ لگا کر وزیر اعظم کی کرسی پر بیٹھ جانا چاہیے معلوم ہوا کہ تمھارا رب پر اعتماد ہی نہیں جھوٹ بولتے ہو کہ تمھیں رب نے بنا دیا ہے جب رب نے وزیر اعظم بنا دیا ہے تو پھر لوگوں کے ووٹوں کی ضرورت ہی نہیں رہتی، جھوٹ پر جھوٹ بولتے جا رہے ہو اللہ اس پاگل کو بھی ہدایت نصیب فرما دے۔ آمین۔ پر مشکل لگتی ہے جب بندہ اتنا ہی پاگل ہو جائے پھر ہدایت بھی کہتی ہے کہ میں نے اس کے پاس کیا لینے جانا ہے۔ اللہ اللہ۔ جس وقت جناب اسماعیل علیہ السلام واپس آئے آکر جناب دیکھا خوشبو آئی لگتا ہے نبی آیا ہے بیوی سے پوچھا کہ لگتا ہے کہ آج اللہ والے کا بسیرا ہوا ہے فرماتے ہیں کیا ہوا کوئی آیا تھا ایک بوڑھا سا آیا تھا غصے سے بولی بوڑھا سا آیا تھا اس طرح کہہ گیا ہے اخیر پر تمھیں سلام دے گیا ہے ساتھ کہتا ہے کہ چوکاٹھ بدل دو کہہ گیا ہے چوکاٹھ بدل دو؟ بی بی سلام علیکم۔ وہ میرا باپ تھا چوکاٹھ اس لیے بدلنی تھی کہ تم میرے قابل نہیں لوگو میرے قابل نہیں قابل کیوں نہیں کہ اس لڑی سے جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے کہ ایسی ناشکری عورت وہ اسماعیل علیہ السلام کی بیوی نہیں بن سکتی چوکاٹھ تبدیل ہو گئی کچھ عرصہ گزرا پھر شادی ہوئی شادی ہونے کے بعد پھر خلیل اللہ جناب پھر چکر لگایا کہ اسماعیل علیہ السلام کو مل آؤں لوگو بیٹا اگر بیٹا بن جائے اولاد اگر اولاد بن جائے تو والدین بھی سمجھتے ہیں کہ میرا اولاد کے بغیر گزارہ نہیں اگر اولاد ہی نہ ہو بیٹے ہی پیدا ہوں کہتے ہیں دفع کرواسے اس سے تو میں ایسے ہی اچھا تھا یہ کیا چیز ہے جس نے مجھے ہر موڑ پر دکھ ہی دیا ہے جناب خلیل اللہ علیہ السلام کا دل کیا کہ میں اسماعیل علیہ السلام کو مل آؤں جس وقت سواری جا کر دروازے پر کھڑی ہوئی تو دروازہ کھٹکھٹایا ہے اندر سے نکلنے والی نکلی اُس نے کہا باباجی کہاں سے آئے ہو بڑی دور سے آیا ہوں اس نے کہا جی آئیں تشریف رکھیں کپڑے صاف کیے بی

بی نے کپڑے صاف کیے مٹی لگی ہوئی ہے اُس نے کپڑے صاف کیے پانی گرم کر کے لے آئی کہتی ہے پہلے اپنا منہ ہاتھ دھولیں پہلے منہ ہاتھ دھلایا ہے بٹھایا ہے بٹھانے کے بعد جو کچھ تھا پیش کیا ہے پیش کرنے کے بعد پوچھا اسماعیل علیہ السلام کہاں ہے کہتی جی اسماعیل علیہ السلام باہر سفر پر شکار پر گئے ہوئے ہیں پھر بھی ملاقات نہیں ہوسکی بس ملاقات کا اتنا ہی وقت ہوتا تھا اگر ملا گیا ہے تو مل گیا ہے اگر نہیں ملا تو واپسی کا ٹکٹ مل گیا ہے تو جناب اسماعیل علیہ السلام ذبیح اللہ کی بیوی فرماتی ہے جی شکار پر گئے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ حالات کیا ہیں جی اللہ کا بڑا ہی شکر ہے اللہ کی بری ہی رحمتیں ہیں اللہ کی بڑی ہی برکات ہیں رب کی بڑی ہی مہربانیاں ہیں وہ دیتا جا رہا ہے ہم کھاتے جا رہے ہیں ہر وقت برکتوں اور رحمتوں کے چھینٹے برس رہے ہیں جو ملا جیسے ملا کھایا آگے چل دیے تو جاتے جاتے فرماتے ہیں جب اسماعیل آئے تو اسے میرا سلام کہنا اور کہنا چوکاٹھ تبدیل نہ کرے یہ تیرے قابل ہے اے لوگو! بیوی اگر بیوی بن جائے میرے آقا علیہ السلام نے کیا فرمایا ہے میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا ہے اگر دنیا میں فرمانبردار بیوی مل جائے تو جنت ہے نہیں تو عذاب ہی ہوتا ہے ہر وقت کڑ کڑ لگی رہتی ہے جب گھر آتا غصے سے یہ بولتا ہے اُس نے جب بھی گھر آنا ہے ماتھے پر بل ڈال لینے ہیں جب خاوند گھر آئے تو بیوی خوش اخلاقی سے ملے تو خاوند کی تھکاوٹیں دور ہو جاتیں، اب سات وٹ چڑھائے ہوتے ہیں اللہ ہی اللہ ہے لوگو فرمایا اُسے کہہ دینا کہ یہ چوکاٹھ تیرے قابل ہے اور اسے تبدیل نہ کرے اللہ اللہ، پھر عرصہ گزرا رب کا حکم آیا فرمایا سوہنے خلیل اللہ علیہ السلام اب آخری بات ہے۔ اور وہ بھی جناب میرا حکم سمجھتے ہوئے اُس کو بھی پورا کردو اللہ جی وہ کیا ہے فرمایا وہ جو میں نے آسمان سے بات اُتاری تھی نا کہ نوح علیہ السلام کا عذاب آیا تو وہ بیت اللہ وہ بیت اللہ نہیں رہا ختم ہو گیا میں چاہتا ہوں کہ اس کی چار دیواریاں آپ بنا دو اے لوگو آج بھی جو معمار ہیں تعمیر کرنے والے وہ اگر ابراہیم علیہ السلام کی سنت کے مطابق تعمیر کریں تا نیت صاف کر کے اُسے بڑا اجر ملے جناب خلیل اللہ علیہ السلام تعمیر کرنے لگ پڑے جناب اسماعیل علیہ السلام ذبیح اللہ، پتھر لانے لگ پڑے رب کی کوٹھی

بننے لگی جس وقت رب کا مکان بننے لگ پڑا ہے تعمیر مکمل ہو گئی اور جناب خلیل اللہ اے لوگو گھر بنا رہے ہیں بیت اللہ اور تعمیر رکنے والے خلیل اللہ علیہ السلام ہیں مزدوریاں کرنے والے اسماعیل ذبیح اللہ ہیں اب رب کا مکان بیت اللہ تعمیر ہو گیا ہے اور جناب خلیل اللہ کو حکم ہوا ہے اے میرے خلیل اللہ علیہ السلام آگے تو میں کہے جاتا تھا آپ مانے جاتے تھے اب آپ کہتے جاؤ میں مانتا جاتا ہوں اللہ پانچ سات فلائی کوچیں دے دیں اللہ ہینو گاڑیاں دے دو اللہ ریل بازار میں دوکانیں مل جائیں اللہ پانچ سات مربعے مل جائیں جناب خلیل اللہ علیہ السلام کی تھکاوٹیں دور ہو جائیں ارے سارے دکھ بھول جائیں اتنا کچھ مل جائے اتنی دعا کرتے جائیں گے نا، نا، نا جناب خلیل اللہ علیہ السلام نے کیا مانگا ہے اے عرش والے رب! مجھے آپ نے حکم دیا میں نے آپ کا گھر بیت اللہ بنایا ہے اور آپ میرے رب ہیں آپ میرے اللہ ہیں میں آپ کا خلیل اللہ علیہ السلام ہوں یہ میرا بیٹا ذبیح اللہ علیہ السلام ہے اب آپ سے مانگ رہے ہیں ﴿رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ (البقرة: ۱۲۹) خلیل اللہ علیہ السلام دعائیں مانگنے والا ہے اللہ آمین ذبیح اللہ ہے اللہ آپ کا گھر بیت اللہ تعمیر کرنے والے ہیں اللہ ہم آپ سے مانگنے والے ہیں یا اللہ یہاں ہم آپ سے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم مانگ رہے ہیں وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم جو عالم رواح میں ہم سے وعدہ لیا تھا وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس مقام پر عطا فرما ﴿رَسُولًا مِّنْهُمْ﴾ رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہو اور ان میں سے ہو اللہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہو اور ان میں سے ہو ﴿رَسُولًا مِّنْهُمْ﴾ ان میں سے ہی ہو کسی کا باپ لگتا ہو کسی کا بیٹا ہو کسی کا بھتیجا ہو کسی کا جناب پوتا ہو اِن میں سے ہی ہو ﴿يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ﴾ اللہ اُس کا کام کیا ہو اللہ آپ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر لوگوں کو سنائیں۔۔ ﴿وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ﴾ اللہ آپ کی حکمت و دانائی لوگوں کو سکھائے ﴿وَيُزَكِّيهِمْ﴾ یا اللہ وہ ظاہری طور پر بھی پاک کرے اور باطنی طور پر بھی پاک کرے اللہ کیوں؟ ﴿إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ اللہ آپ سے کیوں مانگتے ہیں آپ

غالب حکمت والے ہو اللہ کریم یہ آپ کا گھر تعمیر ہو گیا ہے فرمایا اب ایسے کرو اعلان کر دو کہ لوگو اللہ کا گھر تعمیر ہو گیا ہے اس کی زیارت کے لیے آجاؤ، اللہ زیارت کے لیے لوگوں سے اعلان کریں، یہاں تو کوئی بندہ نظر نہیں آتا تو لوگوں کو کیسے اعلان کریں اللہ دور دور تک تو پرندہ نہیں آتا اللہ آپ کا اعلان ہے کہ اعلان کر دیں کہ اللہ کے گھر کی زیارت کرو اللہ کس سے اعلان کریں فرمایا سوہنیا ((عليك الاذان و عليك البلاغ)) تمھارا کام ہے اعلان رکنا تمھارا کام ہے اذان دینا تمھارا کام ہے ابتداء کرنا ((وعليك البلاغ)) میرا کام ہے پہنچا دینا وہ جو دنیا میں بھی نہیں آئے وہ بھی کہیں گے لبيك لبيك وہ جتنی بار ایك لبيك کہتے جائیں گے میں ان کو اتنی بار بیت اللہ کی زیارتیں کرواتا جاؤں گا لوگو یہ نتیجہ اور رزلٹ نکلا ہے اور پوری زندگی مصیبتوں اور آزمائشوں میں ایک ایک واقعہ میں اگر غور کیا جائے جناب خلیل اللہ علیہ السلام کا ایک ایک واقعہ پر اگر غور کیا جائے تو حقیقت یہ ہے کہ دل کانپ جاتا ہے یارو آگ سے بھی نکل آیا ہے یارو بیٹا اتنے عرصے بعد ملا ہے یارو اُسے ذبح کرنے کا حکم مل گیا ہے ذبح بھی کر دیا تھا ہائے یہ سارے کام کرنے کے بعد پھر اللہ نے جو مقام عطا فرمایا ہے اُس پر ذرا غور کرو یارو وہ مقام آج ان دس دنوں میں جو اگلے ذوالحجہ کے دس دن آرہے ہیں یہاں ہر ایک کی زبان پر اگر بولی ہوگی تو خلیل اللہ کی ذبیح اللہ اور ماں ہاجرہ علیہم السلام کی ان تین بندوں کی محنتیں کوششیں امتحان آزمائشوں کا یہ نتیجہ نکلا ہے اللہ نے پھر مقام عطا فرمایا ہے اگلہ جمعہ جو، اُنھوں نے کہا وہ عرض کروں گا اللہ سے دعا ہے اللہ دنیا بھی بہتر کر دے اور آخرت بھی بہتر کر دے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نیک عورتیں

﴿ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ﴾ (آل عمران: ۳۷)

حمد و ثناء کبریائی بڑھائی اُس خالق کائنات اللہ احکم الحاکمین کے لیے ہے جس خالق و مالک نے اس پوری کائنات کا نظام آپ خود پیدا فرمایا ہے لا تعداد اور بے شمار درود و سلام سرور کائنات سردار انبیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفی ﷺ کی ذات اقدس پر۔

اللہ والو رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ اپنی رحمتیں اور برکتیں سمیٹتا سمیٹتا آہستہ آہستہ ہم سے رخصت ہو رہا ہے دل میں اس طرح کی بے چینی محسوس ہوتی ہے کہ جیسے ہمارا بہت گہرا عزیز ہم سے رخصت ہو رہا ہے اور بندہ اپنے عزیز کو رخصت کر کے پریشان سا ہو جاتا ہے ایسے محسوس ہو رہا ہے کہ جیسے ہم سے کوئی انوکھی اور نرالی سی چیز جا رہی ہے بڑی رحمتیں تھیں اللہ کی برکات کا نزول ہو رہا تھا اور ہر وقت رب کے ساتھ ہی لگاؤ لگا تھا مسجد میں جلدی آنا مسجد میں نماز پڑھنا ان بندوں نے بھی جنھوں نے کبھی پڑھی نہیں تھی ٹوپیاں سروں پر رکھ لی تھیں ہاتھوں میں تسبیح پکڑی تھی جن کو بالکل ہی خیر سے مہریں لگی ہیں وہ تو نہیں نا آسکتے اللہ اللہ۔ جن کے دلوں میں رب کا تھوڑا سا خوف اور ڈر تھا، نا وہ ٹوپیاں لے کر پھر رہے تھے اور احترام کرتے تھے اس رمضان کا احترام اللہ ہم سب کی محنتیں قبول فرمائے۔ آمین۔ میں نے جو چند باتیں آج کرنی ہیں وہ صرف عورتوں کی ہی کرنی ہیں کہ پہلے دور کی عورت اور آج کے دور کی عورت اب تو عورتیں ڈیزائن دار پہلے جو عورت تھی نا وہ اور انداز کی عورت تھی پاس بیٹھی ہے اور پاس آٹھ سال کا بیٹا لیٹا ہوا ہے اور حرم میں بیٹھی ہے سامنے بیت اللہ ہے اللہ مجھے اور تمھیں دیکھنے کی توفیق عطا فرمادے۔ آمین۔ پھر حرم میں بیٹھنا پھر بیت اللہ کی زیارت کرنا پھر

بیت اللہ کو دیکھنا، بیت اللہ کی طرف دیکھنا بھی عبادت ہے ایک بیت اللہ کی طرف دیکھنا عبادت ہے ایک ماں باپ کی طرف دیکھنا عبادت ہے بیت اللہ کی طرف دیکھنا بھی عبادت اور والدین کی طرف دیکھنا بھی عبادت، اب تو لڑکے ڈروائی شکلوں سے والدین کی طرف دیکھتے ہیں کیوں جی، ماں بیٹھی ہے اور پاس آٹھ نو سال کا بیٹا نابینا ہے علاقے کے وقت کے حکیم طبیب ڈاکٹر آنکھوں کا علاج کرنے والے وہ کہتے ہیں جس بیماری سے اس کی آنکھیں ضائع ہوئی ہیں اب اس کی بینائی واپس نہیں آسکتی جو ماں ہے ناماں وہ کیا کہتی ہے بیت اللہ کی طرف اشارہ کر کے کہتی ہے اے اس گھر کے مالک اس کو آنکھیں تو عطا فرما اس کو حافظ قرآن میں خود بناؤں گی میں نے کہا حکمتوں والے اے ڈاکٹری کا کورس کرنے والو اپنے آپ کو طبیب سمجھنے والو تمہاری حکمتیں وہاں جواب دے دیتی ہیں تمہاری ڈاکٹری وہاں جواب دے دیتی ہے جہاں جناب ماں دعا کرے رب موڑتا ہی نہیں اور پھر ماں کہاں بیٹھی ہے سامنے بیت اللہ ہے اور بیت اللہ کی طرف اشارہ کر کے کہتی ہے اے اس گھر کے مالک اس کو آنکھیں تو عطا فرما اسے حافظ قرآن میں خود بناؤں گی اللہ اللہ، دعا کر کے ماں بھی سو گئی اور جس وقت صبح سحری کی اذان ہوئی پھر موذن بھی حرم کا بیت اللہ کا اذان دینے والا ہے اور اذان دینے والا کیا اعلان کر رہا ہے کہتا ہے ((حی الصلاۃ حی الفلاح)) اے لوگو اُٹھ جاؤ تہجد کا وقت ہو گیا ہے تہجد کی نماز ادا کر لو اور پھر صبح کے وقت کی نماز صبح کی نماز پھر سحری کے وقت کا قرآن پڑھنا مولا اعلان کر رہے ہیں ﴿اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ۝ وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝﴾ (بنی اسرائیل: ۷۹، ۷۸)

صبح سحری کے وقت کا اذان دینے والا کہتا ہے اُٹھ جاؤ تہجد کا وقت ہو گیا ہے اور تہجد کی نماز پڑھ لو، نا، ماں نے جلدی سے نابینا بیٹے کو اُٹھایا ہے اے میرے نابینا بیٹے اُٹھو تہجد کی نماز کا وقت ہو گیا ہے تہجد کی نماز ہی ادا کر لو بیٹا جلدی سے اُٹھا ہے وہ جناب تہجد کی نماز کی تیاری

شروع کرنے لگا اُس نے آنکھیں مسلیں اللہ نے اُن کی بینائی واپس دے دی ہے میں نے کہا ماں رب سے مانگے رب موڑتا ہی نہیں ماں دعا کرے رب موڑتا نہیں ماں دعا کرے تو سچی ماں دعا کرے رب رَد ہی نہیں کرتا ماں اولاد کے لیے دعا مانگا کروائے میری ماں بہن، ماں اولاد کے لیے دعائیں مانگا کرو اللہ تمھاری دعا کو قبول کرلیا کرتا ہے پھر اُس ماں نے اس بچے کو حافظِ قرآن ہی نہیں بنایا پھر اُس ماں نے اس بچے کو حافظِ حدیث ہی نہیں بنایا اُس کی تربیتیں اسی انداز سے فرمائیں اس انداز سے کیں ہیں ایک وقت آیا ہے ماں کی دعا کام کرگئی ماں کی التجاء کام کرگئی بیٹا ایسا بن گیا بڑا ہو کر اُس نے محنت کی ہے کوشش اور کاوش کی ہے اللہ کے نبی ﷺ کے فرمانوں کو اکٹھا کیا ہے نبی ﷺ کے فرمانوں کو اکٹھا کرتے کرتے اللہ کے قرآن کے بعد اگر کوئی نبی ﷺ کے فرمانوں کی سچی کتاب ہے وہ اس بچے کی ہے جس کے لیے ماں دعائیں کررہی ہے وہ بیٹا حافظِ حدیث ہی نہیں بنا وہ بیٹا پھر امام المحدثین بن گیا ہے وہ بیٹا پھر رئیس المحدثین بن گیا ہے اُس نے اپنی کتاب کا نام صحیح البخاری رکھا ہے اللہ اللہ۔ پھر میں کیوں نہ کہہ جاؤں پہلے والی ماں اور رب والی ماں میں بڑا ہی فرق ہے زمین و آسمان کا فرق ہے آؤ نا ایک اللہ والی بیٹھی ہوئی ہے حجرے میں بند ہے اور حجرے کی چابی جناب زکریا پیغمبر علیہ السلام کے پاس ہے یہ قصے تم نے بار بار سنے ہیں بار بار تذکرے آئے ہیں ان بار بار تذکرے کرنے کا مقصد کیا ہوتا ہے کہ جناب تمھارے دل میں ہریالی آجائے تمھارا ایمان زیادہ مضبوط ہو جائے اور تم بھی تھوڑا تھوڑا اپنی اولادوں کو اسی طرف لے کر آجاؤ یہ بی بی حجرے میں بند ہے اور تالے کی چابی جناب زکریا پیغمبر علیہ السلام کے پاس ہے اور جناب زکریا پیغمبر علیہ السلام نے ایک دن تالا کھولا ہے دروازہ کھولا اور دیکھا کہ بی بی کے پس بے موسم پھل پڑے ہیں اور بے موسم پھل دیکھ کر بی بی سے فرماتے ہیں ﴿يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا﴾ (آل عمران: ۳۷) اے مریم صدیقہ علیہا السلام یہ پھل کہاں سے آئے ہیں ان کا تو موسم بھی نہیں موسم کے علاوہ ان کا تو یہ علاقہ بھی نہیں چابی تو میرے پاس ہے کسی اور کو یہاں آنے کی اجازت

بھی نہیں اے مریم صدیقہ علیہا السلام یہ پھل کہاں سے آئے ہیں تو فرماتی ہیں ﴿قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ﴾ (آل عمران: ۳۷) اے مجھ سے سوال کرنے والے چابیاں تو آپ علیہ السلام کے پاس ہیں اور مجھ سے پوچھ رہے ہو دروازے تو آپ علیہ السلام نے کھولے ہیں اور مجھ سے پوچھ رہے ہو دینے والا تو ایک ہی ﴿قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ﴾ یہ تو مجھے اللہ کی طرف سے آئے ہیں یہ تو مجھے رب نے بھیجے ہیں یہ تو عرش والے نے بھیجے ہیں اور میرا عرش والا ایسا ہے اُسے چابیاں لگانے کی ضرورت؟ اُسے دو دروازے کھولنے کی ضرورت؟ اُسے جناب دروازے کھول کر اندر آنے کی ضرورت ہی نہیں وہ تو بند حجروں میں بند تالوں میں، بند دروازوں میں بھی دے سکتا ہے اور وہ کیسی ذات ہے ﴿إِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ (آل عمران: ۳۷) ایک اور وقت آیا ہے اس بی بی پر وقت آ گیا ہے بی بی مریم صدیقہ علیہا السلام جوانی کی منزلیں طے کرتے کرتے ایک مقام پر پہنچ گئیں اور اُدھر ایک آنے والا آ گیا ہے جب آ کر اس کے پاس کھڑا ہو گیا ہے تو بی بی مریم صدیقہ علیہا السلام کہتی ہیں اگر تم متقی پرہیز گار ہو تو یہاں سے چلے جاؤ ہم ایسے کاموں والے ہیں اور بی بی سے کہنے لگا اے بی بی میں تو خود نہیں آیا مجھے تو رب نے بھیجا ہے ﴿قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ لِأَهَبَ لَكِ غُلَامًا زَكِيًّا﴾ (مریم: ۱۹) بی بی میں تو رب کا بھیجا ہوا آیا ہوں میں تو اپنے آپ آیا نہیں کرتا مجھے تو رب نے ایک پیغام دیا ہے وہ پیغام تمھیں پہنچانے آیا ہوں اللہ تمھیں ایک بیٹے کی خوشخبری دینے لگا ہے بی بی حیران ہو کر کہتی ہے مجھے بیٹا کیسے ہوگا ﴿لَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ وَلَمْ أَكُ بَغِيًّا﴾ (مریم: ۲۰) اے مجھے بیٹے کی خوشخبری دینے والے مجھے بیٹے کی خوشخبری سنانے والے مجھے کیسے بیٹا ہوگا آج تک مجھے کسی مرد نے ہاتھ نہیں لگایا اور نا ہی میں فحشہ اور بدکار ہوں مجھے کیسے اولاد ہوگی ﴿لَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ وَلَمْ أَكُ بَغِيًّا﴾ (مریم: ۲۰) اور وہ جو آیا ہے وہ کیا کہتا ہے ﴿قَالَ كَذٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَلِنَجْعَلَهُ آيَةً لِلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِنَّا وَكَانَ أَمْرًا مَقْضِيًّا﴾ (مریم: ۲۱) اے بی بی میرا کام تو پیغام پہنچانا تھا میں تو پیغام دینے

آیا تھا وہ جانے اور اُس کا کام جانے وہ جانے اور تم جانو مجھے نہیں پتہ کہ کیسے ہو گا لیکن ایک بات یاد رکھنا ﴿هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ﴾ جس نے مجھے پیغام دے کر بھیجا ہے اس کے لیے یہ کام مشکل نہیں اللہ اللہ۔ پھر جب بی بی یہ وقت آیا، تا تو بی بی کہتی ہے ﴿قَالَتْ يٰلَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا﴾ (مریم: ۲۳) ہائے افسوس اس وقت کے آنے سے پہلے میں مر کیوں نہیں گئی میں اس وقت کے آنے سے پہلے مرگئی ہوتی میرا نام ونشان مٹ گیا ہوتا میرے برادر میرے بھائی پھر اللہ کی آواز آئی فرمایا ﴿فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِيْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّاo وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّاo فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا فَقُوْلِيْٓ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّاo﴾ (مریم: ۲٤ تا ۲٦) ایک ایک لفظ پر ذرا غور فرماؤ اللہ فرما رہے ہیں بی بی گھبرانے کی ضرورت نہیں میں عرش والا جو موجود ہوں وہ کہتی ہے عرش والے رب کیوں نہ گھبراؤں جب برادری کے پاس جاؤں گی تو کیا منہ لے کر جاؤں گی برادری نے تو مجھے جینے ہی نہیں دینا فرمایا پانی کا چشمہ میں نے تمھارے لیے جاری کر دیا ہے اور سوکھا تنا کھجور کا ہلا دینا میں اس سے تروتازہ کھجوریں اتار دوں گا پھر ﴿فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا﴾ فرمایا کھجوریں کھاتی جاؤں چشمے کا پانی پیتے جاؤ اور بیٹے کی طرف دیکھ کر آنکھیں ٹھنڈی کیے جاؤ وہ کہتی ہے مجھے آگے کی فکر لگی ہوئی ہے آپ کہتے ہو آنکھیں ٹھنڈی کرتی جاؤ اللہ اللہ۔ اللہ فرماتے ہیں بی بی میں نے اگلا انتظام بھی کیا ہوا ہے جب قوم تمھارے پاس آئے قوم تم سے سوال کرے تب پھر یہ کہہ دینا میں نے تمھاری بے ہودہ باتوں کا جواب ہی نہیں دینا میں نے رب کے لیے روزے کی نذر مانی ہوئی ہے اور روزے میں بے ہودہ باتیں نہیں کیا کرتے اللہ فرماتے ہیں ﴿فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْـًٔا فَرِيًّا﴾ (مریم: ۲۷) اے مریم علیہا السلام یہ کیا کر آئی ہو نہ تمھارا باپ ایسا نہ تمھاری ماں ایسی اور تم نے یہ کیا کر دیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں بی بی تم

زبان سے چپ ہو اپنا اشارہ بیٹے کی طرف کر دو آگے میں خود سنبھال لوں گا اللہ اللہ۔ پھر بیٹا بولا اور بیٹا بول کر کہتا ہے ﴿قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰنِیَ الْكِتٰبَ وَ جَعَلَنِیْ نَبِیًّاۙ ۝ وَّ جَعَلَنِیْ مُبٰرَكًا اَیْنَ مَا كُنْتُ وَ اَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَیًّا ۝ وَّ بَرًّۢا بِوَالِدَتِیْ وَ لَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا ۝﴾ (مریم: ۳۰ تا ۳۲) اللہ اللہ۔ اے میری ماں کی طرف اشارہ کرنے والو میں تو اللہ کا بندہ ہوں ابھی میں دنیا میں آیا نہیں اللہ نے مجھے کتاب بھی دے دی ہے اور ساتھ نبی بھی بنا دیا ہے تو میرے عرض کرنے کا مقصد یہ ہے ایک اور دو عورتیں کھڑی ہیں اور عورتوں کے پاس ایک بندہ پہنچ رہا ہے اور جس وقت بندہ پہنچا اور پہنچ کر ان عورتوں سے مخاطب ہوتیا اور عورتوں سے کہتا ہے ﴿وَ لَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْیَنَ وَجَدَ عَلَیْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ یَسْقُوْنَ ۚ وَ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَیْنِ تَذُوْدٰنِ ۚ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ؕ قَالَتَا لَا نَسْقِیْ حَتّٰی یُصْدِرَ الرِّعَآءُ ٚ وَ اَبُوْنَا شَیْخٌ كَبِیْرٌ﴾ (القصص: ۲۳) اس کا ترجمہ سن لو

موسیٰ علیہ السلام کیانی تسی اکلیاں
نے مال چراون آئیاں
پردے وچوں روکر بولیاں
شعیب نبی علیہ السلام دیاں جائیاں
اگے آندا سی نال اساڈے ای
اوئے ساڈا باپ پیارا
موسیٰ کیا نی ہن کیوں نئی آندا
تواڈا باپ پیارا

تو شعیب علیہ السلام کی بیٹیاں بول کر کہتی ہیں۔

باپ ہے ساڈا بڈھا ہویا
تے ویر نہ ساڈا کوئی
تاں اسی گھر توں باہر آئیاں
اے مجبوری ہوئی

اے لوگو دنیا والو شعیب علیہ السلام نبی کی بیٹیوں نے اپنے حالات بتائے اور موسیٰ علیہ السلام کلیم اللہ نے اُن کی بکریوں کو پانی پلا دیا اور پانی پلا کر خود ایک درخت کی چھاؤں میں بیٹھ گئے ہیں کہتے ہیں یا اللہ مجھے روٹی چاہیے میں روٹی کا سوالی فقیر اور محتاج آپ کے دروازے پر آیا ہوں اللہ فرماتے ہیں ذرا اُدھر تو نظر دوڑاو نا ﴿فَجَآءَتْهُ إِحْدٰىهُمَا تَمْشِيْ عَلَى اسْتِحْيَآءٍ قَالَتْ إِنَّ أَبِيْ يَدْعُوْكَ لِيَجْزِيَكَ أَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ قَالَ لَا تَخَفْ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ﴾ (القصص: ٢٥) تفصیل میں، میں اس لی نہیں جاتا میں تمھارا زیادہ ٹائم نہیں لینا چاہتا میرے ویر میرے بھائی آؤ تمھیں ایک اور مقام پر لے چلوں ایک اللہ والی آدھی رات کا وقت ہے صبح سحری کا وقت ہے اُٹھی ہے اور اُٹھ کر اپنی بیٹی کو آوازیں دے رہی ہے میری بیٹی اُٹھو بکریوں کا دودھ دولو اور دودھ دو کر اُس میں پانی ڈال لو اللہ اللہ۔ اور اس نے جس وقت کہا اماں پانی کیسے ڈالوں عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی حکومت ہے پانی کیسے ڈالوں ماں کہتی ہے اُٹھو پانی ڈالو کون سا عمر رضی اللہ عنہ دیکھ رہا ہے اور جو آگے سے الفاظ بیٹی کا جو جواب آیا وہ سونے کے پانی سے لکھنے والا ہے بیٹی کہتی ہے اماں اگر عمر فاروق رضی اللہ عنہ نہیں دیکھ رہا تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا رب تو دیکھ رہا ہے نا، اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اُس دروازے کے ساتھ کان لگائے ہوئے ہیں وہ پہرہ دیتے دیتے اس دروازے پر پہنچ گیا ہے اور جناب عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے کانوں سے بیٹی کی بات سن لی کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نہیں دیکھ رہا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا رب تو دیکھ رہا ہے نا، دروازے پر نشان لگایا نشان لگا کر گھر واپس آگئے صبح کا وقت تہجد کی نماز پھر صبح کی نماز پھر عدالت انصاف والی جگہ پر بیٹھ گئے اور پولیس والے

کو بلایا اور جلدی سے آ گیا اسے فرماتے ہیں جاؤ جس دروازے پر نشان لگا ہے اس گھر سے بوڑھی اماں کو لے کر آؤ پھر پولیس والوں کو ایسا کام رب دے کسی کو پکڑنا پڑ جائے اور پکڑ کر لانا پڑ جائے کیوں جی اللہ ایسے مواقع دے اللہ اللہ۔اور جناب وہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا بھیجا ہوا سپاہی ہے وہ تو انصاف کی عدالت کا بھیجا ہوا چوکیدار ہے دروازہ کھٹکھٹایا ہے تو ماں نکلی ماں کہتی ہے جوان کیسے آئے ہو جی میں خود نہیں آیا مجھے تو امیر المؤمنین نے بھیجا ہے تو اُنھوں نے فرمایا ہے بوڑھی اماں کو بلا کر لاؤ ہائے ہائے مجھے بلایا ہے پتہ نہیں کیا کہہ رہے ہیں امیر المؤمنین، جلدی سے ساتھ چل پڑی اور جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس غلام کے پاس جا کر بیٹھ گئی عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اماں میں تم سے ایک درخواست کرنے لگا ہوں اپنی بیٹی کا رشتہ میرے پوتے کے ساتھ کر دو وہ اماں کہتی ہے جناب آپ امیر المؤمنین ہم فقیر آپ رضی اللہ عنہ کا اور ہمارا جوڑ ہمارا آپ رضی اللہ عنہ کا مقابلہ نہیں آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مقابلے کی بات چھوڑو جو بات تمھاری صاحبزادی نے رات کو زمین پر کہی میں نے کانوں سے سنا ہے عمر فاروق رضی اللہ عنہ نہیں دیکھ رہا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا رب تو دیکھ رہا ہے نا،بس یہی بات مجھے لے گئی لہٰذا نکاح ہو گیا ہے اس نے اجازت دے دی اور لڑکی کا نکاح اور رشتہ ہو گیا اور جس وقت نکاح ہوا ہے نا،تو میرے بھائی مورخین پھر تاریخ دان، تاریخ لکھنے والے لکھتے ہیں اللہ نے اس لڑکی میں سے اس کوک میں سے اللہ نے ستر ولی پیدا فرما دیے ہیں یہ ہے عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی لڑی اس میں سے اللہ نے ستر والی اور آج خیر سے کیوں جی آج تو بڑا ولی تو دور کی بات ہے جو بھی پیدا ہوتا ہے ولا پیدا ہوتا ہے حالات کیسے ہیں اللہ اللہ (سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے سنہرے واقعات)

آگے ماں جو تھی نا ماں صبح سحری کے وقت اُٹھ جاتی، سحری کے وقت ٹھنڈے پانی سے وضو کرتی اور جناب نوافل پڑھتی نفل و نوافل پڑھنے کے بعد پھر جناب دودھ میں مدہانی ڈال دیتی، اب تو بنی بنائی لسی اور بنا ہوا سارا سلسلہ اور اگر ہنڈیا روٹی کرنی پڑ جائے تو وہ بھی کہتی ہے کہ ملازمہ رکھ دو بارورچی مجھ سے یہ کام بھی نہیں ہوتا ساتھ مدہانی ڈال دیتی اور ساتھ ساتھ زبان

سے پڑھتی ﴿یٰسٓ ۝ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ ۝ اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ۝ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝﴾ اُدھرلسی اور مکھن تیار ہو گیا اور ادھر یاسین مکمل ہو گئی ادھر عرش والا رب راضی ہو گیا اور ساتھ زمین پر لسی مکھن کھانے والے راضی ہو گئے اب آٹا گوندھ رہی ہے اور ساتھ زبان سے پڑھ رہی ہے ((سبحان اللّٰہ وبحمدہ سبحان اللّٰہ العظیم)) (البخار : ۷۵٦۳) ساتھ گھر کا کام کاروبار کر رہی ہے اور ساتھ زبان سے رب کے قرآن کی تلاوتیں کرتی ہیں ساتھ زبان ذکر سے تر ہو رہی ہے ساتھ گھر کے کام کاج کر رہی ہے اب مجھے تم فیصلہ دو جب ایسی غذا تیار ہو کر بچے کے پیٹ میں جائے گی وہ ولی پیدا نہیں ہوگا تو کیا ہوگا اب حالات بدل گئے اب جب حالات آئے ہیں آٹا گوندھ رہی ہے ساتھ خاوند سے کہتی ہے انڈیا لگاؤ پاکستانیوں کو تو طریقہ ہی نہیں آتا وہ بھی بٹن دباتا ہے پیدا ہی تمھاری خدمت کے لیے ہوا ہوں اگر تم ناراض ہو گئی تو میرا جینا کیسا؟ کیوں جی بٹن دبایا انڈیا لگ گیا آٹا گوندھا انڈیا سنا روٹی پکائی انڈیا سنا گھر کا کام اور کاروبار کیا انڈیا سنتے ہوئے جب ایسی غذا تیار ہو کر بچے کے پیٹ میں جائے گی نا تو وہ بڑا ہو کر ہے جمالو ہی کرے گا اس نے تمھارا بھی احترام نہیں کرنا ماں باپ کا بھی اُس نے ادب نہیں کرنا اور ماں باپ کا ادب کہاں سے ملتا ہے ماں باپ کا احترام کہاں سے ملتا ہے ماں باپ کا احترام کون کرواتا ہے والدین کا احترام کروانے والا کہاں ہے یہ مسجدوں میں اپنی اولاد کو ڈال دو گے تو یہاں سے اولاد کو پتہ چلے گا مولوی صاحب سے جو مولوی آج تمھیں اچھے نہیں لگتے، چھوڑو مولویوں کا میرے پاس نام نہ لیا کرو یہ مولوی تمھارے کام آنے ہیں میں کہتا ہوں اے لوگو دنیا والو مولوی جو ہے اُس نے تمھاری دنیا بھی بنائی تمھاری آخرت بھی بنائی اور مولوی نے تمھاری اولاد کو سمجھایا ہے اُس نے تماری اولاد کو پڑھایا ہے ﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ﴾ اللہ اللہ۔ پہلے دور کی ماں اور اب والے دور کی ماں میں کیوں بھئی کوئی فرق محسوس ہوا ہے؟ کوئی فرق ہے نا کیوں بھئی میرے بھائی یہ ایک اور آنے والا آیا ہے اللہ کے

نبی ﷺ اُس سے پوچھتے ہیں اللہ والیوں کا تذکرہ ، ایک اور آنے والا آیا ہے اللہ کے نبی ﷺ پوچھتے ہیں تمھاری کوئی شادی وادی ہوئی ہے یا نہیں ، حضور ﷺ رنگ کا کالا ہوں پھٹے ہوئے کپڑے ہیں ہمیں کون رشتہ اور نکاح دیتا ہے فرمایا ایسے کرو مدینہ گزر کر چلے جاؤ مدینہ گزر کر پہلی کھٹیا چھوڑ کر دوسری کھٹیا کا دروازہ کھٹکھٹانا اور جب دروازہ کھٹکھٹاؤ گے تو اندر سے ایک بوڑھی سی اماں باہر آئے گی اُسے کہنا مجھے پیر محمد مصطفیٰ ﷺ نے بھیجا ہے اور جس وقت جناب پیر محمد ﷺ نے کیوں بھیجا ہے جی اپنی بیٹی کا نکاح مجھ سے کر دو ، دوڑتا دوڑتا تیزی تیزی سے جیسے جمعرات والا مولوی دوڑتا ہے کیوں نکاح شادی کا وقت جو آ گیا ہے لو جناب اس مقام پر پہنچ گیا ہے دروازہ کھٹکھٹایا اندر سے بوڑھی اماں باہر آئی جوان کیسے آئے ہو ، جی میں خود نہیں آیا مجھے پیر محمد مصطفیٰ ﷺ نے بھیجا ہے میں خود نہیں آیا مجھے اُنھوں نے بھیجا ہے اُنھوں نے کہا ہے کہ اپنی لڑکی کا نکاح مجھ سے کر دو ، تم سے کر دیں رنگ دیکھا ہے ؟ ایک رشتے طے ہوا بالکل تیاری مکمل اور جس وقت وہ دن آیا تو لڑکا جناب کوئی اللہ والوں کے ساتھ بیٹھنے لگ پڑا اُس نے داڑھی کے چار بال رکھ لیے بس رکھی کیوں بال کیوں رکھے دہائی پڑ گئی اُدھر پتہ چل گیا اُنھوں نے کہا جناب ہم نے تمھیں رشتہ ہی نہیں دینا مولوی کو نہیں دینا جب ہمارا تمھارا رشتہ طے ہوا تھا تب یہ مولوی نہیں تھا تب تو دس نمبر یہ لگتا تھا ، نا اللہ اللہ۔ لوگو وہ کہتی ہے تمھارا رنگ کالا ہے پھٹے ہوئے کپڑے ہیں تکرار کر رہی ہے وہ کہتا ہے بی بی مجھے نہیں پتہ مجھے تو بھیجنے والے نے بھیجا ہے ، اچھا ، اُتنی دیر تک وہ لڑکی آ گئی جس وقت لڑکی آئی ہے نا لڑکی آ کر پوچھتی ہے اماں کس کے ساتھ تکرار کر رہی ہو وہ کہتی ہے یہ لڑکا کہہ رہا ہے میرے ساتھ اپنی بچی کا نکاح کر دو کہاں سے آیا ہے کون سا پیغام؟ تو وہ جلدی سے بول کر کہتی ہے اماں میں تو بڑے نصیب والی ہوں میں تو بڑی قسمت والی ہوں مجھے اور کیا چاہیے میرا رشتہ اور نکاح تو پیر محمد مصطفیٰ ﷺ کر رہے ہیں مجھے اور کیا چاہیے آؤ میرے بھائی اللہ کے نبی ﷺ کا لاڈلہ صحابی رضی اللہ عنہ جناب امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ گلیوں اور بازاروں میں جا رہے

ہیں جاتے جاتے ایک کٹیا کے پاس کھڑے ہو گئے اس کٹیا کے باہر ایک نوجوان بیٹھا ہوا ہے اندر سے بی بی کے رونے کی آواز آرہی ہے اور جس وقت بی بی کے رونے کی آواز سنی ہے تو اس نوجوان سے پوچھتے ہیں بیٹا کیا بات ہے جی بچہ بچی کے پیدائش کا وقت ہے اور ہمارے پاس کوئی انتظام نہیں میں تو مسافر ہوں اور امیر المؤمنین نے بھی ایسا کوئی انتظام نہیں کیا ہوا اُسے تو چاہیے انتظام کیا کرے اللہ کا لاڈلہ صحابی رضی اللہ عنہ وہاں سے واپس چل پڑا جس وقت وہاں سے واپسی ہو گئی آپ رضی اللہ عنہ نے سوئی ہوئی بیوی کو اُٹھا لیا آدمی رات کا وقت ہے اور بیوی کو؟ کیوں بھئی ، بیوی کو اُٹھا لیا اللہ اللہ ۔ اب کے حالات اگر مہمان آجائے نا مہمان آدمی رات کے وقت اگر مہمان آجائے دروازہ کھٹکا کون ہے بھئی؟ باجی میں آیا ہوں آجاؤ اندر آیا ہے جس وقت اندر آیا ہے نا بیوی کو اُٹھایا ہے اُٹھ اللہ والی روٹی پکاؤ مہمان آیا ہے ، کون آیا ہے؟ بڑی مشکل سے بولی کون آیا ہے ، جی لڑکے کا چچا آیا ہے ، چچا آیا ہے یہ تیرے پچھلے سونے ہی نہیں دیتے تمہارے سکون ہی نہیں لینے دیتے یہ آدمی رات کو آکر تنگ کرتے ہیں یہ وہ لیٹی لیٹی سوئی ہوئی نے پانچ سات صلاتیں بھیج دیں سڑی بھلی اُٹھی اُٹھ کر روٹی پکائی کہتی لو زہر کھلاؤ اسے ، ٹھیک ہے صبح اُٹھا اُٹھ رک اللہ اللہ ذکر و اذکار کیا کہتا باجی ٹھیک ہے اسلام علیکم ۔ میں تو آگے لاہور جا رہا تھا سوچا بھائی کو بھی جھنگ میں ملتا جاؤں مجھے کیا پتہ تھا آگے مارشل لاء لگی ہوئی ہے دو چار دن پھر گزرے پھر دروازہ کھٹکا کون ہے بھئی؟ کون آیا ہے ، جی میں بھائی جان تم بھی آجاؤ ، اندر بٹھایا اور جلدی سے بولا بی بی جی اُٹھو مہمان آیا ہے ، کون آیا ہے؟ لڑکے کا ماموں ، ماموں جیسے کرنٹ لگا جلدی سے اُٹھی اُٹھ رک کہتی کب آیا ہے کہتا ابھی آیا مرا ہے وہ کہتا پچھلے ولاے تو اتارو باقی بعد میں دیکھی جائے گی اُٹھ کر بیٹھ گئی کہتی بھائی کیا حال ہے ٹھیک ٹھاک ہو گھر میں سب راضی ہیں بچے ، ماں باپ پورا محلہ پڑوس یہ وہ فلاں فلاں سب راضی ، تو میں نے کہا اے میری ماں بہن جو دو چار دن پہلے مہمان آیا تھا اُس کے ساتھ بھی دو ہمدردی کے لفظ تم بول دیتی زمین پر تیرا خاوند راضی ہو جاتا عرش پر عرش والا خود

راضی ہو جاتا۔ اُم کلثوم رضی اللہ عنہا کو اُٹھایا اور کہتے چلو اللہ کو راضی کرنے کا وقت آ گیا ہے اب میرے پیچھے پیچھے چلتی آؤ خاوند نے خود اُٹھایا امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ نے جس وقت اُٹھایا اُٹھی اور امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ نے، جس وقت اُٹھایا اُٹھی اور امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ کے پیچھے پیچھے کٹیا کے پاس پہنچ گئے اور اس نوجوان سے پوچھتے ہیں اگر اجازت ہو تو میں اپنی بیوی کو اندر خدمت کے لیے بھیج دوں وہ کہتا جناب مجھے کیا چاہیے اس پردیس میں اگر مجھے ایسا موقع مل جائے اور ہمیں کوئی خادم مل جائے باہر بیٹھ گئے اور بیوی اور ندر چلی گئی تو وہ نوجوان پھر پھٹ پڑا کہتا امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ بنا پھرتا ہے امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ کا انتظام ہی کوئی نہیں اُس کے انتظام ایسے ہیں جناب اتنی دیر میں بیوی اندر سے بول کر اعلان کرتی ہے اے جناب امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس بھائی جان کو خوشخبری دے دو اللہ نے تمھیں بیٹا عطا فرما دیا ہے (سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے سنہرے واقعات) وہ تھوڑا سا کانپا کہتا جناب میں تو آپ رضی اللہ عنہ کو پہچان نہیں سکا کہ آپ رضی اللہ عنہ ہی امیر المؤمنین ہیں اے لوگو دنیا والو! اللہ والیوں کا تذکرہ کر رہا تھا اللہ والیوں کی باتیں ہو رہی تھیں اللہ والیوں کا ہی تذکرہ کر رہا ہوں اللہ کے نبی ﷺ کی لاڈلی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آ کر اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ سے اے لوگو نبی ﷺ جو ہیں فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا جب آتی ہیں تو اُٹھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں ماتھا چومتے اور پاس بٹھا لیتے بیٹیوں والے بیٹیوں سے ایسے ہی کیا کرتے ہیں جب پاس بٹھا لیا تو کیا فرماتی ہیں اللہ کے نبی ﷺ مجھے پتہ ہے علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا ہے تمھارے بابا کے پاس خادم آئے ہیں نوکر آئے ہی میں پانی کے مشکیزے اُٹھا اُٹھا کر یہ دیکھیں نشان پڑ گئے ہیں چکی چلا چلا کر میرے ہاتھوں پر نشان پڑ گئے ہیں مجھے بھی کوئی خادم اور نوکر دے دو اللہ اللہ۔ دونوں جہانوں کا سردار محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں اور آج ایسے حالات پیدا ہو جائیں وہ بیوی کو بھیجتا ہے یا میرا مطالبہ بنا کر آنا یا تم بھی نا؟ وہاں ہی رہنا پھر تم بھی گھر نہ آنا اگر تمھارے پچھلے مطالبہ نہ مانیں تو اللہ کے نبی ﷺ سے آ کر کہتی ہے مجھے پتہ چلا ہے اور اللہ کے نبی ﷺ آگے سے کیا

فرماتے ہیں فرماتے ہیں سنو فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا یہ جو نوکر آئے ہیں ملازم آئے ہی اور خادم آئے ہیں یہ لوگوں کے لیے ہیں میں لوگوں کو دے دوں گا یہ میں لوگوں کو تقسیم کروں گا تمھیں میں ایک وظیفہ بتا دوں گا صبح سے لے کر شام تک اگر تم تھکاوٹوں سے چور بھی ہوئی ہوگی تو رات کو سوتے وقت جناب یہ وظیفہ تم کر لینا اللہ تمھاری تھکاوٹیں دور کر دے گا اللہ اللہ۔ پھر فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے آگے سے اصرار نہیں کیا اور آگے جب علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچتی ہیں اور اُنھوں نے جناب آگے سے کوئی گلہ اور شکوہ نہیں کیا آج تو اتنی سیہات پر جناب یہ تو وہ ہو جائے اللہ اللہ۔ یہ جناب وظیفہ کیا ہے میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا اے فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا رات کو سوتے وقت تینتیس مرتبہ سبحان اللہ پڑھ لیا کرو، تینتیس مرتبہ الحمد للہ پڑھ لیا کرو، چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھ کر تم سو جایا کرو اللہ تمھاری ساری تھکاوٹیں دور فرما دے گا (بخاری: ٦٣١٨، مسلم: ٢٧٢٧) اللہ والی کے لیے وظیفے، اے لوگو دنیا والو یہی فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا ہے بیٹی ہیں پاس اولاد بیٹھی ہے باہر کا دروازہ کھٹکا ہے اور جس وقت باہر کا دروازہ کھٹکا ہے یہ تو کھانا کھانے لگے ہیں اور باہر کا دروازہ کھٹکا ہے کہتا ہے میں مسکین ہوں مجھے بھوک لگی ہے روٹی چاہیے ماں کہتی ہے جاؤ بیٹا ایک روٹی اُسے دے دو آؤ آج ہم دو روٹیوں سے ہی گزارہ کرلیں گے پھر روٹی کھانے لگے پھر دروازہ کھٹکا میں جناب یتیم ہوں روٹی چاہیے ماں کہتی ہے جاؤ بیٹا حسن رضی اللہ عنہ یہ روٹی بھی لے آؤ ہم ایک روٹی سے ہی گزارہ کرلیں گے پھر روٹی کھانے لگے پھر دروازہ کھٹکا یہ جناب میں قیدی ہوں اور قید سے ابھی رہا ہو کر آیا ہوں سفر بہت دور کا کرنا ہے مجھے بھوک لگی ہے روٹی چاہیے ماں کہتی ہے جاؤ بیٹا جو ایک روٹی پڑی ہے وہ بھی دے آؤ جو ہم فاقہ کرلیں گے رب کی رضا کے لیے ہم آج فاقہ کریں گے اللہ اللہ۔ صبح سحری پھر اولاد نے آگے سے یہ نہیں کہا ماں تم اچھا ہو ہمیں بھوک لگی ہے اور تم روٹیاں بانٹ رہی ہو اولاد جیسے ماں کہتی گئی اولاد مانتی گئی صبح سحری کے وقت آسمان کا فرشتہ آگیا اے میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے رات کو یہ کام زمین پر کیا ہے ہم نے اس کی ایسی

بات پر قرآن ہی بنا دیا ہے ﴿وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ۝ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ۝﴾ (الدھر: ۹،۸) اللہ آج کل کی بیویوں کو بھی اللہ والی بنا دے۔ آمین۔ جس وقت اللہ تعالیٰ والی بن جائیں گی اولادیں جناب ولی اور مجاہد پیدا کریں گی آج کل کے ڈایزائن دار مجاہد نہیں کیوں جی صحیح معنوں میں مجاہد پیدا ہوں گے اللہ ہمیں ماؤں کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فضائل مدینہ

﴿لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِo وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِo﴾ (البلد: ۱، ۲)

حمد و ثناء کبریائی بڑھائی اُس خالق کائنات اللہ احکم الحاکمین کے لیے ہے جس خالق و مالک نے اس پوری کائنات کا نظام آپ خود پیدا فرمایا ہے لاتعداد اور بے شمار درود و سلام سرور کائنات سردار انبیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات اقدس پر۔

حضور ﷺ آئے تو سب سے آخر پر لیکن مرتبہ فضیلت مقام بلندی پوری انبیاء علیہم السلام کی جماعت میں سے سب سے اعلیٰ و عرفہ حاصل کر کے دنیا سے رخصت ہو گئے انبیاء علیہم السلام کے ذمے اللہ کریم نے جو مشن فرمایا ہے کسی بھی نبی ﷺ نے اُس مشن سے روگردانی نہیں فرمائی اللہ کا پیغام اللہ کی وحدانیت کا چرچا من وعن قوم تک پہنچایا ہے اور بلکہ یہاں تک کہ حضرت نوح علیہ السلام کا تذکرہ کرتے ہوئے خالق کائنات نے اس انداز سے ارشاد فرمایا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام رات کی تاریکی میں دن کے اُجالے میں قوم کو سمجھایا ہی نہیں بلکہ قوم کے ایک ایک فرد کو جھنجوڑا ہے اور پھر اُن کا جو جواب آیا ہے کہ اُن کا جب دیکھنا کہ حضرت نوح علیہ السلام آرہے ہیں وہ دیکھو بھئی بابا آرہا ہے اس نے ضرور کوئی ایسی بات کرنی ہے جو رب کی توحید کی ہوگی جلدی سے اُنھوں نے اپنی اُنگلیاں کانوں میں لینا تا کہ بابا کی بات ہمارے کانوں میں پڑے ہی نا، لیکن نبی نبی ہے اُس نے اپنی ڈیوٹی بڑے احسن طریقے سے نبھائی ہمارے جیسا ہوتا چلو بھئی دفع ہوئے ہمیں کیا ہے جیسے آج کل رواج ہے اور زبان زد عام ہے کہ کوئی اپنے گھر ڈھول بجائے چھانی بجائے مولوی جی آپ کو کیا ہے پاس دیکھتے ہیں پاس دیکھتے ہیں

سب کچھ ہوتا ہے پاس دیکھتے ہیں کچھ کرنے دو اپنے گھر بیٹھو، اللہ اللہ۔ لیکن یہ بات یہ پیغمبر کا خاصہ نہیں یہ بات چلتے چلتے جناب محمد ﷺ تک پہنچ گئی حضور ﷺ پر مکہ کی زمین تنگ ہو گئی مکہ والوں نے آقا علیہ السلام کا جینا دوبر کر دیا توحید کا اعلان سننا گوارہ نہیں طرح طرح کی تکلیفیں میرے محمد ﷺ کو دینا اُن کا وطیرہ بن چکا ایک دن جناب حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کو بلایا ہے اس کے پاس کعبہ کی بیت اللہ کی چابی ہے آپ ﷺ نے فرمایا چابی دو میں ذرا رب کی عبادت کرلوں کیوں جی اور جس کے پاس تمھیں پتہ ہے چار پیسے آجائیں کوئی تھوڑی سی چوہدراہٹ مل جائے افسر بن جائے پھر وہ اپنے آپ سے باہر ہو جاتا ہے اُس نے کہا چل اوئے چل محمد ﷺ تمھارے لیے بیت اللہ کا دروازہ بند ہے تمھارے لیے میں نے بیت اللہ کا دروازہ نہیں کھولنا حضور ﷺ کے دل سے جو دعا نکلی سوہنیا عرش والے دل تو نہیں کرتا کہ میں بیت اللہ کو چھوڑ رک جاؤں دوبارہ تو نہیں لیکن حالات آپ کے سامنے ہیں یہاں تک میرے حالات آگئے ہیں تاریخ دان حالات سمجھتے ہیں جانتے ہیں اور پڑھتے ہیں کہ جب مدینہ سے اللہ کے نبی ﷺ آٹھ سال بعد واپس آئے فتح مکہ ہوا ہے جس وقت فتح مکہ ہوا ہے اُسی عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کو پھر بلایا ہے آپ ﷺ نے فرمایا بیت اللہ کی چابی دو مجھے تو چابی لا کر حضور ﷺ کے سامنے رکھ دی فرمایا عثمان وہ وقت تمھیں یاد ہے جب میں نے تم سے چابی مانگی تھی اور تم نے مجھے چابی نہیں دی تھی فرمایا سوہنیا تب حالات کچھ اور تھے اب حالات کچھ اور ہیں اور ساتھ ہی حضور ﷺ فرماتے ہیں جاؤ جا کر بیت اللہ کا دروازہ کھولو تاکہ رب کی عبادت کروں اور آج کے بعد یہ چابی تمھارے پاس ہی رہے گی اور قیامت تک تمھارے خاندان کے پاس ہی رہے گی (سیرت ابن ھشام) اور وہ چابی آج تک اُسی خاندان میں چلی آرہی ہے تو حضرات میرا گزارش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے مکہ کی سرزمین کو چھوڑا ہے اللہ کا حکم آیا ہے فرمایا سوہنے ﷺ مدینے چلے جاؤ، مدینہ کا نام پہلے یثرب تھا یثرب سے پھر مدینہ بنا پھر مدینۃ الرسول ﷺ بن گیا مدینۃ النبی ﷺ بن گیا میرا عقیدہ یہ ہے جہاں آقا علیہ السلام پیدا

ہوئے وہ شہر بھی سوہنا جہاں حضور ﷺ کی پیدائش ہوئی وہ شہر بھی پاک اور جہاں حضور ﷺ کی وفات ہوئی وہ شہر بھی پاک اور ہم تو یہاں تک کہتے ہیں کہ میرا نبی ﷺ بھی پاک محمد ﷺ بھی پاک پھر کہوں میرا پیر ﷺ پاک، آج کل کے پیروں کا نام نہیں لیتا یہ تو پیر تو دور کی بات ہے نہ یہ تو پری پیر ہی نہیں جو میرا پیر محمد ﷺ ہے میرا پیر محمد ﷺ پاک میرے نبی ﷺ کا مدینہ بھی پاک میرے نبی ﷺ کا سینہ بھی؟ میرے نبی ﷺ کا پسینہ بھی، کون محمد ﷺ جس کے متعلق عرش والا اعلان فرمائے فرمایا: ﴿وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۝ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۝ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۝﴾ جس کے متعلق اللہ کا اعلان آئے فرمایا: ﴿لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝﴾ سوہنیا ﷺ مجھے تیرے شہر کی قسم ہے اللہ میرے شہر کی قسمیں کیوں کھا رہے ہو؟ اس لیے کہ تمھارے پاؤں کی تلیاں تیرے شہر میں لگتی رہی ہیں مجھے وہ شہر بڑا ہی پیارا ہے مجھے وہ شہر بڑا ہی پسند ہے مجھے وہ شہر بڑا ہی پیارا لگتا ہے جس شہر میں تمھارے پاؤں لگتے رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۝ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ﴾ (التین: ۱ تا ٤) اللہ قسمیں کھا رہا ہے اللہ فرما رہے ہیں ﴿وَالتِّيْنِ﴾ مجھے تین کی قسم ﴿وَالزَّيْتُوْنِ﴾ مجھے زیتون کی قسم ﴿وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ﴾ مجھے طور پہاڑ کی قسم۔ اللہ جی اتنی قسمیں کھا رہے ہو فرمایا آگے چلو، نا ﴿وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۝ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ﴾ مجھے سوہنیا ﷺ تیرے شہر کی بھی قسم اے لوگو دنیا والو رب جس کی چاہے قسم کھائے اُسے کوئی پوچھنے والا نہیں کیوں جی رب قسمیں کھا رہا ہے فرمایا ﴿وَالْفَجْرِ ۝ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۝ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۝﴾ (الفجر: ۱ تا ٤) اللہ قسمیں کھا رہا ہے رب قسمیں کھا رہا ہے رب جس کی چاہے قسمیں کھائے لیکن یاد رکھو مجھے اور تمھیں صرف یہ حق ہے کہ صرف رب کی قسم کھائیں، یہ نہیں کہنا جی مجھے دودھ پت کی قسم ہے جی میں سوکھی چوکھٹ پر بیٹھا ہوں اس کی قسم ہے میں درزی والی جگہ پر بیٹھا ہوں اس کی قسم ہے میں مرنے والی جگہ پر بیٹھا ہوں مجھے اس کی قسم ہے ارے تنکا پکڑا ہوا ہے اسے قرآن سمجھ لو مجھے اس کی قسم ہے اوئے، نا، نا، نا قسم کھانی ہے تو

صرف رب کی رب کے علاوہ کسی کی قسم نہیں کھائی اللہ جس کی مرضی قسم کھائے فرمایا مجھے ''تین'' کی قسم ہے مجھے ''زیتون'' کی قسم ہے، مجھے ''طور'' پہاڑ کی قسم ہے سوہنے محمد ﷺ تیرے شہر کی قسم اے لوگو دنیا والو! رب سوہنے نبی ﷺ کے شہر کی قسمیں کھا رہا ہے کون سا شہر ہے جہاں میرے نبی ﷺ کے پاؤں لگ رہے ہیں مکہ چھوڑ کر مدینہ کی طرف چلے جاؤ لوگو مدینہ مدینہ ہے اللہ کی قسم پوری کائنات میں میری نظر میں مدینہ جیسا کوئی شہر نہیں ہے جو مومن اور مسلمان ہے جس کے دل میں اور دماغ میں ذرہ بھر بھی ایمان موجود ہے وہ مدینہ کے مقا کو کسی اور شہر کو قرار دیتا یہ نہیں اللہ کے حبیب ﷺ جناب محمد ﷺ تشریف فرما ہیں ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ مدینہ میں پتہ چلا کہ مکہ میں ایک نبی ﷺ آیا ہے اُنھوں نے اپنے بھائی کو بھیجا کہ جاؤ جا کر پتہ لے کر آؤ اُنھوں نے جناب آ کر پتہ لیا لیکن پوری صورتحال سے آگاہ نہیں ہوئے ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اچھا بھئی تم ٹھہرو میں پتہ کر کے آتا ہوں فرماتے ہیں کہ میں بیت اللہ میں آیا حرم میں، میں رہا پورا مہینہ میں اس مقام پر رہا ہوں دو ٹائم صرف زم زم کا پانی پیتا مجھے روٹی کی طلب نہیں رہی زم زم کا پانی پیوں میری روٹی میری پیاس ختم ایک دن میرے پاس حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے اور آ کر مجھے چپ کر کے کہتے ہیں آؤ بھئی آج تمھاری ہمارے گھر میں دعوت ہے مجھے گھر لے گئے لے جا کر روٹی کھلائی اور کوئی بات نہ کی میں نے بھی ڈرتے کوئی بات نہ کی کہ پتہ نہیں یہ محمد ﷺ کا دشمن ہی نہ ہو اگلا دن پھر ہوا پھر مجھے بیت اللہ میں دیکھا تو پھر مجھے علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ لے گئے لگتا ہے کہ اس کا جو مطلوب تھا، تا وہ اسے ملا نہیں لہٰذا پھر گھر لے جا کر کھانا کھلایا پھر بیت اللہ چھوڑ گئے تیسرے دن پھر مجھے دیکھا پھر لے گئے تو مجھے آہستہ آہستہ کہتے ہیں لگتا ہے کہ جس سے تم نے ملنا تھا ملاقات نہیں ہوئی کہتے ہیں اگر کسی کو نہ بتاؤ تو بات کہوں مجھے لگتا ہے مجھے پتہ چلا ہے کہ یہاں ایک محمد ﷺ آیا ہے لہٰذا میں تو اُس محمد ﷺ کی تلاش میں ہوں کہتے ہیں چلو پھر بیت اللہ میں چلتے ہیں زبان سے نہیں بولنا جدھر جدھر میں جاؤں میرے پیچھے پیچھے آتے جانا آگے آگے چلتے گئے میں علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پیچھے

پیچھے چلتا گیا آگے گئے تو اُنھوں نے میری ملاقات محمد مصطفیٰ ﷺ سے کروا دی جس وقت ملاقات کروائی اُنھوں نے مجھے دعوت پیش کی جس وقت دعوت پیش کی تو میں نے ساتھ ہی پڑھا((اشھد وان لا الہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریك لہ واشھدوان محمدا عبدہ و رسولہ)) میں نے کلمہ پڑھا بیت اللہ میں آ گیا اور بلند آواز سے میں نے کلمہ شہادت کا اعلان کر دیا ہے ادھر سے بھی مجھے مارنا شروع کر دیا ادھر سے بھی مجھے مار پڑنی شروع ہو گئی وہ بھی مجھے مارنا شروع ہو گئے اتنی دیر میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ آ گئے اُنھوں نے کہا پاگلو، اس پردیسی کو کیوں مار رہے ہو یہ پتہ ہے کہاں سے آیا ہوا ہے اگر تم نے اسے مارنا نہ چھوڑا ہو سکتا ہے تمھارے شام میں اور فلاں علاقے میں جو قافلے جاتے ہیں یہ جانے ہی نہ دیں اُنھوں نے مجھے چھوڑ دیا ہے پھر اتنی دیر میں، میں نے عرض کی سوہنیا میں تو مدینہ چلا ہوں میرے لیے کیا حکم ہے فرمایا جا کر اُن سے میری تبلیغ کرو اور محمد ﷺ کا پیغام پہنچا دو اگلے سال دس بندے اور آ گئے اُنھوں نے بھی آ کر عرض کیا سوہنیا آپ کا یہاں جینا دوبھر ہے لہٰذا آپ ﷺ یثرب کی طرف تشریف لے آئیں کہتے ہیں جب اُس کا حکم ہوگا میں تب ہی آ سکتا ہوں پھر ایک وقت آیا اللہ اللہ۔ اللہ کا حکم آ گیا فرمایا سوہنے محمد ﷺ اب مکہ چھوڑ کر مدینہ کی طرف چلے جاؤ مدینہ کی تیاری تو حالات یہ ہیں کہ سارا مکہ اکٹھا ہے تلواریں میانوں سے باہر ہیں اور میرے نبی ﷺ کے خون کے پیاسے ہیں جس وقت تلواریں میانوں سے باہر ہیں علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ موجود ہیں آپ ﷺ فرماتے ہیں علی رضی اللہ عنہ رب کا حکم آیا ہے کہ میں اب مکہ چھوڑ جاؤں اور آپ رضی اللہ عنہ اس طرح کرو کہ میرے بستر پر سو جاؤ یہ جو باہر کھڑے ہیں نا تلواریں میانوں سے باہر نکال کر ان کی امانتیں میرے پاس پڑی ہیں وہ انھیں واپس کر کے آپ رضی اللہ عنہ بھی مدینہ آ جانا آج کل کا ہوتا پیر ساری امانتیں اپنے کھیس میں ڈالتا اور راتوں رات ہی؟ صبح ہی پتہ چلتا کہ مکاں خالی ہے لوگو پیر پیر میں فرق ہوتا ہے یہ محمد مصطفیٰ ﷺ تھا کسی ایک کی بھی امانت لے جاتے تو کسی نے نبی ﷺ تسلیم کرنا ہی نہیں تھا یہ تو خیانت کرنے والا ہماری امانتیں کھانے

والا ہم اسے کیسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مانیں لیکن اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کی امانتیں واپس کیں علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے واپس کیں تلواریں میانوں سے باہر اللہ باہر کے حالات سے آپ واقف۔ آپ فرماتے ہیں سوہنیا میں تو واقف ہوں اور انتظام بھی تو میں خود عرش والے نے کیا ہے اللہ وہ کیسا انتظام ہے فرمایا یاسین کی تلاوت کرتے جاؤ جس وقت باہر نکلتے جاؤ گے نا، تو میں عرش والا کیا کروں گا ﴿وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ﴾ (یٰس: ۹) فرمایا میں ان کے آگے بھی دیوار بنا دوں گا، ان کے پیچھے بھی دیوار بنا دوں گا کافر کھڑے رہیں گے تمہارے دشمن کھڑے رہیں گے لیکن سوہنیا صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں دیکھ نہیں سکیں گے تو ان میں سے میں تمہیں حفاظت سے لے جاؤں گا میرے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم تب چل پڑے تب چلے گئے علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو وہاں سُلا دیا ہے ابو بکر رضی اللہ عنہ کا دروازہ کھٹکھٹایا ہے پھر ہاں تم حضرات نے سنا ہے لیکن میرے بھائی جب جناب مدینہ کی طرف تیاری ہے غار ثور میں چلے گئے وہاں جا کر تین دن آرام کیا ہے تین دن کے بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا قافلہ پھر آگے چل پڑا ابو بکر رضی اللہ عنہ ساتھ ساتھ ہے ارے جناب کلی نظر آئی آقا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں بھوک لگ گئی ہے وہ سامنے کلی نظر آئی ہے جاؤ وہاں بکری بندھی ہوئی ہے ابو بکر رضی اللہ عنہ وہاں پہنچ جاتے ہیں اماں جی ہمیں بکری کا دودھ دو لینے دو دودھ لے لینے دو اماں کہتی ہے بکری اس قابل نہیں کہ دودھ دے سکے نہ بکری ساتا کرتی ہے نہ بکری چالیسواں کرتی ہے بکری کچھ دیتی ہی نہیں بکری اس قابل ہی نہیں بکری کا کچھ بھی کام نہیں کرتی دودھ سے بھاگ گئی ہے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آگئے آقا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایک بار پھر جاؤ نا جا کر اُن سے کہو، اماں اجازت تم دے دو دودھ رب دے دے گا اے لوگو دنیا والو! یہ تو میرا پیر محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھا آج کل کا ڈاکو پیر ہوتا تو وہ کہتا اماں کو بھی اُٹھا لو اور بکری بھی اُٹھا لو بعد میں پھر دیکھی جائے گی لیکن یہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے والی سرکار تھی اُنھوں نے کہا اماں اجازت تم دو دودھ رب دے دے گا اللہ اللہ۔ اجازت مل گئی رب نے بہاریں لگا دیں رحمتیں آگئیں آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ پڑھی

ہے اماں جو کہہ رہی تھی دودھ سوکھ گیا ہے سوکھی بکری ہری بھری ہوگئی (مستدرك حاكم، كتاب الهجره: ٤٣٣٣) جہاں سے محمد ﷺ گزر جائے جہاں سے نبی ﷺ گزر جائے جہان جو بات نبی ﷺ کہہ دے پھر عرض کر جاؤں جہاں سے نبی ﷺ گزر جائے یا جو بات نبی ﷺ کہہ دے اُسے دنیا کی کوئی طاقت ٹال نہیں سکتی کیا کہتا ہے آج خیر سے جی مجھے نبی ﷺ نے وزیر اعظم بنا دیا ہے مجھے نبی ﷺ نے؟ اوئے پاگل پھر اسلام آباد جا کر کرسی پر کیوں نہیں بیٹھتا جب تمھیں نبی ﷺ نے وزیر اعظم بنا دیا ہے طاہر القادری کہتا ہے نا جی مجھے نبی ﷺ نے وزیر اعظم بنا دیا ہے تو پھر جگہ جگہ پر کیوں دیکھ رہے ہو اسلام آباد جاؤ وہاں جا کر سیکریٹریٹ میں بیٹھا کرو معلوم ہوتا ہے بالکل جھوٹ بولتا ہے جھوٹ بولتا ہے محمد مصطفیٰ ﷺ پر بہتان لگا رہا ہے جہاں سے نبی ﷺ گزر جائے وہاں بہاریں لگ جاتی ہیں اس اماں کا خاوند واپس آیا ہے آ کر دیکھا کہ ہوائیں بدلی ہوئی ہیں فضائیں بدلی ہیں آج لگتا ہے کہ یہاں کوئی آنے والا آیا ہے پوچھا کون آیا ہے اُنھوں نے نقشہ بتایا ہے تو کہتا ہے اُس کے لیے تو میں یہاں بیٹھا تھا جنگل میں یہاں میں نے ڈیرہ لگایا تھا اُس کے لیے تو میں یہاں انتظار کر رہا تھا جدھر کو وہ چل پڑا اُدھر اب ہم چل پڑے ہیں مدینے وہ جنگ احد والا پہاڑ اُس کے درمیان میں چھوٹی چھوٹی بچیاں محمد مصطفیٰ ﷺ کے انتظار میں ہیں اور کیا کہتی ہیں ((طلع البدر علينا من صليت الوراع وجب الشكر وعلينا مادعا لله داع سطلعت بدر علينا)) ان گھاٹیوں میں سے ایک چاند طلوع ہونے والا ہے ((طلع البدر علينا من ثنيات الوراع)) یہ جو گھاٹیاں ہیں صبح سے لے کر شام تک بیٹھتی ہیں محمد مصطفیٰ ﷺ کے انتظار میں ہیں ادھر آقا ﷺ آرہے ہیں ادھر نبی ﷺ آرہے ہیں ادھر سے چاند طلوع ہونے والا ہے مدینہ میں جناب تیاریاں ہیں نبی ﷺ آرہے ہیں جناب آقا علیہ السلام تشریف لا رہے ہیں کہتی ہیں ((طلع البدر وعلينا من ثنيات الوراع وجب الشكر وعلينا ما داع لله داع)) ہم پر شکر واجب یہ ہے کہ جو دعوت وہ دیتا ہے اُس

دعوت کو بول کرلیا جائے ان گھاٹیوں میں سے چاند طلوع ہونے والا ہے شام تک انتظار کرتی ہیں ابھی آقا علیہ السلام تشریف نہیں لائے اگلی صبح پھر آجاتی ہیں پھر شام تک انتظار کرتی ہیں اگلی صبح پھر انتظار کرتی ہیں شام تک انتظار ہوتا ہے ایک نے دیکھا قافلہ آرہا ہے آقا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں مدینہ والوں نے لوگو! ابھی تک دیکھا ہی نہیں مدینہ کے تھوڑے لوگوں نے ہی میرے آقا علیہ السلام کی زیارتیں کی ہیں تھوڑے بندے ہیں جنھوں نے آقا علیہ السلام کی زیارت کی ہوئی ہے جنھوں نے نہیں دیکھا تھا پہلے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے مصافحہ کرتے ہیں پھر جا کر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے مل رہے ہیں جنھوں نے نہیں دیکھا تھا پہلے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے ہاتھ ملاتے ہیں لیکن ابو بکر رضی اللہ عنہ سمجھ گئے ان کو پتہ نہیں کہ کون محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے کون غلام ہے کون آقا ہے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف فرما ہو گئے ہیں لوگوں سے کپڑا لے لیا ہے کپڑا لے کر آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر سایہ کرکے کھڑے ہو گئے کہتے ہی مدینہ والو جس کے تم انتظار میں تھے مجھ سے مصافحہ کرنیوالو میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو یہ تشریف فرما ہے اور پھر جس وقت مقام قبا میں پہنچے اُس مقام پر میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ، آقا آقا صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے نا تھوڑے دن قیام کیا ہے کہتے ہیں یہاں ایک مسجد تعمیر کر دی جائے مسجد کی تعمیر ہوگئی اُس کا نام آج بھی مسجد قباء رکھا گیا ہے اور میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بھی سن لو میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے لوگو ((من طھر)) جو پاک صاف ہوکر اپنے گھر سے چلتا ہے ((من طھر)) جو پاک صاف ہوکر اپنے گھر سے چلتا ہے اور گھر سے چل کر پھر مسجد قباء میں پہنچتا ہے مسجد قباء میں دو نفل کی ادائیگی کرتا ہے اللہ اُسے ایک عمرہ کا ثواب عطا فرمادے گا (نسائی) اللہ مجھے اور تمھیں وہ ثواب حاصل کرنی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ مسجد قباء میں جو جناب دو نفل پڑھ لیتا ہے اللہ اُسے عمرہ کے ثواب کا حق دار بنا دیتا ہے اے لوگو دنیا والو یہ پھر جس مقام پر پہنچ جاتے ہیں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ﴿لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا لَمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَىٰ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَنْ تَقُومَ فِيهِ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ﴾

(التوبة: ١٠٨) فرمایا جو مسجد نبوی ہے نا اس مسجد نبوی کی بنیاد اللہ کے نبی ﷺ نے تقویٰ پرہیز گاری پر رکھی ہے اور جو بندہ مسجد نبوی میں ایک نماز ادا کرے گا اللہ اُسے پچاس ہزار نماز کا ثواب عطا فرمادے گا اور اُس مقام پر اللہ کے حبیب علیہ السلام کے ارشاد گرامی جن حضرات نے اُن بہاروں کو دیکھا ہے یہ حضور ﷺ کا دائیں طرف حضور ﷺ کا اس وقت روضہ ہے اُس وقت حضور ﷺ کا حجرہ ہے اس مقام پر حضور ﷺ کا منبر اور یہ جو درمیانی راستہ ہے نا درمیانی جگہ اس کے متعلق میرے آقا علیہ السلام نے کیا فرمایا ہے فرمایا ((ما بين بيتي و منبري روضة من رياض الجنة)) (بخاری: ١١٩٦، مسلم: ١١٩٠) فرمایا لوگو دنیا والو میرے حجرہ سے لے کر کے میرے ممبر تک جو درمیانی جگہ ہے نا یہ عام جگہ نہیں ہے ((روضه من الرياض الجنة)) یہ تو جنت کے ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑا ہے۔ جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے جنت کے ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑا ہے یارو وہ تو بڑی بہاروں والی شے ہوگی ((ما بين بيتي و من منبري روضه من رياض الجنة)) جو منبر کے درمیان اور میرا آقا جناب محمد ﷺ کے حجرے کے درمیان یہ حضرہ لوگو کس کا حجرہ ہے جس حجرہ میں میرے آقا ﷺ اس وقت آرام کر رہے ہیں جس حجرہ کے متعلق ارشاد گرامی آیا ہے ((ما بين)) یہ جو درمیانی راستہ ہے یہ تو جنت کے ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑا ہے یہ جو حجرہ تھا یہ ماں عائشہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ تھا آج اُس حجرہ میں میرے آقا محمد مصطفیٰ ﷺ آرام فرما رہے ہیں اور پھر مسئلہ بھی ایسے ہی ہے کہ جہاں نبی فوت ہوتا ہے وہیں دفن کر دیا جاتا ہے نبی کو کسی دوسری جگہ پر دفن نہیں کیا جاتا یہ جو پنجابی نبی تھا نا کیوں جی پنجابی نبی مرا کہاں؟ لیٹرین میں اور دفن کہاں ہوا؟ معلوم ہوا کہ وہ نبی نہیں، معلوم ہوا کہ وہ نبی نہیں، اگر نبی ہوتا تو جہاں فوت ہوا تھا نا لیٹرین میں وہی دفن کیا جاتا لیکن یارو آقا محمد ﷺ جہاں فوت ہوئے یہ بھی تو مسئلہ ہی ہے نا ابھی کہ فوت بھی ہوئے ہیں کہ نہیں ہوئے یہ بھی مسئلہ ہی ہے مولویوں میں مسئلہ بنا ہوا ہے نا کہ حضور ﷺ فوت بھی ہوئے ہیں کہ نہیں ہوئے یارو اگر فوت نہیں ہوئے تھے پھر فاطمة

الزہراء رضی اللہ عنہا کا رونا ایسے ہی ہے پھر بلال رضی اللہ عنہ کی چیخیں مارنا ایسے ہی ہے پھر بلال رضی اللہ عنہ کا مدینہ چھوڑنا ایسے ہی ہے پھر جناب صحابہ رضی اللہ عنہم کا غمگین ہونا ایسے ہی ہے اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہی نہیں ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے رخصت ہی نہیں ہوئے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں میرا تو عقیدہ یہ ہے اہل حدیث کا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں کسی نبی علیہ السلام کو بھی اجازت نہیں کہ آگے کھڑا ہو جائے جب نبی علیہ السلام جو ہے پھر نبی علیہ السلام کو بھی اجازت نہیں کہ مصلے پر کھڑا ہو جائے نبی علیہ السلام کو اجازت نہیں تو جناب اب ابو بکر رضی اللہ عنہ مصلے پر کھڑے ہیں تو معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے تشریف لے جا چکے ہیں پھر جناب یہ عقیدہ بھی گندہ عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں زندہ ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں؟ یارو میں کیسے مانوں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ایک اشارے پر جان نچھاور رکھنے والے ایک ایک اشارے پر اپنا مال لٹانے والے وہ اپنے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو زندہ زمین میں دفن کر کے آگئے میں تسلیم نہیں کرتا پھر میں جناب یہ جو آیات ہیں یہ آگے جا رک آئیں گی ان شاء اللہ ربیع الاول میں یہ جو آیات ہیں ان کا انکار کرنا پڑے گا ﴿إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ﴾ سوہنیا صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو بھی موت آجانی ہے ان سب نے بھی مر جانا ہے لیکن میں جو عرض کرنا چاہتا ہوں کہ لوگو یہ جو مدینہ ہے مدینہ اللہ کی قسم اس پوری کائنات میں اس جیسی کائنات میں کوئی شے ہی نہیں اور پھر میری بات ذرا وضاحت سے کہ پوری دنیا میں سب سے پہلی اسلامی ریاست وہ مدینہ میں سے شروع ہوئی مدینہ میں معرض وجود میں آئی اسلامی ریاست معرض وجود کہاں آئی؟ مدینہ منورہ میں آج کہا جاتا ہے جی سب سے پہلی اسلامی ریاست جو ہے وہ افغانستان ہے میں نہیں مانتا میں نہیں تسلیم کرتا میں نہیں مانتا کہ سب سے پہلی جو اسلامی ریاست وہ مدینہ اس کائنات میں معرض موجود میں آئی افغانستان میں تو مسئلہ ہے دہائی ہی دہائی ہے وہاں تو فقہ حنفیہ کا راج ہے وہاں تو جناب قانونا یہ جو حضرات علماء اس مقام پر موجود ہیں نا قانونا اس مقام پر آ کر پوست، یہ پوست جو ہے؟ یہ قانونا وہاں بیچنا جائز ہے وہ کہتے ہیں جب ہمارے حالات درست ہو جائیں گے نا تب ہم

گرا دیں گے اب جائز ہے؟ اسلامی ریاست میں ایسی چیزیں جائز؟ میں اُسے اسلامی ریاست مانتا ہی نہیں اسلامی ریاست سب سے پہلے اس کائنات میں جو وجود میں آئی ہے وہ مدینہ منورہ ہے اللہ ہمیں مدینہ دیکھنے کی توفیق عطا فرمادے آمین۔ اگر حضور ﷺ خیبر سے واپس آرہے ہیں خیبر جس وقت وپس آیا قافلہ تو مدینہ کی گلیوں میں پھرتے پھرتے تو وہاں کی مٹی جب اُڑی تو بعض نے ایسے اپنے ناک کے آگے کپڑا رکھ لیا کہ مٹی جو اُڑ رہی ہے جب مٹی اُڑے تو ناک کے آگے کپڑا لے لیتے ہیں تو آقا علیہ السلام نے فرمایا لوگو کپڑے ہٹا دو مدینہ کی جو غبار ہے نا یہ بھی پاک ہے مدینہ کی جو مٹی ہے یہ بھی پاک ہے محمد مصطفیٰ ﷺ کا فرمان ہے اللہ نے اس میں بھی شفا رکھی ہے کیوں جی لہٰذا کپڑے ناک سے ہٹا دو اسے جانے دو اللہ نے اس میں بھی شفا رکھی ہے یہ بھی پاک ہے لوگو میں پھر مدینہ مدینہ کیوں نہ کروں ایسا مدینہ میں نہیں کرتا تم بھی مدینہ میں بھی مدینہ سارے ہی مدینہ مدینہ کیوں جی جو سارے مسلمان ہیں وہ مدینہ مدینہ ہیں وہ مدینہ ہے جس کے متعلق عرش والے کا علان آیا ہے فرمایا: ﴿وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ○ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ○ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ○﴾ عرش والے رب نے فرمایا سوہنیا ﷺ مجھے تیرے شہر کی قسم ہے کون سا شہر ہے ﴿هٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ﴾ وہ ایسا امن شہر ایسا امن والا شہر ایسا امانت دار شہر او لوگو جہاں محمد مصطفیٰ ﷺ بسیرا کرے جہاں نبی ﷺ اپنی زندگی گزارے پھر میں کیوں نہ کہہ دوں پڑھ وہی بات دہرا جاؤں میرے آقا ﷺ جہاں پیدا ہوئے وہ بھی پاک ہے جہاں میرے آقا ﷺ دفن ہوئے فوت ہوئے وہ بھی پاک ہے دنیا میں دو ہی تو شہر ہیں یا مکہ ہے یا مدینہ ہے میں پھر کیوں نہ کہہ جاؤں لوگو مکہ بھی پاک ہے مدینہ بھی پاک ہے مکہ میں بیت اللہ ہے اور مدینہ میں مسجد نبوی ہے بھی پاک ہے ارے جناب مدینہ سارا ہی پاک ہے تو تھوڑا سا آگے چلے جاؤ نا اس مسجد نبوی سے تھوڑا سا باہر چلے جاؤ بائیں طرف جاؤ گے وہاں جنت البقیع آجائے گی جس وقت جنت البقیع آئے گی میرے برادر میرے بھائی وہاں تو ہزاروں صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں وہاں ہزاروں اولیاء ہیں وہاں ہزاروں محدثین

ہیں وہاں میرا تمہارا علامہ احسان رحمۃ اللہ علیہ بھی ہے اس مقام پر دفن ہوئے ہیں اللہ کے نبی ﷺ دعا کر رہے ہیں ((اللھم اغفرلی، لاھل البقیع غرقد)) اللہ بقیع غرقد والوں کو معافیاں عطا فرما جہاں میرے نبی ﷺ کی دعا ہو میرے آقا محمد ﷺ دعا فرما جائیں میرے آقا ﷺ دعائیں کریں ارے جنت البقیع میں جسے جگہ مل جائے میرے آقا ﷺ کا کیا اعلان آ گیا ہے لوگو کوشش کرو اگر مدینہ میں موت آ جائے اگر مدینہ میں موت آ جائے نا لوگو کوشش کرو کہ مدینہ میں موت آ جائے اور جو بندہ مدینہ میں فوت ہو جائے مدینہ میں مر جائے مدینہ میں دنیا سے رخصت ہو جائے میرے آقا ﷺ کا اعلان فرمایا میں کل قیامت کے دن اُس کے لیے شفاعت کا اعلان کر دوں گا سفارش کروں گا کہ اسے جنت کی ٹکٹیں عطا فرما دی جائیں میرے آقا علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے میرے حبیب ﷺ نے فرمایا ہے جب قیامت کا دن آئے گا سب سے پہلے میں قبر سے اُٹھایا جاؤں گا پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کو اُٹھایا جائے گا پھر ہم چلیں گے ارے جناب جنت البقیع جائیں گے ایک ایک قبر میں سے جناب ستر ستر ہزار اُس مقام سے اُٹھائے جائیں گے اللہ اللہ۔ چودہ سو سال میں ارے جناب فوت ہوئے جا رہے ہیں وہاں دفن ہوئے جا رہے ہیں ارے اولیاء دفن ہوئے جا رہے ہیں محدثین دفن ہوئے جا رہے ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم اُٹھائے جا رہے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی وہاں ہے علامہ احسان رحمۃ اللہ علیہ بھی وہاں ہے میرے بھائی جس کو مدینہ میں جگہ مل جائے جس کو مدینے میں بسیرا مل جائے جس کو مدینہ میں رہنا مل جائے جس کو مدینہ میں مرنے کے بعد جنت البقیع میں جگہ مل جائے اللہ اللہ۔ مدینہ مدینہ ہے پھر عرض کر جاؤں میری بات کو سمجھ جانا کہ پوری کائنات میں یا مکہ ہے یا مدینہ ہے میرے لیے پوری کائنات میں افضل اور اعلیٰ شہر صرف مکہ اور مدینہ ہے اس کے علاوہ کائنات میں کوئی شہر ہی نہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ دعا فرمایا کرتے تھے امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ اور مسجد نبوی میں دعا فرمایا کرتے تھے اللہ مجھے مدینہ میں شہادت کی موت عطا فرما ساتھ مدینہ ساتھ شہادت سننے والے

حیران کہتے ہیں امیر المؤمنین شہادت مانگ رہے ہو اور وہ بھی مدینہ میں، اللہ نے پھر وہ بھی عطا فرما دی جس وقت عطا فرمائی ہے نا تو اللہ اللہ۔عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے عبدالرحمٰن سے فرماتے ہیں عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ جاؤ ایسے کرو ابھی سانس ہے ابھی جناب ستائیس ذی الحجہ ہے اور زندہ ہیں سانس آ رہے ہیں جس وقت اُس ظالم نے چھرا مارا تو عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں جاؤ ماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے جا کر کہو کہ میرے بابا فرما رہے ہیں جس وقت موت آئے مجھے اس حجرے میں جگہ عطا فرما دیں میں اس مقام پر دفن ہو جاؤں اجازت لے کر اجازت دو، اماں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس عبدالرحمٰن گئے فرماتے ہیں بابا کا یہ پیغام آیا ہے فرماتی ہیں جگہ تو میں نے اپنے لیے رکھی تھی اب تمھارے بابا کا پیغام آگیا ہے جاؤ اجازت ہے جس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ مل جائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قبر میں جگہ مل جائے لوگو وہ بھی بڑی شان ہے اُس کا بھی بڑا مقام ہے پھر مدینہ پھر حجرہ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ اور پھر آقا علیہ السلام کی زبان کہ کل کو میں اُٹھوں گا پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ اُٹھیں گے لوگو یہ مدینہ ہے اس کائنات میں کوئی نہیں ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ

﴿وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ٥ الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ٥ اُولٰٓئِكَ عَلَیْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ٥﴾ (البقرة: ۱۵۵ تا ۱۵۷)

برادرانِ اسلام، زندگی کی گاڑی اپنی منزل پر رواں دواں ہے کوئی آ رہا ہے کوئی دنیا سے جا رہا ہے آنے والے کے لیے خوشی کا مقام جانے والوں کے لیے افسوس یہ سلسلہ قیامت تک اسی طرح ہی چلتے رہنا ہے پھر ایک وقت ایسا آجانا ہے کہ کائنات کے رب نے باقی رہنا ہے باقی ساری کائنات فنا ہو جانی ہے بھائیو دوستو آج کا دن تاریخ اسلام میں بہت بڑی اہمیت حامل ہے دس محرم حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت سے ہی محترم نہیں ہوا دس محرم حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت سے ہی احترام والا نہیں بنا دس محرم بہتر شہیدوں کے ساتھ ہی احترام والا نہیں بنا بلکہ دس محرم کا احترام دس محرم کا دن پہلے سے ہی احترام والا دن ہے س کی عزت و مرتبہ اس کے فضائل و مناظر پہلے سے لے کر بہت بڑی اہمیت کے حامل ہیں چلتے چلتے ایک یہ بھی واقعہ معرضِ وجود میں آ گیا کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت اور اُن کے ساتھیوں کی کربلا کے میدان میں شہادت جامِ نوش فرمالینا یہ واقعہ بھی تاریخ اسلام میں اور داستان اس دن میں معرض وجود میں آ گیا میرے بھائی یہ واقعہ معرضِ وجود میں کیوں آیا حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کیوں ہوئی اُس کا پس منظر پیش منظر تہہ منظر میں اس مختصر سے ٹائم میں تمھارے گوش گزار کروں گا اللہ سے دعا ہے کہ اللہ حق بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ اللہ قرآن وسنت کو سمجھنے کی توفیق عطا

فرمائے۔آمین۔میرے بھائی حضرت حسین رضی اللہ عنہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کا لختِ جگر ہے اللہ کے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نواسہ ہے علی المرتضی رضی اللہ عنہ کا لختِ جگر ہے اور سیدۃ النساء الجنۃ اور جنت کے نوجوانوں کا سردار ہے حسین رضی اللہ عنہ کی فضیلت حسین رضی اللہ عنہ کا مرتبہ حسین رضی اللہ عنہ کا مقام میرے نزدیک بہت ہی بلند و بالا ہے جس بچے کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گود مل جائے جس بچے کی خاطر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے اُس کے لیے استعمال ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے اپنے کندھوں پر اُٹھا کر کھلا رہے ہوں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے نکلے ہوئے یہ الفاظ ہوں کہ سید شباب اهل الجنة میرا حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں یارو اُن کی فضیلت اُس کا مقام، اُس کا مرتبہ بہت ہی بلند و بالا ہے جس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُس زبان سے الفاظ فرمائے جو الفاظ اپنی مرضی سے نہیں عرش والا اللہ احکم الحاکمین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا رہا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بول رہا ہے یہ الفاظ ہیں کہ میرا حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ جنت کے نوجوانوں کے سردار ہوں گے اسلام میں ایک یہودی سازش حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد جس کا بہت بڑا عمل دخل ہو گیا اُس یہودی سازش نے میرے عثمان رضی اللہ عنہ کو بھی دنیا کی ہستی سے مٹایا میرے علی رضی اللہ عنہ کو بھی دنیا ہستی سے مٹایا حسین رضی اللہ عنہ کے بڑے بھائی جناب حسن رضی اللہ عنہ کو بھی دنیا سے مٹایا ہے اور پھر اخیر کا وار حسین رضی اللہ عنہ پہ بھی چل گیا حسین رضی اللہ عنہ بھی دنیائے ہستی سے رخصت ہو گیا شہادت مومن کے لیے بہت بڑا فضیلت کا مقام ہے بہت بڑا مرتبہ ہے اللہ کے نبی جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے فرمایا کل قیامت دن شہید کو بلایا جائے گا شہید کو بلا کر کے اللہ احکم الحاکمین پوچھیں گے کہ اے شہید تمہارا مقام بہت بلند و بالا، تمہارا مرتبہ بہت ہی اونچا ہے بتاؤ تمہاری خواہش کیا ہے فرمایا اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شہید کہے گا اللہ بہت اونچا مقام مل گیا ہے لیکن دل میں ایک ہی خواہش موجود ہے کہ مجھے دنیا میں دوبارہ بھیجو میں تیرے راستے میں لڑائی کروں دشمن کا مقابلہ کرتے کرتے خود بھی شہید ہو جاؤں جو لذت مجھے اُس شہادت میں آئی ہے وہ کسی چیز میں لذت نہیں آئی مولا فرماتے ہیں اب تم دنیا میں دوبارہ نہیں جا سکتے

قرآن اعلان کرتا ہے فرمایا ﴿وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا﴾ (النساء: ٦٩) ایسے ہی تو نہیں میرے نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اللہ کے نبی ﷺ کے لاڈلے صحابی رضی اللہ عنہ ایک آنے والی آئی آ کر عرض کر رہی ہے اللہ کے نبی ﷺ آپ جنگ پر جارہے ہیں یہ میرا چھوٹا سا بچہ ہے اسے اپنی جنگ میں اپنے مریدوں کے ساتھ اپنی فوج میں شامل کر لیں اللہ کا نبی ﷺ اعلان کرتا ہے اے اماں میں تو جنگ میں جا رہا ہوں دشمن کا مقابلہ ہوگا صحابہ رضی اللہ عنہم میرے ساتھ لڑیں گے دشمن کا مقابلہ کریں گے کہ تمہارے بچے کی حفاظت کریں گے اللہ کے نبی ﷺ میں اپنے بچے کو اس لیے نہیں بھیج رہی کہ آپ ﷺ اس کی حفاظت کریں میں اپنے بچے کو اس لیے نہیں بھیج رہی کہ آپ ﷺ اسے میدان میں لے جا کر کھلائے میں تو اپنے بچے کو اس لیے بھیج رہی ہوں اللہ کے نبی ﷺ دشمن کا مقابلہ ہوگا دشمن آپ ﷺ کی طرف تیر پھینکے گا دشمن آپ ﷺ کی طرف وار کرے گا میرے نبی ﷺ میرے چھوٹے سے بچے کو تیرے کے سامنے کر دینا میرے چھوٹے سے بچے کو دشمن کے وار کے سامنے کر دینا سوہنیا ﷺ آپ بچ جانا میرا بچہ شہید ہو جائے گا یہ باتیں ایسے ہی نہیں کہانیاں قصے نہیں ہیں اُن لوگوں نے عملی زندگی میں اس بات کا ثبوت دیا ہے کہ نبی ﷺ کہہ دے نبی ﷺ کا حکم آجائے نبی ﷺ کا اشارہ ہو جائے نبی ﷺ کا اشارہ ہی ہو جائے گا ہم اپنا مال بھی دے دیں گے اور جان بھی نچھاور کر دیں گے میرے دوستو میرے بزرگو حضرت حسین رضی اللہ عنہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بعد یزید حکمران بن گیا کس طرح بنا کیسے بنا جس حالات میں بنا حضرت حسین رضی اللہ عنہ اُس کی حکمرانی کے مخالف کہ میں نے اسے اپنا حاکم تسلیم نہیں کرتا جیسے ہم ضیاء الحق کو تسلیم نہیں کرتے اسی طرح اُنھوں نے بھی کہنا ہم نے بھی تسلیم نہیں کرنا کوفے والوں نے کوفیوں کے متعلق مشہور ہے کہ کوفی لا یوفی۔ کوفیوں کے پاس ایفا نہیں کوئی کسی کے وفادار نہیں کوفیوں سے یہ اُمید نہ رکھو کہ وہ تمہاری وفاداری کریں کوفیوں نے لاتعداد

خط بھیجے لا تعداد خط بہتر ہزار خط لا تعداد خط اُنھوں نے حسین رضی اللہ عنہ کو خط لکھے کہ حسین رضی اللہ عنہ تم ہمارے پاس آؤ ہم تمھیں اپنا امیر بنالیں گے تمھارے ہاتھ پر بیعت کریں گے تم ہمارے امیر المومنین ہو جاؤ گے صحابہ رضی اللہ عنہم بھی موجود ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاس حسین رضی اللہ عنہ کا ذکر ہوا ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ کوفہ جا رہا ہے صحابہ رضی اللہ عنہم سمجھا رہے ہیں کہ حسین رضی اللہ عنہ اُنھوں نے تمھارے باپ علی رضی اللہ عنہ سے وفا نہیں کی اُنھوں نے تمھارے بھائی حسن رضی اللہ عنہ کے ساتھ وفا داری نہیں کی لہٰذا وہ آپ رضی اللہ عنہ سے بھی وفا نہیں کریں گے آپ رضی اللہ عنہ نہ جائیں حسین رضی اللہ عنہ اُنھوں نے اپنا ایک نمائندہ مسلم بن عقیل بھیجا ہے کہ جاؤ حالات کا جائزہ لے کر آؤ مسلم بن عقیل آئے کوفہ کی بڑی مسجد میں اعلان کیا ہے کہ میں حسین رضی اللہ عنہ کا نمائندہ بن کر آیا ہوں سارا شہر جمع ہے اُس کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے لیے تیار ہے کوفہ کے گورنر کو پتہ چلا کہ حسین رضی اللہ عنہ کا نمائندہ مسجد میں موجود ہے اور حسین رضی اللہ عنہ کے لیے بیعت ہو رہی ہے دفعہ چوالیس لگا دی فوج بلا لی کرفیو شہر کے حالات خطرے میں شہر کے حالات خطرے میں پڑ گئے بندے سارے ہی تشنگی پھیل گئی کہ یہ کیا بن گیا ہے صبح کا وقت ہے مسجد بھری ہوئی ہے ظہر کا وقت ہوا ہے بندے کم ہو گئے عصر کا وقت ہوا بندے اور کم ہو گئے شام ہوگئی مسلم بن عقیل کو کوئی اپنے گھر میں رکھنے کے لیے بھی تیار نہیں مسلم بن عقیل کا پہلا ایک پیامبر حسین رضی اللہ عنہ کی طرف جا رہا ہے کہ جناب حالات ٹھیک ہیں تشریف لے آؤ سارا کوفہ آپ رضی اللہ عنہ کی اپنا امیر بنانے کے لیے تیار ہے یہاں ایک بات عرض کر جاؤں دوستوں کی کتاب روزہ کافی، اس کے اندر اُن کا اپنا ہی مجتہد لکھتا ہے کہتا ہے کہ جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم عرض فرما رہے ہیں کہ اے علی رضی اللہ عنہ اپنے ماننے والوں سے اپنی اولاد کو بچانا، کون کہہ رہا ہے؟ اللہ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کتاب روزہ کافی ہا اپنے ماننے والوں سے اپنی اولاد کو بچانا تمھاری اولاد اُن سے محفوظ نہیں رہ سکتی جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت ہوئی وصیت بھی علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو ہوئی اور پھر اُن کی اولاد حسن رضی اللہ عنہ کے حالات بھی سامنے اور حسین رضی اللہ عنہ کے حالات بھی سامنے آگئے علی رضی اللہ عنہ نے اپنی اولاد کو وصیت کی دوستو مسلم بن

عقیل کو کوئی اپنے گھر میں رکھنے کے لیے تیار نہیں حسین رضی اللہ عنہ کا قافلہ مدینہ سے چل پڑا چلتے چلتے کربلا کے میدان میں آگیا قصہ مختصر، یہ جو حالات ہیں نا، بی بی زینب رضی اللہ عنہا دوپٹے کے بغیر یہ باہر آگئیں بچہ، آواز آرہی ہے، یہ جو آواز آرہی ہے یہ کہاں سے آرہی ہے یہ تو وہ پاک باشخصیات ہیں جن کے چہرے کو سورج نے بھی نہیں دیکھا آسمان نے نظر نہیں کی نبی ﷺ کی آن حسین رضی اللہ عنہ کا خاندان اُن کو ایک فقیر کہہ رہا ہے ملنگ کہہ رہا ہے کہ صغراں آج رات تمھارے سجنوں کی تیاری ہے، میں تمھیں خدا کا واسطہ دے کر کہنا چاہتا ہوں تمھاری بچی کی صبح بارات آنی ہو تو تمھارے رشتے دار تمھاری برادری والے اس چوک میں کھڑے ہو کر تمھاری بچی کا نام لے کر یہ کہیں کہ صبح تمھارے سجنوں کی آن تیاری ہے وہ بیاہنے آرہے ہیں ساجن کو ئی اپنی بیٹی کے لیے ساجن اپنی آنکھوں کے سامنے سننے کے لیے تیار نہیں کوئی بھائی بہن کے لیے یہ بات سننے کے لیے تیار نہیں ذی شعور آدمی یہ بات سننے کے لیے قطعاً تیار نہیں کہ اُس کی ہمشیرہ اُس کی بیٹی اُس کی لختِ جگر کے لیے ایسے الفاظ سننے کے لیے تیار نہیں، یارو حسین رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ حسین رضی اللہ عنہ کے قافلے والیوں کے لیے سرعام ایک بھنگی یہ بات کہے کہ صغراں آج رات تمھارے سجنوں کی تیاری ہے اُسے کوئی پوچھنے والا نہ ہو؟ اُس پر پابندی نہ ہو؟ اُس کے لیے قانون حرکت میں نہ آئے جاؤ میں بات علی الاعلان کہنے کا عادی ہوں میرا مسلک ہی کچھ ایسا ہے کہ ڈھنکے کی چوٹ پر بات کرتے ہیں میرا کوئی مقرر ایسا نہیں جو بات دلیل سے نہ کرے بات دلیل سے ہوگی پھر علی الاعلان ہوگی اُس کے سامنے کوئی آئے پرواہ نہیں ہم صحابہ رضی اللہ عنہم کی ناموس پر صحابہ رضی اللہ عنہم کی عزت و مرتبہ پر صحابہ رضی اللہ عنہم کے فضائل پر ہم خود وکیل ہیں ہم اُن کا دفاع کرنا اپنا ایمان سمجھتے ہیں مجھے بھی پتہ ہے کہ ملکی حالات کیسے ہیں یہ میرا ملک ہے میرے آباؤ اجداد نے اس ملک میں اپنا خون دیا ہے لیکن اس بات کو ذہن نشین کر لینا کہ جہاں ماں عائشہ رضی اللہ عنہا کی توہین ہو ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کی توہین ہو صحابہ رضی اللہ عنہم کے متعلق غلیظ گالیوں کا استعمال کیا جائے اللہ کی قسم ایسے کروڑوں ملک میں اپنے ابو بکر

رضی اللہ عنہ کے جوتے کی دھول سے وار کر کے پھینک دوں آؤ میں عرض کر رہا تھا ایک بات عرض کروں ایک طرف حسین رضی اللہ عنہ کا قافلہ ہے دوسری طرف سارا ہی دشمن ہے ایک طرف بہتر آدمی حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہیں دوسری طرف سارا ہی جہان اُن کا دشمن ہے وہ قافلہ وہ بہتر بندے سارے کے سارے شہید ہو گئے ہیں سارے کے سارے شہید ہو گئے پھر یہ جو باتیں ہیں احادیث بنائی ہیں بات چلائی ہے کہ مہندی نکلی ہے صبح تیاری ہے دوپٹے کے بغیر نکلے ہیں سب کچھ ہوا ہے یہ باتیں بیان کرنے والا کون ہے؟ یہ ٹی وی کا کیمرہ لگا کر کہاں بیٹھا تھا وہ بندہ جس نے ساری کی ساری کیسٹ خوبخود اسی طریقے سے بنا کر آج پیش کر دی کچھ سوچو تو سہی اس پر غور تو کرو حسین رضی اللہ عنہ کا قافلہ جی دس دن پانی نہیں ملا لیکن صحیح روایات کہ تین دن پانی نہیں ملا تین دن پانی نہیں ملا آج شربت اُڑ رہے ہیں سبیلیں لگی ہوئی ہیں مرغے اڑائے جا رہے ہیں کھایا پیا جا رہا ہے تھوڑا سا اور تمھیں پیچھے لے جاؤں ادھر تین دن پانی بند ہوا ہے اور میرے عثمان رضی اللہ عنہ کا تو چالیس دن پانی بند ہوا ہے اُن کا چالیس دن پانی بند رہا پانی بھی وہ بند رہا جو اُنھوں نے کنواں اپنے پیسوں سے خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کیا وہی لوگ وہی تحریک ابن صبا کی ذریت یہودیت اسلام کے اس باغ کو اجاڑنے کی اُس وقت سے لے کر اب تک کوششیں جاری ہیں حسین رضی اللہ عنہ کا قافلہ کربلا میدان میں پہنچ چکا ہے اس مقام پر تاریخ شاہد ہے تاریخ گواہ ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ نے تین شرطیں پیش کیں پہلی شرط یہ کہ جہاں سے میں آیا ہوں مجھے واپس جانے دو دوسری شرط یہ کہ مجھے کسی اسلامی سرحد، تیسری شرط یہ کہ مجھے یزید کے پاس بھیج دو مجھے اس کے پاس لے چلو ہم خود ہی بیٹھ کر مذاکرات کر کے گفتگو کر کے حالات کو سنبھال لیں گے، لیکن بیچ میں ایک بڑا ابن زیاد اُن کو اپنی کوشش اپنی محنت ایک بات میں عرض کر جاؤں کہ حسین رضی اللہ عنہ کو بلایا بھی خود بلایا بھی خود آپ؟ جس وقت کربلا کے میدان میں پہنچے ابھی تھوڑا سا پیچھے ہیں تو اطلاع ملی کہ مسلم بن عقیل رحمہ اللہ کو شہید کر دیا گیا ہے اب فرماتے ہیں کہ واپس چلے جائیں جو مسلم بن عقیل رحمہ اللہ کے بھائی تھے اُنھوں نے کہا ہم نے

قطعاً نہیں جانا ہم نے مسلم بن عقیل رحمہ اللہ کا بدلہ لے کر واپس جائیں گے یارو حسین رضی اللہ عنہ کے قافلے میں بہتر آدمی، حسین رضی اللہ عنہ کے لختِ جگر کا نام آیا ہے میدانِ کربلا کا ذکر ہوتا ہے زین العابدین رضی اللہ عنہ کا تذکرہ آتا ہے لیکن علی رضی اللہ عنہ کے اور بیٹے بھی اس قافلے میں موجود ہیں علی رضی اللہ عنہ کی دوسری اولاد بھی اس قافلے میں موجود ہے اُن کا تذکرہ نہیں آئے گا بتا ہی آئے گا علی رضی اللہ عنہ کے گھر بیٹا پیدا ہوا ہے پوچھنے والوں نے پوچھا ہے اے علی رضی اللہ عنہ اس کا نام کیا رکھا ہے یہ جتنی باتیں ہو رہی ہیں نا سب دوستوں کی کتابوں کے حوالے ہے اپنی کتابوں کو چھیڑتا ہی نہیں، جناب میں نے اس کا نام اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر محمد رکھا ہے علی رضی اللہ عنہ کے گھر دوسرا بیٹا پیدا ہوا ہے پوچھنے والے پوچھتے ہیں علی رضی اللہ عنہ مبارک ہو اس کا نام کیا رکھا ہے فرماتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لاڈلے ساتھ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے نام سے ابوبکر رکھا ہے کیوں بھئی کوئی دشمن کے نام پر اپنا نام رکھتا ہے تیسرا بیٹا پیدا ہوا علی رضی اللہ عنہ کیا نام رکھا ہے؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عمر رضی اللہ عنہ آتا ہے میں نے اس کا نام عمر رکھا ہے پھر حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد اُنھوں نے بھی اس ترتیب سے اپنے بیٹوں کے نام محمد ابوبکر عمر رکھے اُن کا تذکرہ اس کربلا کے میدان میں اپنی واعظ اور تقریروں میں کیوں نہیں ہو رہا؟ اس بنا پر نہیں ہو رہا کہ اگر ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام آئے گا عمر رضی اللہ عنہ کا نام آئے گا عثمان رضی اللہ عنہ کا نام آئے گا تمھارے بھائی ہیں حسین رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں اپنے ان حسین رضی اللہ عنہ کے بھائیوں کا تذکرہ تو کرو جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم ابوبکر، عمر، عثمان رضی اللہ عنہم ہیں اُن کا تذکرہ بے شک نہ کرو لیکن جو علی رضی اللہ عنہ کی اولاد ہے حسین رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں ان کا تذکرہ تو ضرور کرو لیکن نہیں ہوگا کیوں؟ اس لیے کہ اگر اُن کا تذکرہ آیا تو لوگ کہیں گے ایک طرف کہتے ہو ابوبکر رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ کا دشمن تھا اور علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کا نام ابوبکر کیوں رکھا عمر کیوں رکھا ہے عثمان کیوں رکھا ہے دوستو! پہلے عرض کیا ہے کہ ابن صبا کی رعیت یہودیت عبداللہ بن صباء نام نہاد وہ مسلمان تھا لیکن اُس نے اسلام کے لبادے میں اسلام کے غلاف میں اسلام والوں کو بہت بڑا نقصان پہنچایا اور اب تک پہنچا ہے اور چلا جا رہا ہے حسین رضی اللہ عنہ کا قافلہ دس محرم کو شہید ہو گیا

دس محرم کو شہید ہو گیا گھر بلایا کہ ہم آپ ﷺ کو اپنا امیر تسلیم کرتے ہیں کر لیا اور خود اُن کو شہید کر دیا تھوڑا سا قرآن ہو جائے ایک اُنھوں نے اور روح لائے وہ بھی ساتھ لے کر گئے ہیں اُنھوں نے کیا کہا ہے سارے اکٹھے ہو کر باپ کے پاس گئے باپ سے جا کر کہتے ہیں ابا جی ہم باہر سیر کے لیے جا رہے ہیں اور ہمارا یوسف علیہ السلام بھائی یہاں ہیں اسے ہمارے ساتھ بھیجیں ﴿اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَ يَلْعَبْ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ﴾ (الیوسف) ہم صبح سیر کے لیے جا رہے ہیں ابا جی یوسف علیہ السلام کو ساتھ بھیجو یوسف علیہ السلام جائے گا وہاں دوڑے گا کھیلے گا صبح کی سہانی ہوا اُس کا مزہ لے گا اے ابا جان ﴿وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ﴾ ہم اس کے دس بھائی اس کی حفاظت کریں گے ابا جی فرما رہے ہیں ابا جی فرماتے ہیں اے میرے بیٹو بھیجنے سے انکار نہیں ﴿اِنِّيْ لَيَحْزُنُنِيْٓ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَ اَخَافُ اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَ اَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ﴾ (الیوسف) اے میرے بیٹو! مجھے ڈر لگتا ہے ﴿وَ اَخَافُ اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ﴾ بھیاڑ میرے یوسف علیہ السلام کو نہ کھا جائے اور تم اس بات سے غافل ہو جاؤ۔ باپ نبی علیہ السلام ہے باپ نبی ہے اور نبی علیہ السلام کو پتہ ہوتا ہے کہ آنے والے وقت میں کیا ہونا ہے کیوں بھئی پتہ ہوتا ہے نا؟ اس لیے کہہ رہا ہے ﴿وَ اَخَافُ اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ﴾ بھیاڑ کھا جائے میرے بھائی غائب جانتا ہے تو میرا عرش والا جانتا ہے جمعہ کے بعد میرے ساتھ کیا ہونا ہے میں نے گھر جانا ہے یا نہیں جمعہ کے بعد تم نے گھر جانا ہے یا نہیں تمھارے ساتھ کیا ہو جانا ہے کس کو پتہ ہے عرش والے کو پتہ ہے اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا، ﴿وَ اَخَافُ اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ﴾ اس کا ترجمہ کیا ہے ﴿وَ اَخَافُ اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ﴾ مجھے ڈر لگتا ہے کہیں بھیاڑ کھا نہ جائے آؤ میں تمھیں دلیل کے ساتھ بات سمجھاؤں۔ اللہ کا نبی علیہ السلام ہے اللہ کا رسول علیہ السلام ہے اُس کے دل میں کھٹکا ہے اولوگو جیسے آج بھی خطرے ہیں بچے سکول جائیں تو ماں کہتی ہے بیٹا یہ تمھارا راستہ ہے یہ تمھارے پیسے ہیں ذرا دھیان سے جانا پٹھان پھرتے ہیں اب ماں کو کیا پتہ کہ باہر پھرتے ہیں یا نہیں، پٹھان بچ کے رہنا حالات خراب ہیں بچ جانا حالات خراب

ہیں اُن کے پاس بندوقیں بھی ہیں اُن کے پاس اسلحہ بھی ہے وہ افغانستان سے آئے ہیں یہاں آ کر پیر بن گئے ہیں اوئے بچ جانا اے لوگو، ہم تو وہابی ہیں اور وہابی وہ ہے جو صرف رب کو مانتے ہیں ہمارا ایمان ایسا ہے کہ جو رات قبر میں آنی ہے اُسے کوئی نہیں موڑ سکتا سارا جہان اُس کا دشمن بن جائے سارا ہی جہان اُس کا دشمن بن جائے پر جو رات قبر میں آنی اُس کی دشمنی اسے کوئی بھی نقصان پہنچا سکتی ؟ جب آئے گی پھر میرے آگے پیچھے حفاظتیں والے ہوں گے میرے آگے پیچھے بندوقوں والے ہوں پولیس کا پہرہ ہوں فوج کا پہرہ ہو اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں پھر مجھے کوئی نہیں بچا سکے گا ساتھ بھیج رہا ہے جس وقت ساتھ بھیج دیا ہے نا، بھائیوں نے بھائی کو لے لیا ہے جس وقت باپ کی نظروں سے اوجھل ہوئے تو باپ کہتا ہے مجھے ڈر لگتا ہے تو بیٹے آگے سے کہتے ہیں ﴿قَالُوْا لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَ نَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّاۤ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ﴾ اے ابا جان آپ کیوں گھبرا گئے ہو ہمارے پاس ہمارے بھائی کو بھیجو بھیاڑ کا کیا کام ہے وہ ﴿نَحْنُ عُصْبَةٌ﴾ ہم تو زیادہ ہیں اور زیادہ کے ہوتے ہوئے بھیاڑ کھا سکتا؟ اے لوگو آج بھی کہا جا سکتا ہے وہابی تھوڑے ہم؟ زیادہ ہیں اے میرے بھائی یہ دلیل نہیں ہوتی حق کی، جس کے ساتھ زیادہ ہوں جو زیادہ ہوں وہ حق پر ہوتے؟ اگر دلیل؟ گدھے کتنے ہوتے ہیں؟ اور چوہدری پیچھے ڈنڈے والا ایک ہی ہوتا ہے وہ گدھے کہیں ہم زیادہ ہیں تم کون ہو ہم پر حکومت کرنے والا، یہ دلیل چجتی؟ (یزدانی) اور بھائی کہتے ہیں ﴿قَالُوْا لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَ نَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّاۤ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ﴾ اے ابا جان ہم زیادہ ہیں اور ہم زیادہ کی موجودگی میں بھگیاڑ کا کیا کام ہے کہ یوسف علیہ السلام کو کھا جائے قصہ مختصر کروں بھائی بھائی کو لے گئے اور جب باپ کی آنکھوں سے اوجھل ہوئے خود ہی لائے خود ہی درخواستیں کیں خود ہی باپ سے لے کر آئے جب باہر لے آئے کسی نے اِدھر سے تھپڑ مارا کسی نے اُدھر سے تھپڑ مارا کسی نے اِدھر سے مکا مارا منزل مقصود پر پہنچ گئے جس وقت منزل مقصود پر پہنچے ایک کہتا ہے اسے مارو، دوسرا کہتا ہے نہیں اسے کنویں میں پھینک دو اُنھوں نے کنویں میں پھینک دیا

یوسف علیہ السلام کو کنویں میں بھائیوں نے بھائی کو کنویں میں کتنے ظالم بھائی ہیں، بھائیوں نے بھائی کو؟ آج تو نہیں نا کر رہے آج تو سارے بھائی اکٹھے ہو کر مل کر ایک ہو کر زندگی گزار رہے ہیں بھائیوں نے بھائی پر ظلم کیا ہے۔ کنویں میں پھینک دیا ہے عرش والا پھر بولا ہے یہ دیکھو میرا عرش والا جس کا عرش والا ہو اُسے دنیا کی کوئی طاقت نقصان نہیں پہنچا سکتی عرش والا بولا ہے عرش والا عرض کرتا ہے اے میرے جبرائیل علیہ السلام ذرا نیچے جا کر دیکھو ﴿فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَ اَجْمَعُوْٓا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ وَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَ هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ﴾ (الیوسف) اے جبرائیل علیہ السلام ذرا جلدی جاؤ، ذرا کنویں میں جانے والے کو ذرا میرا پیغام دے دو اے یوسف علیہ السلام گھبرانا نہ ﴿وَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا﴾ یوسف علیہ السلام یہ کنواں نہیں یہ جو تمھیں مصر کا تخت ملنے لگا ہے اُس کی پہلی سیڑھی ہے اور ﴿وَ هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ﴾ اور اگر تمھارے بھائیوں کو پتہ چل جائے، اگر تمھارے بھائیوں کو پتہ چل جائے کہ کنویں میں گرایا یہاں تمھیں تخت مل جاتا ہے پھر تمھیں نہ پھینکیں خود ہی چھلانگیں لگا دیں فرمایا اُن کو نہیں پتہ وہ پھینک کر رات پڑی رات آج رات ہونی ہے نا؟ کیوں بھئی آج رات بھی آنی ہے ﴿وَ جَآءُ﴾ آرہے ہیں اور آ کر کیا کہتے ہیں باپ کے سامنے آئے ﴿وَ جَآءُوْٓ اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ﴾ روتے آئے ہیں روتے آئے ہیں باپ کے سامنے آ کر کہتے ہیں اے ابا جان جو ہمارے ساتھ ہوا کسی کے ساتھ نہ ہو وہ پوچھتے ہیں بتاؤ تو سہی بات کیا ہے کہتے ہیں ابا جان وہی بات ہوئی ﴿قَالُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَ تَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ وَ مَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَ لَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ﴾ اے ابا جان ہم دوڑنے لگ پڑے بھاگ پڑے ہماری دوڑیں شروع ہو گئیں اور یوسف علیہ السلام کو ہم پیچھے اپنے سامان کے پاس بٹھا کر گئے تھے ہمارے پیچھے بگھیاڑ آیا کھا گیا ہائے ہمارا بھائی اور ساتھ ہی کہتے ہیں ﴿وَ مَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ﴾ اے ابا جان آپ نے ماننا تو نہیں یہ بات آپ علیہ السلام نے ماننی تو نہیں کہ ہم سچے ہیں آپ علیہ السلام کو یقین تو

نہیں آتا اور پھر باپ نبی علیہ السلام تھا نا، اے لوگو جس کے دماغ میں سوچنے کا مادہ موجود ہو جسے رب نے عقل دی ہو آؤ کھلی بات کر رہا ہوں جس کو رب نے عقل دی ہو وہ ایسے ہی نہیں مولوی کی بات کے پیچھے لگ جاتا وہ پوچھتا ہے جناب یہ بات آپ نے کہاں سے لی ہے اگر اللہ کے قرآن میں ہے نبی ﷺ کے فرمان میں ہے امنا و صدقنا۔ میں ماننے کے لیے تیار ہوں اور اگر آپ کی اپنی بنائی ہوئی ہے تو میں مانتا؟ پھر تحقیق میں پڑ گیا ہم بھی کہتے ہیں کہ تحقیق کرو بات کی تہہ کو پہنچو جس وقت بات کی تہہ کی پہنچو گے قرآن سمجھ میں آجائے گا اللہ اللہ، باپ سے کہتے ہیں ابا جان مانتا تو نہیں پر دلائل سن لیں ﴿جَآءُوْ عَلٰی قَمِیْصِہٖ بِدَمٍ كَـذِبٍ﴾ خرگوش مار کر اُس کا خون کرتے پر لگا لیا، اور یوسف علیہ السلام کا کرتا پہلے ہی اتار لیا ہے لے جا کر باپ کے سامنے رکھ دیا ہے کہتے ہیں ﴿جَآءُوْ عَلٰی قَمِیْصِہٖ بِدَمٍ كَذِبٍ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ﴾ (الیوسف) اے ابا جی یہ دیکھو نا یوسف علیہ السلام کا کرتہ ہے یہ اُس پر خون لگا ہے اور یوسف علیہ السلام کے کرتے کو باپ دیکھ رہا ہے کبھی ادھر سے دیکھتا ہے کبھی اُدھر سے دیکھتا ہے اور ساتھ ہی فرماتے ہیں میرے بیٹو مجھے ایک بات تو بتاؤ آخر میں تمھارا باپ ہوں میں بوڑھا ہو گیا ہوں میرا تجربہ زیادہ ہے مجھے ایک بات بتاؤ بھیاڑ ایسا سیانا ہے اُسے لے کر آؤ جس نے پہلے اس کا کرتا اتار کر اُس کی عزت کی ہو اور سارا یوسف علیہ السلام کھا گیا ہو یوسف علیہ السلام کی عزت نہیں کرتے کی؟ یوسف علیہ السلام کی عزت نہیں کرتے کی عزت کی ہے پہلے کرتا اُتار لیا اور یوسف علیہ السلام سارا ہی کھا گیا ہے نبی علیہ السلام کی زبان اللہ فرماتے ہیں پھر اوپر دیکھا فرمایا ﴿قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ﴾ کرتا یوسف علیہ السلام کا یوسف علیہ السلام کے بھائیوں سے ملا معلوم ہوا دال میں کچھ کالا کالا ہے یہ چور ہیں یوسف علیہ السلام کے چور یہی ہیں آؤ انتظامیہ والو فیصلے اب ہو جائیں گے اب فیصلے ہو جائیں گے اگر تم فیصلے کرنے پر آؤ نا، تفتیش کرنے پر آؤ تب ہی ہے نا پر پاکستان کی پولیس بہت مشکل ہے پرسوں میری آئی جی سے

ملاقات ہوئی وفد جمعیت اہل حدیث پاکستان وہ کہتا جناب ہم کوشش کر رہے ہیں کوشش؟ علامہ احسان کے لیے کوشش کر رہے ہیں تم بھی کرو ہم بھی کر رہے ہیں ہم نے کہا جناب اگر آپ کی مرضی آئے آپ کی دلیل بنے پھر آپ مار مار کر اُس کا دُنبہ بنا دیتے ہو ایسے ہی، اُس کا قصور بھی کوئی نہیں ہے قصور بھی کوئی نہیں میرے بھائی بات اب زبان پر آ ہی گئی ہے کر جاؤں شہر کے حالات سب کے سامنے ہیں کوئی بندہ بھی شہر کے حالات سے ناواقف نہیں ہر بندہ پریشان ہے ہر بندہ پریشان ہے ہاں جس کا قصور ہے اُسے پکڑو میرے چچا کے بیٹے نہیں وہ تایا کی اولاد نہیں جس نے قصور کیا ہے اُس کے خلاف ایکشن لو میں تمہارے ساتھ ہوں لیکن بے قصور کو پکڑو قطعاً اجازت نہیں دوں گا کسی کے دباؤ میں آ کر کرو مجھے یہ بھی پتہ ہے کہ ڈور کہاں سے مل رہی ہے یہ ڈور کون کروا رہا ہے وقت آئے گا تو ان شاء اللہ بتاؤں گا میرے دوستو میرے بھائیو کام تمہارا ہے یہ میں اب جو بات کرنے لگا ہوں یہ بھی کام تمہارا ہے تفتیش کرو غور کرو یوسف علیہ السلام کا کرتا بھائیوں سے ملا تو معلوم ہوا یوسف علیہ السلام کے بھائی چور ہیں میرا حسین رضی اللہ عنہ شہید ہو گیا میرا حسین شہید ہو گیا، حسین رضی اللہ عنہ کا گھوڑا گم تھا حسین رضی اللہ عنہ کا ؟ وہ بھی گم تھا حسین رضی اللہ عنہ کا جھنڈا بھی گم ہو گیا اے لوگو! ہماری تفتیش کے بعد حسین رضی اللہ عنہ کا گھوڑا بھی اُن سے ملا حسین رضی اللہ عنہ کا جھنڈا بھی اُن سے ملا معلوم ہوتا ہے میرے حسین رضی اللہ عنہ کے قاتل بھی یہ خود ہی ہیں جیسے یوسف علیہ السلام کے بھائی یوسف علیہ السلام کو کنویں میں پھینک کر اُس کا کرتا لیے پھرتے ہیں ایسے حسین رضی اللہ عنہ کے قاتل بھی حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کر کے اُس کا گھوڑا بھی؟ اے تفتیش کرنے والی ایجنسیوں جن کے پاس میرے حسین رضی اللہ عنہ کا گھوڑا ہے اُن سے پوچھو میرا حسین رضی اللہ عنہ کہاں ہے اور اگر ایسے ہی گندی زنانی کی طرح رونا شروع کر دے بات بات پر روئے جو خاوند سے بات منوانی ہو اتنے اتنے آنسو نکال کر بات منوائی جائے اس بات کی پھر بھائیو کوئی وقعت نہیں یہ بات دلیل کی ہے میرے نبی پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے فرمایا بیٹا جائز نہیں رونا جائز ہے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا لاڈلہ لختِ جگر جناب ابراہیم رضی اللہ عنہ فوت ہو

گئے اولاد سب کو پیاری ہوتی ہے میرے نبی ﷺ نے گود میں اُٹھایا ہے آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے صحابی رضی اللہ عنہ پوچھتا ہے اللہ کے نبی ﷺ آپ ﷺ بھی رو رہے ہیں نبی ﷺ فرماتے ہیں رونا رحمت ہے رونا؟ رحمت ہے آنکھوں سے آنسو آنا رحمت ہے پیٹنا رحمت ہے غور کرو اس بات پر حسین رضی اللہ عنہ قتل بھی ہو گیا شہید بھی ہو گیا اور پھر پیٹ رہے ہیں یا حسین رضی اللہ عنہ کر کے اس کا کیا مطلب ہے۔ جی جناب قرآن میں دلیل موجود ہے کہ حضرت سارہ علیہا السلام اُن کو جب بیٹے کی خوشخبری ملی تا تو اُنھوں نے بھی منہ پیٹا، اُنھوں نے بھی؟ یہ عورتوں کی عادت ہوتی ہے نی ہا ہا یہ کیسے ہو گیا یہ کس طرح ہو جائے گا اور وہ بوڑھی ماں کیا کہہ رہی ﴿ يٰوَيْلَتٰٓى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِىْ شَيْخًا اِنَّ هٰذَا لَشَىْءٌ عَجِيْبٌ ﴾ (هـود: ٧٢) فرماتے ہیں مجھے بیٹا کہے مجھے اولاد کہے میں تو بوڑھی ہو گئی ہوں خاوند میرا اس قابل نہیں ساتھ یہاں ہاتھ رکھا ہے اور ساتھ عرض کر رہی ہے اے لوگو یہاں ہاتھ رکھنا اور ہے اور سینہ پیٹنا اور ہے یہ تمھاری دلیل نہیں بنتی میرے نبی ﷺ نے فرمایا ہے رونا آنسو بہانا یہ رحمت ہے اور پیٹنا؟ زحمت ہے کیوں پیٹتے ہو قصور بڑا ہو گیا ہے قصور بہت زیادہ وہ گیا ہے یہاں ابو بکر رضی اللہ عنہ کا حسد موجود ہے عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا بغض موجود ہے اللہ نے دنیا میں ہی ایسی سزا دی ہے کہ تم پیٹتے رہو قیامت تک پیٹتے چلے جاؤ لیکن تمھارا گناہ ختم ہونے والا نہیں اللہ سے دعا ہے اللہ احکم الحاکمین ہماری دنیا بھی بہتر کر دے اور ہماری آخرت بھی بہتر کر دے۔ آمین۔ اللہ قرآن وسنت کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہل بیت

﴿ اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ ﴾

(الاحزاب: ٦)

حمد و ثناء کبریائی بڑھائی اُس خالق کائنات اللہ احکم الحاکمین کے لیے ہے جس خالق و مالک نے اس پوری کائنات کا نظام آپ خود پیدا فرمایا ہے لاتعداد اور بے شمار درود وسلام سرور کائنات سردار انبیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفی ﷺ کی ذات اقدس پر۔

حضرات آج جو چند گزارشات کرنا چاہتا ہوں عام شتہارات میں عام اخبار میں تم احباب پڑھتے ہو کہ فضائل اہل بیت مناظر اہل بیت ہماری طرف سے اشتہار آتا ہے فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم واہل بیت یہ جو دوستوں نے تقسیم کر دی ہے اس اہل بیت کے سلسلے میں چند گزارشات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کس طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مجھے پیارے ہیں اُسی طرح اہل بیت سے بھی ہم کو پیار ہے جو اہل بیت سے محبت نہیں رکھتا وہ اسلام کے دائرہ سے خارج ہے اور جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ بھی محبت نہیں رکھتا وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے دوسرے لفظوں میں پھر عرض کر جاؤں جو صحابہ رضی اللہ عنہم کو برا بولتا ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان میں گستاخی کرتا ہے وہ بندہ بھی جہنمی ہے اور جو اہل بیت کی گستاخی کرتا ہے برا بولتا ہے وہ بھی جہنمی ہے پھر اور عرض کر جاؤں جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی گستاخی کرتا ہے وہ بندہ بھی لعنتی ہے اور جو اہل بیت کی گستاخی کرتا ہے جو بندہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی گستاخی کرتا ہے وہ بھی لعنتی ہے اور جو اہل بیت کی گستاخی کرتا ہے وہ بندہ بھی لعنتی ہے۔ یہ جو دشمن نے تقسیم کر دی ہے تقسیم کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں اور پھر اہل بیت میں سے آگے چل کر اُنھوں نے تقسیم کی ہے ایک نوجوان کی

شادی ہو جاتی ہے شادی سے پہلے اُس کے کچھ اور حالات ہوتے ہیں شادی کے بعد پھر اُس کی ذمہ داریاں اور ہو جاتی ہیں ذمہ داریوں میں اضافہ ہو جاتا ہے پھر اُس سے پوچھیں ناکہ کیا بات ہے اوجی جب سے گھر والے آئے ہیں تو مصروف ہو گیا ہوں ذمہ داریاں بڑھ گئی ہیں یہاں بھی معلوم ہوتا ہے کہ جو بیوی ہے نا وہ گھر میں داخل ہے اُسے بھی گھر والے کہتے ہیں اور میں یہ سمجھتا ہوں اگر گھر والی بیوی نہیں تو آگے چل کر بچے ہے بھی نہیں جو گھر والا بیوی کو گھر والی نہیں مانتا اہل بیت نہیں مانتا وہ بچوں کو کیسے تسلیم کرے آج یہ اُلٹی گنگا ہے کہ نبی ﷺ کی جو بیویاں ہیں وہ اہل بیت میں شامل نہیں یہ تقسیم کی ہے صوبائی گروہ نے شیعہ حضرات نے، کہ جو نبی ﷺ کی بیویاں ہیں وہ اہل بیت میں شامل نہیں آگے چل کر جو نبی ﷺ کی بیٹیاں ہیں نبی ﷺ کی اولاد ہے نبی ﷺ کے نواسے ہیں بیٹیوں کی جو آگے اولاد ہے وہ اہل بیت میں شامل ہے لیکن نبی ﷺ کی بیویاں اہل بیت میں شامل نہیں اگر وہ یہ بات تسلیم کرلے کہ نبی ﷺ کی جو بیویاں ہیں وہ اہل بیت میں شامل ہیں پھر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صداقت کو تسلیم کرتے ہوئے جناب اماں عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہ رضی اللہ عنہا اُن کی عظمت کو بھی تسلیم کرنا پڑے گا اگر نبی ﷺ کی بیویوں کو اہل بیت میں شامل کرلیا جائے مان لیا جائے وہ اُنھیں مان لیں پھر جناب عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی عدالت کو تسلیم کرتے ہوئے اُن کی صاحبزادی جناب اماں حفصہ رضی اللہ عنہا اُن کی عظمت کو بھی تسلیم کرنا پڑے گا اس ظالم نے اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ باقی ساری بیویوں کا انکار کر دیا کہ نبی ﷺ کی جتنی بھی بیویاں ہیں وہ اہل بیت میں شامل نہیں میں جناب سے پوچھتا ہوں کہ جناب اب بیوی کو گھر سے نکال دیا جائے اور بچوں سے کہہ دیا جائے کہ یہ اہل بیت میں شامل ہیں یا اللہ ہمارے اس فیض اللہ کو بھی ہماری مسجد میں داخل کردے۔ آمین۔ نبی ﷺ کی بیویاں اور ان کی ذرا عظمت سن لو اللہ کیا فرمارہے ہیں ﴿اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ﴾ (الاحزاب: ٦) نبی ﷺ اپنے مومن بندوں کے ساتھ نبی ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ

نبی ﷺ کلمہ پڑھنے والوں کے ساتھ ﴿اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ﴾ فرمایا نبی ﷺ اپنے مومن بندوں کے ساتھ بڑا ہی رحیم و کریم ہے بڑا ہی رحم دل ہے بڑا ہی رحم دل ہے بڑا ہی پیار رکھتا ہے نبی ﷺ کو اپنے مومنوں کے ساتھ بڑا ہی پیار ہے نبی ﷺ اپنے مومن بندوں کے ساتھ بڑا ہی نرم دل ہے بڑا ہی رحم دل ہے فرمایا ﴿وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ﴾ جو نبی ﷺ کی بیویاں ہیں وہ مومنوں کی اماں ہیں جو نبی ﷺ کی بیویاں ہیں فرمایا ﴿وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ﴾ وہ نبی ﷺ کی بیویاں ہیں لیکن اُمت کی مائیں ہیں۔ میرے برادر میرے بھائی جیسے میرا نبی ﷺ اونچی شان والا ہے بڑی شان والا ہے، بڑی عظمت والا ہے، بڑی رفعتوں والا ہے، ویسے میرے نبی ﷺ کی بیویاں بھی بڑی عظمت والی ہیں ایک عام ماں جو ہے نا عام ماں اُس کا مرتبہ بڑا بلند و بالا ہے اُس کا بلند و بالا مرتبہ ہے عام ماں کا، لیکن جو نبی ﷺ کی بیویاں ہیں وہ اُمت کی مائیں تمھاری میری مائیں ہیں اُن کی عظمتیں جیسے نبی ﷺ کی ذات اُونچی ہے نبی ﷺ کی شان اُونچی ہے وہ چاہے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہو چاہے عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہو چاہے ابوسفیان کی بیٹی ہو لوگوں اُنھوں نے کلمہ پڑھ کر نبی ﷺ کا دامن پکڑا ہے آؤ میں تمھیں ایک ماں کا تذکرہ کر جاؤں میری اماں ہیں اور کیسی اماں ہے اس کا باپ ابھی مشرک ہے ابھی کلمہ نصیب نہیں ہوا ہے اور چلتے چلتے اپنی اس بیٹی کے دروازے پر پہنچا ہے سفر بے سفر کرتے ہوئے ارے وطن بے وطن ہوتے ہوتے مدینہ پہنچ جاتا ہے ابوسفیان اپنی بیٹی کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے اور جس وقت اندر داخل ہو جاتے ہیں اور بیٹی جو ہے اُس نے بستر بچھا ہوا ہے اور بستر اکٹھا کر دیا ہے اور کہتی ہے ابا جی اس مقام پر بیٹھ جاؤ کہتا ہے بیٹی جب والدین بیٹی کے گھر میں آتے ہیں تو بیٹیوں کو چاؤ چڑھ جاتا ہے میرے گھر میرے ابا جی آئے ہیں میرا بابا میرے گھر آیا ہے میرے پیکے میرے گھر آئے ہیں ارے بڑے اچھے اچھے بستر بچھاتے ہیں اچھے اچھے کھانے پکاتے ہیں اور تم نے جو پہلے بستر بچھا ہوا ہے وہ بھی اکٹھا کر دیا ہے فرماتے ہیں میں بستر کے قابل نہیں یا بستر میرے قابل نہیں کوئی اور بستر میرے لیے لانے لگی

ہو وہ جناب ام المؤمنین رضی اللہ عنہا تمہیں نا فرماتی ہیں ابا جان ﴿إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ﴾ آج باپ مشرک ہے ہم کیا کریں جی گھر سے نکال دیں اور بھائی رشتہ دار شیخ قبیلہ رشتے دار بدعتی اور مشرک ہیں کیوں جی کیا کریں گھر سے نکال دیں کھانا پینا اُس کے ساتھ ہے برتاؤ اس کے ساتھ ہے سب کچھ اس کے ساتھ ہے پھر بھی جناب ہم مومن کے مومن اور مسلمان کے مسلمان ہیں فرماتی ہیں ابا جان اس بستر پہ میرے سر کا تاج محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھا کرتا ہے اس بستر پر میرا آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم لیٹا کرتا ہے میرا آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے سر کا تاج ہی نہیں میرا آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرا جناب خاوند ہی نہیں بلکہ وہ تو ساری کائنات کا امام ہے، ساری کائنات کا پیر اور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ہے وہ ایسا امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ہے فرمایا وہ اس بستر پہ لیٹا کرتا ہے اور ایسا پاک بستر میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر، میرے سر کے تاج کا بستر امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر اور اُس بستر پر نجس اور پلید بندہ بیٹھ ہی نہیں سکتا یہ ہے اُم المؤمنین جناب ابوسفیان کی صاحبزادی اے لوگو! دنیا والو پھر میں کیوں نہ عرض کرتا جاؤں ﴿وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ﴾ یہ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں ہیں یہ تو اُمت کی مائیں ہیں اور جو ماؤں کی بات نہ مانے وہ بندہ حلالی نہیں ہوتا جو ماؤں کی نہ مانے وہ بندہ حلالی نہیں ہوتا جو ماؤں کی نہ مانے وہ بندہ حلالی نہیں ہوتا جو ماں کی توہین کرے وہ گستاخی کرتا ہے وہ جناب حرامی بندہ ہوا کرتا ہے آؤ میں نے عرض یہ کرنا ہے کہ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں ہوتی ہیں وہ جناب جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں ہیں وہ اہل بیت میں شامل ہیں میں نے شروع میں عرض کیا ہے جو صحابہ رضی اللہ عنہم کی گستاخی کرتا ہے وہ بھی لعنتی اور جہنمی ہے جو اہل بیت کی گستاخی کرتا ہے وہ بھی لعنتی اور جہنمی ہے لیکن میرے بھائی میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں بھی اہل بیت میں شامل ہیں ان کو شامل مانو گے تب اہل بیت پورے ہوں گے اگر صرف اولاد کو اہل بیت تسلیم کرو گے اور بیویوں کو گھر سے نکال دو گے پھر اہل بیت پورے ہوں گے؟ یہ دو تین مثالیں قرآن سے اللہ کا قرآن پیش کرنے لگا ہوں دو تین قرآن کی مثالیں اللہ فرما رہے ہیں ﴿وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَ

اٰتِیْنَ الزَّکٰوةَ وَ اَطِعْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا ﴾ (الاحزاب : ۳۳) ایک اور نبی کا تذکرہ کردوں اس کا ترجمہ تمہیں بعد میں عرض کرتا ہوں ایک نبی جا رہا ہے اور جنگل بیابان آجاتا ہے اُن کی بیوی اُن کے ساتھ ہے جناب شعیب علیہ السلام نبی کی صاحبزادی ہے موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کی بیوی ہے ارے جنگل بیابان آجاتا ہے جس وقت جنگل بیابیان آجاتا ہے رات کی تاریکی بڑھتی جا رہی ہے رات کی تاریکی آتی جا رہی ہے اور دور سے شعاعیں نظر آرہی ہیں ارے چنگاریاں نظر آرہی ہیں تو کیا فرماتے ہیں ﴿ فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا اِنِّیْۤ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْۤ اٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ﴾ (طٰہٰ : ۱۰) اے میری بیوی تم اس مقام پر کھڑی ہو وہ مجھے آگ کی چنگاری نظر آرہی ہے میں وہاں سے آگ لے جاؤں اور ساتھ راستہ بھی پوچھ آؤں اللہ اللہ۔ معلوم کیا ہوا بیوی گھر والی اہل بیت میں شامل ہے اور اگر بیوی کو اہل بیت سے نکال دوں تو پھر گھر مکمل نہیں ہوتا بچے تو اہل بیت میں شامل ہیں بچیوں کو اہل بیت میں مانتے ہو؟ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اہل بیت میں مانتے ہو حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو اہل بیت میں تسلیم کرتے ہو علی المرتضیٰ کو اہل بیت میں شامل مانتے ہو لیکن ظالم ایسا ظالم ہے اُس نے ایسے اختلافات ڈال دیے ہیں ارے سیدھی سیدھی بات تھی جو میری بیوی ہے میرے اہل بیت میں شامل ہے جو تمہاری بیوی ہے وہ تمہارے اہل بیت میں شامل ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی اہل بیت میں شامل کیوں نہیں اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی کو اہل بیت میں شامل کرو پھر اُن کی عظمتوں کے گیت گانے پڑیں گے اُن کے فضائل اور مناکب ماننے پڑیں گے اُن کی رفعتوں کا ایمان لانا پڑے گا اے میرے برادر میرے بھائی میری تمہاری اماں صدیقہ رضی اللہ عنہا طاہر مطہرہ فرماتی ہیں کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جو وحی آتی ہے میرے بستر پر آتی ہے رب کا قرآن اُترتا ہے میرے بستر میں اترتا ہے اور میرے حجرے میں اُترتا ہے قرآن کا نزول اماں عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں ہوتا ہے اللہ اُس حجرے میں اپنی بے شمار رحمتوں کے چھینٹے نازل فرمادے۔

آمین۔ اللہ اللہ۔ اللہ کے قرآن کا ایک اور مقام سنو جناب ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام تشریف فرما ہے ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی تمہیں بعد میں عرض کرتا ہوں پہلے یوسف علیہ السلام پیغمبر کا تذکرہ سن لو یوسف علیہ السلام پیغمبر کو جناب یوسف علیہ السلام کو ارے عزیز مصر نے خرید لیا ہے اور عزیز مصر کے خریدنے کے بعد اپنے گھر لے گیا ہے گھر لے جانے کے بعد اپنی بیوی کے سامنے پیش کیا ہے اے میری بیوی! آگے کیا فرمان جاری کیا ہے اے میری بیوی سنو نا میں یہ جو لے کر آیا ہوں یہ جو غلام لایا ہوں ایسے رو کو اسے عزت کے ساتھ رکھنا اسے رفعتوں کے ساتھ رکھنا اس کا خیال کرنا ﴿عَسٰۤی اَنۡ یَّنۡفَعَنَاۤ اَوۡ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَ كَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِى الْاَرْضِ وَ لِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَ اللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰۤى اَمْرِهٖ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ (الیوسف: ۲۱) فرمایا قریب ہمیں ایک نفع ہی پہنچادے قریب ہے کہ اسے ہم اپنی اولاد ہی بنالیں اے لوگو دنیا والو، دولتوں والے موجود ارے جناب بادشاہی والے موجود ارے بڑی بڑی طاقتوں والے موجود لیکن اُن کے پاس اولاد موجود نہیں اولادیں دیتا ہے تو صرف اللہ ہی دیتا ہے اولاد یہ میعار نہیں کہ جس کے پاس دولت زیادہ ہے اُس کو اولاد ملتی ہے اولاد معیار نہیں کہ جو کرسی کا مالک ہے اُسے اولاد ملے گی غریبوں کو بھی اللہ اولاد دیتا ہے اولادیں امیروں کو بھی رب ہی دیتا ہے نہ دے تو رب امیروں کو بھی نہیں دیتا نہ دیتا تو غریبوں کو بھی اولاد نہیں دیتا میرے پاس تو جناب ایسے ایسے واقعات موجود ہیں کہ رب نے نبیوں علیہم السلام کو بھی اولادیں، نبیوں علیہم السلام کو بھی اولادیں نہیں دیتا اور جس وقت جناب یوسف علیہ السلام اپنے عزیز مصر کے گھر پہنچے اُس نے ہدایات جاری کیں پھر قصہ مختصر کر جاؤں نبی جو ہے پیارا نبی پیارا ہوتا ہے نبی جناب دیکھنے میں بھی پیارا ہوتا ہے اُس کے کام بھی پیارے ہوتے ہیں اُس کے کام بھی اچھے ہوتے ہیں وہ دیکھنے میں بھی اچھا لگتا ہے پلتا پلتا، بڑھتا بڑھتا ارے جناب جوانیاں مانتے مانتے پھر یوسف علیہ السلام کا حسن اے لوگو دنیا والو بے مثال حسن یوسف علیہ السلام کا ارے جناب بی بی اندر لے گئی اور بی بی اندر لے جا کر کنڈی بند کرتی جارہی

ہے کنڈے بند ہوتے جا رہے ہیں ﴿هَيْتَ لَكَ﴾ اے یوسف میری طرف دیکھو اب میں اس کا ترجمہ کرتا ہوں وہ کہتی ہو گی یوسف علیہ السلام میرا میک اپ دیکھو ادھر تو دیکھو میں ابھی ابھی بیوٹی پارلر سے آئی ہوں ﴿هَيْتَ لَكَ﴾ اور یوسف علیہ السلام کا آگے سے جواب آیا ہے فرماتے ہیں ﴿قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ﴾ بی بی اللہ کی پناہ، اللہ دیکھ رہا ہے تمہیں دیکھوں یا رب کو دیکھوں تمہیں دیکھوں یا رب کو دیکھیں وہ مجھے دیکھ رہا ہے ﴿إِنَّهُ رَبِّيْ أَحْسَنَ مَثْوَايَ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ﴾ (الیوسف : ۲۳) قصہ دور نہ چلا جائے میرے برادر میرے بھائی جس وقت اتنی بات ہوئی نا اللہ نے دل میں بات ڈالی میرے یوسف علیہ السلام دروازے پر پہنچنا تیرا کام ہے تالے کھولنا میں رب کا کام۔ یہ دروازے کے پاس پہنچتے جاتے ہیں ارے جناب تالے کھلتے جاتے ہیں جس وقت اخیر ہو گئی نا میں تمہیں عرض کرنا چاہ رہا ہوں بات عرض کرنا چاہتا ہوں میرے بھائی جب اخیر پر آئی تو کیا کہتی ہے ﴿وَ اسْتَبَقَ﴾ قرآن فرما رہا ہے ﴿وَ اسْتَبَقَا الْبَابَ وَ قَدَّتْ قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ وَّ اَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّآ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ (الیوسف : ۲۵) اللہ کریم فرماتے ہیں اس بی بی کا اعلان ہوا جس وقت آ کری دروازہ کھلا ہے آگے خاوند نظر آ گیا ہے بی بی نے ذہن بدل لیا بی بی ذہن بدل کر کہتی ہے اے میرے عزیز مصر ﴿مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ﴾ جو تمہاری گھر والی کے ساتھ برا ارادہ کرے اس کی سزا کیا ہونی چاہیے معلوم ہوا کہ بیوی گھر والے میں؟ کیوں اب کیا کہتے ہو، او جی بس گھر والے بیمار ہیں گھر والے؟ کتنے گھر والے ہیں؟ گھر والے پندرہ بیس ہیں؟ عزت سے بلاتا ہے احترام سے اپنی بیوی کا نام نہیں لیتا، کہتا ہے جناب ہمارے گھر والے بیمار ہیں بس جی پریشانی بڑی ہے گھر والے کہاں ہیں جی؟ جی گھر والے میکے گئے ہیں گھر والوں کو لینے چلا ہوں گھر والے آ رہے ہیں جی، بس دو چار دن میں پہنچ رہے ہیں جی، میں کبھی کبھی کہتا ہوں او جی ہماری گورنمنٹ میکے گئی ہے گھر والی گورنمنٹ ہوتی ہے گھر کے سامان کا نظام میرے برادر میرے بھائی اگر بیوی کو گھر والوں

میں شامل نہ کریں اُتنی دیر تک اہل بیت مکمل نہیں ہوا کرتے اس لیے عرض کر رہا ہوں کہ بیوی جو ہے اہل بیت میں شامل ہے میرے نبی ﷺ کی بیویاں اہل بیت میں شامل ہیں اور قرآن کیا کہہ رہا ہے اللہ کریم نے فرمایا بائیسواں پارہ ہے ﴿وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ﴾(الاحزاب: ۳۳) فرمایا اللہ کریم کا ارادہ یہ ہے اے نبی ﷺ تیرے گھر والوں کو، اُن سے پلیدی دور کر دے اُن کو پاک اور صاف ہی کر دے معلوم ہوا ہے کہ جو نبی ﷺ کی بیویاں ہیں وہ پاک ہی پاک ہیں نبی ﷺ کی بیویاں پاک ہی پاک ہیں اور اسی لیے تو ہم اعلان فرمایا کرتے ہیں کہ لوگو! نبی ﷺ جو ہے نبی ﷺ بھی پاک اور نبی ﷺ کی بیویاں بھی پاک، قرآن نے فیصلے کیے ہیں آگے چل کر اماں عائشہ رضی اللہ عنہا پر بہتان لگانے والوں نے بہتان لگائے ہیں اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے والوں نے تہمت لگائی ہے اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر بکواس کرنے والوں نے بکواس کی ہے اور میرے بھائی جب خبر پہنچتے پہنچتے میرے نبی ﷺ کے کانوں میں پہنچی اللہ کا نبی ﷺ بھی پریشان ہے صحابہ رضی اللہ عنہم جن کو پتہ وہ بھی پریشان ہیں جس جس کو پتہ چلتا جا رہا ہے وہ پریشان ہوتا جا رہا ہے ابھی تک اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو پتہ ہی کوئی نہیں کہ باہر کیا، اندھیری چلی ہے باہر کیا حالات ہوئے ہیں گلی اور محلہ کیا کہہ رہا ہے لوگ کیا باتیں کر رہے ہیں برادری میں کیا باتیں ہو رہی ہیں ارے جناب ماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو پتہ ہی نہیں کہ فلاں فلاں بندہ ہے اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ((لا حول ولا قوۃ الا باللہ، استغفر اللہ، استغفر اللہ، نعوذ باللہ)) ماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کون ہیں کون عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہ رضی اللہ عنہا محدثہ مفسرہ، میرے تمہارے پیر جناب محمد مصطفیٰ ﷺ فرماتے ہیں جس وقت میں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا ہے نکاح سے پہلے فرشتہ اس کی فوٹو لے کر میرے پاس آیا ہے یہ آپ ﷺ کی بیوی ہونے والی ہے فرمایا اس کی ذرہ منادی رب نے

مجھے پہلے کر دی تھی ، کون اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا طاہرہ مطہرہ کہ لوگ میرے متعلق یہ باتیں کرتے ہیں اچھا چارپائی کے ساتھ چارپائی لگ گئی بخار چڑھ گیا اتنا بخار چڑھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھر آتے ہیں ایک دن فرماتی ہیں جناب سر کے تاج آقا صلی اللہ علیہ وسلم مجھے گھر جانے کی اجازت دے دیں میں میکے سے ہو آؤں تو آقا علیہ السلام فرماتے ہیں چلی جاؤ تو عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میری تو آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے میں روئے جاتی ہوں روئے جاتی ہوں پہلے جب میں کہتی تھی کہ میں نے گھر جانا ہے ماں کے پاس جانا ہے تو میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں چلے جائیں گے حمیرا رضی اللہ عنہا چلے جائیں گے کوئی بات نہیں ہو آئیں گے ہو آنا ، مجھے بس ادھر اُدھر کی باتیں کر دیتے تھے کبھی میری اماں آ جاتی کبھی میرا بابل آجایا کرتا تھا آج فرماتے ہیں جاؤ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اپنے میکے سے ہو آؤ میں چلی گئی جا کر اپنے باپ سے عرض کی ابا جان میری صفائی دیں تو باپ فرماتا ہے بیٹی اپنی دہلیز تک تو والدین صفائیاں دیا کرتے ہیں جس وقت دوسری دہلیز ہو جائے پھر والدین صفائیاں نہیں دیا کرتے ، ارے لوگو اتنا عرصہ گزر گیا آج میں اُن لوگوں کو چیلنج کرتا ہوں جو کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غائب جانتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم غائب کی حقیقتیں جانتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم غائب سے واقف ہے غائب دان ہے میرے بھائی اگر میرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم غائب دان ہوتا غائب جانتا تو اُس حقیقت کو بھی سمجھتا ، غائب جانتا ہے تو کون جانتا ہے؟ صرف رب جانتا ہے عرش والے کے علاوہ اور کوئی جانتا؟ اگر کوئی اور جانتا ہوتا تو پرسوں یا کل جو اعلان ہوا ہے نا منڈی بہاؤ الدین میں گورنر صاحب اعلان کر رہے ہیں کہ جو جناب یہ پورا جلسہ اتنا بھرا ہوا ہے کون ہے جو مشرف کی حمایت کرتا ہے اگر اُسے پتہ ہوتا کہ کسی نے حمایت نہیں کرنی تو اس نے اعلان کرنا ہی نہیں تھا آگے سے نو نو کی آواز آئی کوئی نہیں کوئی نہیں ، آج کی اخبار بھری پڑی ہے اے لوگو غائب جانتا ہے تو صرف رب جانتا ہے اُس کے سوا کوئی غائب نہیں جانتا آؤ نا میرے بھائی اس سے بڑھ کر بھی اور کوئی چیز ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی کے اوپر کیچڑ اچھالا جا رہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پریشان ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دن اور رات پریشانی

کے عالم میں گزر رہے ہیں ہیں لیکن جناب نبی ﷺ کو پتہ ہی نہیں چل رہا عرصہ گزر گیا آخر ہو گئی ایک دن نبی ﷺ گئے اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے میکے گئے تشریف فرما ہیں بیٹھے ہیں تو اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرماتے ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا اگر غلطی ہو گئی ہے تو رب سے معافی مانگ لو رب معاف کر دے گا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہیں آنسو جاری ہو گئے پہلے ہی بخار تھا چارپائی سے چارپائی لگ گئی تھی ارے جناب بیٹھے بیٹھے جب یہ باتیں ہونے لگ پڑیں پریشانی کے عالم میں ارے جناب اور پریشانی آ گئی اللہ کریم کے نبی ﷺ نے فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا معافی مانگ لو رب معاف کر دے گا غلطیاں معاف کرنے والا رب جو موجود ہے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں عرش والے رب آسمان سے فیصلہ آپ نے کرنا ہے زمین پر بھی تو میں ہی ہوں لوگو دنیا والو پھر دیکھتے دیکھتے اللہ کے نبی ﷺ کو دیکھتے دیکھتے اُن کا چہرہ متغیر ہو گیا جس وقت چہرہ متغیر ہوا تو جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اب رب تعالیٰ کی وحی کا نزول ہونے لگا ہے (بخاری شریف، تفسیر ابن کثیر) ویسے حالات پیدا ہوا ہے ہمیں فرمایا دیکھتے دیکھتے ماتھے پر پسینہ آنا شروع ہو گیا سردی کا موسم ہے پر بھی ماتھے پر پسینہ آنا شروع ہو جاتا ہے وحی آئی ہے اللہ کریم کا اعلان آیا ہے فرمایا میرے پیغمبر ﷺ جو تیری بیوی کے متعلق برا بولتے ہیں جھوٹ بولتے ہیں جو بہتان لگاتے ہیں فرمایا ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لُعِنُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ﴾ (النور : ۲۳) فرمایا اُن پر دنیا میں بھی لعنتیں ہیں اور آخرت میں بھی لعنتیں ہیں اٹھاہوریں پارے کی اٹھارہویں آیات عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی صفائی میں اللہ کریم نے عرش سے بیان فرمائی ہیں یہ میری تمہاری اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں پھر کیا اعلان فرمایا، فرمایا ﴿الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ وَالْخَبِيثُونَ لِلْخَبِيثَاتِ وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ﴾ فرمایا ﴿الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ وَالْخَبِيثُونَ لِلْخَبِيثَاتِ وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ أُولَٰئِكَ مُبَرَّءُونَ مِمَّا يَقُولُونَ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ﴾

(النور: ۲۶) فرمایا سوہنیا ﷺ تم بھی پاک ہو اور تمہاری بیوی بھی پاک ہے تمہاری بیوی بھی پاک ہے اور تم بھی پاک ہو بندے مردوں کے لیے گندے مرد گندے مردوں کے لیے گندی عورتیں، گندی عورتوں کے لیے گندے مرد ہوا کرتے ہیں سوہنیا ﷺ تم بھی پاک ہو اور تمہاری بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا بھی پاک ہے یہ ہے اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا طاہرہ مطہرہ لوگو! پھر میں عرض کردوں جتنی دیر تک نبی ﷺ کی بیویوں کو اہل بیت میں شامل نہ کردوں اتنی دیر تک اہل بیت مکمل؟ ہم کیا پڑھتے ہیں ہر نماز کی التحیات میں۔ ((اللھم صلی علی مُحمَّد۔ آگے وعلی آل محمَّد کما صلیت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انك حمید مجید)) اللہ محمد ﷺ کے اوپر بھی درود بھیجتے ہیں اللہ اُن کی آل کے اوپر بھی میرے اللہ کے حبیب ﷺ تشریف فرما ہیں اوپر ایک کمبل اوڑھا ہوا ہے ارے جناب حسن رضی اللہ عنہ تشریف لے آتے ہیں اُس کمبل میں جناب حسن رضی اللہ عنہ تشریف لائے فرمایا حسن رضی اللہ عنہ میرے کمبل کے نیچے آجاؤ پیچھے دیکھا تو حسین رضی اللہ عنہ بھی تشریف لا رہے ہیں فرمایا تم بھی میرے کمبل میں آجاؤ فرمایا پھر دیکھا ان دونوں پھولوں کے والدین بھی آگئے ہیں فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا بھی آگئی ہیں علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما بھی آجاتے ہیں میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تم بھی آجاؤ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا تم بھی میرے کمبل میں آجاؤ حدیث کی کتاب میرے پاس موجود ہے مشکوٰۃ شریف میں روایت موجود ہے فرمایا: ((اللھم ھآؤلاء اھل بیت)) اللہ عرش والے یہ بھی میرے اہل بیت ہیں ان کو بھی اہل بیت میں شامل کرلو پاس بیٹھی ہیں ام المؤمنین فرماتی ہیں اللہ کے نبی ﷺ جی میرے متعلق کیا حکم ہے فرماتے ہیں تمہارے متعلق تو رب کا اعلان آگیا ہے تم تو جہاں ہو وہاں ہی ہو، یہ حدیث کے الفاظ ہیں تم جہاں ہو تمہارا مقام وہی ہے تمہیں تو رب نے کلیئر کر دیا ہے تم اہل بیت میں شامل ہو لیکن میں ان کو بھی کہتا ہوں ((اللھم ھآؤلاء اھل بیت)) اللہ ان کو بھی میرے گھر اور اہل بیت میں شامل کرلو، اے لوگو دنیا والو آج بھی میرا اعلان ہے اور نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کا بھی متوالا دیوانہ اور

پروانہ ہوں میں نبی ﷺ کے اہل بیت کا بھی پروانہ اور دیوانہ ہوں جو نبی ﷺ کی بیویوں کی گستاخی کرے اور اُسے اہل بیت میں نہ سمجھو تو اس کا بھی اسلام مکمل نہیں اتنی دیر تک اہل بیت اہل بیت نہیں رہیں گے جتنی دیر تک جناب اُن بیویوں کو بھی اہل بیت میں شامل نہ کیا جائے اور اس کے متعلق قرآن نے فرمایا ہے ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ (الاحزاب: ۳۳)

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جنت کا منظر

﴿يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ۝ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ۝﴾ (الفجر : ۲۷ تا ۳۰)

حمد و ثناء کبریائی بڑھائی اُس خالق کائنات اللہ احکم الحاکمین کے لیے ہے جس خالق و مالک نے اس پوری کائنات کا نظام آپ خود پیدا فرمایا ہے لا تعداد اور بے شمار درود و سلام سرور کائنات سردار انبیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات اقدس پر۔

حضرات، آقا علیہ السلام فرماتے ہیں میرے فرشتوں، فرشتوں کو حکم ہوتا ہے مولا کریم کا اعلان آتا ہے اللہ کریم پوچھتے ہیں فرشتو، جس بندے نے مزدوری پوری کی ہو اُس نے کام پورا کیا ہو پھر اُس کو مزدوری بھی پوری ادا کرنی چاہیے میرے بندوں نے پورا مہینہ روزے رکھے ہیں اب میں ان کو پوری مزدوری دیتا ہوں اور وہ مزدوری کیا ہے گناہوں سے معافی اور جنت کا سر ٹیفکیٹ، جو کچھ بھی نیکی کر رہے ہیں یہ جنت کے حصول کے لیے ہے جنت کو حاصل کرنے کے لیے جنت کے داخلے کے لیے، آگے چل کر میں ان شاء اللہ جنت کی بھی وضاحت کروں گا، اب تو مصیبت یہ ہے کہ ہر مال میں ہر چیز میں دو نمبر چیز شامل ہے یار لوگوں نے جنت بھی دو نمبر بنائی ہے تو جنت کا حصول جنت میں داخلہ یہ انعام والوں کو مومنوں کو، اور اللہ کو راضی کرے والوں کو ان شاء اللہ العزیز جنت کا حصول ضرور ملے گا اسی آس اور اُمید پر قائم اور دائم ہیں ان شاء اللہ اور پھر جنت جو ہے مشرک کو نہیں ملتی، بدعتی کو جنت نہیں ملتی، لیلۃ القدر کی رات بڑی بابرکت رات ہے بڑی رحمتوں والی رات ہے اور اُس رات میں جس کو نصیب ہو جائے وہ بندہ بڑا ہی کامیاب اور بڑے ہی مرتبے والا ہے اور اُس کے

سارے گناہ اللہ معاف کر دیتا ہے لیکن اتنی برکتوں اور رحمتوں والی رات جو ہے اُس رات بھی اللہ تین بندوں کو معافی نہیں دیتا، تین بندے جو ہیں اللہ اس رات بھی اُن کو معاف نہیں کرتا تین قسم کے بندے۔ پہلا وہ بندہ ہے جو اتنی فضیلتوں والی رات میں بھی اللہ سے معافی مانگتا ہے لیکن اللہ معافی نہیں دیتا کہ جو اپنے ماں باپ کا نافرمان ہے ماں باپ کا نافرمان جتنی دیر تک اُسے ماں باپ معاف نہ کریں اتنی دیر تک اللہ اُسے معافی نہیں دیتے، دوسرا وہ بندہ جو ہمیشہ کا شرابی ہے شراب پیتا ہے اور شراب پینے والا جو بندہ ہے اللہ اُس کو معاف نہیں کرتے شراب پینے والے بندے کو بھی اللہ لیلۃ القدر والی رات میں بھی معاف نہیں کرتے تیسرا وہ انسان کہ جو برادری میں رشتہ داروں میں پھوٹ ڈال کر رکھتا ہے اُس کی کوشش ہوتی ہے میں نے صلح ہونے ہی نہیں دینی میں نے انھیں اکٹھے ہی نہیں ہونے دینا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ میں ان میں اتفاق پیدا کر دوں یہ میرا ہی کام ہے کہ میں نے ان کو لڑا کر رکھنا ہے رشتہ داروں میں برادری میں اپنوں میں، بیگانوں میں جو بندہ نفاق پیدا کر کے رکھتا ہے اور اُس کی کوشش ہوتی ہے کہ اُن میں صلح نہ ہو یہ اُس فضیلت اور مرتبے والی رات میں بھی ایسے بندے کو اللہ معاف نہیں کرتا میرے بھائیو! جنت کا حصول روزے رکھتے ہیں نمازیں پڑھتے ہیں تو جنت کا حصول صدقہ وخیرات کرتے ہیں تو جنت کی آرزو اور تمنا اور پھر جو دنیا سے رخصت ہوتا ہے اور چلا جاتا ہے جاتا ہے جو نیک ہوتا ہے اُس کے لیے اعلان ہوتا ہے ﴿يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ○ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ○ فَادْخُلِي فِي عِبَادِي ○ وَادْخُلِي جَنَّتِي ○﴾ (الفجر: ٢٧ تا ٣٠) فرمایا عرش سے آواز آتی ہے اے آنے والے اطمینان سے آ، تسلی ہے آؤ دنیا سے رخصت ہونے والے ہمارے پاس آرہے ہو اور دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا ہے فرمایا ﴿وَالنَّازِعَاتِ غَرْقًا ○ وَالنَّاشِطَاتِ نَشْطًا ○ وَالسَّابِحَاتِ سَبْحًا ○ فَالسَّابِقَاتِ سَبْقًا ○ فَالْمُدَبِّرَاتِ أَمْرًا ○ يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ﴾ (النازعات: ١ تا ٦) فرمایا مجھے اُن فرشتوں کی قسم ہے جو میرے بندوں کی روح قبض کرتے ہیں پتہ ہی نہیں چلنے دیتے پھر کیا اعلان ہو رہا ہے جو اللہ والے بندے ہیں جو اللہ والے ہیں

ان کا اعلان ہو رہا ہے ﴿يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ○ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً﴾ بڑے اطمینان سے آؤ بڑی تسلی سے آؤ بڑا مطمئن ہو کر آؤ اللہ تم پر راضی اور تم رب پر راضی ہو تم نے دنیا میں رب کو راضی کر لیا ہے اب اللہ تم پر خود راضی ہو گیا ہے فرمایا ﴿فَادْخُلِي فِي عِبَادِي﴾ یہ جو میرے بندے ہیں ان میں داخل ہو جاؤ ﴿فَادْخُلِي فِي عِبَادِي ○ وَادْخُلِي جَنَّتِي ○﴾ یہ میرے بندے ہیں اور میرے جنتی ہیں ان میں داخل ہو جاؤ اے لوگو دنیا والو جو ایسا بندہ ہے اطمینان سے بڑی ہی تسلی سے جس نے دنیا میں رب کو راضی کر لیا یہ دیکھو نا ذرا رب کو کہوں نے راضی کیا ہے اوپر عرش سے کیسی آوازیں آئی ہیں فرمایا ﴿لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا﴾ (الفتح: ۱۸) اے میرے سوہنے محبوب پیغمبر جناب محمد مصطفیٰ ﷺ یہ دیکھو نا ذرا جس نے تمہارے اس درخت کے نیچے بیٹھ کر بیعت کی اور تمہارے ہاتھ پر ہاتھ رکھے ہوئے ہیں فرمایا ﴿إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ﴾ میں نے تو ان کے دلوں کو جان لیا ہے اللہ جی اگر دلوں کو جان لیا ہے تو پھر کیا فرمان ہے فرمایا: ﴿لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ﴾ ان پر اللہ راضی ہو گیا ہے ان کو اللہ نے اپنی رضا کا سرٹیفکیٹ دے دیا ہے اور جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا کا سرٹیفکیٹ عطا فرما دیا ہے نا عرش سے آواز آئی ﴿رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ أُولَٰئِكَ حِزْبُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ (المجادلة: ۲۲) انہوں نے رب کو راضی کر لیا ہے اب عرش سے آواز آئی میں ان سے راضی ہو گیا ہوں اور جن پر اللہ تعالیٰ راضی ہو گیا ہے اُن کے متعلق اعلان ہو رہا ہے ﴿أُولَٰئِكَ حِزْبُ اللَّهِ﴾ یہ اللہ کی جماعت ہے یہ اللہ کا قبیلہ ہے یہ اللہ والے ہیں جنھوں نے رب کو راضی کر لیا ہے فرمایا ﴿أُولَٰئِكَ حِزْبُ اللَّهِ﴾ یہ لوگ جو ہیں یہ اللہ کی جماعت ہیں فرمایا ﴿أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ فرمایا جو اللہ کی جماعت ہے نا وہ کامیاب ہی کامیاب ہے اُسے کوئی ناکامی ہوئی ؟ تو معلوم کیا ہوا جنھوں نے دنیا میں راضی کر لیا ایسے بھی دنیا میں آئے ہیں انبیاء علیہم السلام تو جنتی ہی ہیں اُن کے جنت جانے

میں کوئی شک ہی نہیں ہے لیکن میرے بھائی ارے انبیاء علیہم السلام کے بعد اللہ تعالیٰ اعلان کر رہے ہیں اے میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم عشرہ مبشرہ صحابہ رضی اللہ عنہم جن کا رب نے نام لے کر فرمایا ہے ((ابو بکر فی الجنة ، عمر فی الجنة ، عثمان فی الجنة ، علی فی الجنة)) اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی جنتی ہے، عمر رضی اللہ عنہ بھی جنتی ہے، عثمان رضی اللہ عنہ بھی جنتی ہے، علی رضی اللہ عنہ بھی جنتی ہے طلحہ وزبیر رضی اللہ عنہما بھی جنتی ہے (ترمذی، مسند احمد) میرے بھائی جن کو دنیا میں زندگی بسر کرتے کرتے زندہ اور حیات رہتے رہتے اللہ کی طرف سے جنت کی خوشخبریاں مل گئیں وہ بڑے ہی پاکباز لوگ وہ جماعت بڑی اونچی جن کو دنیا میں اللہ تعالیٰ نے زندگی میں اپنی رضا اور جنت کی ٹکٹیں اُن کی جیبوں میں ڈال دیں اور میرے ویر میرے بھائی جنت جو ہے نا جنت ، اللہ اللہ۔ حدیث میں آتا ہے میرے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی اور کون آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ؟ جاتے جاتے یہ بھی عرض کرتا جاؤں کئی میرے بھائی نئے آئے ہوئے ہیں اُن کی اطلاع کے لیے کہ لوگو، جیسا اللہ نے مجھے پیر محمد صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرمایا ہے نا کائنات میں کسی اور کے پاس ایسا پیر ہی کوئی نہیں شان کے اعتبار سے فرمان کے اعتبار سے ، میر آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بھی اونچی ہے میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بات بھی اونچی ہے میرے سوہنے صلی اللہ علیہ وسلم کا شان بھی اونچا ہے میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھی اونچا ہے ایک لاکھ اور چوبیس ہزار پیغمبر علیہم السلام آئے سارے ہی اعلیٰ اور افضل ہیں سارے ہی فضیلتوں والے ہیں سارے ہی مرتبے والے ہیں لیکن یاد رکھو جیسا اللہ نے مجھے پیر محمد صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرمایا ہے آج تک ایسا دنیا میں آیا ہی نہیں اور جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کرے میں تو ولی کی گستاخی کرنے والے کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں جو ولی کا گستاخ ہے ولی کی گستاخی کرنے والا بھی جہنم کا بالن بن جائے گا لیکن ولیوں کی بھی کئی قسمیں ہیں نا کئی ولی ہیں کئی ولے ہیں کھینچ کھینچ کر ہر چیز اندر لا رہے ہیں میں ولیوں کو ولی نہیں مانتا اور جو ولی ہے اللہ کی قسم اُن کے جوتے اُٹھانا بھی باعث فخر سمجھتا ہوں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گستاخ۔

سڑ جائے زبان اس گستاخ ناکارے دی
کرے توہین جیہڑا جگاں دے لاڈلے دی

محمد ﷺ کی گستاخی کر کے بندے نے مرنا ہے جہنم کا ہی بالن بنے گا اُس میرے آقا ﷺ کا فرمان ہے میرے بھائی اللہ کے حبیب ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ نے جنت میں جو نعمتیں دینی ہیں آج تک وہ کسی کے وہم وگمان میں بھی نہیں ہیں اور نعمتیں ضرور ملنی ہیں جس وقت قبر میں چلا گیا ہے آگئے آگے سے بلایا پوچھا جنت کا لباس مل گیا جنت کا بستر مل گیا جنت کے دروازے کھل گئے یہ قبر میں، اللہ اللہ۔ اور پھر جب کل قیامت کا دن آنا ہے نا پچاس ہزار سال کا وہ دن ہے کتنے سال کا دن ہے؟ بعض کے لیے رمضان کا مہینہ ہی مشکل ہوا ہے کہ کب جائے گا کب کھلی آزادی ملے گی اندر چھپ چھپ کر ہی کھا پی رہے ہیں بعض کے لیے یہ ہی بہت مشکل ہوا پڑا ہے اور جہاں پچاس ہزار سال کا دن ہے اللہ اللہ۔ وہاں بھی بڑے لوگ تنگ ہوں گے مشکل حالات سوا نیزے پر سورج اور اپنے اپنے گناہوں میں لپٹے اور سارے اکٹھے ہو کر کہتے ہیں کہ چلو بھئی آدم علیہ السلام پیغمبر کے پاس چلیں اور جا رک اُن کے آگے عرض کریں کہ چلو حساب کتاب ہی شروع ہو جائے کبھی تو باری آئے گی نا اکٹھے ہو کر گئے تو آدم علیہ السلام فرماتے ہیں بھئی میرے بس کی بات نہیں تم نوح پیغمبر علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ ساری دنیا وہاں سے چل کر نوح پیغمبر علیہ السلام کے پاس وہ بھی فرماتے ہیں نا بھئی دہائی ہے تم ابراہیم خلیل علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ ابراہیم خلیل علیہ السلام کے پاس گئے اُدھر سے بھی جواب فرمایا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کے پاس بھی چلے گئے اُدھر سے بھی جواب مل گیا ہے فرماتے ہیں عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ اور عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام نے بھی جواب دے دیا ہے اور پریشان حال کھڑے ہوئے ہیں کہتے ہیں ۔

اب کس طرف جائیں کس کو سنائیں دکھڑا
مشفق کوئی بتا دے شافع بنے ہمارا

وہ آگئے محمد ﷺ وہ حضرت کی سواری

اُٹھی آواز حشر سے قربان شاہ سوارا

دربار کی طرف جا رہی ہے حضرت کی یہ سواری

جا کے کر دے شفاعت بخش دے غفار

اے عرش والے رب! میں خود نہیں آیا میں تو اپنی گنہگار اُمت کے ساتھ لے کر آیا ہوں اللہ ان کو معاف کر دونا تو آقا علیہ السلام فرماتے ہیں میں پھر رب کے سامنے سجدہ ریز ہو جاؤں گا اتنا لمبا سجدہ ہوگا اتنا لمبا سجدہ ہوگا اتنی دعائیں لے کروں گا اتنی دعائیں کروں گا مجھے ابھی کوئی پتہ نہیں کہ میں کون سی دعائیں کروں گا اب اُس وقت مجھ سے دعائیں کروائے جائے گا میں کہے جاؤں گا وہ ساری ہی اُمت کے حق میں ہوں گی میں دعائیں کیے جاؤں گا آخر پر فرمائے ((ارفع راسق)) اے محمد ﷺ اپنا سر اُٹھاؤ تم مانگتے جاؤ میں تمھیں عطا کرتا جاؤں گا یہ میرا پیر محمد ﷺ ہے جس نے اُمت کے لیے اُس مقام پر سفارشیں کرنی ہیں آج بھی کہتا ہے میں تمھاری وہاں سفارش کروں گا پاگل تم نے تو وہاں نظر ہی نہیں آنا وہاں تو نبی ((رب نفسی رب نفسی)) کہہ رہے ہیں۔ ایک ہی زبان ہے جو رب اُمتی رب اُمتی کہہ رہی ہے وہ میرا آقا محمد ﷺ ہے تو حضرات عرض یہ کر رہا تھا کہ جنت میں سفارشیں اُس دن سفارش میرے آقا ﷺ کی، اللہ کے نبی ﷺ فرما رہے ہیں پھر اعلان ہوا ہے سوہنیا ﷺ مانگے جاؤ میں تمھیں عطا کرتا جاؤں گا اور عرش والا آیا ہے عرش والے رب نے فرمایا اے پیغمبر ﷺ اب جنتی تمھاری اُمت کلمہ پڑھنے والی ہے اُن کو یہاں سے لے کر جنت میں چلے جاؤ اللہ اللہ۔ پھر جناب جنت کا دروازہ، جنت کا دراوازہ بھی اگر کھلوائے گا تو کون؟ میرا تمھارا پیر محمد مصطفیٰ ﷺ، حدیث میں آتا ہے آقا علیہ السلام نے فرمایا ہے جب میں دروازے کے پاس جا کر کھڑا ہوں گا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا تو فرشتہ مجھ سے پوچھے گا ((مـن انـت)) جناب کون ہو؟ میں کہوں گا ((انـا محمد ﷺ)) میں محمد ﷺ ہوں تو جلدی سے دروازہ کھول دیا

جائے گا تو فرشتہ کیا جواب دے گا فرشتہ کہے گا جناب محمد ﷺ مجھے حکم ہی یہ تھا کوئی اور کھٹکھٹائے تو نہ کھولنا اور اگر محمد ﷺ کھٹکھٹائے تو پھر دیر نہ لگانا، جنت کا دروازہ بھی کھلوائے گا تو میرا تمہارا پیر محمد ﷺ، کسی اور کو اجازت ہی نہیں ہوئی آج تو تمہاری دو نمبر جنت کا دروازہ بغیر داڑھی والا کھلواتا ہے پاکپتن کا دروازہ بغیر داڑھی والا کھلواتا ہے پاکپتن کا دروازہ وزیر اور مشیر کھلواتا ہے میں اُسے جنت ہی نہیں مانتا جس کا دروازہ کوئی بغیر داڑھی والا کھلوائے میں اُسے جنت تسلیم ہی نہیں کرتا جس کا دروازہ کوئی وزیر اور مشیر کھلوائے میں اُسے جنت ہی ماننے کو تیار نہیں جس جنت میں پاکستانی پولیس کا پہرہ ہو اور میں اُسے جنت مانتا ہی نہیں جو پاکستانی جنت ہو میں اُسے جنت میں جانا ہی نہیں جس کا سال میں پانچ بار دروازہ کھلے میرا عقیدہ سنو اہل حدیث کا عقیدہ سنو وہابی کا عقیدہ سنو وہابی کا عقیدہ یہ ہے کہ جناب جنت کا دروازہ آدم علیہ السلام پیغمبر بھی نہیں کھلوا سکتا، جنت کا دروازہ نوح علیہ السلام نبی کو بھی اجازت نہیں، جنت کا دروازہ ابراہیم خلیل علیہ السلام کو بھی اجازت نہیں جنت کا دروازہ کھلوائے کی موسیٰ علیہ السلام کلیم اللہ کو بھی اجازت نہیں جنت کا دروازہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبران نبی اور رسولوں کو بھی اجازت نہیں، جنت کا دروازہ کھلوائے گا تو آمنہ کا لال ﷺ کھلوائے گا جنت کا دروازہ کھلوائے گا تو آج کے دور کے وہابیوں کا پیر محمد ﷺ کھلوائے گا لوگو جنت ہے کوئی محل نہیں رب نے بنائی ہے ذرا سنو قرآن کیا کہہ رہا ہے قرآن کا اعلان آیا ہے فرمایا جو جنت اللہ نے تعمیر فرمائی میرے تمہارے لیے کن کے لیے؟ اللہ والوں کے لیے مواحدوں کے لیے توحید کے پروانوں کے لیے نبی ﷺ کی سنت کے دیوانوں کے لیے جنت ہے فرمایا ﴿عَلٰی سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ۝ مُّتَّكِـِٕیْنَ عَلَیْهَا مُتَقٰبِلِیْنَ ۝ یَطُوْفُ عَلَیْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۝ بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِیْقَ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِیْنٍ ۝ لَّا یُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا یُنْزِفُوْنَ ۝ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا یَتَخَیَّرُوْنَ ۝ وَلَحْمِ طَیْرٍ مِّمَّا یَشْتَهُوْنَ ۝ وَحُوْرٌ عِیْنٌ ۝ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ۝ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝﴾ (الواقعة: ١٥ تا ٢٤) عرش والے رب نے فرمایا جنتیوں کو جس

وقت اللہ مہمانی پیش کرے گا نا تو جنتی بیٹھے ہوں گے ارے رب کی کرسیوں پر بیٹھے ہوں گے۔

پاکستانی کرسی آ گئی ہوگی ارے جناب یہ دنیا والی کرسی آ گئی ہوگی وہ جنت کی کرسی کرسی ہی ہے اب کرسی مل جائے تو یہاں سے اُٹھتا ہی نہیں اللہ کرے وہ کرسی مل جائے اور ہم نے وہاں سے اُٹھنا ہی نہیں ان شاء اللہ۔ کیوں جی، اس کرسی پر بیٹھا ہوا ہے جنت کی کرسیاں ہیں ارے جناب اُس مقام پر سونے اور چاندی کی تاریں لگی ہوئی ہیں رب کی آزمائش کی ہوئی ہیں بڑی خوبصورت کرسی ہے فرمایا ﴿مُتَّكِئِينَ عَلَيْهَا مُتَقَابِلِينَ﴾ ادھر بھی ٹیک لگی ہوئی ہے سامنے بھی ٹیک لگی ہوئی ہے آمنے سامنے جنتی بیٹھے ہوں گے پھر جنتیوں کے لیے مہمانی کا اعلان ہوتا ہے فرمایا اے میرے جنت کے دربانو، اللہ جی کیا حکم، فرمایا ان کو جنت کا پانی پلا کر آؤ جس نے ایک بار پی لیا نا، اللہ مجھے اور تمھیں پینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ جس نے ایک بار پانی پی لیا پچاس ہزار سال کا دن ہے اُسے پیاس نہیں لگے گی کس نے فرمایا ہے؟ فوج، کا اعلان ہے؟ نہیں، پیغمبر ﷺ کا فرمان ہے جس نے ایک پانی پی لیا پچاس ہزار سال کا دن ہے جناب پھر اُس مقام پر اُسے پیاس نہیں لگے گی ﴿لَا يُنْزِفُونَ﴾ اُسے پاس نہیں لگے گی فرمایا جسے پانی میسر آ گیا ہے اب میرے بھائی اللہ جی کیا حکم پانی پلا آتے ہیں فرمایا ﴿فَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُونَ﴾ انھیں وہ پھل کھلا کر آؤ جو خود انھیں پسند ہوں پھل بھی کھلا آئے یہ کیلے میلے وہ فلاں فلاں یہ تو دنیا کے کیلے میلے ہیں نا رب کے پھل دیکھو میں نے ایک تفسیر میں پڑھا ہے کہ مومن جس وقت اللہ والا جنتی جنت میں داخل ہو گا جنتی جنت میں اب جناب پھل دیکھ رہا ہے ﴿وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنفُسُكُمْ﴾ (حٰم سجدة: ۳۱) ابھی دل میں چاہت ہی پیدا ہوئی ہے کہ میں یہ کھالوں فرمایا ﴿وَلَكُمْ فِيهَا﴾ اوپر دیکھ رہا ہے اسے دیکھ رہا ہے دل میں اشتہاء پیدا ہوئی چوبیسواں پارہ ﴿وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنفُسُكُمْ﴾ (حٰم سجدة: ۳۱) دل میں چاہت پیدا ہوئی میں اس درخت کے پھل کو کھالوں اللہ فرماتے ہیں میں اُس پھل کو اس کے آگے لے آؤں گا ابھی زبان پر نہیں لایا ابھی ارادہ نہیں کیا ہے

خواہش ہی کی ہے دل میں ہی پروگرام بنایا ہے کہ میں یہ پھل کھالوں فرمایا پھل آگے آجائے گا جس وقت آگے آجائے گا نا تو کاٹنے لگے گا اور کاٹتے ہوئے جہاں بیج ہوتے ہیں وہاں حور بیٹھی ہوگی کیوں اب بابا کہتے ہیں اللہ اکبر۔ حوریں مل جائیں گی کیوں جی موجیں لگ جائیں گی وہ کہے گی جناب یہ جو پھلوں میں بیج ہوتے ہیں خربوزے میں بیج ہوتے ہیں اُس مقام پر حور بیٹھی ہوئی ہے وہ کیا کہتی ہے سلام سلام۔ میں تو تمہارا انتظار کر رہی تھی بوڑھے بابا کہاں اب تک بیٹھے رہے ہو وہاں بابا نہیں ہوں گے وہاں بابا بزرگ؟ اللہ اللہ۔ آقا علیہ السلام کے پاس ایک بوڑھی عورت آئی تو کہتی ہے سوہنیا صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرو اللہ مجھے جنت عطا کردے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں اماں بوڑھوں کو اللہ نے جنت نہیں دینی اماں رونے لگ پڑی اماں کہتی ہے جناب بوڑھوں کو جنت نہیں ملنی تو ہم کس کھاتے میں جائیں گے تو آقا علیہ السلام ہنس کر فرماتے ہیں اماں جو بڑھے ہیں نا وہاں اللہ اُن کو بھی جوان کر دے گا بڑھاپا بڑھاپا نہیں رہے گا میں کل پڑھ رہا تھا ایک تفسیر میں لکھا ہے کہتے ہیں وہاں ساٹھ ساٹھ سال کے اللہ جوان بنا دے گا اور پھر اتنے خوبصورت ہوں گے جب قبروں سے رب اُٹھائے گا تو اللہ فرمائیں گے اے میرے فرشتو یہ جو دو نہریں چل رہی ہیں ایک نہر میں پہلے اس کو غوطہ دو نا غوطہ دیا کالے رنگوں والے بھی پیارے بن گئے خوبصورت بن گئے فرمایا ذرا اس کو دوسری نہر میں غوطہ دے کر کنارے پر کھڑا کرو، نا کنارے پر کھڑا کر دیا ہے تو جناب خوشبو آنے لگ پڑی ہے اتنی خوشبو ہے اتنی خوشبو ہے وہاں کستوری بھی مانند پڑ گئی ہے تو جناب جوان ہو کر جنت کی طرف چلتے جا رہے ہیں جس وقت جنت کے دروازے سے گزرتے ہیں آگے سے حوریں دیکھ کر کہتی ہیں سلام سلام۔ ہم تو تمہارے انتظار میں ہی بیٹھی ہوئی تھیں میں نے ایک اور تفسیر میں پڑھا ہے کہ ستر سال ایک حور کے ساتھ گزارے گا کتنے سال؟ موجیں لگی ہیں ایک حور کے ساتھ ستر سال کے بعد ایسے یہ اچانک نظر اُدھر کو اُٹھی دوسری طرف ایک حور اُدھر بیٹھی ہے تو پچھلی ستر سال والی کو بھول گیا ہے وہ کہتا ہے کہ بھئی تم کیسے؟ جی میں بھی تمہارے لیے ہی تھی وہ جو پہلی تھی نا

وہ اس سے بھی نیچے اُس سے بھی جناب وہ اعلیٰ قسم کی، میر بھائی یہ کس کے لیے ہے؟ کہو گے جی آج تو خوش ہی کیے جا رہا ہے کیوں میں نے عرض کیا تھا نا کہ آج جنت کی ہی باتیں کروں گا جو جنت اللہ نے تمہارے لیے بنائی ہے اللہ اللہ۔ اُس مقام پر میرے آقا محمد ﷺ کا ایک حوض بھی ہے ﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ﴾ (الکوثر: ۱ تا ۳) میرے آقا علیہ السلام کا حوض کوثر ہے اور اللہ اُس حوض کوثر سے بھی پانی نصیب فرما دے۔ آمین۔ فرمایا وہ ایک مہینے کی مسافت ہے جیسے ایک مہینہ بندہ چلتا جائے اس طرف یا اس طرف اتنا لمبا چوڑا میرا حوض ہے اور وہاں جو پیالے ہیں نا وہ سونے اور چاندی کے پیالے ہیں جیسے جناب آسمان پر ستارے ہیں یہ بھی کوئی بندہ نہیں گن سکتا ایسے ہی حوضِ کوثر پر اللہ تعالیٰ نے ستاروں کی مانند پیالوں کو رکھا ہوا ہے بعض ایسے ہوں گے جو خود پئیں گے کئی نصیب والے ہوں گے جن کو میرے نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم پلاتے ہوں گے اے لوگو دنیا والو میں کیوں نہ پھر عرض کرتا جاؤں میرے برادر میرے بھائی ﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾ مکہ والے کیا کہتے ہیں مکہ کے مشرک جب میرے آقا محمد ﷺ کا بیٹا ابراہیم رضی اللہ عنہ فوت ہو گیا ہے بیٹا ابراہیم رضی اللہ عنہ دنیا سے رخصت ہو گیا ہے ایسے میرے آقا ﷺ نے گود میں بیٹے کو لٹایا ہوا ہے بیٹے کو دیکھ کر بیٹے کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں جس وقت بیٹے فوت ہو جائیں آقا ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں روئے جاتے ہیں روئے جاتے ہیں ساتھ فرماتے ہیں ابراہیم رضی اللہ عنہ ہماری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے ہیں آنکھوں سے آنسو جاری ہیں ہم پیٹتے نہیں ہم کرلاتے نہیں دہائی نہیں ڈالتے لیکن آنکھیں آنکھیں ہی ہیں یہ کسی کے اختیار میں نہیں آنکھیں رو پڑیں میرے آقا ﷺ روئے جاتے ہیں ساتھ فرماتے ہیں ابراہیم رضی اللہ عنہ، ابراہیم رضی اللہ عنہ تیرا غم ہی اتنا ہے لیکن یہاں بھی مخالف اور دشمنوں نے ارے تیر لگانے سے کم نہیں کیا کہتے ہیں نبی ﷺ کا ابراہیم رضی اللہ عنہ فوت ہو گیا ہے اُس کا بیٹا دنیا سے چلا گیا ہے لہٰذا جب تک یہ زندہ رہے گا اس کا نام زندہ رہے گا جب یہ فوت ہو جائے

کا اس کا نام بھی مٹ جائے گا اللہ اللہ۔ مخالف کو موقع ملنا چاہیے مخالف نہ ہی خوشی دیکھتا ہے نہ یہ غمی دیکھتا ہے وہ اپنا کام کرتا رہتا ہے ادھر آقا علیہ السلام کو غم ہے لیکن وہ تیر مار رہا ہے باتوں کے تیر مار رہا ہے آسمانوں سے آواز آئی فرمایا ﴿اِنَّا اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ﴾ اے میرے سوہنے محمد ﷺ یہ میں نے تمہیں حوض کوثر عطا فرمایا ہے ﴿اِنَّا اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ﴾ میں نے تمہیں کثیر اُمت عطا فرمائی ہے ﴿اِنَّا اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ﴾ میں نے تمہیں کثیر اُمت کا مالک بنا دیا ہے اے پیغمبر ﷺ یہ کہتے ہیں تمھارا نام ونشان مٹ جائے گا تم بے اولاد ہو گئے ہو نا، نا، نا سوہنیا ﷺ ان کا نام ونشاں مٹ جائے گا لوگ اِن کا نام نہیں لیں گے اگر لیں گے بھی تو لعنتوں سے لیں گے تیرا نام ہمیشہ کے لیے زندہ رہے گا اللہ اللہ۔ وہاں دیکھ کر دل میں یہ بات پیدا ہوئی ہے یار پیاس لگی ہے اور حوض ایک ہی ہے کہتے ہیں

لگی آ تے کٹ مل دامیں پانی دا

قیامت کا نقشہ

لگی آ ، تے کٹ مل دا نمیں پانی دا
سامنے اک حوض دس دا ے نبی ﷺ حقانی دا
پتہ نمیں ساقی کوثر قیمت کی لائی آ
چٹھی آسمانوں سرور احمد ﷺ نوں آئی آ

اے لوگو دنیا والو! بعض کو صحابہ رضی اللہ عنہم پلا رہے ہوں گے بعض کو میرے آقا محمد ﷺ پکڑا رہے ہوں گے اور بعض ایسے نصیب والے ہوں گے حوض کوثر پر میرے نبی ﷺ کے ہاتھوں سے پانی پی رہے ہوں گے پھر میں کیوں نہ کہہ دوں نبی ﷺ پلا رہا ہے صحابہ رضی اللہ عنہم پی رہے ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم؟ کویں نبی ﷺ پلا رہے ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم بھی پلا رہے ہیں وہابی بھی پی رہے ہیں وہاں وہابیوں نے یہ پینا ہے کیوں کہ نام ہی محمد ﷺ کا چاہتے ہیں بدنام ہم بہت ہیں بدنام؟ کیوں بھئی وہابی بدنام بہت ہیں کہ ولی کو نہیں مانتے بزرگوں کی توہین کرتے ہیں اللہ کی

قسم ہم بزرگوں کی توہین کرتے ہی نہیں ایک کہتا ہے جی ہمارا ایک بزرگ تھا وہ جی کچے دھاگے سے کنویں میں اُلٹے لٹک کر چالیس سال اُس نے یہ وظیفہ کیا ہے ساتھ بزرگ ہے ساتھ اپنے بزرگ کو اُلٹا کنویں میں لٹکایا ہے اور گستاخ؟ ہو کچے دھاگے کے ساتھ کنویں میں اتنی دیر تک لٹکا رہا تم اُسے اُلٹا لٹکائے رکھو تو گستاخ؟ جو بزرگوں کی توہین کرے دائرہ اسلام سے خارج ہے، اُس کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں تو حضرات میں گزارش یہ کر رہا تھا کہ پانی پلایا ہے پھل کھلائے پھر فرمایا ہے ﴿وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ﴾ ان کو اڑتے پرندوں کا گوشت کھلا کر آؤ کیوں کہ پاکستان سے آئے ہیں روسٹ بڑے کھاتے رہے، ہیں تمھارا روسٹ اور کہاں رب کا روسٹ جو رب نے روسٹ کھلانا ہے نا اُس کی تو دنیا میں مثال ہی نہیں پھر فرمایا ﴿وَحُوْرٌ عِيْنٌ﴾ ان کو حوروں کا مالک بھی بنا دو پھر ارشاد ہوا اللہ جی کیوں مالک بنا دیں فرمایا ﴿جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ کیوں نہ مہمانیاں کروں کیوں نہ میں اتنی مہربانیاں کروں میں تو کہا کرتا ہوں جتنا اونچا میزبان اتنی اونچی مہمان نوازی آج کسی غریب کے گھر میں مہمان آجائے تو وہ کہتا ہے آلوؤں سے ہی گزارہ کرلو بھائی جی مہنگائی بہت ہے اللہ مشرف کا بھلا کرے کیوں جی بھلا ہی کرے اللہ اس کا بیڑا غرق ہی کرے، جو کہتا ہے کہ مسجدیں نہیں رہنے دینی مولوی نہیں رہنے دینے قرآن نہیں رہنے دینا، اُس کا اپنا ہی بیڑا غرق ہو جاتا ہے اللہ اللہ۔ بعض مولویوں سے دستخط کروالی ہیں کہ امریکہ بھارت اور اسرائیل کے خلاف کوئی بات نہیں کرنی اُنھوں نے کہا اچھا جی اسلام علیکم۔ ٹھیک ہے جناب سائیں بابا جیسے آپ کہیں۔ نا امریکہ کے لیے بددعا کرنی ہے نا اسرائیل کے لیے بددعا کرنی ہے نا انڈیا کے لیے بددعا کرنی ہے کیوں؟ ٹھیک ہ جی اُنھوں نے کہا نوکری رہنی چاہیے جس کے لیے دعا کروانی ہے کروالو میں کہتا ہوں اُس مولوی میں غیرت ہو تو استعفیٰ دے کر گھر آجائے روٹی رب دے گا روٹی کس نے دینی ہے؟ اے سرکاری مولویو آج تمھارا بھی امتحان ہے استعفیٰ دو اور گھر آجاؤ روٹی رب دے گا اور اگر تمھارا عقیدہ ہے کہ روٹی انڈیا نے دینی ہے امریکہ نے

دیتی ہے دیکھو نا اسرائیل کے ساتھ بھی الف، امریکہ کے ساتھ پہلے الف اور انڈیا کے ساتھ بھی؟ اگر روٹی تمھاری وہاں سے آتی ہے تو لگے رہو پھر، ہماری روٹی کہاں سے آتی ہے؟ اللہ سے کہاں سے آتی ہے؟ اللہ سے، جو غلط ہے اُسے غلط کہتے رہنا ہے ان شاء اللہ۔ ہاں جناب فرمایا ﴿وَحُورٌ عِينٌ o جَزَآءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ یہ تمھارا انعام، فرمایا اُنھوں نے مجھے راضی کیا ہے آج میں خود ان کو راضی کر دوں گا ایک اور مقام آگیا ہے اللہ فرماتے ہیں اے دنیا میں بسنے والوں یہ دیکھو نا، میں نے تمھارے لیے کیا کیا اعلان کیے ہیں اور جو جنتی ہے نا فرمایا ﴿فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَيَقُولُ هَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ o إِنِّي ظَنَنتُ أَنِّي مُلَاقٍ حِسَابِيَهْ o فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ o فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ o قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ o كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ o﴾ (الحاقة: ١٩ تا ٢٤) جنتیوں کو اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں تھما دیا جائے گا جس وقت جنتیوں کو اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں مل گیا ہے فرماتے ہیں ﴿هَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ﴾ میرے اس اعمال نامہ کو پڑھو تو سہی ﴿إِنِّي ظَنَنتُ أَنِّي مُلَاقٍ حِسَابِيَهْ﴾ مجھے گمان تھا گمان ہی نہیں یقین تھا کہ رب سے ملاقات ہونی ہے کہ رب سے ملاقاتیں ہوں گی دیکھو نا مجھے اللہ نے مالک بنایا ہے ﴿فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ o لَّا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً﴾ دوسرا مقام ﴿فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ o لَّا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً o فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ o فِيهَا سُرُرٌ مَّرْفُوعَةٌ o وَأَكْوَابٌ مَّوْضُوعَةٌ o وَنَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ o﴾ فرمایا جنت میں بے ہودہ باتیں نہیں ہوں گی، اللہ جنت کا مالک بنا دے گا پھر خوشی خوشی کہے گا میرا اعمال نامہ پڑھو، نا، فرمایا ﴿كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ﴾ (الحاقة: ١٩ تا ٢٤) کھاؤ، پیو جنتیوں کو حکم ہوا ہے کھاؤ پیو موجیں مانو رب نے تم پر انعامات کر دیے ہیں آؤ میرے بھائی ایک اور مقام سن لو اللہ کے قرآن کا میرے پاس تو رب کا قرآن ہے یا محمد ﷺ کا فرمان ہے تیری چیز میرے پاس نہیں ہے نہ ہی میں کسی تیسری چیز کا عادی ہوں میرے پاس جو باتیں ہیں ﴿وَعَدَ اللَّهُ

الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ مَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ وَ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴾ (التوبۃ: ۷۲) جنت میں دو نہریں، کتنی نہریں؟ اللہ اللہ۔ جنت میں ایک نہر ہے دودھ کی نہر ہے اور دودھ ایسا صاف اور شفا ہے لوگو وہم و گمان میں بھی نہیں اور جو اللہ نے تمہارے لیے شراب رکھی ہوئی ہے نا اللہ اللہ۔ اے میرے بھائی دودھ سے سفید، شہد سے میٹھی، کونسی؟ یہ دنیا والی بندے کو بیوقوف کر دیتی ہے پیتے وقت پاگل بنا دیتی ہے فرمایا جو وہ شراب ہے نا فرمایا وہ شہد سے بھی میٹھی دودھ سے سفید ارے برف سے بھی زیادہ ٹھنڈی بندہ پیتا جائے گا ﴿لَا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ﴾ (الغاشیۃ: ۱۱) اُس کے دماغ کو نہیں چڑھے گی اُس کو سکون اور سرور آجائے گا پھر میرے بھائی اُس جنت میں کئی ستر ہزار بندے، ستر ہزار بندے بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے، کمال نہیں؟ اللہ اللہ۔ ایک دوسری حدیث میں آتا ہے کہ اُس ستر ہزار بندے میں ایک ایک بندے کے ساتھ اور ستر ستر ہزار بندے ہوں گے جو بغیر حساب کے جنت میں اور کئی جناب جو غریب سے لوگ ہیں نا غریب سے وہ امیروں سے پانچ سو سال پہلے جنت میں جائیں گے امیر کٹڑی میں کھڑے ہیں کہاں سے کمایا کہاں سے لائے اور کہاں خرچ کیا لاؤ حساب دو کیسے کمایا خرچ کیا کہاں کہاں خرچ کیا وہ جناب حساب کتاب میں بندھے ہیں اور یہ غریب چھلانگ لگا کر جنت میں پہنچے ہیں پانچ سو سال پہلے جنت میں اور امیر؟ اتنا کہا کر دیا اللہ جتنی دو ستھری دینا، کیا کتا ہے اللہ جتنی دینا سوہنی دینا ﴿رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴾ (البقرۃ: ۲۰۱) اور دوسرے مقام پر یہ بات کیا کرو ﴿رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ﴾ (البقرۃ: ۲۸۶) اے ہمارے رب ایسے کرنا ہماری جو غلطیاں، خطائیں ہیں معاف کر دینا اور اللہ ہمیں پیاری دنیا بھی دینا، پیاری آخرت بھی دینا آؤ میرے بھائی آخری بات عرض کردوں کہ بعض جناب ایسے ہوں گے اُن کو اللہ اپنے عرش کے نیچے جگہ عطا فرمائے گا ((یوم لا الا))

اُس دن کوئی سایہ نہیں ہوگا اُس دن کوئی سایہ نہیں ہوگا یہاں جھوٹ بولتے ہیں یہاں بکواس کرتے ہیں وہاں جھنڈا ہمارا ہونا ہے ہمارے جھنڈے تلے تمہیں جگہ مل جائے گی بالکل جھوٹ بول رہے ہیں ارے جتنے بھی دو نمبر پیر پھر رہے ہیں دو نمبر والی پھر رہے ہیں بالکل بکواس کرتے ہیں کہ وہاں جھنڈا ہمارا ہونا ہے لوگو وہاں ایک ہی جھنڈا ہونا ہے وہ میرے پیر محمد ﷺ کے ہاتھ میں ہونا ہے تو جناب وہاں سایہ کون سا ہے ایک ہی سایہ ہے ((یوم لا خیل لا ، علیہ مام الاعادل)) فرمایا پہلا وہ بندہ، جو حکمران بھی ہے اور ساتھ عدل و انصاف بھی کرتا ہے اللہ اُسے اپنے عرش کے ساتھ تلے جگہ عطا فرمادے گا، دوسرا وہ بندہ فرمایا ((وشباب ال شع فی عبادتی ربه)) فرمایا وہ نوجوان جس کا دل لگا ہے صرف عبادت کی طرف ہی لگا ہے اُسے اور کوئی خواہشات نہیں، نوجوان جوانی کے وقت جناب اُس کا عبادت میں دل لگا ہوا ہے اور تیسرا وہ بندہ میرے آقا ﷺ نے فرمایا ((ورجل قلبه مغلق فی المساجد)) فرمایا تیسرا بندہ وہ ہے کہ ہر وقت مسجد میں، ہر وقت مسجد کا خیال ہر وقت مسجد کے بارے میں سوچنا ہر وقت مسجد کی بہتر ہر وقت مسجد کے متعلق یہ نہیں کہ اب فلاں کرے فلاں کرے، نا، نا، نا ہر وقت اُس کا مسجد کی طرف ہی خیال رہتا ہے جیسے اپنے گھر کا خیال کرتا ہے ایسے مسجد کا خیال کرتا ہے ہر وقت اُس کا خیال مسجد میں ہی اٹکا رہتا ہے تو میرے آقا علیہ السلام نے کیا فرمایا ہے فرمایا ((ورجلنی مهابت الله اجتمع علیه تفرق علیه)) فرمایا بندے آپس میں محبت کرتے ہیں کسی طمع و لالچ کے بغیر کرتے ہیں کہتا ہے میں محبت کرتا ہوں تو تم سے اللہ کے لیے میں اگر تم سے غصہ بھی کرتا ہوں تو اللہ کے لیے میری تمہاری محبت بھی اللہ کے لیے میری تمہاری لڑائی بھی اللہ کے لی، ایسے بندوں کو اللہ کل قیامت کے دن عرش کے سائے تلے جگہ عطا فرمادے گا ایک اور بندہ ہے فرمایا: ((ورجل منصب طلبته ذات منسب وجمال فقال انی اخاف الله)) (بخاری) کسی نوجوان کو حسن و جمال والی عورت دعوت دیتی ہے کہ آؤ نا، میری طرف آؤ وہ کہتا ہے کہتا ہے

((انی اخاف اللہ)) بی بی میں تو اللہ سے ڈر رہا ہوں رب دیکھ رہا ہے اگر میں ادھر چل پڑوں تو بہت سارا ٹائم چاہیے یوسف علیہ السلام پیغمبر کو اگلے کمرے میں لے گئی کہاں لے گئی؟ ساتویں مکان میں لے گئی اور ساتویں مکان میں کیا کہتی ہے اے یوسف علیہ السلام! ﴿هَيْتَ لَكَ﴾ اب میرا ایک اپ دیکھ لو کیوں اندر لے جا کر ﴿هَيْتَ لَكَ﴾ میری طرف دیکھو تو یوسف علیہ السلام کیا فرماتے ہیں فرمایا بی بی تمہاری طرف دیکھوں یا اُس دیکھنے والے کی طرف دیکھوں ﴿قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّيْٓ اَحْسَنَ مَثْوَايَ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ﴾ (یوسف: ۲۳) بی بی مجھے رب کی پناہ مجھے رب دیکھ رہا ہے میرے بھائیو! تو کہنے والا کیا کہتا ہے

کر جوانی توبہ کر دل شیوہ اے پیغمبری

اگر بوڑھے ہو کر توبہ کی تو کیا کی جوانی میں تو توبہ کا مزہ ہی کچھ اور آتا ہے جوانی کی عبادت جوانی کی توبہ جوانی کی اللہ اللہ جوانی کا ذکر اذکار یہ، رب کو بڑا ہی پسند ہے رب کو بڑا ہی پیارا لگتا ہے میرے بھائی یہ بندہ مجھے آؤ نا میری طرف عورت دعوت دے رہی ہے یہ کہتا ہے ((انی اخاف اللہ)) اس بندے کو بھی اللہ اپنے عرش کے سائے تلے جگہ عطا فرمادے گا اللہ اللہ۔ ایک اور بندہ ہے فرمایا ((رجل تصدق اخفاء حتی لا تعلموا)) (بخاری) فرمایا جو بندہ خاموشی سے صدقہ دیتا ہے ڈنڈورا نہیں پیٹتا میں نے یہ کیا ہے میں نے وہ کیا ہے میں نے یہ کیا ہے میں نے اتنا دیا ہے میں نے اُس کو اتنا دیا ہے نا، نا ایسے شور نہیں مچاتا خاموشی سے صدقہ دے دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ایسے بندے کو بھی میں عرش کا سایہ نصیب فرما دوں گا اللہ ان میں سے کر دے۔ آمین۔ اللہ ہمیں جنت عطا فرما دے۔ آمین۔ اور میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا ہے جب جنت کا سوال کرو تب اللہ سے جنت الفردوس مانگا کرو کیوں جی جنت الفردوس اکیلی نہ مانگا کرو جنت الفردوس مانگا کرو اللہ جنت الفردوس کا مالک بنا دے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ولادت مصطفیٰ ﷺ

﴿اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى۝﴾ (الضحیٰ: ٦)

حمد و ثناء کبریائی بڑھائی اُس خالق کائنات اللہ احکم الحاکمین کے لیے ہے جس خالق و مالک نے اس پوری کائنات کا نظام آپ خود پیدا فرمایا ہے لا تعداد اور بے شمار درود و سلام سرور کائنات سردار انبیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات اقدس پر۔

حضور سرور کائنات ﷺ کے دادا جان جناب عبدالمطلب نے ایک نذر مانی کہ اگر اللہ پاک مجھے دس بیٹے عطا فرما دے گا تو میں ایک اللہ کے راستے میں قربان کر دوں گا اللہ نے دس بیٹے عطا فرما دیے منت ماننے کا یہ منت کے اوپر عمل کرنے کا وقت آ گیا کہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں بیٹا قربان کر دینا ہے قرعہ اندازی ہوئی قرعہ نکل آ گیا جناب عبداللہ کا حضور سرور کائنات ﷺ کے والد گرامی، رشتے دار برادری اپنے بیگانے اُنھوں نے کہا اے عبدالمطلب سردار صاحب یہ عبداللہ کو قربان کر دو گے کمال ہو گیا ہے اتنا پیارا تمھارا بیٹا ہے خوبصورت تمھاری اولاد ہے اس کے بدلے میں قصاص دے دو ایک طرف اُنھوں نے پانچ اونٹ رکھے، ایک طرف اُنھوں نے عبداللہ رکھا چلتے چلتے یہ بات اس مقام تک پہنچی کہ سو اونٹ جو تھے حضرت عبداللہ کے مقابلے میں سو اونٹ کا قرعہ نکلا ہے حضرت عبدالمطلب نے سو اونٹ اللہ کے راستے میں قربان کر دیا اسی لیے حدیث میں آتا ہے آقا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میں دو ذبیحوں کا بیٹا ہوں ایک اسماعیل علیہ السلام ذبیح اللہ اُن کی لڑی سے میں ہوں اور دوسرا ذبیح میرا باپ یعنی عبداللہ وہ ذبیح اللہ ہے میں ان دونوں ذبیح کا بیٹا ہوں (المستدرك الحاكم) تو حضرات میرے گزارش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ حضرت عبداللہ کی شادی ہو گئی جناب آمنہ رضی اللہ عنہا جو

حضور ﷺ کی والدہ ماجدہ ہے اللہ نے بھاگ لگا دیا مہربانی کر دی حضرت عبداللہ حضور سرور کائنات ﷺ کے دنیا سے آنے سے پہلے فوت ہو چکے ہیں یتیمی جو ہے بڑی بڑی چیز ہوتی ہے بہت مشکل گزارتی ہے یتیموں کا دنیا میں بہت مشکل حال ہوتا ہے میں نے تو یہاں تک دیکھا ہے کہ سگے دو بھائیوں کا کاروبار بڑے لان لائٹ کھاتے پیتے ایک بھائی فوت ہو گیا ہے اب ان کے بچوں کا بھی ویسے ہی کاروبار میں حق ہے لیکن وہ چچا چچی خیر سے اُن کے رشتے دار اُن دونوں نے اس کی یتیمی کے عالم میں ایسے اُن بے چاروں کو تنگ رکھا کہ وہ پیسے پیسے کے محتاج ہو گئے یتیموں کا حال بہت ہی مشکل گزرتا ہے اور یتیمی بڑی مشکل گزارتی ہے لیکن حضور سرور کائنات ﷺ یہ جو یتیم ہیں یتیم مکہ ان کے حالات کو جب سامنے رکھیں اللہ کیا اعلان فرما رہے ہیں فرمایا: ﴿أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَآوَىٰ﴾ (الضحیٰ: ٦) سوہنیا ﷺ آپ ﷺ کو یتیمی کی حالت میں دنیا میں بھیجا ہے لیکن ﴿فَآوَىٰ﴾ ہم نے تمھیں آپ جگہ عطا فرما دی ﴿أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَآوَىٰ﴾ (الضحیٰ: ٦) سوہنیا ﷺ تم تو یتیم تھے ہم خود تمھارے سہارے بن گئے ﴿أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَآوَىٰ﴾ (الضحیٰ: ٦) سوہنیا ﷺ تم یتیم تھے تاہم تمھارے خود سہارے بن گئے ﴿أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَآوَىٰ﴾ (الضحیٰ: ٦) سوہنیا ﷺ تم یتیمی کے عالم میں دنیا میں آئے ہو لیکن ﴿فَـــآوَىٰ﴾ ہم خود تمھارے سہارے بن گئے تمھارے اسباب فرما رہے ہے ﴿أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَآوَىٰ ○ وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ ○ وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَىٰ﴾ (الضحیٰ: ٦ تا ٨) سوہنیا ﷺ ہم نے تمھیں ہدایت کا راستہ بھی دکھایا، ﴿وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَىٰ﴾ اللہ کے نبی محمد مصطفیٰ ﷺ تم یتیمی کے بعد بے سہارے تھے ہم نے سہارے بنا دیے تھے لیکن یاد رکھو، تم فقیر تھے ہم نے تمھیں غنی بنا دیا اخیر یہ فیصلہ فرمایا ہے ﴿فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ ○ وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ ○ وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ○﴾ (الضحیٰ: ٩ تا ١١) اے دنیا والو! یتیم کو ڈانٹنا نہ اللہ عرش والا ناراض ہو جائے گا یتیمی یتیمی ہوا کرتی ہے اور دوسرے مقام پر اللہ کا قرآن فرمایا

﴿وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ﴾ (بنی اسرائیل : ٣٤) یتیم کے مال کے قریب بھی نہ جانا یتیم کے مال کے نزدیک بھی نہ جانا فرمایا ﴿وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ﴾ (بنی اسرائیل : ٣٤) یتیم کے مال کے قریب بھی نہ جانا یتیم کے مال کے نزدیک اور قریب بھی نہ جانا فرمایا ﴿وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ﴾ (بنی اسرائیل : ٣٤) جس وقت یتیم پاس ہو عرش والے رب نے فرمایا جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی زبان فرمایا یتیم کو ڈانٹنا بھی نا، یتیم پاس ہو اپنی اولاد سے بھی پیار نہ کرنا، یتیم پاس ہو ارے جناب اُس کے سر پر ہاتھ پھیرا کرو اللہ عرش والے جتنے بال تمھارے ہاتھ کے نیچے آئیں گے نا اللہ عرش والا تمھیں اتنی نیکیوں کا مالک بنا دے گا فرمایا یتیم پاس ہو اپنی اولاد سے پیار نہ کیا کرو، اللہ کے نبی ﷺ اپنی اولاد سے پیار کیوں نہ کروں فرمایا یتیم جو پاس ہے ارے تم اپنی اولاد سے پیار کرو گے اس کے دل سے ایک آہ نکل کر آسمان پر جائے گی اللہ عرش والے آج کہیں میرا بھی باپ ہوتا آج کہیں میرا بھی ابو ہوتا تو میرے ساتھ بھی وہ پیار اور لاڈ کرتا سوہنیا اس کا باپ اس سے پیار کر رہا ہے فرمایا اپنی اولاد سے بھی پیار نہ کیا کرو زمین پر اگر تم نے یتیم کو برا بول بولا یتیم سے غصے سے بیان کی اللہ عرش والا عرش پر ناراض ہو جائے گا تو آقا محمد ﷺ دنیا میں جب تشریف لائے نا باپ دنیا سے آنے سے پہلے ہی فوت ہو چکا ہے آقا ﷺ نے یتیمی کے عالم میں آنکھ کھولی ہے تو جناب عبدالمطلب کو اطلاع ملی ہے کہ میرے عبداللہ کے گھر میں بیٹا پیدا ہوا ہے ارے مجھے پوتا مل گیا ہے تو جناب آمنہ سے فرماتے ہیں جلدی جلدی اسے تیار کر دو ارے اُسے ہاتھوں میں اُٹھایا ہوا ہے اور بیت اللہ کا طواف کرتے جا رہے ہیں بیت اللہ کے طواف کے بعد فارغ ہوئے ہیں ایک لونڈی جو ابولہب کی لونڈی ہے وہ جلدی سے بھاگی گئی اور دوڑی گئی اُس نے جا کر ابولہب کو اطلاع دی ارے عبداللہ کے گھر بیٹا پیدا ہوا ہے ارے جناب آپ کا بھتیجا دنیا میں آیا ہے اُس نے کیا کہا ہے اُس نے کہا میں اس خوشی میں تمھیں ہی آزاد کر دیتا ہوں اس خوشی میں آج کے بعد تم آزاد ہو گئی اور میں نے تمھیں آزادیاں نصیب کر دی ہیں (الرحیق

المختوم) جی آج کل کا جو ہے اُسے نبی ﷺ کی میلاد کی خوشی نہیں ہوئی ابولہب کو خوشی ہوئی ہے اُس نے اپنی لونڈی آزاد کر دی ہے میں نے کہا اے مولوی اگر تمہیں خوشی ہوئی ہے تو تم نے کیا آزاد کیا ہے تم بھی کچھ آزاد کرو، نا اگر تمہیں واقعی نبی ﷺ کے اس میلاد کی خوشی ہوئی تو پھر میرے بھائی مجھ پر یہ جو الزام ہے نا بلکہ پوری کائنات انسانی پر کہ یہ جو بندہ مسلمان ہے اُسے نبی ﷺ کے میلاد کی بالکل بھی غمی نہیں۔ نبی ﷺ کے میلاد کا معنی کیا ہے جی؟ پیدا ہونا پیدائش اور نبی ﷺ پیدا ہوئے ہیں ہمیں کوئی ناراضگی ہے اویارو ایک ہے نبی ﷺ کا پیدا ہونا ایک ہے آقا محمد مصطفیٰ ﷺ کی سیرت، نبی ﷺ کتنے دن پیدا ہیں جی، ہر سال ہی پیدا ہوئے ہیں؟ بولو تو سہی نبی ﷺ ہر سال پیدا ہوتے؟ کیوں جی پیدائش پر کتنا ٹائم لگتا ہے، کیوں جی دو چار چلو آدھا گھنٹہ لگالو اور یہ پورا سال نبی پاک ﷺ کی سیرت اس نے کیا بتا تا ہے آقا ﷺ کے بچپن کا بھی ہمیں پتہ چلا ہے آقا ﷺ کی جوانی بھی ہمارے سامنے آقا ﷺ کا بڑھاپا بھی ہمارے سامنے آقا ﷺ کی نبوت سے پہلے کی زندگی بھی ہمارے سامنے اور آقا ﷺ کی نبوت سے بعد والی زندگی بھی ہمارے سامنے اور قرآن نے کیا ارشاد فرمایا ہے فرمایا ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُوا اللَّهَ وَ الْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا﴾ نبی ﷺ کی طرف دیکھ کر اپنی جوانی گزارا کرو نبی ﷺ کی طرف دیکھ رک اپنا بچپن گزارا کرو نبی ﷺ کی طرف دیکھ کر اپنا بچپن گزارا کرو نبی ﷺ کی طرف دیکھ کر اپنی جوانی گزارا کرو نبی ﷺ کی طرف دیکھ کر اپنی غمی گزارا کرو نبی ﷺ کی طرف دیکھ کر اپنی خوشی گزارا کرو نبی ﷺ کی طرف دیکھ کر اپنے رشتہ داروں سے تعلقات رکھا کرو، پوری کائنات انسانی اللہ تم سے مخاطب ہے فرمایا ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (الاحزاب: ۲۱) اللہ کے پیغمبر ﷺ کی زندگی جو ہے وہ تمہارے لیے ایک نمونہ ہے اُس نمونے کو سامنے رکھو گے ارب تمہاری دنیا بھی بہتر ہو جائے گی، تمہاری آخرت بھی بہتر ہو جائے گی اور پھر پیدائش اویارو نبی ﷺ کی پیدائش ہوئی ہے

تو تب یہ سیرت بنی ہے نا اگر آقا محمد ﷺ کی پیدائش ہی نہیں ہوئی پھر سیرت کا پتہ چلا؟ سیرت کا پیدائش کے بعد ہی پتہ چلا اس لیے اہل حدیث کہتا ہے کہ نبی ﷺ کے میلاد کا ہم انکار نہیں کرتے میلاد کا معنی ہے پیدائش ہونا میلاد کا معنی ہے پیدا ہونا اللہ کے نبی ﷺ پیدا ہوئے ہیں دنیا میں آئے ہیں پیدائش ہوئی ہے اور پیدائش ہونے کے بعد پھر آگے سلسلہ یہ چلا ہے چالیس سال نبوت سے پہلے چالیس سال نبوت کے بعد کا دور یہ سارے کا سارا اللہ کے حبیب جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کا مسلمان کے اسوۂ حسنہ ہے اُس نے جناب لونڈی آزاد کر دی نبی ﷺ کی پیدائش پر لونڈی آزاد کر دی جس وقت آزاد ہو گئی اب آقا محمد ﷺ نے کیا فرمایا ہے ایک وقت آیا ہے آقا ﷺ فرما رہے ہیں فرمایا ((قولوا لا الٰہ الا اللّٰہ تفلحون)) فرمایا تم ((لا الٰہ الا اللّٰہ)) پڑھ لو کامیابیاں مل جائیں گی میرے برادر میرے بھائی اے مکہ والو ((لا الٰہ الا اللّٰہ)) پڑھ لو گے تم عرب وعجم کے مالک بن جاؤ گے میں آج کے بعد تمہارا نبی اور رسول ﷺ بن کر آیا ہوں یہ جو لونڈی آزاد کرنے والا ہے نا یہ ابولہب ہے اس نے جناب نبی ﷺ کی پیدائش پر لونڈی آزاد کر دی ہے جس وقت یہ اعلان کیا ہے اللہ کے نبی ﷺ کا اعلان آیا ہے فرمایا ((قولوا لا الہ الا اللّٰہ)) اے مکہ والو میں تمہارے لیے رسول ﷺ بن کر آیا ہوں مجھے اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ بنا دیا ہے تو سب سے پہلے ہی بول رہا ہے ابولہب کا اعلان آیا ہے ((تبا لك سائر اليوم الهذا جمعتنا)) اے محمد ﷺ تیرے ہاتھ ٹوٹ جائیں نعوذ باللہ۔ تمہارے ہاتھ ٹوٹ جائیں۔ ((الهذا)) ہمیں اس لیے اس مقام پر اکٹھا کیا ہے یاد رکھنا ہم نے اپنے آباؤ اجداد کے دین کو کبھی بھی نہیں چھوڑنا جس نے نبی ﷺ کی میلاد پر خوشی منائی جب سیرت کا تذکرہ آیا ہے جب نبی ﷺ کی بات ماننے کا تذکرہ آیا ہے جب نبی ﷺ کی اتباع کا تذکرہ آیا ہے دین کو قبول کرنے کا وقت آیا ہے وہ کیا کہتا ہے۔ محمد ﷺ تمہارے ہاتھ ٹوٹ جائیں نعوذ باللہ۔ (ابن حبان) عرش والا آسمانوں پر سن رہا ہے محمد ﷺ تو زبان سے چپ رہ گئے

نبی ﷺ نے تو زبان سے جواب دیا نہیں اور عرش والے نے جواب دیا ہے فرمایا: ﴿تَبَّتْ يَدَآ اَبِیْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۝ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ۝ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝ وَّامْرَاَتُهٗ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝ فِیْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ﴾ (اللھب) فرمایا سوہنیا ﷺ تم چپ کر گئے ہو پر میں نے چپ نہیں کرنا ابولہب کے ہاتھ ٹوٹ جائیں جو تمہیں کہتا ہے ہاتھ ٹوٹ جائیں سوہنیا ﷺ اُس کے ہاتھ ٹوٹ جائیں گے وہ تباہ و برباد ہو جائے گا اُس کا مال بھی اُس کو فائدہ نہیں پہنچائے گا اُس کی بیوی بھی دنیا میں تباہ و برباد ہو جائے گی میرے برادر میرے بھائی یہ جو ایک دن کی خوشی منانے والے جو ہیں ایک گھنٹے کی خوشی منانے والے جو ہیں نبی ﷺ کی پیدائش پر خوشی منانے والے جو ہیں اللہ کے نبی ﷺ کی جب اتباع کا وقت آتا ہے جب نبی ﷺ کی بات ماننے کا وقت آتا ہے نبی ﷺ کی فرمانبرداری کرنے کا وقت آتا ہے کہتے ہیں ہم تو عاشق رسول ﷺ ہیں نبی ﷺ کی فرمانبرداری کا وقت آتا ہے کہتے ہیں ہم تو عاشق رسول ﷺ ہیں ہم نبی ﷺ کے عشق میں ڈوب رہے ہیں غوطے مار رہے ہیں ہمیں نبی ﷺ کا کہنا ماننے کی ضرورت ہی نہیں اللہ اللہ۔ میرے آقا محمد ﷺ دنیا میں آئے ایک دفعہ ہی آئے ہیں، ہر سال پیدا نہیں ہوئے ہر سال پیدا؟ نہیں ہوئے او یارو اگر بارہ ربیع الاول کو آقا ﷺ دنیا میں تشریف لائے ہیں تو وہ دن بتاؤ جب آقا ﷺ فوت ہوئے ہیں وہ دن بتاؤ جس دن آقا محمد ﷺ ہوئے ہیں وہ دن بتاؤ جس دن آقا محمد ﷺ نے دنیا میں وفات پائی مجھے ذرا آقا ﷺ کا وہ دن بتاؤ جب فاطمہ رضی اللہ عنہا یتیم ہوئیں مجھے وہ دن بتاؤ پہلے بزرگوں سے پوچھ لو کہ پہلے اس کا نام تھا بارہ وفات، آج چھٹی کس بات کی ہے جی؟ جی بارہ وفاتوں کی چھٹی ہے آج آقا محمد ﷺ دنیا سے فوت ہوئے ہیں پھر مولویوں نے ترقی کرتے کرتے اس کا نام میلاد رکھا، میلاد النبی ﷺ چلتے چلتے اُنھوں نے یہ نام رکھا اب جی جشن عید میلاد النبی ﷺ پھر نام رکھا جی آمد مصطفی ﷺ، مصطفی ﷺ کی آمد آمد ہے ہائے میرے برادر میرے بھائی جب آقا محمد ﷺ اس دنیا سے اُس دن آقا ﷺ دنیا سے فوت

ہوئے ہیں اس آقا ﷺ کا دنیا سے جانا اور ایک اللہ والا کہہ رہا ہے کہتا ہے ۔

جے زندہ ہندے نبی ﷺ اللہ دے
تے فاطمہ رضی اللہ عنہا کیوں کر لا دے
اج بابل دے گیا دردو چھوڑا
اوکس نوں حال سنا دے
حسن حسین رضی اللہ عنہما نواسے دونویں
او ہوئے بے چین سبے چارے
نانے باج نواسیاں تائیں
اوئے راتاں دن اُجاڑنے
بلال رضی اللہ عنہ بے چارے چھڈی اذان
تے چھڈیا شہر مدینہ
رخصت ہو کر شام ملک وچ
اوئے پایا ای کفن دفینہ

یہ وہ دن ہے جب جناب فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کا ابو دنیا سے فوت ہوا ہے آج مولوی تا چاہے جھومر ڈالی ہے کیوں جی میرے برادر میرے بھائی میں تمھیں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں میرے آقا محمد ﷺ دنیا میں تشریف لائے ، دنیا میں ؟ تشریف لائے اور جس وقت آقا محمد ﷺ کو پہلی گذرتی جو ملی ہے عبدالمطلب نے اُٹھایا ہوا ہے اور اُٹھا کر بیت اللہ کا طواف کروائے جارہے ہیں وہاں کیسی بولیاں ہیں ((لبیك اللهم لبیك لا شریك لك لبیك ان الحمد ونعمت لك والملك لا شریك لك)) (بخاری : ۱۵٤۹، مسلم : ۱۱۸٤) اللہ اللہ اللہ تیری ہی بولیاں ہیں اللہ تیری ہی حمدیں ہیں اللہ تیرا کوئی شریک نہیں اللہ تیرا کوئی ثانی نہیں اللہ تیرا سا بھی کوئی نہیں سب سے پہلی جو گذرتی ملی ہے اے لوگو دنیا

والو اللہ کے نبی ﷺ کو توحید کی گڑتی ملی ہے گھر لے آئے مکہ میں شور مچ گیا عبدالمطلب کے گھر پوتا پیدا ہوا ہے تو جس وقت پوتے کی مبارکیں مل رہی ہیں ایک پوچھتا ہے عبدالمطلب نام کیا رکھا ہے میں نے کیا نام رکھنا ہے میں تمھارے سامنے پیش کر دیتا ہوں تو تم اُسے دیکھ کر خود ہی نام تجویز کر لینا پر جو نام میں نے رکھا ہے وہ بھی سن لو میں نے اُس کا نام محمد ﷺ رکھا ہے سب نے کسی نے ماتھا پکڑ لیا ہے کوئی سوچ میں پڑ گیا ہے کہتے ہیں عبدالمطلب یہ کیا نام رکھا ہے کمال ہو گئی ہے تم اُس کا نام عبدالعزیٰ رکھتے عزیٰ کا بندہ ہے کوئی نام رکھتے جو ہمارے نام ہیں وہ نام رکھتے کمال ہو گیا ہے یہ محمد ﷺ کیا نام رکھا ہے محمد ﷺ کا لوگو معنی کیا ہے محمد ﷺ کا ترجمہ کیا ہے محمد ﷺ کسے کہتے ہیں ارے ساری کائنات تعریفیں کرتی جائے ارے کائنات تو ختم ہو جائے پر محمد ﷺ کی تعریفیں ختم نہ ہوں یہ نام محمد ﷺ ہے محمد ﷺ کا معنی ہے لوگو دنیا والو ساری کائنات تعریفیں کرتی کرتی قیامت آنے والے لوگ ارے تعریفیں کرتے کرتے چلے جائیں ختم ہو جائیں دہائی ڈالتے ڈالتے ختم ہو جائیں یہ تو ختم ہو جائیں پر محمد ﷺ کی تعریفیں ختم نہ ہوں اللہ کی قسم میرا پیغمبر محمد ﷺ جو ہے نا ساری کائنات سے اعلیٰ ہے مجھے اللہ نے ایسا پیر عطا فرمایا ہے ایسا مقتدا اور رہنما عطا فرمایا ہے ایسا اللہ نے مجھے امام الانبیاء عطا فرمایا ہے اے لوگو اُس میں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں ہے کوئی نقص ہے ہی نہیں جیسا اللہ نے مجھے اور تمھیں عطا فرمایا ہے محمد ﷺ کو جناب لوگ دیکھنے کے لیے آرہے ہیں محمد ﷺ کو عبدالمطلب کے پوتے کو سرداروں کی اولاد تھی نا، جس وقت دیکھنے کے لیے آرہے ہیں کہتے ہیں دکھاؤ تو سہی وہ جناب لائے سامنے پیش کر دیا ہے چہرے سے جس وقت پردہ اُٹھایا ہے نا کہتے ہیں لوگو تم فیصلہ کر دو نا کسی اللہ والے نے نقشہ کھینچا ہے کہتے ہیں ((احسن منك لم ترقط عيني واجمل منك لم تلد النساء خلقت مبراء من كل عيب كانك قد خلقت ماتشاء)) سوہنیا ایسا حسینو جمیل اللہ نے آپ ﷺ کو بنایا ہے آج تک کسی آنکھ نے دیکھا ہی نہیں ایک دن بیٹھے بیٹھے پیغمبر جناب محمد مصطفیٰ ﷺ بیٹھے ہیں

تشریف رکھی ہے اور اپنے دیوانے اور پروانے سے کہتے ہیں سوہنیا ذرا میرا ترانہ تو گا کر سناؤ نا وہ ممبر نبی ﷺ پر بیٹھ گیا ہے سامنے آپ ﷺ بیٹھ گئے ہیں ممبر نبی ﷺ پر وہ بیٹھا ہے میرے نبی ﷺ کا ترانہ شروع ہو گیا ہے فرماتے ہیں ((كانك قد خلقت ما تشاء)) سوہنیا اللہ نے آپ ﷺ کو ایسا حسین و جمیل بنایا ہے آج تک کسی آنکھ نے دیکھا ہی نہیں اللہ نے آپ ﷺ کو ایسا حسین و جمیل بنایا ہے آنکھ کیسے دیکھتی آج تلکسی ماں نے ایسا پیدا ہی نہیں کیا ((خلقت مبرأ من كل عيب كانك قد خلقت ما تشاء)) سوہنیا مجھے تو ایسے لگتا ہے جیسے آپ ﷺ ہر عیب سے مبرا، ہر عیب سے بری اب بیٹا پیدا ہو تو نانی کہتی ہے اگر اس کا تھوڑا سا ناک ادھر ہوتا پھر بڑا پیارا لگتا تھا دادی کہتی ہے اگر اس کا تھوڑا سا ماتھا نیچے بیٹھا ہوتا تا تو اس نے بڑا ہی پیارا لگنا تھا ایک پاس سے کہتی ہے اگر اس کی آنکھ تھوڑی سی اس طرف ہوتی نا اور پیارا لگنا تھا اس کا ناک تھوڑا سا اونچا ہوتا وہ اپنی اپنی بولی میں اپنا اپنا شور مچائے جا رہے ہیں لیکن جب محمد ﷺ کو دیکھنے والوں نے دیکھا ہے اللہ کی قسم جس نے بھی دیکھا ہے ارے جس طرف سے بھی دیکھا ہے تب بھی دیکھا ہے اللہ کی قسم اُنھوں نے پیارا ہی پایا ہے اللہ اللہ ایک اور بولا ہے وہ کہتا ہے ؎

میں صدقے سونا مکھڑا
جگ ویکھنے دا پکھڑا
ویکھے تے کٹ جائے دکھڑا
ہووے ہرا دل سکڑا
ٹھہر جان اکھیاں میریاں
جو سفنیاں نے کیریاں
کوئی چہرے نوں تلوار کہے
کوئی تلوار دی وی دھار کہے

کوئی بجلی دا لشکارا کہے

میں چن کہا انصاف نئیں

اوئے چن دا تے چہرہ ای صاف نئیں

وہاں کیا ہے جی ایک کہتی ہے وہ بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کا چہرا چاند میں، ایسے ہی لوگوں نے بات بنائی ہوئی ہے

میں چن کہا انصاف نئیں

چن دا تے چہرہ ای صاف نئیں

ایک دن بیٹھے بیٹھے اللہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام بیٹھا ہوا ہے کہتا ہے سوہنیا صلی اللہ علیہ وسلم چودہویں چاند کا چاند چمک اور دمک رہا تھا میں کبھی اُس کی طرف دیکھتا تھا کبھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کی طرف دیکھتا تھا چودہویں کا چاند چمک رہا ہے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کی طرف دیکھ رہا ہوں کبھی میں چاند کی طرف دیکھ رہا ہون اخیر میں نے فیصلہ کیا ہے کہتے ہیں

دونو ان نوں ودیکھاں دوبارہ سم بارہ

خدادی قسم چن مدہم نظر آیا

محمد صلی اللہ علیہ وسلم دا چہرہ چمک دا نظر آیا

یہ مجھے اور تمھیں اللہ نے پیر صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرمایا ہے یہ جناب موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کیا فرما رہے ہیں فرماتے ہیں ﴿رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ۝ وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ۝ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ۝ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ۝﴾ (طٰہٰ: ۲ تا ۲۸) اللہ میرا سینہ کھول دے، اللہ میرا سینہ؟ نبی رسول ہے نا کہتے ہیں سوہنیا میرا سینہ کھول دے اللہ میرا کام مشکل بہت ہے اللہ میرے کام کو آسان کر دے اللہ میری زبان کی لغوت کو دور کر دے، اللہ میرا کوئی ساجھی بنا دے اللہ میرا کوئی وزیر بنا دے جب یہ دعائیں مانگ رہے ہیں ﴿رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ۝ وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ۝ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ۝ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ۝﴾ (طٰہٰ: ۲۵ تا ۲۸) لوگو وہ تو موسیٰ

کلیم اللہ علیہ السلام تھا نا وہ دعائیں مانگ رہے ہیں اِدھر میرے پیغمبر ﷺ کی باری آئی ہے نا اللہ کیا فرما رہے ہیں سوہنیا نہیں مانگنے کی ضرورت نہیں سوہنیا آپ کو دعائیں کرنے کی ضرورت نہیں ﴿أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ٥ وَوَضَعْنَا عَنكَ وِزْرَكَ ٥ الَّذِي أَنقَضَ ظَهْرَكَ ٥ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ٥﴾ (الم نشرح : ۱ تا ٤) فرمایا میں نے تمہارا سینہ خود ہی کھول دیا ہے میں نے تمہارے سینے کو کھول دیا ہے فرمایا میں نے تمہارا کام خود ہی آسان کر دیا ہے فرمایا میں نے تمہارا پیر محمد ﷺ جس وقت پیش ہو گئے کہتے ہیں عبدالمطلب نام بھی بڑا پیارا ہے محمد ﷺ بھی بڑا پیارا ہے اب خیر سے دائیاں آگئی ہیں اُس مکہ کے رواج کے مطابق مکہ کے دستور کے مطابق آب وہوا کی تبدیلی کے مطابق مکہ کی آب وہوا ایسی تھی وہاں جناب جب بچے پیدا ہوتے وہ باہر کلیوں میں، جنگلوں میں باہر تاریوں میں جو بندے بیٹھے تھے وہ لے جاتے پرورش کرتے تربیت دیتے بود وباش اچھی ہوتی آب وہوا اچھی ہوتی جس وقت بچہ تھوڑا سا بچپن سے نکلتا تب واپس دے دیتے اور جو کچھ ملتا تھا وہ لے آتے اب آرہے ہیں ایک آئی دوسری آئی جس وقت پتہ چلا نا کہ اس کا باپ فوت ہو چکا ہے اور یتیم ہے لو یتیموں سے کیا ملنا ہے جو خود یتیم ہیں وہاں سے کیا ملنا ہے میں نے کہا بی بیوں یہ جس کے نصیب میں محمد ﷺ ہے وہ پیچھے آرہی ہے جس کے نصیب میں ہے وہ پیچھے آرہی ہے غریب سی مسکین سی سواری جو ہے وہ بھی جناب کمزور سی ہے خاوند بھی کمزور سا اور خود بھی کمزور سی، اللہ کے نبی ﷺ نے کیا فرمایا ہے ((اللهم احيني مسكينا)) اللہ مجھے زندہ رکھنا تو مسکینوں میں رکھنا ((وامتني مسكينا)) اللہ مجھے مارنا تو مسکینوں میں مارنا، کای کہا ہے کس نے کہا ہے؟ اے لوگو بنگلوں والو، کوٹھیوں والو فرمایا ((اللهم احيني مسكينا)) (ترمذی: ۲۳۵۲، ابن ماجه: ٤١٢٦) اللہ مجھے مسکینوں میں زندہ رکھنا ((وامتني مسكينا)) اللہ مجھے مسکینوں میں ہی مارنا اللہ کل قیامت کا دن ہو مجھے مسکینوں میں ہی اُٹھانا مسکین پیچھے آرہی ہے اُس کی سواری بھی کمزور سی ہاں جی یہ جو آگے آرہی ہیں بچاروں والی آگے آگے پہلے پہلے

ڈھونڈ تے ڈھونڈ تے بڑوں کے بچے لے گئیں چوہدریاں دے بچے سرداروں کے بچے، جب محمد ﷺ کے پاس آئی ہیں نا تو یتیم ہے یہاں سے ہمیں کچھ نہیں ملنا، پیچھے سے آنے والی آئی وہ جناب بچے لے کر چلتی جا رہی ہیں پہنچتی جا رہی ہیں اُدھر جس وقت جناب حلیمہ رضی اللہ عنہا آئیں نا سعد یہ جس وقت پہنچی تو کہتی ہیں بچہ یتیم ہے اچھا، بچہ تو دکھاؤ جس وقت بچہ دیکھا ہے نا کہتی ہے ذرا ٹھہر جاؤ میں باہر جا کر خاوند سے ذرا مشورہ کر لوں باہر چلی گئی باہر جا کر مشورہ کرتی ہے کہتی ہے باپ تو کوئی نہیں پر اس کا چہرہ تو ذرا دیکھو نا اس کی طرف تو ذرا دیکھو نا اے میرے سر کے تاج اے میرے خاوند شریف یہ دیکھو نا بچہ یتیم ہے پر مجھے لگتا ہے اتنا حسین وجمیل ہے مجھے لگتا ہے کل کو کچھ بننے والا ہے کہتی ہے چلو ایسا ہی ٹھیک ہے لے چلو تو جناب کو اُٹھا لیا ہے آمنہ کے لال ﷺ کو اُٹھا لیا ہے جس وقت اُٹھا لیا ہے نا ارے جناب اس کا خاوند آگے بیٹھ گیا ہے اور پیچھے بی بی بیٹھ گئی ہے کمزور سا اونٹ ہے پیچھے محمد مصطفیٰ ﷺ کو اُٹھایا ہوا ہے لوگو دنیا والو جس وقت اُٹھایا ہوا ہے نا سواری کو اُٹھا۔ تے ہیں سواری اُٹھتی ہی نہیں سواری چلتی ہی نہیں کہتی پتہ نہیں پہلے ہی ویسی تھی پیٹرول کم تھا اب اوپر اور وزن پڑ گیا ہے ارے بچہ بیٹھ گیا ہے اب تو بالکل ہی بیٹھ گئی ہے کہتے ہیں جناب اُٹھانے کی کوششیں کرتے ہیں اُٹھایا جاتا ہے لیکن سواری اُٹھتی نہیں اے لوگو دنیا والو حلیمہ رضی اللہ عنہا کے خاوند کہتے ہیں حلیمہ کے سر کے تاج کہتے ہیں یہ بچہ ذرا مجھے آگے پکڑا دو ذرا تم بھی ہاتھ پکڑ لو نا پیچھے ذرا اسے ہلا رہ دو شاید یہ جان جائے جس وقت بچے کو آگے اُٹھایا ہے او لوگو پرھ وہ سواری سواری ہی نہیں رہی اب سواری جلدی سے اُٹھی ہے اُٹھ کے جناب اُس میں بڑی پھرتیاں آ گئیں ہیں اُس میں بڑی تیزیاں آ گئیں ہیں (سیرت ابن ہشام) وہ جناب زیرو میٹر ہو گئی ہے جس وقت زیرو میٹر گاڑی چلنے لگ پڑی ہے میرے برادر میرے بھائی میں نے تو یہاں یہی سمجھا کہ لوگو دنیا والو مجھے پیچھے رکھنے والو میں پیچھے رہنے نہیں آیا میں تو آگے لگنے کے لیے آیا ہوں میں تو دنیا کا امام بننے کے لیے آیا ہوں آج مولوی کیا کہہ رہا ہے ناراض نہ ہو جانا میرے ساتھ میں تمہیں بات سمجھانا

چاہتا ہوں کہتا ہے جی جلوس کی قیادت فلاں مولوی صاحب کریں گے فلاں پیر صاحب کریں گے فلاں پیر کریں گے فلاں گدی والے کریں گے ارے نبی ﷺ بھی پاس ہے ساتھ جناب وہ کریں گے ساتھ آگے وہ ہوں گے اے لوگو دنیا والو ساتھ نبی ﷺ پاس ہے اور ساتھ پیر اُس کی صدارتیں اور قیادتیں کر رہا ہے گستاخ تو پھر وہابی ہے کچھ تو ذرا سوچو سہی ساتھ نبی ﷺ یہاں ہے اور ساتھ پیر صاحب آگے مصلے پر کھڑے ہیں او ظالمو امام مصلےٰ پر کیوں کھڑا ہو گیا نبی ﷺ جو یہاں ہے نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھو نا جس کی نبی ﷺ کے پیچھے نماز ہو جائے اللہ کی قسم جنت کے باغیچوں کا مالک بن جائے گا جس کو امام محمد مصطفیٰ ﷺ مل جائے اُس نے دنیا سے اور کیا لینا ہے جس کو نبی ﷺ کی، امامت میں نماز مل جائے میرے برادر میرے بھائی نبی ﷺ کی امامت جس کو مل جائے اب کہتا ہے نبی ﷺ یہاں ہی ہے اور مصلے پر مولوی خود کھڑا ہو جاتا ہے یہ گستاخی ہیں؟ یا فیصلہ کرو کہ یہ گستاخی نہیں اُن کے نزدیک نبی محمد ﷺ جلوس میں موجود ہے خود مولوی نے گلے میں ہار ڈالے ہوئے ہیں تو نبی ﷺ کہاں ہے؟ میں نے کہا اگر نبی ﷺ جھنگ میں آئے تھے ہمارا بھی داؤ لگا دیتا تھا ہمیں بھی دکھا دیتے جی یزدانی صاحب آپ کی آنکھ ہی دیکھنے والی نہیں، تم سرمہ جھومر سے ڈال کر آئے ہو خیر سے تمھاری آنکھ دیکھنے والی ہے نبی محمد ﷺ کو، میں نے کہا چلو اگر آنکھ دیکھنے والی نہیں میں آنکھ بند کر لیتا ہوں میرا نبی ﷺ پر ہاتھ ہی لگوا دو، لوگو سارا ہی جھوٹ ہے سب بہتان ہے میرے آقا محمد ﷺ پر نبی ﷺ یہاں آئے، پیچھے جو پہلی حکومت تھی نا میاں نواز شریف کی اب تو خیر سے اندر ڈھکا ہوا ہے نا، جب پہلی حکومت تھی نا، تب مولانا عبدالستار نیازی تھے نا، جو یہ وزیر تھے یاد ہو گا تمھیں، یاد ہے نا، یہ کہتے ہیں یہ وزیر مذہبی اُمور تھے تب اس کا داؤ لگ گیا تھا حج کرنے کا، آگے پیچھے نہیں جاتے خیر سے، تب داؤ لگا تھا اور جناب حج پر گئے تھے تو مکہ سے فارغ ہو کر تو مدینہ جانے لگے کہ میں حضور ﷺ کو سلام کر آؤں آگے جو ہمارے لڑکے تھے پاکستانی اُنھوں نے امام سے کہا کہ ہمارے وزیر صاحب آ رہے ہیں ان کا

عقیدہ یہ ہے کہ نبی ﷺ وہاں بھی آجاتے ہیں جس وقت وہاں پہنچے آگے سلام دعا ہوئی مولانا کیسے آئے ہو، میں ذرا اندر سے ہو آؤں سلام کر آؤں تو امام صاحب فرمانے لگے حضور ﷺ پاکستان گئے ہوئے ہیں تم یہاں آئے ہو حضور ﷺ وہاں گئے ہیں آپ نے ایسے ہی تکلیف کی حضور ﷺ وہاں گئے ہیں اے لوگو دنیا والو! اگر میرا آقا محمد مصطفیٰ ﷺ ہر جگہ پر موجود ہو پھر اللہ کی قسم مجھے ممبر پر کھڑے ہونے کی ضرورت ہی نہیں اگر میرا آقا محمد ﷺ ہر جگہ موجود ہو پھر مجھے مصلے پر کھڑے ہونے کی گستاخی ہے آقا محمد ﷺ کی اگر میں مصلے پر کھڑا ہو جاؤں تو اللہ کی قسم اگر محمد مصطفیٰ ﷺ کے ہوتے ہوئے جلوس کی قیادت خود کروں اس جیسا بے ایمان بندہ کوئی نہیں اس جیسا بندہ بے ایمان کوئی نہیں کہ آپ ﷺ بھی ہو اور جلوس کی قیادت تم کرو اے لوگو انھوں نے سواری پر بٹھایا ہے میں نے ایک جگہ پر کہا قصور تھا خیر سے قصور جلسے پر میں نے کہا اتنی اونچی شان والا نبی ﷺ، اتنی اونچی شان والا نبی ﷺ اور نبی ﷺ کے استقبال کے لیے تم سواری کیسی لائے ہو تانگہ گدھا گاڑی، اوئے جتنا اونچا نبی ﷺ تھا سواری بھی اتنی اونچی لاؤ پھر مزہ آتا جتنا اونچا نبی ﷺ تھا سواری بھی اتنی اونچی آتی، پر یارو خود بھی تانگے پر بیٹھا ہے اور نبی ﷺ بھی نعوذ باللہ، ان کے عقیدے کے مطابق اسے بھی جناب اسی تانگے پر بٹھایا ہے یہ سواری ہے محمد مصطفیٰ ﷺ کی فرمایا لوگو میں آگے لگنے کے لیے آیا ہوں پیچھے لگنے؟ میرا تو عقیدہ سن لو کئی میرے دوست پہلی بار آئے ہیں میں نظریں دیکھ رہا ہوں میرا عقیدہ تو یہاں تک ہے کہ نبی بھی پاس ہو میرا آقا محمد ﷺ بھی پاس ہو، آدم علیہ السلام پیغمبر بھی پاس ہو، ساری کائنات انسانی کا باپ آدم علیہ السلام پیغمبر بھی پاس ہو آدم علیہ السلام پیغمبر کو بھی آگے کھڑے ہونے کی اجازت نہیں میرا نبی ﷺ پاس ہو اللہ کی قسم اور موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام بھی پاس ہو موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کو بھی مصلے پر کھڑے ہونے کی اجازت نہیں، میرا نبی ﷺ پاس ہو ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ بھی پاس ہو لوگو میرے نبی ﷺ کی موجودگی میں ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو بھی آگے کھڑے ہونے کی اجازت نہیں، میرا نبی محمد ﷺ

بھی پاس ہو ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر اور رسول علیہم السلام بھی پاس ہوں میرے آقا ﷺ کی موجودگی میں کسی نبی یا رسول کو آگے کھڑے ہونے کی اجازت؟ اب نبی ﷺ پاس ہو اور مولوی معراج دین آگے؟ اور لوگو نبی ﷺ پاس ہو ساجا ماجا آگے کھڑا ہو یہ نبی ﷺ کی توہین نہیں؟ یہ نبی ﷺ کی گستاخی نہیں؟ اللہ ان گستاخوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمادے۔ آمین۔

اللہ اللہ۔ سواری آگے آگے جا رہی ہے جس وقت سواری جا رہی ہے نا اور جو آگے چلی گئیں تھیں بڑوں کے بیٹے لے کر وہ دیکھتی ہیں حلیمہ رضی اللہ عنہا یہ وہی سواری ہے؟ یا سواری بدل لی ہے کہتی ہے نہیں سواری تو وہی ہے پر سوار بدل چکا ہے پہلے ہم میاں بیوی گئے تھے اب اس کی وجہ سے کچھ ہوا ہے یہ پٹرول بھرا ہے محمد مصطفیٰ ﷺ اوپر بیٹھا ہے یہ سواری سواری نہیں رہی، یہ شالیمار چلی ہے جی فیصل آباد سے جی یہ نان شاپ ہے کہاں چلی ہے جی یہ کراچی چلی ہے او لوگو جو نکر سے لگ رہی ہے نان شاپ، ادھر جناب جو پہلی تھیں وہ نیچے لگتی جا رہی ہیں یہ محمد مصطفیٰ ﷺ کی سواری جا رہی ہے یارو یہ میرا تمھارا پیر محمد ﷺ ہے جس وقت میاں حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا گھر پہنچ گئیں وہاں اس کی بیٹی ایک شیماں ہیں اور جناب شیماں جو ہے اُنھوں نے محمد ﷺ کو اُٹھا لیا ہے رضائی بھائی تھا محمد ﷺ کو اُٹھا لیا ہے ساتھ ایسے اوپر اچھا رہی ہے اور ساتھ توتلی زبان سے ایک دعا کر رہی ((یا ربنا ابق لنا محمدًا)) اے عرش والے رب میرے بھائی محمد ﷺ کو لمبی عمر عطا فرما توتلی زبان سے یہ لوری دے رہی ہے آج بھی لوری دلواتے ہو نا، کس سے؟ کس سے مسلمان نہ وہ مردوں سے نہ وہ عورتوں میں سے، تیری مخلوق پھر اولاد نے بھی بڑے ہو کر ناچنا ہی ہے ادھر دیکھو لوریاں بھی دلوایا کرو تو کس سے؟ سیکھا کرو تو کس سے؟ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی ہے جناب شیماں رضی اللہ عنہا ہے میرے آقا محمد ﷺ کی رضائی بہن ہے دودھ پینے والی بہن ہے اُس سے لوریاں دلوایا کرو اُس سے لوریاں سیکھا کرو یہ لوری میں ان شاء اللہ اگلے جمعہ عرض کروں گا اور آقا محمد مصطفیٰ ﷺ کا اس مقام یہ بچپن میں حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں یہ محمد مصطفیٰ ﷺ جو بچہ میں لے کر آئی ہوں ہونا

ایک میرا بھی چھوٹا سا بچہ ہے میں اُسے بھی دودھ پلاتی ہوں ، اسے بھی دود پلاتی ہوں محمد ﷺ کو دائیں طرف والا دودھ پلاتی ہوں اس کے بھائی کو بائیں طرف والا دودھ پلاتی ہوں اگر کبھی میں بھول جاؤں تو محمد ﷺ کو بائیں طرف والا دودھ پلاؤں تو محمد ﷺ پینے سے انکار کر دیتے ہے محمد ﷺ نے کیا بتایا ہے بچپن کے زمانے میں یہ جناب یہ سبق دیا ہے کہ لوگو میں بھائی کا حق مارنے والا ؟ یہ تو دودھ پینے والا بھائی ہے نا میں رضائی بھائی کا بھی حق نہیں مارتا سگا تو دور کی بات ہے کہتی ہیں جناب میں بایاں دودھ پیش کرتی تو محمد ﷺ پینے سے انکار کر دیتا ہے لیکن جس وقت میں دایاں پیش کرتی ہوں اُسے فوراً پی لیتا ہے۔ ﴿اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى﴾ (الضحیٰ : ۱ تا ٦)

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شانِ رحمٰن

﴿هُوَ الْحَيُّ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۗ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝﴾ (غافر: ٦٥)

حمد وثناء کبریائی بڑھائی اُس خالق کائنات اللہ احکم الحاکمین کے لیے ہے جس خالق و مالک نے اس پوری کائنات کا نظام آپ خود پیدا فرمایا ہے لا تعداد اور بے شمار درود وسلام سرورکائنات سردار انبیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات اقدس پر۔

حضرات، نبی دنیا میں اللہ پاک کا پابند ہوا کرتا ہے جو پیغام جو وحی اللہ کی طرف سے نبی پر نازل ہوتی ہے وہ نبی کے اُصول اور فرائض میں شامل ہوتا ہے کہ وہ آگے لوگوں تک پہنچائے اور پھر نبی کے پاس اس بات کا بھی اختیار نہیں کہ اپنی طرف سے کوئی بات بنا کر لوگوں تک پہنچائے اللہ کی وحی اللہ کا پیغام ار اللہ کا جو آرڈر رسول تک پہنچا ہے اسی بات کا نبی پابند ہوا کرتا ہے رسول اللہ ﷺ نے نبوت ورسالت کے جو تیس سال گزارے الف سے لے کر ے تک جتنے بھی احکامات اور گویا پورا قرآن اللہ احکم الحاکمین نے جو نازل فرمایا ہے اور پھر اس کے علاوہ احادیث کا ذخیرہ وہ بھی وحی کا حصہ ہے گویا رسول اللہ ﷺ نے نبوت ورسالت کا پہنچانے کا اپنا حق ادا کر دیا اور پھر مکی دور میں چالیس سال کے دور میں جو نبوت کے پہلے کا دور ہے کوئی لڑائی نہیں، کوئی جھگڑا نہیں بڑی صلح آشتگی کی زندگی گزر رہی ہے لیکن جب نبوت ورسالت کا اعلان فرمایا ہے وہی لوگ جو ہر وقت دم بھرتے تھے محمد ﷺ کا، اُنھوں نے کون سا دُکھ ہے جو میرے آقا ﷺ کو نہیں دیا، اُنھوں نے پتھر برسائے اُنھوں نے کانٹے بچھائے، گلا اُنھوں دبایا گلے میں صافہ ڈال دیا ہے اور گھسیٹتے لے جا رہے ہیں صحابہ

کرام علیہم السلام کی زندگی کا اگر بغور مطالعہ کیا جائے اُنھیں دُکھ دینے کی اخیر کردی لیکن ان حضرات نے صبر کی بھی اخیر کردی دُکھ کیا دیا کیا کہا کہ لوگو ((قولوا لا اله الله)) اللہ کے علاوہ اس کائنات میں کوئی ہے ہی نہیں، یہ جو بات ہے نا مشرک کو گولی کی طرح لگتی ہے جسے کو غلیل سے بھاگتا ہے ایسے ہی مشرک اس بات سے دوڑتا ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی نہیں ہے میں رات کو بھائی پھرو جلسے میں تھا واپسی پر لاہور کے راستے جھنگ پہنچا جب لاہور پہنچے تو بزرگوں کی قبر کا سٹاپ آیا تو کنڈیکٹر کہتا جی داتا حضور پر کسی نے اترنا ہے داتا حضور کا سٹاپ آ گیا ہے، اوئے ظالم داتا حضور کا؟ اللہ اللہ۔ داتا حضور کی قبر بنتی نہیں یہ بالکل پکی بات ہے داتا حضور کا میلہ نہیں لتا، داتا حضور نے مرنا ہی نہیں یہ اہل حدیث کا عقیدہ ہے اللہ کے فضل و احسان سے اس بات پر ہم پکے ہیں اللہ ہمیں پکا رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ تو حضرات جس مقام پر لڑائی ہوئی حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اُنھوں نے تبلیغ یہ کی ہے توحید کا واعظ یہ سنایا ہے کہ لوگو وہ جسے رب کہتے ہیں جسے داتا کہتے ہیں آج کی بولی میں اُس کی صفتیں سن لو فرمایا ﴿وَ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴾ (البقرة : ۱۶۳) ایک اللہ کے قرآن کا مقام مولا فرما رہے ہیں ﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ﴾ (البقرة : ۲۵۵) ایک اور دوسرا مقام فرمایا عرش والے کا مقام فرمایا ﴿هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴾ (الحشر : ۲۲) یہ اللہ کے قرآن میں جتنی بھی آیات ہیں اس بات کی گواہی دے رہی ہیں کہ لوگو اللہ کے علاوہ اللہ کے سوا کائنات میں معبود کوئی اور ہے ہی نہیں۔ اللہ کے قرآن کا ایک اور مقام مولا فرما رہے ہیں ﴿هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴾ (آل عمران : ۶) یہ جو اللہ کریم نے صورتیں بنائی ہیں ان صورتوں کو بنانے والا اس کائنات میں کوئی اور ہے ہی نہیں اور وہ کون ہے جی؟ ﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴾ اللہ کے قرآن کا ایک اور مقام مولا فرما رہے

ہیں ﴿اللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ﴾ (المؤمنون: ٦٤) اور جو بات فرمائی ہے نا، فرمایا ﴿هُوَ الْحَیُّ﴾ اُس نے دنیا بنائی، ﴿هُوَ الْحَیُّ﴾ وہ دنیا ختم کر دے گا ﴿هُوَ الْحَیُّ﴾ ساری کائنات فنا ہو جائے گی ﴿هُوَ الْحَیُّ﴾ ساری کائنات دوبارہ اُٹھ کھڑی ہوگی ﴿هُوَ الْحَیُّ﴾۔ ﴿اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ﴾۔ ﴿اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ﴾ (التكوير: ١) آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا ﴿هُوَ الْحَیُّ﴾ زمین و آسمان ختم ہو جائیں گے ﴿هُوَ الْحَیُّ﴾ (الانفطار: ١) ستارے ٹوٹ جائیں گے ﴿هُوَ الْحَیُّ﴾ سورج اور چاند اپنی شعائیں ختم کر دیں گے پر ﴿هُوَ الْحَیُّ﴾ ﴿هُوَ الْحَیُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ﴾ (المؤمنون: ٦٥) وہ زندہ ہے اس نے ہمیشہ رہنا ہے اور ہے، اور یہ اُس کی صفت میں بات شامل ہے کہ اللہ کریم ہمیشہ ہے اُس نے مرنا ہی نہیں اُس نے زندہ رہنا ہے ساری کائنات کو ختم کر دے گا پر رب ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا تو میرے برادر میرے بھائی میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ یہ جو بات ہے نا اللہ کریم کے نبی محمد مصطفیٰ ﷺ نے لوگوں تک پہنچائی تو لوگ میرے آقا ﷺ کے خون کے پیاسے ہو گئے کہ یہ تم ہم سے کیا کہہ رہے ہو یہ کیوں کہا ہے اتنی بات کیوں کہی ہے کہ ہمارے جو لات، منات اور تابوت یہ جو ہمارے ہاتھوں سے بنے ہوئے ہم نے پتھروں سے گڑے ہوئے ہیں یہ کچھ نہیں کر سکتے یہ بات ہمیں منظور نہیں، آج جیسے ہم کہتے ہیں نا، کہ جو بزرگ ہیں، نا ان کو بزرگ مانتے ہی ولی مانتے ہیں اللہ والے ہیں نیک ہیں سب کچھ ہے لیکن یہ داتا نہیں یہ جناب نبی نہیں، ولی ہے، پر نبی نہیں ولی ہے پر رب اور داتا نہیں وہ کہتے ہیں جناب ہماری ان کے آگے ان تردد گاہ، ہم گنہگار ہیں ہماری وہ سنتا نہیں ہی بڑے پہنچے ہوئے ہیں پتہ نہیں کہاں پہنچے ہوئے ہیں، ان کی موڑتا نہیں۔ اے لوگو اُنھوں نے اپنے لیے محنت کی، نیک بنے ولی بنے بزرگ بنے سب کچھ ہوا

اُنھوں نے اپنی عاقبت بہتر کی تمھارا بھی حق بنتا ہے کہ تم بھی اُس کے سامنے سجدہ ریز ہوا کرو اُس کے سامنے ہی مانگا کرو اس کے سامنے ہی سوال کیا کرو جیسے اُنھوں نے اس سے مانگا ویسے تم بھی اُس سے ہی مانگا کرو لیکن وہ جو مکہ والے تھے نادہ کیا کہتے تھے کہتے ﴿ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ ﴾ (الزمر : ۳) فرمایا اللہ کریم کا اعلان آیا اُن کا کیا ہوا اعلان کہ وہ کیا کرتے تھے کہ ہم اُن کی عبادت اس لیے کیا کرتے ہیں کہ یہ رب کے قریب ہیں اور ہمیں بھی قریب کر دیں گے میرے برادر میرے بھائی ﴿ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ ﴾ (الزمر : ۳) فرمایا اللہ کریم نے اُن کا نقشہ کھینچا ہے کہتے ہم ان کی عبادت اس لیے کرتے ہیں یہ ہمیں رب کے قریب کر دیتے ہیں اُنھوں نے اپنے ہاتھوں سے بت بنائے اپنے ہاتھوں سے بن نکالتے ہیں پتھر تراشتے ہیں ان کا نام اُنھوں نے لات اور منات رکھ لیا ہے عزیٰ رکھ لیا ہے اے لوگو دنیا والو پتھر کی مورتیں بنا کر اُن کو اپنے سامنے رکھ کر کہتے ہی ہماری تمھارے آگے تمھاری تر ددگاہ، بڑا پاگل سا عجیب سا انسان ہے اپنے ہاتھوں سے کفن دیتا ہے اپنے ہاتھوں سے بزرگ کو نہلاتا بھی ہے اپنے ہاتھوں سے دفن بھی کرآتا ہے دوفٹ زمین کے نیچے دفن کر لیتا ہے پھر اُس کے اوپر خود مٹی ڈال دیتا ہے اب کیا کہتا ہے درگاہ ہماری تمھارے آگے تمھاری تر ددگاہ، اللہ اللہ۔ یہاں سے تو لڑائی ہوئی میرے آقا محمد ﷺ کی، اور جناب بلال رضی اللہ عنہ حبشی اور جناب بلال حبشی رضی اللہ عنہ ماریں کھا رہے ہیں اتنی ماریں کھائے جا رہے ہیں جناب پتھروں پر لٹایا جا رہا ہے ریتلا علاقہ ہے گرم ریت پر لٹایا جا رہا ہے یہاں ہی بس نہیں ارے جناب اور آگے چلو، نا میرے برادر میرے بھائی اُنھوں نے لکڑیاں جلائی ہیں لکڑیاں جلائی ہیں لکڑیاں جلا جلا کر اُنھوں نے جناب کوئلے تیار کر لیے ہیں دہکتے اور جلتے ہوئے کوئلوں کے اوپر جناب بلال حبشی رضی اللہ عنہ کو لٹا دیا جاتا ہے اُوپر بڑا پتھر رکھ دیا جاتا ہے تو بلال رضی اللہ عنہ کی زبان سے پھر بھی نکلتا ہے اللہ احدہ اللہ احدہ اللہ ایک ہی ہے اللہ ایک ہی ہے تو پاس سے جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ گزرتے ہیں کہتے ہیں بلال

رضی اللہ عنہ ذرا آہستہ پڑھ لیا کرو ذرا آہستہ کہہ لیا کرو، ذرا آہستہ پڑھ لیا کرو تو بلال رضی اللہ عنہ کیا فرماتے ہیں کہتے ہیں جناب ابو بکر رضی اللہ عنہ جیسے اونچی پڑھنے کا مزہ آتا ہے ایسے آہستہ مزہ آتا ہی نہیں، اللہ ایک ہی ہے معبود ایک ہی ہے اللہ ہمیشہ سے ہے اللہ ہمیشہ رہے گا اے میرے برادر میرے بھائی اُس نے میرے تمھارے لیے کیا بنایا ہے فرمایا ﴿اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ○ وَالْجِبَالَ اَوْتَادًا ○ وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ○ وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ○ وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ○ وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ﴾ (النبا: ٦ تا ١١) جس نے زمین بنائی جس نے تمھارے لیے زمین بنائی تم اُس کی طرف چل پڑو، تا یہ جو زمین نظر آرہی ہے یہ تو میرے رب نے بنائی ہے یہ تو عرش والے نے بنائی ہے ﴿وَالْجِبَالَ اَوْتَادًا ﴾ اتنے اتنے پہاڑ بنائے عرش والے رب نے بنائے ہیں ﴿وَالْجِبَالَ اَوْتَادًا ○ وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ﴾ تمھارے جوڑے جوڑے رب نے بنا دیے ہیں ﴿وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ○ وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ○ وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ﴾ رات آنا دن کا جانا، دن آرہے ہیں راتیں آرہی ہیں دن چڑھ رہے ہیں راتوں کی سفیدی ختم ہو رہی ہے دنوں کی سفیدی ختم ہو رہی ہے راتوں کا اندھیرا چھا رہا ہے کون ہے کرنے والا، یہ کس کو کہہ رہے ہو وہ ایک ہی ہے جس کا نام عرش والا رب ہے اس کے سوا اور کوئی نہیں ہے اللہ کریم نے کیا فرمایا ایک اور مقام پر عرش والے کا اعلان آیا فرمایا ﴿يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ﴾ (الحج: ٧٣) ﴿مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ﴾ پر غور کرو ﴿تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ﴾ اللہ کے سوا کسی کو بھی پکارو گے اللہ کے علاوہ کسی کو بھی بلاؤ گے نا، چاہے حجر ہو چاہے شجر ہو چاہے پتھر ہو چاہے قبر ہو، چاہے بزرگ ہو چاہے زندہ ہو چاہے مردہ ہو، ارے جسے بھی بلاؤ گے نا، فرمایا ﴿لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا ﴾ (الحج: ٧٣) یہ سب مل کر، تا سب اگلے پچھلے اکٹھے ہو جائیں ایک مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتے، ستراہواں سپارہ اللہ کا قرآن اور سترہویں پارہ کا آخری رکوع، اللہ اللہ۔ فرمایا ﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ

یَخْلُقُوْا ذُبَابًا﴾ (الحج: ۷۳) کتنا سا جانور ہے بھئی، یہ مکھی کتنا سا جانور ہے؟ چھوٹا سا جانور ہے نا، کیوں؟ نظر آتا ہے؟ ﴿لَنْ یَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا﴾ (الحج: ۷۳) سارے مل جائیں اگلے پچھلے اکٹھے ہو جائیں سارے مل کر بھی ایک مکھی پیدا نہیں کر سکتے ﴿لَنْ یَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا﴾ (الحج: ۷۳) بزرگوں کا گروہ آجائے سارے بزرگ مل جائیں سارے اکٹھے ہو جائیں فرمایا ایک مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتے ﴿وَلَوِ اجْتَمَعُوْا﴾ لیکن جو اگلی بات اللہ کریم نے ارشاد فرمائی فرمایا ﴿وَاِنْ یَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَیْئًا لَّا یَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ﴾ (الحج: ۷۳) اللہ کریم نے فرمایا یہ بزرگ روٹی کھا رہا ہے مشکل کشا روٹی کھا رہا ہے لوگو جو میرا مشکل کشا ہے نا وہ روٹی کھاتا ہی نہیں جو میرا داتا ہے وہ روٹی کھاتا ہی نہیں، لاہور والا داتا روٹی کھایا کرتا تھا لاہور والے داتا کو آرام سکون کی ضرورت پڑتی تھی لاہور کا داتا لاہوریوں کا داتا سب کا نہیں وہاں میرا خاندان بھی بستا ہے ارے جناب وہ جو داتا لاہور والا ہے وہ جناب رات ہوتی تو سو بھی جاتا تھا روٹی بھی کھاتا تھا اُس دکھ اور بیماری بھی آتی تھی لیکن جو میرا داتا ہے نا، اللہ کی قسم وہ سوتا بھی نہیں، میرا داتا کھاتا بھی نہیں، میرے داتا کو کبھی دکھ آیا ہی نہیں، میرے داتا کو کبھی روٹی کی ضرورت پڑی نہیں، میرے داتا کو کبھی روٹی کی ضرورت نہیں پڑی میرے داتا نے کبھی مرنا ہی نہیں، میرا داتا ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہے گا اُس نے کائنات بنائی ہے اور اُس نے ہی کائنات کو فنا کر دینا ہے اللہ اللہ۔ ﴿لَنْ یَّخْلُقُوْا ذُبَابًا﴾ یہ جناب سب مل جائیں سارے مل کر بھی ایک مکھی پیدا نہیں کر سکتے اللہ اللہ، میرے برادر میرے بھائی بات سمجھانا چاہتا ہوں شاید کہ تیرے دل میں اتر جائے میری بات اور اگر ایک بات ہی اتر کر جائے ایک بندے کو اثر ہو جائے تو میری محنت جناب اللہ کے ہاں مقبول ہو جائے ایک مکھی نہیں پیدا کر سکتے اور اڑھائی تین کلو کا لڑکا کہاں سے دے سکتے ہیں جو کمی نہیں بنا سکتے مکھی نہیں پیدا کر سکتے ارے جناب اتنا چھوٹا جانور وہ پیدا نہیں کر سکتے اور لڑکی لڑکا بھی وہ کون دیتا ہے؟ اللہ، اس کے سوا اس کائنات میں کوئی لڑکیاں

ﷺ ذرا آہستہ پڑھ لیا کرو ذرا آہستہ کہہ لیا کرو، ذرا آہستہ پڑھ لیا کرو تو بلال ﷺ کیا فرماتے ہیں کہتے ہیں جناب ابو بکر ﷺ جیسے اونچی پڑھنے کا مزہ آتا ہے ایسے آہستہ مزہ آتا ہی نہیں، اللہ ایک ہی ہے معبود ایک ہی ہے اللہ ہمیشہ سے ہے اللہ ہمیشہ رہے گا اے میرے برادر میرے بھائی اُس نے میرے تمھارے لیے کیا بنایا ہے فرمایا ﴿اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا٥ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا٥ وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا٥ وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا٥ وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا٥ وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا﴾ (النبا: ٦ تا ١١) جس نے زمین بنائی جس نے تمھارے لیے زمین بنائی تم اُس کی طرف چل پڑو، نا یہ جو زمین نظر آ رہی ہے یہ تو میرے رب نے بنائی ہے یہ تو عرش والے نے بنائی ہے ﴿وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا﴾ اتنے اتنے پہاڑ بنائے عرش والے رب نے بنائے ہیں ﴿وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا٥ وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا﴾ تمھارے جوڑے جوڑے رب نے بنا دیے ہیں ﴿وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا٥ وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا٥ وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشً﴾ رات آنا دن کا جانا، دن آ رہے ہیں راتیں آ رہی ہیں دن چڑھ رہے ہیں راتوں کی سفیدی ختم ہو رہی ہے دنوں کی سفیدی ختم ہو رہی ہے راتوں کا اندھیرا چھا رہا ہے کون ہے کرنے والا، یہ کس کو کہہ رہے ہو وہ ایک ہی ہے جس کا نام عرش والا رب ہے اس کے سوا اور کوئی نہیں ہے اللہ کریم نے کیا فرمایا ایک اور مقام پر عرش والے کا اعلان آیا فرمایا ﴿يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾ (الحج: ٧٣) ﴿مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾ پر غور کرو ﴿تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾ اللہ کے سوا کسی کو بھی پکارو گے اللہ کے علاوہ کسی کو بھی بلاؤ گے نا، چاہے حجر ہو چاہے شجر ہو چاہے پتھر ہو چاہے قبر ہو، چاہے بزرگ ہو چاہے زندہ ہو چاہے مردہ ہو، ارے جسے بھی بلاؤ گے نا، فرمایا ﴿لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا﴾ (الحج: ٧٣) یہ سب مل کر، نا سب اگلے پچھلے اکٹھے ہو جائیں ایک مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتے، سترھواں سپارہ اللہ کا قرآن اور سترہویں پارہ کا آخری رکوع، اللہ اللہ۔ فرمایا ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ

یَّخْلُقُوْا ذُبَابًا﴾ (الحج: ۷۳) کتنا سا جانور ہے بھئی، یہ مکھی کتنا سا جانور ہے؟ چھوٹا سا جانور ہے نا، کیوں؟ نظر آتا ہے؟ ﴿لَنْ یَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا﴾ (الحج: ۷۳) سارے مل جائیں اگلے پچھلے اکٹھے ہو جائین سارے مل کر بھی ایک مکھی پیدا نہیں کر سکتے ﴿لَنْ یَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا﴾ (الحج: ۷۳) بزرگوں کا گروہ آجائے سارے بزرگ مل جائیں سارے اکٹھے ہو جائیں فرمایا ایک مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتے ﴿وَلَوِ اجْتَمَعُوْا﴾ لیکن جو اگلی بات اللہ کریم نے ارشاد فرمائی فرمایا ﴿وَاِنْ یَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَیْئًا لَّا یَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ﴾ (الحج: ۷۳) اللہ کریم نے فرمایا یہ بزرگ روٹی کھا رہا ہے مشکل کشا روٹی کھا رہا ہے لوگو جو میرا مشکل کشا ہے نا وہ روٹی کھاتا ہی نہیں جو میرا داتا ہے وہ روٹی کھاتا ہی نہیں، لاہور والا داتا روٹی کھایا کرتا تھا لاہور والے داتا کو آرام سکون کی ضرورت پڑتی تھی لاہور کا داتا لاہوریوں کا داتا سب کا نہیں وہاں میرا خاندان بھی بستا ہے ارے جناب وہ جو داتا لاہور والا ہے وہ جناب رات ہوتی تو سو بھی جاتا تھا روٹی بھی کھاتا تھا اُس دکھ اور بیماری بھی آتی تھی لیکن جو میرا داتا ہے نا، اللہ کی قسم وہ سوتا بھی نہیں، میرا داتا کھاتا بھی نہیں، میرے داتا کو کبھی دکھ آیا ہی نہیں، میرے داتا کو کبھی روٹی کی ضرورت ہی نہیں، میرے داتا کو کبھی روٹی کی ضرورت نہیں پڑی میرے داتا نے کبھی مرنا ہی نہیں، میرا داتا ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہے گا اُس نے کائنات بنائی ہے اور اُس نے ہی کائنات کو فنا کر دینا ہے اللہ اللہ۔ ﴿لَنْ یَّخْلُقُوْا ذُبَابًا﴾ یہ جناب سب مل جائیں سارے مل کر بھی ایک مکھی پیدا نہیں کر سکتے اللہ اللہ، میرے برادر میرے بھائی بات سمجھانا چاہتا ہوں شاید کہ تیرے دل میں اتر جائے میری بات اور اگر ایک بات ہی اتر کر جائے ایک بندے کو اثر ہو جائے تو میری محنت جناب اللہ کے ہاں مقبول ہو جائے ایک مکھی نہیں پیدا کر سکتے اور اڑھائی تین کلو کا لڑکا کہاں سے دے سکتے ہیں جو مکی نہیں بنا سکتے مکھی نہیں پیدا کر سکتے ارے جناب اتنا چھوٹا جانور وہ پیدا نہیں کر سکتے اور لڑکی لڑکا بھی وہ کون دیتا ہے؟ اللہ، اس کے سوا اس کائنات میں کوئی لڑکیاں

تو کے دے سکتا ہی نہیں کافروں کو دے تو وہی مشرکوں کو دے تو وہ ارے جناب اگر مومنوں کو نہ دے تو ؟ وہی مومنون کو نہ دے ، نبیوں علیہم السلام کو نہ دے تو وہی ، میرے برادر بھائی شعیب علیہ السلام نبی کو اگر بیٹیاں ہی بیٹیاں دیے جائے تو اُسے کوئی پوچھنے والا نہیں یعقوب علیہ السلام پیغمبر کو بارہ بیٹے دے دے اُسے کوئی پوچھنے والا نہیں اور رب عرش والے کے سوا یہ کام کوئی کر سکتا ؟ نہیں ، ارے جناب بعض مولویوں کو بیٹے اولاد نہیں ملتی بعض جناب دولت مندوں کو اولاد نہیں ، اگر اولاد کی کوئی فیکٹری ہوتی نا ، تو جناب جتنے یہ سرمایہ دار ہیں ، یہ بے اولاد نہیں ہوتے ، بڑے بڑے سرمایہ دار بے اولاد نہ ہوتے وہ جناب بے اولاد دنیا سے چلے گئے آسیں اور اُمیدیں لے کر چلے گئے لیکن اولاد دینے والی فیکٹری صرف رب کے پاس ہے ، چلو تمہیں فلاں کے پاس لے چلوں وہ کیا کرتا ہے جی؟ اُس نے مشین لگائی ہوئی ہے؟ اوئے پاگل کبھی غور کیا ہے کبھی کوئی کتیا بھی کسی دربار پر گئی ہے کیوں بھئی؟ کتیا کسی دربار پر گئی ہے بارہ بارہ پیچھے لگائے پھرتی ہے؟ بغیر کسی دربار جانے کے بغیر کسی درخوسات کے اُس کی اولاد بارہ بارہ ، دیتا کون ہے اللہ ، بکری کتنے دیتی ہے کیوں بھئی؟ دو دیتی ہے یا کبھی کبھی تین دے دیتی ہے لیکن وہ جو بارہ دیتی ہے اُس کے بچے کبھی نہیں ہوتے ، لیکن یہ جو دو دو اور تین دیا کرتی ہے نا ، یہاں ہزاروں اور لاکھوں تم عید قربان پر قربان کر دیتے ہو اللہ اللہ ، میرے برادر میرے بھائی کبھی غور تو کیا کرو نا ، وہ رات جب جاگنے کا وقت ہوتا ہے جب اُس سے مانگنے کا وقت ہوتا ہے وہ بارہ والی سو جاتی ہے بارہ والی ، وہ ساری رات گلیوں بازاروں میں پھرتے ہیں جب سحری کا وقت ہوتا ہے وہ سو جاتے ہیں اور یہ جو دو دینے والی ہے نا یہ صبح سحری کے وقت اُٹھ پڑتی ہے اپنی بولی میں ﴿يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ﴾ (التغابن : ۱) جو ساری کائنات میں زمین وآسمان میں جو کچھ بھی ہے وہ بولیاں بولتے ہیں نا تو اُس کی ہی بولتے ہیں میرے رب کا اعلان ہے کیسے بولتے ہیں کیسے تسبیح بیان ہوتی ہے کیسے اُس کی بولیاں بولتے ہیں یہ مجھے نہیں پتہ میرے اور تمھارے رب نے اعلان کیا ہے میرا تمھارا ایمان ہونا چاہیے تو

میرے بھائی میں عرض یہ کرنا چاہتا تھا فرمایا ﴿ إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَنْ يَخْلُقُوا ذُبَابًا لَنْ يَخْلُقُوا ذُبَابًا وَلَوِ اجْتَمَعُوا ﴾ (الحج : ۷۳) اگلی بات میں تمہیں سمجھانا چاہتا ہوں ﴿ وَإِنْ يَسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَا يَسْتَنْقِذُوهُ ﴾ لوگوں کا قرنی والا مشکل کشا روٹی کھا رہا ہے روٹی کھاتے کھاتے مکھی آئی اُس کا کھانا اس کے سامنے یہ رب نے نہیں کہا کہ لے گئی یہ رب نے نہیں کہا ہے کہ لے کر چلی گئی رب نے فرمایا ﴿ وَإِنْ يَسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ ﴾ ستارھواں پارہ کبھی قرآن بھی پڑھ لیا کرو جا کر ترجمہ ہی دیکھ لیا کرو فرمایا ﴿ وَإِنْ يَسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ ﴾ اُس کے سامنے چھین کر لے گئی ارے اُٹھا کر لے گئی یہ جو لوگوں کا قرنی والا بنا ہوا ہے نا ﴿ لَا يَسْتَنْقِذُوهُ ﴾ یہ اس سے اپنا کھانا واپس بھی نہیں لے سکتا، اللہ جی کیوں نہیں لے سکتا؟ فرمایا ﴿ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوبُ ﴾ جس سے مانگتے ہو وہ بھی کمزور ہے اور جو مانگ رہا ہے وہ بھی کمزور ہے اللہ جی کس سے مانگا کریں فرمایا ﴿ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ إِلَى اللَّهِ وَاللَّهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴾ (فاطر : ۱۵) فرمایا تم ساری کائنات کے لوگو، اللہ جی کیا حکم، فرمایا تم فقیر اور محتاج ہو، اللہ جی کس کے فقیر اور محتاج ہیں فرمایا ﴿ إِلَى اللَّهِ ﴾ اللہ کے محتاج ہو اللہ کے فقیر ہو تم اللہ کے سوالی ہو اللہ جی کیسی ذات ہے؟ فرمایا ﴿ وَاللَّهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴾ اللہ ایسی ذات ہے جسے کوئی کسی قسم کی محتاجگی؟ کوئی مصیبت کوئی دکھ میرے رب کو آتا ہی نہیں او جناب یہ بات اللہ کے نبی محمد مصطفیٰ ﷺ نے کہی جب یہ بات کہی لوگ میرے آقا ﷺ کے خون کے پیاسے بن گئے اور لوگ قتل کے درپے اور منصوبے بنانے لگ پڑے ایک دن میرے اللہ کے نبی جناب مصطفیٰ ﷺ قرآن پڑھ رہے ہیں پھر نبی ﷺ کا قرآن پڑھنا؟ اللہ کے رسول ﷺ کا قرآن پڑھنا، قرآن پڑھتے پڑھتے جس وقت اچانک دیکھا ادھر سے ایک جنوں کا گروہ آرہا ہے اور جن ایسا تھا وہ پورا قافلہ چلتا جا رہا ہے اور چلتا چلتا قافلہ جب کانوں میں قرآن کی آواز پڑی تو رُک گیا سارا قافلہ ہی رُک گیا جس وقت سارا قافلہ رُک جاتا ہے اور قرآن سننے لگ پڑا اور قرآن

سنتے سنتے میرے آقا محمد ﷺ کی تلاوت پوری ہوئی اُنھوں نے اپنا سفر شروع کر دیا ہے جس وقت سفر شروع کر دیا کہتے ہیں ﴿وَإِذْ صَرَفْنَا إِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُونَ الْقُرْآنَ فَلَمَّا حَضَرُوهُ قَالُوا أَنصِتُوا فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا إِلَىٰ قَوْمِهِم مُّنذِرِينَ ○ قَالُوا يَا قَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا كِتَابًا أُنزِلَ مِن بَعْدِ مُوسَىٰ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ وَإِلَىٰ طَرِيقٍ مُّسْتَقِيمٍ ○﴾ (الاحقاف: ۳۰، ۲۹) اُن کو بھی قرآن اچھا لگا اپنی برادری کے پاس پہنچ جاتے ہیں جس وقت قرآن سننے لگ پڑے ہیں تو کہتے ہیں رُک جاؤ چپ ہو جاؤ نبی ﷺ قرآن پڑھ رہا ہے۔ یہ قرآن پڑھنے والا کون ہے؟ بڑی سریلی سی آواز ہے بڑی میٹھی سی آواز ہے اے لوگو، ایسا کئنات میں کوئی نہیں ہے اور پھر میری بات کو دور نہ لے جانا غلط نہ سمجھ بیٹھنا میں ولیوں کا منکر نہیں میں ولیوں کا گستاخ نہیں، میں پیروں فقیروں کا گستاخ نہیں جو اللہ والے ہیں اللہ کی قسم ان کے جوتے اُٹھانا بھی باعث فخر سمجھتا ہوں لیکن ایک بات یاد رکھنا یہ پاکستان ہے نا یہاں دو نمبر مال زیادہ بکتا ہے میں دو نمبر کا دشمن ہوں میں پیروں، فقیروں میں بھی دو نمبری کا دشمن ہوں میں دو نمبری ولی نہیں مانتا ہوں میں اصلی ولی تسلیم کرتا ہوں میں حقیقی بزرگ کو مانتا ہوں اللہ کی قسم تسلیم کرتا ہوں میرا تو عقیدہ اور ایمان ایسا ہے ولی بزرگ زمین پر چلتا ہو اللہ آسمان پر اس کے چلنے کو قرآن بنا دیتا ہے ہم تو ایسے کو ماننے والے ہیں اور لوگو ہم ولیوں کے گستاخ نہیں، نبی تو بہت دور کی بات ہے نبی ﷺ جیسا اس کائنات میں آیا؟ نہیں، جیسا میرا محمد ﷺ اللہ نے عطا فرمایا ہے ایسا کائنات میں کوئی اور آیا نہیں، اور آئے گا کیسے اللہ نے اور کوئی ایسا بنایا ہی نہیں، جیسا اللہ نے محمد ﷺ بنایا ہے طفیل دوسی رضی اللہ عنہ جب مکہ میں آئے اور ایسا طفیل وقت کا عالم وقت کا محدث اپنے وقت کا امام اور بزرگ اور بڑے علم جاننے والا ہے سارے مکہ والے اکٹھے ہو گئے بڑے بڑے کہتے دوس قبیلے کا سردار طفیل آ رہا ہے چلو بھئی اس کا استقبال کریں، استقبال کرنے لگ پڑے چلتے چلتے اس کے کان میں کہا یہاں ایک محمد ﷺ آیا ہے بڑا دیوانہ اور پاگل ہے، نعوذ اللہ، مجنون آیا

ہے اُس کی بات اپنے کان میں پڑنے ہی دینا وہ بھی جناب پاگل سا بندہ ہے نعوذ باللہ، چلتا رہا کانوں میں روئی ڈال کر، کہ محمد ﷺ کی بات کان میں نہ پڑ جائے یار دیہ ہمارے متعلق لوگ کہہ رہے ہیں ان کی بات نہ سننا یزدانی کی مسجد میں نہ جانا اُس کا قرآن نہ سننا اُس کی بات کانوں میں نہ پڑنے دینا ہم نے کبھی نہیں کہا کہ بھئی اُن کی نہ سننا ادھر نہ جانا ہم کہتے ہی پڑھے لکھے لوگو اُن کی بھی سنو اور ہماری بھی سنو پھر بیٹھ کر نتیجہ نکالنا کہ گالیاں کس طرف ہے اور قرآن کس طرف ہے بزرگوں کی بات کون سناتا ہے اور نبی ﷺ کی بات کون سناتا ہے کیوں بھئی نبی ﷺ اونچا ہے یا بزرگ اونچا ہے؟ ولی اونچا ہے یا نبی ﷺ اونچا ہے جو نبی ﷺ کی بتائے وہ گستاخ اور جو ولی کی بتائے؟ وہ ٹھیک مومن؟ نا ہی تو بات سمجھانا چاہتا ہوں کہ میں نبی ﷺ کی بتاتا ہوں ولی جناب نبی ﷺ سے پیچھے ہے اور حتیٰ کہ میں تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بھی نہیں بتاتا میں تو صرف نبی محمد مصطفیٰ ﷺ کی بتاتا ہوں اور نبی ﷺ بھی جناب وہ نبی جو ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر اور رسولوں سے اونچا ہے ایک دن، نا بار بار تم سنتے رہتے ہو لیکن میں بھی سمجھانے کی خاطر میں چہرے دیکھ کر بات کیا کرتا ہوں اور جس چہرے پر بات فٹ آجائے ایک دن جناب عمر رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں اور تورات کا ورق لے کر بیٹھے ہیں اور کیا کہتے ہیں سوہنیا ﷺ، یہ موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام پر رب کی کلام اُتری، اللہ کے پیارے حبیب ﷺ یہ دیکھو نا کتنی پیاری بات لکھی ہے اور میرا دل کرتا ہے جیسے قرآن کی تلاوت کرتے ہیں ویسے ہم اس کی بھی تلاوت کیا کریں کیوں جی؟ مولوی جی قرآن ہی پڑھ رہے ہیں نا، اور کیا ہوتا ہے جی؟ یہ تیسرے دن قرآن خوانی کرتے ہیں مولوی سورتیں ہی پڑھ رہے ہیں نا یہ چالیسویں پر کیا ہو رہا ہے جی؟ قرآن کے مولوی جی ہم منکر ہے آپ منکر ہیں ارے قرآن ہی پڑھا ہے اے لوگو جہاں میرے آقا محمد ﷺ نے قرآن پڑھنے کا حکم نہیں دیا، جہاں میرے آقا محمد ﷺ نے نہیں پڑھا جہاں میرے آقا محمد ﷺ نے پڑھا نہیں وہاں قرآن پڑھو گے تو رب کا عذاب ہوگا یہ بات نہیں ہماری تو یہ ہے کہ مہر محمد مصطفیٰ ﷺ کی ہو میری جیب میں ایک

نوٹ ہے اور اوپر ایک ٹوپی والا بابا بیٹھا ہوا ہے میں دوکان پر اُس نوٹ کو دیتا ہوں جناب جو سودا لوں گا، خریدوں گا مجھے جناب وہ دے دیں گے اور میں ایک اور کاغذ کا ٹکڑا لے کر چلا جاؤں اوپر یہی بابا بنا دوں بابا کی تصویر بھی لگا دوں اور جناب اُسے کہوں یہ لو مجھے سودا دو، وہ کہے گا مولوی پاگل ہو گئے ہو یہ بابا وہ بابا نہیں یہ مہر وہ مہر نہیں اور لوگو یہی میری بات اور دعوت ہے کہ میں تو بات بتاتا ہوں تو پیر محمد ﷺ کی بتاتا ہوں جہاں پیر محمد ﷺ کی مہر نہ ہو چاہے جتنا بڑا ولی ہے چاہے جتنا بڑا بزرگ ہے چاہے جتنا بڑا کرنی والا ہے میں اُس کی بات کو قطع بالکل بھی تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں اللہ اللہ۔ آقا محمد ﷺ کے سامنے پڑھ رہے ہیں اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ کیا کہتے ہیں کہ جیسے قرآن کی تلاوت کرتے ہیں ایسے اس کی بھی تلاوت کیا کریں یہ کتاب جناب موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام پر نازل ہوئی ہے آقا محمد ﷺ کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا ہے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں آقا ﷺ فرماتے ہیں ((ثـقـلـت امك يـا عـمـر)) اے عمر رضی اللہ عنہ تمھاری ماں تمھیں گم پائے، یہ اُن کی گالی تھی، ہماری گالی کیسی ہے؟ یہاں گو نجرے ایک بزرگ ہے اور لوگ اُس سے گالیاں کھانے جاتے ہیں کہتے ہیں جی جتنی بڑی وہ گالی دے گا اُتنی جلدی کام ہو گا جتنی بڑی وہ من دو من کی گالی نکالتا ہے وہ بھی پھر جناب منہ بھر کر ایسی بکواس کرتا ہے کہ باترجمہ اور باتشریح گالی نکالتا ہے کہتے ہیں جی کام ہو گیا بزرگوں نے گالی نکال دی بس کام ہو گیا اللہ اللہ۔ اور جو عربیوں کی گالی تھی صحابہ رضی اللہ عنہم کی گالی تھی ((ثـقـلـت امك يا عمر)) اے عمر رضی اللہ عنہ تمھیں تمھاری ماں گم پائے، ماؤں سے اولاد گم ہو جائے ماں بڑی بے چین ہو جایا کرتی ہے یہ اُن کی بدعا تھی فرما ای سوہنے محمد ﷺ کا چہرہ نہیں دیکھ رہے ہو کیسے چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا ہے اور تم اُدھر دیکھ بھی نہیں رہے ہو لوگو دنیا والو جس وقت چہرے کی طرف دیکھا ہے جناب عمر فاروق رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے ہیں تو جناب محمد مصطفیٰ ﷺ نے کیا فرمایا ہے اے عمر رضی اللہ عنہ یہ تو تورات کا ورق ہے یاد رکھنا یہاں اب موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام بھی آجائے اور موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام بہت بڑا بزرگ ہے بڑا بزرگ ہی نہیں

بہت بڑا رسول علیہ السلام بھی ہے، نبی علیہ السلام ہے ارے جناب اللہ کا نبی علیہ السلام ہے وہ میری موجودی میں آجائے اور تم مجھے چھوڑ کر موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کے پیچھے لگ جاؤ یاد رکھو، مجھے چھوڑ کر موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کی اتباع کرو فرمایا ((لقد ضللتم ان سواء السبیل)) فرمایا تم ظاہر گمراہی کے راستے پر پڑ جاؤ گے (مسند احمد: ج ۳، ص ۴۷۰، سنن دارامی: ج ۱، ص ۱۲۶ (ضعیف)) اگر موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کے پیچھے لگنے سے گمراہی کا راستہ ہے تو آج بزرگ کے پیچھے لگنے سے؟ اے میرے بھائیو مجھے کہنے دو امام کے پیچھے لگنے سے اپنے مقتدا اور رہنما کے پیچھے لگنے سے وہ گمراہی کیوں نہیں؟ یہ گمراہی نہیں جو پیر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع و فرمانبرداری کرتا ہے، اللہ اللہ۔ اللہ سمجھنے کی توفیق عطا فرمادے۔ آمین۔ میرے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم طفیل دوسی جس وقت آیا، نا تو کانوں میں روئی ہے اور مکہ میں پھر رہا ہے بیت اللہ کا طواف بھی کرتا ہے اور روئی نیچے کر لیتا ہے تاکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز میرے کانوں میں نہ پڑ جائے اللہ اللہ۔ اُنھوں نے بھی کہا کہ بات کو کانوں میں نہ پڑنے دینا، آج اُنھوں نے بھی کہا میں بازار والے کی آواز کانوں میں پڑنے یہ نہ دینا، کیوں؟ اس لیے کہ اگر اُس کی آواز کانوں میں پڑنے ہی نہ دینا، کیوں؟ اس لیے کہ اگر اُس کی آواز کانوں میں پڑ گئی تو جمعرات گئی قرآن کانوں میں پڑ گیا تو جمعرات گئی قرآن کانوں میں پڑ گیا تو شب برأت گئی کیوں جی پیٹ کا بھوکا رہ جائے گا اُس کی بات کانوں میں نہ پڑنے دینا، میرے برادر میرے بھائی میں تو تمھیں سیدھا راستہ دکھاتا ہوں، جو صراط مستقیم کا راستہ ہے اور میرے پیر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں آگاہ فرمایا ہے ہم نے کلمہ پڑھا ہے لا الہ الا اللہ آگے کیا ہے؟ محمد الرسول اللہ۔ ایک اللہ ہے ایک محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور کہتے ہیں قرآن وسنت اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بات اور قرآن پاک کا بغور مطالعہ کریں تو یہی بات بار بار آرہی ہے ﴿اطیعو اللہ واطیعو الرسول﴾ اللہ کی اطاعت کرو اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو دو ذاتوں کا تعاف کرواتے ہیں اور سب نے کہا کہتے ہیں۔

تیا تے چنا کھلا

کیوں؟ ہم تیسرے کے نزدیک جاتے ہی نہیں کلمہ میں بھی دو رہی ذاتیں ہیں اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور محمد ﷺ کی اطاعت وفرمانبرداری کرتے ہیں طفیل کہتا ہے میں ایک دو دن پھرتا رہا ایک دن میں نے دیکھا کہ بندہ بڑا اللہ اللہ کرتا پھر رہا ہے بیت اللہ کا طواف کر رہا ہے ساتھ زبان سے کچھ پڑھ رہا ہے میں نے اپنی روئی تھوڑی سی باہر نکال کر اس کی بات سنی مجھے بہت اچھی لگی اُس کی بات بہت پیاری تھی میں نے کہا طفیل تم وقت کے تورات وانجیل کے بڑے عالم ہو اور یہ بڑا دانا بندہ ہے ان مکہ والوں کے پیچھے لگ گئے ہو پاگل ہو گئے ہو اگر یہی محمد ﷺ ہے تو اس کی بات سنی چاہیے طفیل کہتے ہیں میں نے روئی باہر نکال دی جدھر محمد ﷺ جا رہے تھے میں بھی اُن کے پیچھے چلتا جا رہا ہوں میں بھی چلتا جا رہا ہوں محمد ﷺ اپنے حجرے میں چلے گئے میں نے بھی اندر جانے کی اجازت مانگ لی میں جس وقت اندر چلا گیا تو میں نے کہا جناب میں وقت کا حکیم بھی ہوں، طبیب بھی ہوں میں نے سنا ہے کہ آپ ﷺ کو کوئی بیماری لگی ہوئی ہے آپ ﷺ جناب بیمار ہیں اپنی بیماری ذرا بتائیں تو سہی نا، آقا محمد ﷺ اپنی بیماری کا تذکرہ کرنے لگے پڑے فرماتے ہیں ((الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونومن به ونتوكل عليه ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيات اعمالنا من يهده الله فلا مضلله ومن يضلل فلا هادى له اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له اشهدوان محمدا عبده ورسوله)) اے لوگو خطبہ کیسا تھا ارے جناب موتی ہی موتی تھے ارے میرے نبی ﷺ کی زبان سے نکلے ہوئے موتی تھے ارے جناب دوسی کہتا ہے جناب ایک بار پھر بیان کرو نا مجھے آپ ﷺ کی بیماری کا پھر پتہ چلنا چاہیے آقا علیہ السلام پھر پڑھنے لگے پڑتے ہیں پھر جناب پڑھتے پڑھتے جس وقت ختم کر لیا ہے نا خطبہ ختم ہو گیا ہے اللہ کے نبی ﷺ کو پھر طفیل کہتا ہے جناب ایک بار پھر مجھے پڑھ کر سناؤ نا اللہ کے حبیب ﷺ پڑھتے جا رہے ہیں

پڑھتے جا رہے ہیں اور جب آقا علیہ السلام اس مقام پر پہنچے ہیں ((اشہد و ان لا الــــه الا اللّٰه)) ساتھ ساتھ وہ بھی پڑھنا شروع کر دیتا ہے کہتے ہیں ((اشهد ان لا اله الا اللّٰه وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده و رسوله)).(طبقات ابن سعد: ج ٤، ص ٢٣٧، تاريخ دمشق: ج ٢٧، ص ٧) کیوں جی؟ اے لوگو مکہ میں جو لڑائی تھی نا وہاں نورہ کی لڑائی نہیں تھی وہاں عبدہ کی لڑائی نہیں تھی وہ میرے محمد ﷺ کو عبدہ تو مانتے تھے لڑائی جو تھی وہ تو رسولہ کی لڑائی تھی اب کیا ہے عبدہ میں بھی لڑائی ہے جی

آ گیا وہ نور والا

ارے کدھر سے آ گیا پتہ اُس پاگل کو بھی نہیں ارے میرے بھائی عبدہ میں لڑائی کوئی نہیں تھی وہ تو میرے محمد ﷺ کو عبدہ مانتے تھے رسولــہ میں لڑائی تھی آج مولوی نے عبدہ میں بھی لڑائی ڈال دی ہے آج رسولہ میں بھی لڑائی ڈال دی ہے اُنھوں نے پڑھا ((اشهـد ان مـحـمـد عبده ورسوله)) نبی ﷺ کا کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا ہے اے لوگو اُسے ترجمے کا پتہ تھا اس ترجمے سے آگاہ تھا کہ ((اشهـد ان لا الـه الا اللّٰـه)) کہ اللہ کے سوا اس کائنات میں کوئی نہیں ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عبادت

﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ (الفاتحة : ٥)

حمد و ثناء کبریائی بڑھائی اُس خالق کائنات اللہ احکم الحاکمین کے لیے ہے جس خالق و مالک نے اس پوری کائنات کا نظام آپ خود پیدا فرمایا ہے لا تعداد اور بے شمار درود و سلام سرور کائنات سردار انبیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات اقدس پر۔

حضرات! زندگی نام ہے بندگی کا اور بندگی ہے صرف عرش والے کی اُس کے سوا کسی کی بندگی نہیں، میں جو چند گزارشات مالک کی توفیق سے اس مختصر سے ٹائم میں کرنا چاہتا ہوں وہ بھی اس سلسلے کی ایک کڑی ہے کہ بندگی جو ہے جہاں لفظ بندگی بولا جائے گا جتنی بھی بندگی کی قسمیں ہیں وہ صرف اور صرف عرش والے کی ہیں اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں اور ہم نے تو اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان سے پانچ نمازوں کی پانچ فرضوں میں پانچ نمازوں کی سنتوں میں نفل ونوافل میں اور ایک ایک رکعت میں جب رب کے سامنے حاضری دیتے ہیں اللہ کے سامنے ہاتھ باندھے ہیں کسی کے پاس بھی جائیں تو پہلے اُس کی تعریفیں کرنی پڑتی ہیں لیکن وہ عرش والا ہے جس نے پوری کائنات کو بنایا ہے جب انسان اس کے آگے ہاتھ باندھتا ہے پھر اُس کے گیت اور ترانے گاتا ہے آخر یہ اقرار کرتا ہے فرمایا: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ○ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴾ (الفاتحة : ١ تا ٥) یہاں ہاتھ باندھے ہیں یہاں ہاتھ کیوں باندھے ہیں نیچے جو دل ہے دل کے اوپر رب نے ہاتھ رکھوائے ہیں کیوں، دل کو داؤ لگانے والے کئی ہیں دل کو ٹھوکریں لگانے والے کئی ہیں دلوں میں وسوسے ڈالنے والے کئی ہیں ﴿يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ

النَّاسِ ﴾ (الناس : ٤) کئی بندوں میں بھی بہروپے پھرتے ہیں کئی انسانوں میں بھی بہروپے پھرتے ہیں وہ بھی دلوں کو ٹنگی مارتے ہیں ﴿مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴾ (الناس : ٦) یہاں دل پر ہاتھ رکھ کر وہ کیا کہتا ہے وہ کہتا ہے عرش والے رب اس پر تو ہاتھ رکھ لیا ہے تو اب ذرا میری بولیاں سن لیں ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ o اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ o اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ o ﴾ (الفاتحة : ١ تا ٣) اللہ مالک تو ہی ہے اللہ داتا تو ہی ہے اللہ پالنے والا تو ہی ہے اللہ روٹی دینے والا تو ہی ہے ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾ اللہ تعریفیں آپ کی ہی ہیں کیوں؟ اس لیے کہ تم سب کو روٹیاں تقسیم کرتے ہو سب کو تم روٹی دیتے ہو سب کا تو پالنے والا ہے ﴿اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾ عرش والے رب تو رحمٰن بھی ہے اور تو رحیم بھی ہے ﴿مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴾ یا اللہ دنیا کے بادشاہ ختم ہو جائیں گے اللہ دنیا والے ختم ہو جائیں گے اللہ تیری بادشاہی تو تب بھی ہے جب ساری کائنات تباہ و برباد ہو جائے گی اور عرش والے رب ہماری التجائیں اور درخواستیں اور ہمارے قول و قرار بھی سن لو نا ﴿اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴾ (الفاتحة : ٤) اللہ عبادت کرتے ہیں تو صرف تیری ہی کرتے ہیں اللہ بندگی کرتے ہیں تو صرف آپ کی ہی کرتے ہیں اللہ پوجا کرتے ہیں تو صرف آپ کی ہی کرتے ہیں اللہ ماتھا رگڑتے ہیں تو صرف تیرے سامنے ہی رگڑتے ہیں اللہ ناک کے ساتھ لکیریں نکالتے ہیں تو تیرے سامنے ہی نکالتے ہیں ﴿اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴾ اللہ اللہ۔ اگر میرے ساتھ چلتے جاؤ گے تو چلتے جاؤ گے اللہ کے فضل و احسان سے بات سمجھ میں آتی جائے گی تو میں عرض یہ کر رہا ہوں کہ اگر بندگی کرنی ہے تو صرف عرش والے کی یہ کہتا ہے ﴿اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴾ ہم کہتے ہیں ﴿اِيَّاكَ نَعْبُدُ ﴾ اللہ تیری ہی عبادت کرتے ہیں اللہ آپ کی ہی بندگی کرتے ہیں اللہ آپ کی ہی پوجا کرتے ہیں ایک کہتا ہے ﴿اِيَّاكَ نَعْبُدُ ﴾ اللہ تیری بھی پوجا کرتے ہیں تیری بھی بندگی کرتے ہیں اللہ تیری بھی عبادت کرتے ہیں، اے لوگو دنیا والو

ہی اور بھی میں اُنیس بیس کا فرق ہے، فرمایا ﴿اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ﴾ ایک کہتا ہے اللہ تیری بھی عبادت کرتے ہیں دوسرا کہتا ہے تیری بھی عبادت کرتے ہیں اللہ جب ہمیں اِدھر اُدھر سے ٹائم ملتا ہے تیری بھی کر لیتے ہیں ہم کہتے ہیں اللہ تیری ہی عبادت کرتے ہیں، کتنا سا فرق ہے؟ اور لوگو زمین آسمان کا فرق ہے میرے برادر، میرے بھائی جو مکہ والے تھے وہ بھی اس کی بندگی کرتے تھے کس کی کرتے تھے عرش والے کی وہ بھی پوجا کرتے ہیں وہ بھی بندگی کرتے تھے اور میرے آقا علیہ السلام کی بھی یہی دہائیاں تھیں اللہ کے نبی ﷺ پوچھتے ہیں فرمایا ﴿نَعۡبُدُهُمۡ اِلَّا لِيُقَرِّبُوۡنَاۤ اِلَى اللّٰهِ زُلۡفٰى﴾ (الزمر: ۳) ان کی عبادتیں کیوں کرتے ہو ان بتوں کے پجاری کیوں بنے ہو ان مٹی کی مورتوں کی پوجا کیوں کرتے ہو میں کبھی کبھی کہا کرتا ہوں وہ جو مکہ والے تھے نا آج کے نام نہاد مسلمانوں سے کچھ اچھے تھے اُنھوں نے کیا کہا اُنھوں نے اپنا مٹی کا باوا اور بت بنا کر اُسے سامنے رکھا ہے اور سامنے رکھ کر اُس کی عبادت کر رہے ہیں اور کہتے کیا ہیں ﴿نَعۡبُدُهُمۡ اِلَّا لِيُقَرِّبُوۡنَاۤ اِلَى اللّٰهِ زُلۡفٰى﴾ یہ تو رب کے قریب ہیں ہماری ان کے آگے دوگاہ، آج کل کا جو ہے یہ سامنے نہیں رکھتا اسے بھی پتہ ہے کہ فوت ہو گیا ہے اسے بھی پتہ ہے کہ ہم نے فوراً اسے اپنے ہاتھوں سے غسل دیا ہے اسے بھی پتہ ہے کہ اسے ہم نے خود کفن دیا ہے اس کی جناب چارپائی اُٹھا کر قبرستان لے گئے ہیں قبرستان لے کر اسے پکا پکا دو فٹ مٹی کے نیچے دفنا دیا ہے اوپر جناب ہزاروں من مٹی ڈال دی ہے ہزاروں من مٹی ڈال کر بعض نے پکے ڈاٹ لگا دیے ہیں اور اب کیا کہتے ہیں بزرگ ہماری تمھارے آگے تیری تو دوگاہ ہمارے اوپر چلنے والون کی سنتا نہیں تمھارے نیچے پڑے کی موڑتا نہیں۔ کتنا فرق ہے جی؟ کیوں بھئی کتنا فرق ہے اُنھوں نے سامنے رکھا اُنھوں نے نیچے رکھا میرے برادر میرے بھائی پھر میری طرف دیکھو نا میرا چونکہ اوپر آسمانوں پر رہتا ہے تو میں کہتا ہوں ﴿قَالَا رَبَّنَا ظَلَمۡنَاۤ اَنۡفُسَنَا ۚ وَاِنۡ لَّمۡ تَغۡفِرۡ لَنَا وَتَرۡحَمۡنَا لَنَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ﴾ (الاعراف: ۲۲) میں ہاتھ اُٹھاتا ہوں

تو کیسے اُٹھاتا ہوں ایسے آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھائے ہوئے ہیں اور میرا داتا جو ہے وہ تو آسمان پر رہتا ہے ﴿طٰهٰ ۝ مَآ اَنۡزَلۡنَا عَلَيۡكَ الۡقُرۡاٰنَ لِتَشۡقٰٓى ۝ اِلَّا تَذۡكِرَةً لِّمَنۡ يَّخۡشٰى ۝ تَنۡزِيۡلًا مِّمَّنۡ خَلَقَ الۡاَرۡضَ وَ السَّمٰوٰتِ الۡعُلٰى ۝ اَلرَّحۡمٰنُ عَلَى الۡعَرۡشِ اسۡتَوٰى ۝ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا وَمَا تَحۡتَ الثَّرٰى ۝﴾ (طٰہٰ: ۱ تا ۶) جس کی میں عبادت کرتا ہوں جس کی میں بندگی کرتا ہوں جس کو میں آواز دیتا ہوں جیسے میں پکارتا ہوں جس کے سامنے عاجزی وانکساری کرتا ہوں اے لوگو دنیا والو میرا تو اُوپر آسمانوں پر رہتا ہے میں نے ایسے ہاتھ اُوپر اُٹھائے ہوئے ہیں اور اُسے آوازیں دے رہا ہوں اور جن کے دوفٹ نیچے زمین میں پڑے ہوئے ہیں اُن کو چاہیے کہ وہ ایسے آوازیں دیا کریں اُن کے ہاتھ نیچے ہوں تا کہ اندر کچھ ڈلے یہ نا، میرا اور تمھارا رب کہاں رہتا ہے میرا اور تمھارا داتا لاہور رہتا ہے؟ نا، نا، میرا تمھارا داتا اللہ تو کیسے سنتا ہے اللہ چھت پر چڑھ کر آواز دیں تب سنتے ہو؟ اللہ ملتان جائیں تب سنتے ہو اللہ پاکپتن جائیں تب سنتے ہو؟ مولا فرماتے ہیں اوئے پاگلو، میرے پاس آنے کے لیے اتنا لمبا چوڑا سفر کرنے کی ضرورت نہیں اللہ جی پھر آپ کو کیسے پکاریں فرمایا ﴿وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِىۡ عَنِّىۡ فَاِنِّىۡ قَرِيۡبٌ ؕ اُجِيۡبُ دَعۡوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلۡيَسۡتَجِيۡبُوۡا لِىۡ وَلۡيُؤۡمِنُوۡا بِىۡ لَعَلَّهُمۡ يَرۡشُدُوۡنَ﴾ (البقرۃ: ۱۸۶) اے میرے سوہنے پیغمبر ﷺ ان کو اعلان کر دو یا اللہ کیا اعلان کر دو! فرمایا تمھارا رب اور داتا جو ہے وہ بالکل ہی قریب ہے بالکل ہی قریب ہے اللہ جی پھر بھی کتنے قریب ہے؟ فرمایا ﴿وَنَحۡنُ اَقۡرَبُ اِلَيۡهِ مِنۡ حَبۡلِ الۡوَرِيۡدِ﴾ (ق: ۱۶) اللہ اللہ میرے برادر میرے بھائی ایک دن مکہ والے اکٹھے ہو کر میرے آقا علیہ السلام کی خدمت میں پیش ہوئے کہتے ہیں محمد ﷺ لڑائی اچھی نہیں ہوتی اے پیغمبر ﷺ جھگڑے اچھے نہیں ہوتے تم نے بھی اس شہر میں رہنا ہے ہم نے بھی اس شہر میں رہنا ہے تم ہمارے کچھ لگتے بھی ہو ہمیں تم پر مان بھی ہے لیکن لڑائی اچھی نہیں ہوتی جھگڑے کو مٹانا چاہیے امن و امان رکھنا چاہیے اللہ کے نبی ﷺ فرما

رہے ہیں بتاؤ کیسے لڑائیاں مٹ سکتی ہیں کہتے ہیں ہم نے بڑے بڑے ذہن والے بڑی بڑی سوچ والوں نے بیٹھ کر ایک فارمولا تیار کیا ہے اور فارمولا ہم تیرے سامنے پیش کر دیتے ہیں لڑائیاں مٹ جائیں گی جھگڑے ختم ہو جائیں گے امن و امان بحال ہو جائے گا تم بھی سکھ سے رہو گے ہم بھی سکھ سے رہیں گے فرمایا مجھے بتاؤ تمہارا فارمولا کیا ہے کہتے ہیں ایسے کرو ایک ہفتہ ہم تمہارے رب کی عبادت کریں گے ایک ہفتہ تم ہمارے بتوں کی عبادت کیا کرو ایک مہینہ ہم تمہارے رب کی بندگی کریں گے ایک مہینہ تم ہمارے بتوں کی بندگی کیا کرو اور میرے عرش والے کا کیا پیغام آگیا ہے فرمایا میرے پیغمبر ﷺ اعلان کر دو ﴿قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ اللہ اللہ۔ یہ پہلا موقع ہے قرآن کا جب کافروں سے اللہ مخاطب ہوا ہے فرمایا ﴿قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ٥لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ٥وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ٥وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ٥وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ٥لَكُمْ دِیْنُكُمْ وَلِیَ دِیْنِ٥﴾ (الکافرون: ۱ تا ٦) اللہ اللہ۔ میرے آقا ﷺ کا اعلان آگیا ہے فرمایا عرش والے رب ان سے کہا کیوں، فرمایا یہ تمھیں کہتے ہیں بتوں کی عبادت کیا کرو فرمایا ان کو اعلان کر دو ﴿قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ کرو، نا ذرا ترجمہ کیوں بھئی؟ قل کا معنی؟ اگر کوئی ناراض نہ ہو تو قل کا معنی جو آج کرتے ہیں چنے، یہ معنی ہے قل کا؟ قل کا معنی مکھانے ہیں؟ کوئی ماں کا لال قل کا معنی کر کے دکھائے، قل کا معنی کرو، نا چنے، اگر تمہارا معنی میں یہاں کرو تو پھر اس کا معنی کیا ہوگا ﴿قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ اے چنے والے کافرو، یہی ترجمہ بنے گا، نا، ﴿قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ یہ ترجمہ جا کر علماء سے پوچھو گے؟ کیوں بھئی ہمسائے سے پوچھو گے نا؟ کہ ذرا قل کا معنی کرو تو سہی، اس کا معنی چنے اس کا معنی مکھانے؟ نا، نا میرے برادر میرے بھائی اللہ فرما رہے ہیں ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ اے پیغمبر ﷺ ان کو اعلان کر دو نا ﴿لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ﴾ جن کی عبادتوں کی تم مجھے دعوت دیتے ہو جن بتوں کی پوجا کا فارمولا لے کر آئے ہو میں تو اُن کی عبادت کا بھی

سوچ بھی نہیں سکتا، میں کس کی عبادت کرتا ہوں اللہ عرش والے میں کس کی عبادت کروں گا فرمایا ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ اللہ جی تیری عبادت کریں گے تیرے علاوہ کسی اور کی بندگی نہیں کریں گے دوسرا مقام قرآن کا فرمایا ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾ (البقرة: ۲۱) اے پوری کائنات کے لوگو اللہ جی کیا حکم فرمایا ﴿اعْبُدُوا رَبَّكُمُ﴾ عبادت کرنا تو صرف اپنے رب کی ہی کرنا، اس کے سوا کسی کی عبادت؟ اس کے سوا کسی کی بندگی؟ ایک دن میرے آقا علیہ السلام کے پاس تا جناب عمر فاروق رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ بیٹھے بیٹھے، تا کوئی پچھلی بات یاد آگئی، کہتے ہیں سوہنیا ہم بھی بڑے عجیب سے دور سے گزرے ہیں جو ہمارا جہالت کا دور تھا، تا بڑا عجیب وغریب دور اور تم رب کا شکریہ ادا کیا کرو کہ اللہ نے تمھیں پیشانی جھکانے کی توفیق عطا فرمائی ہے تو اپنے سامنے ہی فرمائی ہے اللہ اللہ۔ فرماتے ہیں سوہنیا میں ایک دن سفر پر جا رہا تھا اور قافلے کے ساتھ ساتھی میرے ساتھ تھے میں نے ایک سے کہا اپنا رب بھی ساتھ لے لینا جس کی ہم نے عبادت کرنی ہے جب وقت ملا تو اُس کی عبادت بھی کر لیا کریں گے اور ایک نے اپنی سواری کے ساتھ رب باندھ لیا اور رب آٹے کا بنا ہوا تھا آٹے کا رب بنا اور پیچھے سامان میں رکھ لیا جیسے ہم سائیکل کے پیچھے سامان رکھ لیتے ہیں اوپر سے کس کر باندھ لیتے ہیں اُس نے بھی رب کو باندھ لیا، جب سواری چلی تھوڑی سی چلی سپیڈ پکڑی چوتھے گیر پر چلی رب نیچے گر پڑا ہے پیچھے ہاتھ مارا اوئے رب کوئی نہیں ہے، اُنھی قدموں پر واپس آئے اور آگے دیکھا تو رب گرا پڑا ہے تو کیا فرماتے ہیں فرمایا گرتے وقت مجھے بتا ہی دینا تھا کہ اب میں ذرا سانس لینے لگا ہوں اُترتے وقت مجھے ذرا اطلاع ہی دے دینی تھی، جی ہم نے وہاں رب کو جھاڑ اصاف کیا پھر سواری کے ساتھ باندھ لیا سواری کے ساتھ باندھ کر پھر سفر شروع کر دیا ہے آگے سفر کرتے کرتے جب منزل پر پہنچے ہیں پھر وہاں ہم نے اپنی تجارت کا سامان بکھیر دیا ہے جہاں ہمیں کم دن لگنے تھے زیادہ لگ گئے جو ہمارے پاس

کھانے پینے کا سامان تھا وہ ختم ہو گیا تو میں نے ایک سے پوچھا اب تو کھانے پینے کی چیز کوئی نہیں کہتے ہیں وہ رب ہی ہے وہ رب جو موجود ہے ہم نے جناب پھر اُس رب کو پیسا اُس کا آٹا بنایا آٹا بنا کر ہم نے گوندھا ہے اور گوندھ کر ہم رب ہی کھا گئے ہیں میرے برادر میرے بھائیو! اللہ کا شکر ادا کیا کرو اللہ نے تمھیں پیشانی جھکانے کی توفیق دی ہے عرش والے نے کیا فرمایا، فرمایا: ﴿اعْبُدُوْا رَبَّكُمْ﴾ اللہ جی کیا اعلان، فرمایا عبادت کرو تو صرف اپنے رب کی ہی کرنا وہ جیتا جاگتا ہے عرش والے کو موت آنی ہی نہیں میں تو کہا کرتا ہوں میں اُسے رب یہ نہیں مانتا میں اُسے آج کی بولی میں اُسے داتا ہی نہیں مانتا جو مر جائے میں اُسے داتا ہی نہیں مانتا جو رات ہو تو سو جائے میں اسے داتا ہی نہیں مانتا جو رات ہو تو سو جائے میں اسے داتا نہیں مانتا جو زمین کے نیچے ہو میں اُسے داتا ہی نہیں مانتا جس کی قبر ہو میں اُسے داتا ہی نہیں مانتا جسے جناب بھوک لگتی ہو میرا داتا تو ایسا ہے لوگوں کو کھلاتا ہے خود کھاتا ہی نہیں میرا داتا ایسا ہے لوگوں کو سلاتا ہے خود سوتا ہی نہیں میرا داتا ایسا ہے لوگوں کو مارتا ہے ﴿هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ (غافر: ٦٥) اللہ اللہ۔ پھر میں کیوں نہ کہہ دوں ہمارا عقیدہ ایسا ہے ﴿اِيَّاكَ نَعْبُدُ﴾ ہم تو ہاتھ باندھ کر اُس کے سامنے اقرار کرتے ہیں ہر رکعت میں ﴿اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾ ایک اور مقام سن لو اللہ کے قرآن کا، مولا فرما رہے ہیں ﴿لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۝ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ۝ فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ﴾ (قریش: ١ تا ٣) یہ نہیں کہ ہم اس گھر کی عبادت کرتے ہیں ہم تو اس گھر کے رب کی عبادت کرتے ہیں ﴿فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ﴾ یہ نہیں کہ ہم اس گھر کی عبادت کرتے ہیں ہم تو اس گھر کے رب کی عبادت کرتے ہیں ﴿فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ﴾ ہم تو اس گھر کے مالک کی عبادت کرتے ہیں ہم تو جو چکر کاٹ رہے ہیں نا، یہ بھی رب کی عبادت کر رہے ہیں ہم بیت اللہ کے ارد گرد پھرتے ہیں یہ بھی رب کی ہی عبادت کرتے ہیں اے میرے برادر میرے بھائی، میں کیا کہتا ہوں میرے

پیغمبر ﷺ جب گئے ، ہیں نا ، آسمانوں کو چیرتے جا رہے ہیں ساتوں آسمانوں کے اوپر چلے گئے ہیں وہاں جا کر میرے آقا ﷺ کیا فرما رہے ہیں فرمایا ((التحیات للّٰہ والصلوت والطیبات)) اللہ میری زبانی عبادتیں بھی تیرے لیے ہیں اللہ میری جانی عبادتیں بھی تیرے لیے ہیں اللہ میری مالی عبادتیں بھی تیرے لیے ہیں ہم ذکر کرتے ہیں تو رب کا ، ذکر کرنا بھی عبادت ہے ہم رب کا ہی کرتے ہیں ہم جناب نماز پڑھتے ہیں تو رب کی ارے جناب ہم مال دیتے ہیں صدقہ کرتے ہیں تو صرف رب کے لیے ہی کرتے ہیں ہم یہ نہیں کہتے نذر اللہ نذر حسین رضی اللہ عنہ یہ نہیں کہتے نذر اللہ نذر پنج تن پاک ، نذر اللہ ، فلاں فلاں یہ نہیں کہتے ہم کہتے ہیں نظر بھی اللہ کے لیے اور نیاز بھی؟ اللہ کے لیے ۔ دھوکہ دیا قوم کو؟ نذر میں بھی اللہ کے لیے ہم کہتے ہیں نیاز بھی اللہ کے لیے ہی روزانہ ہی دیا کرو روزانہ دیگیں پکایا کرو روزانہ بکرے دیا کرو روزانہ رب کے لیے تقسیم کیا کرو روزانہ ہی دیا کرو لیکن کس کے لیے دیا کرو ، صرف اللہ کے لیے ہی دیا کرو اُس کے سوا کسی کے نام کا دیا ہی نہ کرو میرے آقا ﷺ نے کیا فرمایا ، فرمایا دو بندے جا رہے ہیں جس وقت دو بندے جا رہے ہیں آگے ایک دربار آ گیا ہے جاتے جاتے آگے ملنگوں نے گھیر لیا ہے صوفی کدھر چلے ہو وہ کہتا ہے جی اپنے راستے پر جا رہے ہیں تمھیں تو ہم نے چھیڑا ہی نہیں ، اُنھوں نے کہا تم نے ہمیں چھیڑنا بھی کیو ں تھا ہم جو تمھیں چھیڑنے کے لیے بیٹھے ہیں یہاں سے جو بھی گزرتا ہے اُسے اتنی دیر تک ہم جانے نہیں دیتے جتنی دیر تک جناب یہاں ٹیکس دے کر نہ جائے راستے میں بیٹھے ہی اسی لیے ہیں یہاں ٹیکس دو اور آگے چلے جاؤ اُنھوں نے کہا بزرگو ہم درویش سے لوگ ہیں اور ہمارے پاس کوئی شے بھی نہیں ہے جو تھا وہ سعودیوں نے اکٹھا کر لیا ہے اب ہمارے پاس کوئی شے نہیں اچھا وہ کہتے ہیں جناب یہاں تو ہمارا دستور اور اُصول ہی یہی ہے کہ کچھ نہ کچھ یہاں دے کر ہی جانا پڑے گا ایک ملنگ بولا کہتا اوئے ایک مکھی مار کر پھینک جاؤ اور چلے جاؤ دونوں آپس میں سوچ میں پڑ گئے اُنھوں نے کہا اوئے یہاں دینا تو ویسے ہی رب ناراض ہو جائے

کا تو دوسرا کہتا اتنے بڑے صوفی تم، وہ کہتا مکھی مار کے دے دو، اگر ان بزرگوں کو مکھی مار کر دے دیں اور بزرگ راضی ہو جائیں اور ہمارا راستہ کھول سکتا ہے اُس نے کہا میں نے یہ کام بھی نہیں کرنا میں نے تو دینا ہے تو رب کے لیے دینا ہے یہ مکھی بھی دینی ہے رب کی مخلوق ہے یہ بھی میں نے کسی کے نام کی نہیں دینی (مسند احمد) ، اللہ اللہ۔ کیوں؟ اس لیے کہ ﴿قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ (الانعام: ۱۶۲) ہم نماز پڑھتے ہیں کس کے لیے؟ ﴿قُلْ إِنَّ صَلَاتِي﴾ اللہ نمازیں پڑھتے ہیں تو تیرے لیے اللہ قربانیاں دیتے ہیں تو تیرے لیے ہی اللہ زندہ رہتے ہیں تو تیرے لیے ہی، اللہ ہمیں موت آئے تو صرف تیرے لیے یہ، تو کون ہے؟ فرمایا ﴿لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ تو میرے برادر میرے بھائی! اس کے عقیدے میں فرق پڑ گیا جس وقت اُس کے عقیدے میں فرق پڑا تو وہاں نظریات بدلنے لگ پڑے وہ کہتا جان چھڑاؤ ان ملنگوں کو مکھی دو مکھی دے کر آگے گزر جاؤ، وہ کہتا، نا، نا میں تو رب کے لیے ہی دیا کرتا ہوں میں تو رب کے علاوہ کسی کے لیے دیتا ہی نہیں لہٰذا تم ہی مکھی دو میں نے تو یہ کام نہیں کرنا اُس نے مکھی ماری، ان کی طرف پھینکی اور آگے چل پڑا، اسے دربار والے مارنے لگ پڑے جس وقت دربار والے مارنے لگ پڑے اسے جناب وہیں موت آگئی میرے آقا ﷺ نبوت والی زبان سے کیا اعلان فرمارہے ہیں جو مکھی مار کر اُن ملنگوں سے جان چھڑا گیا ہے وہ تو جہنم کا بالن بن گیا ہے وہ تو جہنم میں چلا گیا ہے اُس کا ٹھکانہ تو جہنم بن گیا ہے اور جس نے ماریں کھا کھا کر رب کو راضی کر لیا ہے وہ جنت کے باغیچوں کا مالک بن گیا ہے (مسند احمد) اللہ اللہ۔ نصیب کا کام ہے قسمت کی باتیں ہیں آؤ نا میرے برادر میرے بھائی میں تمھیں اسی انداز سے ایک اور بات سمجھا جاؤں ایک پنڈ میں اللہ والا بیٹھا ہے پنڈ کے کونے پر اپنی چارپائیاں اور چونکیاں ٹھوک رہا ہے اور چارپائیاں ٹھوکتے ٹھوکتے اسے پتہ چل گیا کہ پنڈ میں نبی ﷺ آیا ہے رسول ﷺ آیا ہے اُنھوں نے توحید کا اعلان کیا ہے اور رب کی دہائی ڈالی ہے اور اس پنڈ کے چوہدریوں اور

بڑوں نے اُس رسول ﷺ کی بات کو مانا ہی نہیں اُن کی بات کو تسلیم کیا ہی نہیں یہ کہتا ہے چار پائی پھر ٹھوکوں کا پہلے جا کر ان نبیوں کی زیارت تو کر لیں اور ساتھ اُن بڑوں کو سمجھا دیں اور اپنا فرض ادا کر لیں اللہ فرماتے ہیں وہ اللہ والا وہاں سے چل پڑا ہے پنڈ کے ایک کونے سے چلا ہے مولا فرما رہے ہیں اپنے قرآن میں اس کا نقشہ کھینچ رہے ہیں فرمایا ﴿وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝﴾ (یٰسٓ: ۲۰، ۲۱) آ کر، نا پنڈ کے چوہدریوں سے کہتا ہے اے پنڈ کے بڑو! ان پیغمبروں کا کہا کیوں نہیں مانتے ان کی اتباع اور فرمانبرداری کیوں نہیں کرتے ان کا کہنا کیوں نہیں مانتے اللہ اللہ۔ ان کی پیروی کرو اتباع کرو گے نا، یہ تم سے کسی مزدوری کا سوال ہی نہیں کرتے اُن بڑوں نے کہا ان پیغمبروں کو چھوڑ دو اس ترکھان کو پکڑلو، ذات کا ترکھان، اسے پکڑلو، اس کو مارنا شروع کر دیا ہے اور مارتے مارتے کبھی بے ہوش ہو جاتا ہے کبھی اُٹھ جاتا ہے کبھی ہوش آجاتی ہے اللہ فرماتے ہیں اے میرے، میرا بن کر آئے ہو میرے میرا بن کر ماریں کھا رہے ہو میرا بن کر یہاں تک پہنچے ہو نا ایسے کرو یہ دیکھو نا، میں نے جنت میں تمھارا محل ہی بنا دیا ہے میں نے جنت میں تمھارا ٹھکانہ ہی بنا دیا ہے اُس کا محل اُس کے سامنے کر کے اور کیا کہتا ہے، کہتا ہے ﴿بِمَا غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ﴾ اے میری قوم ﴿بِمَا غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ﴾ (یٰسٓ: ۲۷) اللہ نے میرے سارے گناہ معاف کر دیے ہیں اور اللہ نے میری بڑی مہمان نوازیاں کر دی ہیں اے میرے برادر میرے بھائیو میں تمھیں کیا عرض کر رہا تھا عبادت کرنی ہے تو صرف عرش والے کی بندگی کرنی ہے صرف عرش والے کی ارے جناب نذر و نیاز دینی ہے تو صرف عرش والے کی، ارے میرے بھائی ذکر کرنا ہے تو یہ بھی صرف عرش والے کا، عرش والے کے سوا کسی کے آگے ماتھا ٹیکنا ہی نہیں اللہ کیا اعلان فرما رہے ہیں ﴿فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ﴾ (قریش: ۳) اللہ کے قرآن کا ایک اور مقام سن لو، مولا فرما رہے ہیں ﴿وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِيَّاهُ وَ

بِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا﴾ (بنی اسرائیل: ۲۳) فرمایا میرے پیغمبر ﷺ تیرے رب نے فیصلہ ہی کر دیا ہے میرے سوہنے محمد ﷺ تیرے رب نے فیصلہ ہی کر دیا ہے اللہ جی کیا فیصلہ کیا ہے فرمایا ﴿أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ﴾ عبادت ہوگی تو صرف عرش والے کی ہی ہوگی اُس کے سوا کسی کی عبادت نہیں ہوگی اے میرے برادر میرے بھائی! ماتھا ٹیکنا ہے تو رب کے سامنے سجدہ کرنا ہے تو کس کو؟ سجدہ کرنا ہے تو قبر والے کو؟ اللہ اللہ۔ نا، نا جو اہل حدیث ہے اس کا تو عقیدہ ہے قبر والے کو سجدہ کرنا حرام ہے ایک آنے والا میرے آقا ﷺ کے پاس آیا اور آ کر کہتا ہے سوہنیا ﷺ میں فلاں بادشاہی میں گیا میں فلاں بادشاہی میں گیا وہاں جا کر میں نے دیکھا اُن کے بادشاہ بیٹھے ہوئے ہیں اور تخت لگا ہوتا ہے اور جناب تخت پر بیٹھے ہوئے ہیں اُن کے پاس سائل درخواستیں لے کر آتے ہیں اُن کی رعیت سامنے آجاتی ہے اور جس وقت رعیت سامنے آجاتی ہے نا وہ آ کر پہلے اس کو سجدہ کرتے ہیں اور بعد میں اُن کے سامنے درخواستیں رکھتے ہیں سوہنیا ﷺ وہ تو دنیا کا بادشاہ ہے آپ تو سوہنے ﷺ جہانوں کے بادشاہ ہیں ہمیں بھی حکم دیا کریں ہم آپ ﷺ کے سامنے پہلے سجدہ کریں اُس کے بعد پھر آپ ﷺ کے سامنے درخواستیں رکھا کریں میرے آقا علیہ السلام نے کیا فرمایا، فرمایا اگر کسی کو سجدہ جائز ہوتا، اگر کسی کو سجدہ جائز ہوتا تو میں بیوی کو حکم دیتا جب تمہارے سر کا تاج گھر میں داخل ہو تو پہلے اُس کو سجدہ کیا کرو (ترمذی) بعد میں اُس کے آگے کھانا رکھا کرو جو سر کا تاج ہے چاہے ٹوٹا ہوا ہے، ہے تو سر کا تاج ہی نا خیر سے، پہلے اس کے سامنے سجدہ کیا کرو اگر مسئلہ ہو جاتا تو اگر اس طرح مسئلہ ہو جاتا تو آج سجدہ کرنا تھا؟ سجدہ کرتا ہے میرا جوتا، تو تمہیں سجدہ کروں تم اتنے آسمان سے اُترے، تو میرے آقا ﷺ نے کیا فرمایا ہے فرمایا سجدہ صرف رب کی ذات کو ہے اللہ کے علاوہ کسی کو سجدہ؟ یہ جو بات ہے نا یہ تو جانوروں کو سمجھ آگئی، کن کو؟ جانوروں کو سمجھ آگئی کہ سجدہ رب کی ذات کے علاوہ کسی کو جائز ہی نہیں اُس کے سوا کسی کو

لائق ہی نہیں، سلیمان علیہ السلام پیغمبر جا رہے ہیں جاتے جاتے جس وقت چیونٹیوں کے گھر کے پاس پہنچے ہیں نا، اللہ اللہ عجیب سا نقشہ قرآن نے کھینچا ہے سلیمان پیغمبر علیہ السلام چیونٹیوں کے گھر کے پاس پہنچے ہیں ایک چیونٹی نے اپنی اگلی ٹانگیں اُٹھائی ہوئی ہیں اور کہہ رہی ہے ﴿يَـٰٓأَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوا مَسَاكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمَانُ وَجُنُودُهُ﴾ (النمل: ۱۸) دیکھو کون کون سی نعمتیں مجھے دے دی ہیں اللہ جس چیونٹی کی بات بھی سمجھ گیا ہوں اللہ مجھے چیونٹی کی بات بھی سمجھ آ گئی ہے ﴿رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي﴾ (النمل: ۱۹) ہمیں کوئی نعمت مل جائے تا ہم پہلے سے شکل خراب کر لیتے ہیں۔ لو اُسے اتنی دی ہوئی ہے اور ہمیں کچھ بھی نہیں، اوئے پاگل جو ملا ہے اُس کا شکریہ ادا کرو وہ کہتا ہے تم میرا شکریہ ادا کرو ﴿لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ﴾ تم شکریہ ادا کرو، میں عرش والے کا وعدہ سن لو میں تمھیں اور زیادہ دے دوں گا اللہ اللہ۔ سلیمان پیغمبر علیہ السلام چاروں طرف اوپر نگاہ دوڑائی ایک جہاز کراچی کے اوپر پھر رہا ہے وہ نیچے اترنے دیتے یہ نہیں ہم جہاز ہی نہیں اترنے دیتے دیکھا تو ایک جہاز وہاں تھا ہی نہیں تو سلیمان پیغمبر علیہ السلام کیا فرماتے ہیں فرمایا ﴿وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَا أَرَى الْهُدْهُدَ أَمْ كَانَ مِنَ الْغَائِبِينَ﴾ (النمل: ۲۰) وہ ہد ہد کدھر گیا ہے میری اجازت کے بغیر ہی چلا گیا یہاں میرا یہاں مسلک ثابت ہو گیا میرا مسلک واضح ہو گیا میری بات سچی ہو گئی مسلک حق ثابت ہو گیا کہ نبیوں علیہم السلام کو غائب؟ نبیوں علیہم السلام کو غائب ہے ہی نہیں، ولیوں کو غائب؟ نہیں ہے، بزرگوں کو غائب نہیں ہے ﴿وَعِندَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ﴾ غائب جانتا ہے تو صرف وہابیوں کا رب جانتا ہے اُس کے سوا کوئی غائب جانتا؟ نہیں جانتا، آؤ میرے برادر میں نے بھائی، تو کیا فرما رہے ہیں میری اجازت کے بغیر ہی ہد ہد پرندہ چلا گیا ہے مجھ سے اُس نے پوچھا ہی نہیں پتہ نہیں کدھر چلا گیا ہے ﴿لَأُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا شَدِيدًا أَوْ لَأَذْبَحَنَّهُ أَوْ لَيَأْتِيَنِّي بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ﴾ اللہ اللہ۔ عرش والے، جب وہ واپس آئے میں اُسے عذاب دوں گا عذاب بھی بہت سخت دوں گا یا اُسے میں ذبح ہی کر

دوں گا یا اگر وہ کوئی دلیل لے آیا تو میں اُسے معاف ہی کر دوں گا تھوڑی دیر گزری تو ہد ہد تشریف لے آئے جرنل ہد ہد تشریف لے آئے جس وقت آ گئے تو آ کر کیا کہتے ہیں سوہنیا سلیمان پیغمبر ﷺ و ﴿فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيدٍ فَقَالَ أَحَطتُ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهِ وَجِئْتُكَ مِن سَبَإٍ بِنَبَإٍ يَقِينٍ ٥ إِنِّي وَجَدتُّ امْرَأَةً تَمْلِكُهُمْ وَأُوتِيَتْ مِن كُلِّ شَيْءٍ وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيمٌ ٥ وَجَدتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُونَ لِلشَّمْسِ مِن دُونِ اللَّهِ﴾ (النمل: ٢٤) میں تمھیں جو بات سمجھانا چاہتا ہوں ہد ہد پرندہ آ کر کہتا ہے سوہنیا علیہ السلام میں آپ علیہ السلام کی بادشاہی چھوڑ رک میں آپ علیہ السلام کی بادشاہی کی سرحد چھوڑ کر بغیر ویزے کے دوسری بادشاہی میں چلا گیا جس وقت میں وہاں گیا تو کیا دیکھا ہے میں نے وہاں دیکھا ایک عورت ہے بندوں پر حکومت کر رہی ہے عورت ہو کر بندوں پر؟ جانور کہتا ہے کہ مجھے بات اچھی نہیں لگی، جانور کہتا ہے کہ مجھے یہ بات اچھی نہیں لگی کہ عورتیں بندوں پر حکومت کریں، کوئی بات نہیں اگر بندے کمزور ہوں تو عورتیں چھا جایا کرتی ہیں جو اگلی بات ہے وہ مجھے اور زیادہ اچھی نہیں لگی اللہ کے نبی ﷺ جو اگلی بات ہے فرمایا ﴿وَجَدتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُونَ لِلشَّمْسِ مِن دُونِ اللَّهِ﴾ اللہ اللہ۔ وہ قوم اور وہ عورت سب مل کر سورج کی پوجا کر رہے ہیں سورج کے سامنے سجدہ ریز ہوتے ہیں ﴿مِن دُونِ اللَّهِ﴾ اللہ کے علاوہ وہ تو سورج کے سامنے سجدہ ریز ہوتے ہیں اللہ اللہ۔ میرے برادر میرے بھائی مجھے تو یہ حکم ہے جو اللہ کے سوا ہو اللہ کے علاوہ ہو اُسے سجدہ جائز ہے؟ آج کئی داڑھی والے مولویوں کا بیڑا غرق ہو گیا ہے کئی اچھے بھلوں کا بیڑا غرق ہو گیا ہے اللہ اللہ۔ کہتے ہیں قبر کو سجدہ کوئی بات نہیں کوئی حرج ہی نہیں اولو گو انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اہل حدیث کا عقیدہ یہ ہے سجدہ بھی کرنا ہے اُس ماتھے کو رب نے بنایا ہی صرف اپنے آگے سجدہ ریز ہونے کے لیے، کسی حجر کو نہیں کسی شجر کو نہیں کسی قبر کو نہیں یہ بنایا ہے تو رب نے اپنی عبادت کے لیے اپنے سامنے سجدہ ریز ہونے کے لیے اللہ اللہ۔ آؤ میں تمھیں تھوڑی سی اگلی بات سنا دوں ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ﴾ اور قرآن کیا کہہ رہا ہے فرمایا ﴿قُلْ أَفَغَيْرَ اللَّهِ

تَأْمُرُوْنِّیْ اَعْبُدُ اَیُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ﴾ وہاں کیا فرمایا، فرمایا ﴿ وَ قَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُ ﴾ سوہنیا علیہ السلام تیرے رب نے فیصلہ ہی کر دیا ہے یہاں فرمایا اعبدو وہاں فرمایا تعبدوا وہاں فرمایا اعبدوا یہاں فرمایا ﴿ اِیَّاكَ نَعْبُدُ ﴾ وہاں فرمایا لا اعبدوا وہاں فرمایا ﴿ فَلْیَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَیْتِ ﴾ جتنی بھی عبادت کی قسمیں ہیں یہ سب ہیں تو صرف رب کے لیے ہی، اُس کے سوا کسی کی عبادت ؟ یہ نہیں کہتا اہل حدیث تو پہلے ہی نہیں کہتا کہ تیری بھی کرتے ہیں اور اس کی بھی کرتے ہیں جب ٹائم ملتا ہے تب تیری بھی کر لیتے ہیں اور ادھر والوں کی بھی کبھی کبھی کر لیتے ہیں اہل حدیث نہیں کہتا یہ، اہل حدیث تو یہ کہتا ہے اللہ تیری ہی کرتے ہیں تیرے علاوہ کسی کی عبادت ہی نہیں کرتے کیوں؟ ہمارا کوئی اور ہے ہی نہیں، کیا فرمایا ہے فرمایا اللہ ﴿ تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُ ﴾ سوہنیا فیصلہ ہو گیا ہے عبادت صرف میری اور میری عبادت کے بعد ﴿ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ﴾ اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک والدین کی، خدمت والدین سے پیار والدین کی خدمت والدین کی خدمت ہو گی رب راضی ہو جائے گا اور والدین کی خدمت کا پتہ کہاں سے چلے گا؟ کیوں بھئی والدین کی خدمت کا پتہ کیسے چلے گا کہ والدین کی خدمت کہاں کرنی ہے؟ کرسیوں پر بیٹھے ہیں کرسیوں پر بیٹھ کر پینٹ کوٹ پہن کر تعلیم حاصل کرنے والے اُن کو نہیں پتہ چلا کہ والدین کیا چیز ہوتے ہیں وہاں نہیں پتہ چلے گا والدین کیا چیز ہیں، اللہ، آج کسی افسر سے بات ہونا جب، یہ میٹنگ پر جاتے ہیں وہ کہتے ہیں جی ہم جو ہیں نا افسر لوگ ہمارا کوئی مذہب نہیں ہوتا ہمارا کوئی مذہب نہیں اور تم اہل حدیث دیوبندی، بریلوی یہ وہ فلاں فلاں ہمارا کوئی مذہب نہیں ہوتا، اُن کو سبق ہی یہ پڑھایا جاتا ہے کہ تمھارا کوئی مذہب نہیں تم لا مذہب ہو اللہ اللہ۔ یہ مسجد میں بیٹھنے والے یہ صفوں پر بیٹھنے والے یہ میرے بھائی صادق عتیق کے گلشن میں بیٹھنے والے ان کو صرف یہی سمجھایا جاتا ہے کہ یارو یہاں آ کر دریوں پر بیٹھنے والو فرمایا ﴿ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَ لِوَالِدَیَّ ﴾ جو یہ تعلیم دیتے ہیں جو تمھیں اچھے نہیں لگتے مولوی،

اوئے مولویوں کا میرے سامنے نام مت لیا کرو میں مولویوں کے بڑا ہی خلاف ہوں اور یہ مولوی جو ہیں یہ صفوں پر دریوں پر بیٹھے ہیں اس نے تمھاری دنیا بھی بنائی؟ اس نے تمھاری آخرت بھی بنائی وہ پڑھ رہا ہے ﴿رَبَّنَا اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ﴾ (ابراھیم : ٤١) اس نے والدین کا تعارف کروایا ہے کہ والدین بڑی چیز ہوتے ہیں والدین بڑی شے ہوتے ہیں والدین کی خدمت کیا کرو زمین پر والدین راضی عرش پر عرش والا راضی زمین پر والدین ناراض عرش پر عرش والا خود ہی ناراض ہو جائے گا جو یہاں بیٹھنے والا ہے اُسے پتہ ہے ﴿وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا﴾ (بنی اسرائیل : ٢٣) اللہ اللہ۔ اور کہنا کیا ہے ﴿اِيَّاكَ نَعْبُدُ﴾ اگلی جو بات ہے ﴿وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾ اللہ سے دعا ہے اللہ دنیا بھی بہتر کر دے اور آخرت بھی۔ آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فکرِ آخرت

﴿وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَّ اَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ﴾ (الحدید: ۲۰)

حمد و ثناء کبریائی بڑھائی اُس خالق کائنات اللہ احکم الحاکمین کے لیے ہے جس خالق و مالک نے اس پوری کائنات کا نظام آپ خود پیدا فرمایا ہے لا تعداد اور بے شمار درود وسلام سرور کائنات سردار انبیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات اقدس پر۔

حضرت رمضان المبارک کا مہینہ اختتام پذیر ہو رہا ہے اسی طرح میری اور تمھاری زندگی سے سانس آہستہ آہستہ اپنی منزل کی طرف جا رہے ہیں دنیا و مافیہا یہ ساری کی ساری ایک عارضی چیز ہے اس عارضی دنیا میں اللہ کے حبیب جناب محمد مصطفیٰ ﷺ جیسی شخصیت نہیں رہی میں اور تم نے بھی اس مقام پر نہیں رہنا، میں اور تم نے بھی اس مقام پر نہیں رہنا دعا ہے کہ اللہ کریم ہمارے روزے قبول فرمائے۔ آمین۔ ہمارا قرآن سننا اور سنانا قبول فرمائے۔ آمین۔ میں اُن حضرات کو مبارک باد پیش کرتا ہوں جنھوں نے پورا مہینہ میرا قرآن سنا ہے اللہ ہمیں اُس پر عمل کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ تمام حضرات دور نزدیک سے تشریف لائے ہو اللہ تمھارا بیٹھنا قبول و منظور فرمائے۔ آمین۔ یہ زندگی کے لحات یہ زندگی کی گھڑیاں انسان کوشش کرتا ہے کہ میرے پاس مال بھی زیادہ ہو جائے اولاد بھی زیادہ ہو جائے لیکن نہ مال وفا کرتا ہے اور نہ ہی اولاد وفا کرتی ہے ایک فطرتی تقاضا ہے فطری بات ہے زندگی میں مختلف موڑ اور مختلف اوقات میں مختلف لحات میں انسان بہت سارے مسائل سے دو چار ہو جاتا ہے کسی وقت ایسی زندگی گزرتی ہے پریشانی میں، مصیبت میں لیکن کسی وقت انسان کے

حالات اچھے ہوتے ہیں اور پھر اس سے بڑھ کر جن لمحات میں انسان اللہ کی خوشنودی کے لیے کام کرتا ہے اس کے لیے پھر دل کو اطمینان اور سکون بھی مل جاتا ہے میں نے شروع میں جس طرح عرض کیا ہے کہ مال اور اولاد یہ آزمائش ہی آزمائش ہے یہ فتنہ ہی فتنہ ہے لیکن ان دونوں چیزوں کی خاطر انسان زیادہ کوشش کرتا ہے کہ مال مل جائے جس طریقے سے بھی مل جائے آنا چاہیے آجائے لیکن یہ نہیں پتہ کہ کس طرح ارہا ہے اور پھر اگر اولاد نہیں پھر اولاد کے لیے کوشش کرتا ہے اولاد ہونی چاہیے اُس کے لیے پھر نہیں دیکھتا کہ اللہ کے ساتھ شرک ہو رہا ہے اللہ کے ساتھ برابری کی سطح تک پہنچ گیا ہے میرے برادر میرے بھائی قرآن مختلف مقامات پر اس بات کی آگاہی فرماتا ہے فرمایا ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ﴾ (المنافقون: ۹) اے ایمان کا دعویٰ کرنے والو ﴿لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ﴾ کہیں تمہارا مال تمہاری اولادیں تمھیں ہلاکت میں نہ ڈال دیں تم ہلاکت میں نہ مبتلا ہو جاؤ ﴿عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ﴾ اللہ کے ذکر سے اللہ کی یاد سے بیگانے نہ بن جانا اس مقام پر فرمایا ہے فرمایا ﴿اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾ مال بھی آزمائش ہی آزمائش ہے اولاد بھی آزمائش ہی آزمائش ہے اولاد کے لیے بھی بڑے جتن کرتا ہے مال کے لیے بھی بڑے جتن کرتا ہے وہی اولادیں وفادار ہوتی ہیں جن اولادوں کو دین کی سمجھ آجائے قرآن و سنت کی تعلیم مل جائے قرآن وسنت کا پتہ لگ جائے دنیا کی کسی تعلیم میں یہ بات نہیں ملے گی کہ والدین کیا چیز ہیں ماں باپ کیا چیز ہوتے ہیں اولاد اگر اولاد بنانی ہے تو اُس کا پھر ایک یہ حل ہے اُس کو پھر اللہ کے قرآن اور محمد مصطفیٰ ﷺ کے فرمان کی طرف لے آؤ پھر اولاد کو پتہ چلے گا کہ ماں باپ کیا چیز ہیں اللہ اللہ۔ ایک اللہ والا بیٹا ہے اس کا جو باپ ہے وہ اپنے وقت کا بہت بڑا مشرک ہے کافر ہے لیکن باپ جو ہے وہ ہونے والا رسول، نیکوں میں بد اور بدوں میں سے نیک ہو جاتے ہیں بعض کی اولادیں دیکھی ہیں کہ ماں باپ بڑے ہی نیک

بڑے ہی نمازی بڑے ہی پرہیزگار لیکن اولادیں آگے سے ماشاء اللہ کیوں؟ اور کئی اولادیں اللہ والی بن جاتی ہیں والدین جو ہیں پتہ ہی نہیں ہوتا کہ مسجد کیا چیز ہوتی ہے قرآن کیا ہے رب کا دین کیا کہہ رہا ہے لیکن اولاد اگر کسی اللہ والے کے پاس بیٹھ گئی اُس کو قرآن وسنت کی تعلیم سمجھ آگئی جس وقت پتہ لگ گیا ہماری مصیبت یہ ہے ہم نے اولاد کے لیے کوشش کرنی ہے کہ اس کی دنیا بن جائے، میرے بعد اُس کا اچھا وقت گزر جائے جی رات دن اُسی کے لیے کوشش کرتے ہیں محنت ہی اس کے لیے ہو رہی ہے کہ میری اولاد کا بن جائے پھر اللہ نے اس مقام پر چار حالتیں بیان فرمائی ہیں ﴿فَأَرَ نَبَاتُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُونُ حُطَامًا وَفِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٌ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ﴾ (الحدید: ۲۰) دنیا میں آیا ہے اسے پتہ ہی نہیں کیسے زندگی بسر کرنی ہے لیکن اس کا انتظام اللہ نے آپ کر دیا ہے مولا فرماتے ہیں دنیا میں جانے والے ابھی تم دنیا میں گئے نہیں میں نے تمہارا انتظام خود کیا ہے اللہ مجھے تو روٹی مانگنے کا طریقہ نہیں آتا اللہ مجھے روٹی مانگنے کا طریقہ اور سلیقہ نہیں آتا اللہ امی اور ڈیڈی مجھے پتہ ہی نہیں اللہ ابھی تو میری گفتگو ہی اس انداز کی ہے مجھے تو صرف رونے کا ہی طریقہ آتا ہے وہ کہتا ہے روتم لینا روٹی تمہارے پاس خود آجائے گی دوڑی ہوئی آئے گی چوما چاٹا ہے سینے سے لگایا ہے کہتی ہے میرے ہوتے ہوئے تم کیوں روؤ ماں نے چوما ہے چاٹا ہے میں صدقے جاؤں واری جاؤں بڑے ہو کر تم سے ڈانگیں کھاؤں اب تو میں خدمتیں کروں نا اب تو میری ڈیوٹی ہے نا اب تو میں اپنی ڈیوٹی ادا کروں تا کہ مولا فرماتے ہیں جانے والے تمہیں بولنے کی ضرورت نہیں ﴿أَلَمْ نَجْعَل لَّهُ عَيْنَيْنِ ۝ وَلِسَانًا وَشَفَتَيْنِ ۝ وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ﴾ (البلد: ۸ تا ۱۰) دو آنکھیں دیں رب نے خود دیں ایک زبان اور دو ہونٹ عطا کیے رب نے خود عطا کیے ہیں اور ساتھ ساتھ فرماتا ہے ﴿وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ﴾ چھاتی میں دودھ کی نہریں جاری کی ہیں اُس اللہ نے خود جاری کی ہیں اللہ نے، ماں کے دودھ کو عرش والے نے خود کہا ہے ﴿النَّجْدَيْنِ﴾ جو نجد پتے

ہیں اور دوسرے میرے بھائی مجھے کیا کہتے ہیں وہابی نجدی ہیں وہابی؟ اور میں کہا ہوں جس نے ماں کا دودھ پیا وہ نجدی، جس نے ہمسائے کی بکری کا پیا وہ خود اپنا نام رکھ لے میرے بھائی ابھی دنیا میں آیا نہیں اُس کا انتظام رب نے خود کیا ہے اے بڑے ہونے والے چوہدری بننا ہے کہ جانب یہ وہ بننا ہے سیاستدان بننا ہے یا مولوی بننا ہے کیا بننا ہے بزرگ بننا ہے کیا بننا ہے تمھیں کوئی پتہ نہیں کہ تم نے کیا بننا ہے دیکھو نا میں تمھارا انتظام کر رہا ہوں فرماتے ہیں ابھی بچہ ہے ادھر کیا فرمایا، فرمایا ﴿لَعِبٌ وَلَهْوٌ﴾ ابھی بچہ ہے کھیلتا پھرتا ہے کھیل کھیل کر واپس گھر آ گیا ہے اب اللہ فرماتے ہیں ﴿وَزِينَةٌ﴾ بار بار کنگھا شیشہ دیکھتا ہے کبھی کیسے بال بناتا ہے کبھی کیسے بناتا ہے بودو باش اچھی ہے کپڑے اچھے ہیں پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب اگلی گھاٹی آئی ہے نا یہ بھی گزر گئی ہے یہ وقت بھی گزر گیا ہے ﴿وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ﴾ اب جوانی آ گئی بہت مغرور ہو کر چلتا ہے اس کی چال ہی بڑی نرالی بن گئی ہے بڑے کندھے لگا کر چلتا ہے کبھی ادھر کندھا مارتا ہے کبھی ادھر کندھا مارتا ہے ﴿وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ﴾ بعض کو مال کا فخر ہے بعض کو جوانی کا مان ہے بعض کو اپنی دولت کا مان ہے بعض کو برادری کا مان ہے بعض کو اپنی جوانی کا مان ہے اور مولا فرماتے ہیں بچپنا پھر جوانی آئی بچپن بھی نہیں رہا جوانی بھی نہیں رہے گی اور جو اگلی گھاٹی ہے نا ﴿وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ﴾ اب جوانی کر جھک گئی ہے بوڑھا ہو گیا ہے بابا بن گیا ہے ہاتھ میں سوٹی پکڑی ہوئی ہے سوٹی پکڑتا ہے سوٹی بھی نہیں پکڑی جاتی سر بھی ہلا جا رہا ہے ارے ہاتھ بھی ہل رہے ہیں دانت رہے نہیں منہ میں لقمہ ڈالتا ہے لقمہ بھی نہیں ڈالا جاتا منہ میں جناب دانتوں سے لقمہ چباتا ہے چبایا بھی نہیں جاتا بابا کو مذاق کرتے ہیں کمر جھک گئی ہے بابا تیر کمان کہاں سے لی ہے؟ جو جوانی پر مان کرتا ہے جوانی پر فخر کرتا ہے اے جوان تمھاری جوانی نہیں رہنی بڑھاپا آجانا ہے بوڑھا ہو جانا ہے بابا تیر کمان کہاں سے لی ہے وہ کہتا ہے بیٹا ذرا صبر کرو تمھیں بھی مل جائے گی یہ کسی بازار اور منڈی سے نہیں ملے گی یہ تو اپنے آپ تمھیں بھی مفت مل جائے گی اب بوڑھا ہو گیا

ہے مولا فرماتے ہیں ﴿وَتَكَاثُرٌ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُونُ حُطَامًا وَفِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَمَغْفِرَةٌ مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٌ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ﴾ (الحدید: ۲۰)

یہاں ایک بابا جی کہتے ہیں، کہتے ہیں:

اوئے دنیا تمھیں بن دی بندے دی

رات دن لگا ہے

دنیا تمیں بند دی بندے دی
اے بندہ اے جانی دنیا دا
پر لوگ بنائی پھر دے نیں
اے اڈا اے فانی دنیا دا
کل وارث دو وراثت دے
آپس وچ لڑدے ویکھے میں
کل ہتھوں پکھی اک دوجے نوں
اوئے تونوں پھڑ دے ویکھے میں
او ٹوئے مے تیرے نیں
اے پدر دھرتی میری آ
اک کہے تمیں میری آ
دو جا کہے تمیں میری آ
دھرتی کیا فقیر میاں
اے تاں دو ویں وچ ھیرے تمیں
نہ میں ایدی آنہ میں اودی آ

اے تاں دونویں بندے میرے نیں

آپ نے کہاں جانا ہے جی؟ قبر میں نیچے طلائیاں اور رضائیاں نہیں پینی نیچے جناب مولٹی فوم نہیں بچھانا نیچے گدے نہیں بچھانے، نیچے جناب زمین پر ہی پڑے ہونا ہے ﴿اَنَّمَآ اَمْوَالُکُمْ وَ اَوْلَادُکُمْ﴾ جن کے لیے اتنی کوششیں کرتے ہو جن کے لیے رات دن محنتیں کرتے ہو کل مال بھی تیرے خلاف گواہی دے دے گا اور اولادیں جو ہیں وہ بھی تیرے خلاف ہو جائیں گی اللہ کیوں؟ فرمایا اس لیے کہ اولاد تمھاری وفادار نہیں، کیوں؟ اللہ فرماتے ہیں دنیا میں جو اولاد نیک ہوگی نا یہ دیکھنا ذرا جسے رب کا قرآن آتا ہے دعائیں یاد ہے نا اللہ اللہ کرتا ہے اللہ کا ذکر اذکار ہوتا ہے اللہ کے سامنے سجدہ ریز ہو جاتا ہے رب رب ہی کرتا جا رہا ہے دنیا سے والدین چلے بھی گئی ہیں دنیا سے رخصت بھی ہو گئے ہیں یہ کہتا ہے ﴿رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ﴾ (ابراهیم: ٤١) اللہ عرش والے مجھے ہی معاف کرو وہ جو میرا بوڑھا اور بوڑھی ماں قبر میں پڑے ہیں نا اُن کو بھی معافیاں عطا فرما ﴿وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ﴾ اگر اولاد کو اس طرف لگایا ہی نہیں اولاد کو اس طرف لائے ہی نہیں اولاد کو کبھی اس طرف تکلیف دی ہی نہیں کہ نماز پڑھا کرو اولاد کو کبھی کہنا ہی نہیں کہ مسجد میں آیا کرو اولاد کو کبھی اس طرف لاتے ہی نہیں خود پڑھ لی پڑھ لی نہ پڑھی جناب دیکھی جائے گی ایسے ہی مولوی ڈرائے رکھتے ہیں مولوی نہیں ڈرائے رکھتے روز ہی تو اعلان سنتے ہو آج فلاں کا فلاں فوت ہو گیا آج فلاں کا فلاں دنیا سے چلا گیا آج فلاں سے فلاں کا جنازہ اتنے بجے اُٹھایا جائے گا یہ بھی تو یاد رکھو کبھی میرا تمھارا ابھی اعلان ہو جانا ہے یہ مولوی نہیں ڈرائے رکھتے چلو چلی کا میلہ ہے روزانہ یہی بات ہوتی ہے سامنے آجاتی ہے میرے برادر میرے بھائی آج خیر سے تشریف لائے ہو اب آگے کیا پروگرام ہے آج تم سے بھی دو چار باتیں کرنی ہیں آگے سے کیا پروگرام ہے جی۔

عیدالفطر کھائیاں سویاں لے گیا فکر

یہ پروگرام ہے لیکن میں ایک گزارش کروں گا کہ آج رب کے گھر میں بیٹھے ہو مجھ سے ایک وعدہ کرو کہ نماز نہیں چھوڑیں گے نماز؟ دیکھو لوکام بہت مشکل ہے یہ بات بہت مشکل ہے یہ کوئی ضروری نہیں کہ اسی مسجد میں ہی آکر پڑھو جہاں ٹائم مل جائے جہاں وقت مل جائے نماز کی ادائیگی ضروری ہے لیکن جو میرا محلہ ہے اس پر تو پابندی لگاؤں کہ جناب تم مسجد میں تشریف لایا کرو لاؤ گے نماز پڑھو گے؟ وعدہ کرو ہاتھ کھڑے کرو کہ نماز پڑھو گے میں گھروں سے نکال کر لاؤں گا ان شاء اللہ پڑھو گے ہاتھ اوپر کرو کہ نماز پڑھیں گے روزے سال بعد اور نماز روزانہ پانچ وقت کی ادائیگی ہوگی، اپنی اولاد کو بھی؟ میرے آقا محمد مصطفیٰ ﷺ نے کیا فرمایا ہے فرمایا جب بچہ سات سال کا ہو جائے تو اُسے آہستہ آہستہ مسجد میں لایا کرو پڑھو بھی پڑھا کرو بیٹا مسجد میں آؤ تمھیں لے چلوں عادت بنے اس گھر میں آنے کی عادت بنے اور جب دس سال کا ہو جائے پھر اُسے مارا کرو سختی کیا کرو سختی سے اُسے مسجد میں لایا کرو اُسے نماز پڑھایا کرو اگر سکول ایک دن گیا دوسرے دن نہیں جاتا پھر کیا کہتے ہو تیری ایسی تیسی اتنی فیس دیتا ہوں ماسٹروں کی منتیں الگ کرتا ہوں اور تم سکول نہیں جاتے میں جناب تمھاری ٹانگیں باندھ کر سکول لے کر جاؤں گا لیکن دین کی طرف اس طرف کیوں اتنی نرمی کی اولاد کل تیری مخالف بن جائے گی کہ اللہ دنیا کے لیے تو مجھ پر سختی نہیں کرتا تھا اگر جناب اولاد خلاف ہو گئی تو جس کے لیے رات دن تمھیں نیند نہیں آتی پتہ ہی نہیں رہتا کہ جناب سردی ہے یا گرمی ہے پتہ ہی نہیں چلتا کہ رات دن اُٹھنا کیسے ہے اگر لاہور گوجرانوالہ جانا ہو پھر جناب تین بجے جاگ آجاتی ہے دو بجے اُٹھ بیٹھتا ہے کہ جو فلاں بس چلتی ہے نا وہ ٹھیک، اتنے بجے وہاں پہنچ جاتی ہے اُس کے لیے جناب پھر نیند نہیں آئی لیکن دین کے لیے مولوی رکھا ہے جی ہاں مولوی جی آپ یہ نسخہ بتاؤ کہ ہمارے حصے کی کوئی نماز ہی پڑھ دے یہ نسخہ کہیں سے نہیں ملتا یہ بندے پر خود فرض ہے نماز نہ حضر میں نہ سفر میں حتیٰ کہ میں کہوں گا قرآن کی روشنی میں کہ جنگ کے میدان میں بھی نماز کی چھوٹ نہیں نماز وہاں بھی معاف نہیں، نماز اللہ نے وہاں بھی فرض کی

ہے کہ دشمن کا مقابلہ ہو رہا ہے اور ایک قطار میں اگر سو بندہ ہے تو پہلے پچاس بندے نماز پڑھ لیں پچاس پیچھے کھڑے رہیں ایک رکعت انھوں نے پڑھی ہے یہ واپس آ کر اپنی پوری کر لیں دوسری بندے آ کر امام کے پیچھے کھڑے ہو جائیں جنگ کے میدان میں بھی نماز معاف نہیں اور یہ میں اور تم یہاں گھر بیٹھے یہ معاف کروالیں یہ بات میرے بھائی نہیں، اولاد وہی کامیاب اُسی نے فائدہ دینا ہے جس نے دنیا میں قرآن کی تعلیم لی ہے اور قرآن پڑھ رہا ہے اولاد صدقہ جاریہ ہے نیک اولاد دنیا میں صدقہ جاریہ ہے جو دنیا میں نیک اولاد چھوڑ کے گیا ہے وہ دنیا میں نیکی کرتی ہے صدقہ و خیرات کرتی ہے اور پھر اس انداز سے زندگی بسر ہو رہی ہے کہ اللہ اللہ ہی ہو رہی ہے اللہ آٹو میٹک اس کے والدین کو ثواب پہنچاتا رہتا ہے اور کئی اولادیں ایسی ہیں اللہ نے قرآن میں ایک ورقہ نقل فرمایا ہے فرمایا اُس کا باپ بڑا ہی نیک تھا بڑا ہی جناب نیکی کرنے والا ہر وقت کبھی علماء کی دعوت کر دی، کبھی اللہ والوں کو بلالیا کبھی تیموں اور مسکینوں کا خیال رکھا، کبھی جناب بیوہ کو پیسے تقسیم کر رہا ہے کبھی اِدھر اُدھر نیکی پر خرچ کر رہا ہے آئے دن جناب دعوتیں ہی دعوتیں ہیں اللہ ہمیں بھی توفیق دے۔آمین۔ہم بھی تیموں، مسکینوں کا خیال رکھیں یہ کوئی ضروری نہیں کہ مولوی کو کھلایا جائے یہ کوئی ضروری نہیں تیموں مسکینوں کو رشتہ داروں کو غریبوں کو سب کو کھلاؤ اللہ فرماتا ہے کل قیامت کو جب وہ جہنمی پوچھیں گے نا کیوں بھئی تم جہنم میں کیوں آگئے ہو وہ چار کام آگے سے چار باتیں بتائیں گے ایک پہلا جواب ﴿قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ ٥ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ ٥ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ ٥ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ ٥ حَتَّىٰ أَتَانَا الْيَقِينُ ٥﴾ (المدثر : ٤٣ تا ٤٧) اے جنت کے دربانوں اور چوکیدارو ہم سے سوال کرنے والو پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم دنیا میں نمازیں نہیں پڑھتے تھے اس لیے ہم جہنم کا بالن بن گئے اور دوسری بات یہ ہے ﴿وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ﴾ ہم مسکینوں کو کھانا نہیں کھلایا کرتے تھے ﴿وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ﴾ ہم نیکوں کو اللہ والوں کو مولویوں کو

داڑھی والوں کو مذاق کیا کرتے تھے ہم اُن کا مذاق اُڑایا کرتے تھے ﴿وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ﴾ ہم قیامت کے دن کو جھٹلاتے رہتے تھے کب قیامت آنی ہے دیکھی جائے گی کوئی قیامت شیامت نہیں آنی اب جب آنکھوں سے دیکھ لیا ہے جہنم کا بالن بن گئے ہیں اللہ فرماتا ہے اب اعلان کرتے ہیں ﴿حَتّٰى اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ﴾ اب ہمیں آنکھوں سے دیکھ کر یقین آ گیا ہے اب جناب اب یقین آیا ہے یہاں کہتے ہیں نماز پڑھا کرو کہتا ہے کہ نہیں جناب میرے پاس ٹائم ہی نہیں سر کھجانے کا ٹائم نہیں میرے بھائی جب کل قیامت کو رب کے پاس جاؤ گے تا وہ خود ہی پہلے حساب لے گا سب سے پہلے جو پرچہ ہونا ہے نا سب سے پہلے جو سوال ہونا ہے نا وہ تو نماز کا سوال ہونا ہے نماز کا پرچہ ہونا ہے نماز کا پیپر ہونا ہے نماز کا سوال ہونا ہے اگر نماز ہی نہیں پڑھی تو باقی جو ہیں؟ باقی پورے کہاں ہوں گے اگر نماز ہی کٹ گئی نماز ہی نہیں پڑھی، نماز کا ہی پتہ نہیں پہلے پیپر میں ہی ناکام ہو گیا زیرو بٹا زیرو نمبر آیا پھر اگلا کام تو دور کی بات ہے پہلا سوال سوال اگر پورا جواب نہیں آیا اگر اس کے پلڑے میں پوری نماز ہی نہیں، دوسرا تو بہت دور کی بات ہے میرے بھائی، اُن کا جناب باپ فوت ہو گیا ہے جس وقت باپ دنیا سے گیا اور ساری اولاد نئی روشنی کی نئی روشنی کی کہ بابا ہمارا بڑا پاگل تھا نعوذ باللہ من ذالک۔ وہ بڑا ہی گمراہ تھا ہر وقت مال ہی لٹائے رکھتا ہے پیسے ہی دیے رکھتا ہے لوگوں کو جناب لٹائے رکھتا ہے مولویوں کو گھر میں لا کر روٹیاں کھلاتا رہتا ہے غریبوں اور یتیموں کا خیال رکھتا ہے بڑا بیوقوف اور پاگل تھا، اچھا اب تم بھی باہر سے پڑھ کر آئے ہو تمھارا کیا خیال ہے کہتا آج کے بعد کوئی یتیم یہاں نہیں آئے گا آج کے بعد ہم نے کسی مسکین کو اندر داخل ہی نہیں ہونے دینا اب کیا کریں جناب، کہتا ہمارا باغ تیار ہو گیا ہے پھل بالکل پک گیا ہے تو ایسے کرو یتیموں اور مسکینوں کو پتہ لگنے سے پہلے پہلے اپنے باغ کے پھل جو ہیں وہ گھر لے آئیں تا کہ اگر یتیموں مسکینوں کو پتہ چل گیا پھر اُن کو کچھ نہ کچھ دینا ہی پڑے گا اُنھوں نے جناب رات کو مشورہ کیا اور مشورہ کر کے جناب سو گئے جس وقت سو گئے یہ سو گئے رب جاگ

رہا ہے یہ سو گئے عرش والا؟ جاگ رہا ہےان کے مشورے کو رب نے سن ہی لیا ہے نا مولا فرماتے ہیں ﴿إِنَّا بَلَوْنَاهُمْ كَمَا بَلَوْنَا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ إِذْ أَقْسَمُوا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِينَ ۝ وَلَا يَسْتَثْنُونَ ۝ فَطَافَ عَلَيْهَا طَائِفٌ مِّن رَّبِّكَ وَهُمْ نَائِمُونَ ۝ فَأَصْبَحَتْ كَالصَّرِيمِ ۝ فَتَنَادَوْا مُصْبِحِينَ ۝ أَنِ اغْدُوا عَلَىٰ حَرْثِكُمْ إِن كُنتُمْ صَارِمِينَ ۝ فَانطَلَقُوا وَهُمْ يَتَخَافَتُونَ ۝ أَن لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُم مِّسْكِينٌ ۝﴾ (القلم: ۱۷ تا ۲٤) مولا فرماتے ہیں اُنھوں نے مشورہ کیا سو گئے جس وقت سو گئے عرش والا جاگ رہا ہے اُن کے سوتے سوتے اللہ کا حکم آ گیا اُن کے سوتے سوتے رب نے اُن کے پکے ہوئے پھلوں کے باغ کو تباہ و برباد کر دیا ہے ملیا میٹ کر دیا ہے جس وقت تباہ و برباد ہو گئے ہمیں نا جس وقت صبح کا سحری کا وقت ہوا ہے کہتے ہیں ﴿فَانطَلَقُوا﴾ اُٹھو بھئی اُٹھو چلو فلاں چلو ارے دیر نہ ہو جائے ﴿أَن لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُم مِّسْكِينٌ﴾ چلو نا چلو جلدی کرو مسکینوں کو پتہ نہ چل جائے مسکین غریب داخل نہ ہو جائیں، اچھا چلتے جا رہے ہیں جا رہے ہیں اور جس وقت اُس مقام پر پہنچے ہیں نا، کہتے ہیں یہ تو ہمارا باغ ہی نہیں یہ تو ہماری جگہ ہی نہیں یہ تو ہم کسی اور زمین میں آ گئے ہیں یہ تو کسی اور جگہ پر آ گئے ہیں پھر واپس آئے واپس آ کر پھر نشانیاں دیکھیں ہنشانیاں دیکھتے دیکھتے پھر جناب اُسی مقام پر پہنچے ہیں کہتے ہیں نا، نا جگہ بھی وہی ہے باغ بھی وہی ہے لیکن ﴿بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ﴾ ہم پکے پکائے میووں سے محروم کر دیے گئے ہیں پھر آپس میں گفتگو ﴿فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَلَاوَمُونَ﴾ ایک دوسرے کو ملامتیں کرنے لگ پڑے تم نے ہمیں یہ مشورہ دیا تھا تم نے ہمیں یہ درس دیا تھا تم نے ہمیں اس طرف لگایا تھا اُنھوں نے مسکینوں اور غریبوں کا حصہ روکا رب نے ان کا خود حصہ روک دیا جنھوں نے دنیا میں غریبوں اور مسکینوں کو دینے سے انکار کر دیا اللہ نے اُن کے مالوں کو آپ خود تباہ و برباد کر دیا، اگر تفصیل میں جاؤں تو بہت سارا ٹائم چاہیے میرے بھائی اولاد اگر نیک ہوگی اولاد اگر دین کی طرف جائے گی اولاد اگر

اس طرف آئے گی اب تو مصیبت یہ ہے کہ جناب اولاد کو پڑھاتا ہے ساتھ پیسے بھی خرچ ہوتے ہیں فیس بھی دیتا ہے منتیں بھی کرتا ہے پھر رشوتیں بھی دینی پڑتی ہیں کہ رزلٹ اچھا آجائے پھر جناب وہ اولاد جو بنتی ہے تو تی موتی سی اُس نے پینٹ ڈالی ہے اور جناب کوٹ پہنا ہے یہاں پھانی سی لگائی ہے بہت ہی کسا ہوا ہے میں نے کہا اندر کیسے داخل ہو گئے ہو جناب کھڑے ہو کر ہی کھانا ہے کھڑے ہو کر ہی پینا ہے ٹانگ اُٹھا کر اُس کی تربیت ہے نا یہ جناب مصلے پر بیٹھنے والا صفوں پر بیٹھنے والا جسے ملاں بھی کہتے ہیں جسے مولوی بھی کہتے ہیں جسے داڑھی والا بھی کہتے ہیں اسی کے طرح طرح کے نام بھی رکھتے ہیں پر اللہ کی قسم یہ جو مصلی ہے نا اس کا تو دنیا کی کوئی چیز بھی مقابلہ نہیں کرسکتی اگر مولوی مولوی بن جائے مولوی مولا والا بن جائے مولوی مولوی بن جائے اللہ کی قسم مولوی آگے آگے ہو روٹی اس کے پیچھے پیچھے ہو اب مولوی پیچھے پیچھے ہے روٹی آگے آگے ہے کبھی روٹی اس گلی میں چلی جاتی ہے مولوی بھی اُس گلی میں چلا جاتا ہے کبھی اُس گلی میں چلی جاتی ہے مولوی اُس گلی میں چلا جاتا ہے کبھی وہ اگلا چوک گزر جاتی ہے مولوی بھی اگلا چوک گزر جاتا ہے روٹی آگے آگے ہے اور مولوی پیچھے پیچھے اور جو اللہ والے ہیں نا جو اللہ والے ہیں روٹیاں بھی رب کے پاس اُن کا عقیدہ ہے کہ روٹی دیتا ہے تو رب یہ دیتا ہے بعض نے سر پر چھابہ رکھا ہوا ہے جناب سر پر چھابہ ہاتھ میں سوئی پیچھے کتے، برادری پیچھے لگی ہے یہ کون جارہا ہے جی؟ یہ ہمارے میاں صاحب جارہے ہیں خیر سے اچھا دروازے دروازے پر جاتا ہے روٹی ڈال دو میں جماندرو یتیم ہوں انگریز چلا تو گیا ہے لیکن جو تقسیم کر گیا ہے ہم ابھی تک اُسی پر قائم اور دائم ہیں، پنڈوں میں جو حضرات تشریف رکھتے ہیں اُن کو معلوم ہے کہ آرائیں کے دو مربعے جٹ کے دو مربعے فلاں کے چار مربعے فلاں کے چار مربعے ادھر دوسری لسٹ آئی کہ جناب ترکھان کے دو کلے، موچی کے دو کلے اور لوہار کے دو کلے مولوی کے دو کلے یہ جو دوسری لسٹ ہے نا یہ گاؤں والی لسٹ اسے ہم تم کمی کہتے ہیں یہ ہمارے کام کرنے والے یہ ہمارے آگے بول سکتے ہیں بھلا، نا، نا وہ کونسے

بندے ہیں وہ کون سا انسان ہیں تمہارے آگے کیوں بولتا ہے قرآن کیا کہتا ہے قرآن اعلان کرتا ہے ﴿يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ﴾ (الحجرات: ۱۳) اے دنیا کے لوگو ہم نے تمہیں ایک باپ سے ایک ماں سے پیدا کیا ہے ایک ماں اور باپ سے پیدا ہونے والو ایک ہی ماں ہے ایک ہی باپ ہے ماں باپ کے ہوتے ہوئے کسی تیسرے کا داؤ لگ جائے؟ کیوں جی اُسے کیا کہو گے؟ اوئے، رب، رسول ﷺ کے ہوتے ہوئے کسی تیسرے کا داؤ لگ جائے اس پر بھی غور کیا کرو نا رب، رسول ﷺ کے ہوتے ہوئے کسی تیسرے کے پاس چلے جاؤ اُدھر جناب جان نہیں وہی ادھر ایمان نہیں رہتا اُدھر جناب تم مشکوک ہو جاؤ گے ادھر ایمان مشکوک ہو جائے گا اللہ فرماتا ہے ماں باپ سے تمہیں پیدا کیا ہے پھر تمہیں قبیلے برادری ذاتوں میں تقسیم کر دیا ہے اور ذاتوں اور برادریوں میں کیوں تقسیم کیا ہے مولا فرماتے ہیں ﴿لِتَعَارَفُوْا﴾ تا کہ تمہاری ایک دوسرے سے پہچان ہوتی رہے تا کہ تمہارا ایک دوسرے سے تعارف ہوتا رہے اللہ آپ کو کیسے بندے اچھے لگتے ہیں اللہ آپ کن کو پسند کرتے ہیں جو سفید رنگ والے ہیں؟ اُن کو پسند کرتے ہو؟ جن کے کالے رنگ ہیں اللہ اُن کو پسند کرتے ہو؟ اللہ جن کی ذات بہت اونچی ہے اُن کو پسند کرتے ہو؟ اللہ جن کے پاس دولتیں اور مال زیادہ ہے اللہ آپ اُن کو پسند کرتے ہیں؟ اللہ فرماتے ہیں نا، نا ﴿اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ﴾ اللہ فرماتے ہیں اگر میں سفید رنگوں کی طرف دیکھوں تو پھر ابولہب جہنم کا بالن ہی نہ بنتا اگر میں کالے رنگ کی طرف دیکھوں پھر جناب بڑے بڑے فلاں جہنم کا بالن نہ بنتے اگر دولت والوں کو دیکھوں تو پھر فرعون اور نمرود جہنم میں نہ جاتے اللہ آپ کن کی طرف دیکھتے ہیں مولا فرماتے ہیں میرے سامنے چاہے کوئی پھٹے کپڑوں والا آ جائے چاہے اس کا رنگ بھی کالا ہو موٹے موٹے ہونٹ ہی کیوں نہ ہوں ارے جناب ﴿اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ

أَتْقَاكُمْ ﴾ (الحجرات: ١٣) جو سب سے زیادہ متقی اور پرہیزگار ہوتا ہے نا وہ مجھے سب سے زیادہ محبوب اور پیارا لگ جاتا ہے بلال پہلے بلال ہی تھا اور جس وقت اُس نے لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ ﷺ پڑھ لیا نبی ﷺ کا کلمہ پڑھ لیا ہے نبی ﷺ کا دیوانہ بن گیا ہے نبی ﷺ کا جناب محب بن گیا ہے اب میرے آقا ﷺ معراج والی رات جب معراج پر پہنچے ہیں نا جنت میں جا رہے ہیں آگے پاؤں کی آواز آرہی ہے میرے آقا علیہ السلام پوچھتے ہیں اے جبرائیل علیہ السلام فرماتے ہیں سوہنیا آپ ﷺ کا بلال رضی اللہ عنہ زمین پر چلتا ہے اُس کے پاؤں کی آواز عرش بریں پر آرہی ہے بلال پہلے بلال رضی اللہ عنہ ہی تھا لوگو دنیا والو پھر نبی ﷺ کا دیوانہ بن گیا ہے نبی ﷺ کا پروانہ بن گیا ہے نبی ﷺ کا کلمہ پڑھ لیا ہے جس وقت نبی ﷺ کا کلمہ پڑھا ہے نا ایک نے پوچھا جناب اللہ کے نبی ﷺ جنت میں پہلے کون جائے گا، کون جائے گا جی؟ ڈنو جائے گا؟ کیوں پہلے گیا ہے نا ڈنو صاحب جنت کے سوراخ سے نکل آیا ہے پاکپتن سے یہ بھی جنتی ہو گیا ہے پاکپتن والی جنت کا، وہاں جناب جنت کے سوراخ سے گزر آیا ہے میں نے کہا وہ جنت جنت نہیں میں نے اُس جنت میں جانا ہی نہیں جہاں پاکستانی پولیس کا پہرہ ہو میں نے اُس جنت میں جانا ہی نہیں میں نے اُس جنت میں جانا ہی نہیں جہاں ڈانگیں پڑیں میں نے اُس جنت میں جانا ہی نہیں جہاں جناب سینک لگوانا پڑے گزر تو آیا ہے پر ڈانگیں بہت پڑی ہیں ایک ہمارا دوست ہماری جماعت کا اہل حدیث اُس کا ذہن تھا اپنی اپنی طبیعت ہے جہاں مرضی چلا جائے کوئی مسلک کو قدر گر نہیں لگا سکتا وہ کہتا جی میری جنت کے دروازے پر ڈیوٹی لگ گئی ہے میں پولیس میں تھا اور میری وہاں ڈیوٹی لگ گئی جس ٹائم وہ وقت آیا میں کبھی ڈانگیں مار کر ادھر بھگادوں کبھی اُدھر بھگادوں میں نے اپنی ساری خواہشیں پوری کر لیں، جنت جنت ہی ہے میرے آقا ﷺ سے پوچھتے ہیں جنت میں پہلے کون جائے گا آقا ﷺ فرماتے ہیں جنت میں تو پہلے میں ہی جاؤں گا لیکن مجھ سے پہلے بھی کوئی جائے گا جس سواری پر میں سوار ہوں گا اُس کی مہار میرے بلال رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ہوگی، میرا بلال

ﷺ جنت کا دروازہ پہلے گزرے گا میری سواری بعد میں گزرے گی لوگو ان ﴿إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ﴾ (الحجرات : ۱۳) یہ ہے اصل چیز، اللہ مال کی طرف نہیں دیکھتا ہے پیغمبر ﷺ نے کیا فرمایا ہے ((ان اللّٰہ لا ینظرو الی صورکم ولکن ینظر الی قلوبکم واعمالکم)) اللہ تمھاری صورتوں کی طرف نہیں دیکھتا، اللہ تمھارے اعمال اور دلوں کی طرف دیکھتا ہے یہ جو انگریز تقسیم کر گیا ہے نا مولوی کو اس کھاتے میں ڈال گیا ہے لیکن اللہ کی نظر میں سب برابر ہیں اللہ کی نگاہ میں یہ جو صف ہے نا یہاں ایک دولت والا لاکھ پتی کھڑا ہے ساتھ ہی جناب غریب آ کر کھڑا ہو گیا ہے اُس کی جناب پنڈلی سفید ہے اور غریب کی پنڈلی کالی ساتھ ساتھ کھڑے ہو بھئی ساتھ ساتھ پاؤں لگائے ہیں ۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

یہاں آ کر سارے ہی ایک ہو گئے دولتوں والے بھی مال والے بھی لاکھ پتی بھی کروڑ پتی بھی ممبر اور وزیر بھی رب کے دربار میں سب ہی برابر ہیں اللہ اللہ میں عرض کر رہا تھا میرے برادر میرے بھائی دنیا سے جاؤ تو اس انداز سے کہ رب راضی ہو جائے اگر رب راضی ہو گیا تو ساری کائنات میرے پیغمبر ﷺ فرمایا کرتے تھے ہر نماز کے بعد یہ دعا کیا کرتے تھے ((اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت فلا ینفع ذالجد منك الجد)) (بخاری : ۸۴٤، مسلم : ۵۹۳) اللہ جس سے آپ روک لو اُسے کوئی دے نہیں سکتا جسے آپ نہ دو اُسے کوئی دے نہیں سکتا، یہ اللہ کے دربار میں سب برابر ہیں جناب اُس کے نزدیک صرف یہ ہے کہ تقویٰ پرہیز گاری میں اللہ اللہ میں اللہ کی ذات میں اللہ کے ذکر اذکار میں جو سب سے زیادہ ہے وہ میرا محبوب اور پیارا بن جاتا ہے اللہ سے دعا ہے اللہ دنیا بھی بہتر کر دے اور آخرت بھی بہتر کر دے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

ﷺ جنت کا دروازہ پہلے گزرے گا میری سواری بعد میں گزرے گی لوگو ان ﴿إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ﴾ (الحجرات: ۱۳) یہ ہے اصل چیز، اللہ مال کی طرف نہیں دیکھتا ہے پیغمبر ﷺ نے کیا فرمایا ہے ((ان اللّٰہ لا ینظرو الی صورکم ولکن ینظر الی قلوبکم واعمالکم)) اللہ تمہاری صورتوں کی طرف نہیں دیکھتا، اللہ تمہارے اعمال اور دلوں کی طرف دیکھتا ہے یہ جو انگریز تقسیم کر گیا ہے نا مولوی کو اس کھاتے میں ڈال گیا ہے لیکن اللہ کی نظر میں سب برابر ہیں اللہ کی نگاہ میں یہ جو صف ہے نا یہاں ایک دولت والا لاکھ پتی کھڑا ہے ساتھ ہی جناب غریب آ کر کھڑا ہو گیا ہے اُس کی جناب پنڈلی سفید ہے اور غریب کی پنڈلی کالی ساتھ ساتھ کھڑے ہو بھئی ساتھ ساتھ پاؤں لگائے ہیں ۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

یہاں آ کر سارے ہی ایک ہو گئے دولتوں والے بھی مال والے بھی لاکھ پتی بھی کروڑ پتی بھی ممبر اور وزیر بھی رب کے دربار میں سب ہی برابر ہیں اللہ اللہ میں عرض کر رہا تھا میرے برادر میرے بھائی دنیا سے جاؤ تو اس انداز سے کہ رب راضی ہو جائے اگر رب راضی ہو گیا تو ساری کائنات میرے پیغمبر ﷺ فرمایا کرتے تھے ہر نماز کے بعد یہ دعا کیا کرتے تھے ((اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت فلا ینفع ذالجد منك الجد)) (بخاری: ۸۴۴، مسلم: ۵۹۳) اللہ جس سے آپ روک لو اُسے کوئی دے نہیں سکتا جسے آپ نہ دو اُسے کوئی دے نہیں سکتا، یہ اللہ کے دربار میں سب برابر ہیں جناب اُس کے نزدیک صرف یہ ہے کہ تقویٰ پرہیز گاری میں اللہ اللہ میں اللہ کی ذات میں اللہ کے ذکر اذکار میں جو سب سے زیادہ ہے وہ میرا محبوب اور پیارا بن جاتا ہے اللہ سے دعا ہے اللہ دنیا بھی بہتر کر دے اور آخرت بھی بہتر کر دے۔ آمین

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شان صحابہ رضی اللہ عنہم، جنگ بدر

﴿وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ﴾ (البقرة: ١٥٤)

واجب الاحترام سامعین محترم، اللہ احکم الحاکمین کی حمد وثناء کے بعد بے شمار لا تعداد درود وسلام امام الانبیاء، امام الحرمین سید الثقلین شفیع المذنبین رحمت العالمین جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس پر۔

صاحبو اور عزیز ساتھیوں، اللہ رب العالمین نے دو راستے انبیاء علیہم السلام کے ذریعے لوگوں کو سمجھائے ہیں کہ میرے بندو ایک راستہ اسلام والا رحمٰن والا ہے ایک راستہ شیطان والا ہے ایک راستہ جہنم والا ہے۔ایک راستہ اللہ کی جنت والا ہے ایک راستہ اللہ کی رضا والا ہے ایک راستہ مولا کی ناراضگی والا ہے اور اللہ کے نبیوں علیہم السلام نے دونوں راستے واضح کر دیے ہیں آگے اب میری تمھاری مرضی ہے کہ ہم کون سا راستہ اختیار کرتے ہیں اللہ کرے کہ ہمیں جنت والا رحمٰن والا اور قرآن والا راستہ اختیار کرنے کی توفیق نصیب ہو جائے۔آمین۔میرے بھائیو رب العالمین کے نبیوں علیہم السلام نے پیغام حق وصداقت عام فرمایا لوگوں تک پیغام پہنچایا اس راستے میں آزمائشوں، مصیبتوں پریشانیوں اور قربانیوں کی ہر دور میں ضرورت پڑی اور یقیناً اللہ تعالیٰ والوں نے اپنا مال اپنی اولاد اپنا تن من اور دھن اللہ کی رضا کے لیے قربان کر دیا ہے رب کے راستے میں قربانی کی ضررت ہر دور میں رہی ہے ایک بندہ اپنے مال کی قربانی پیش کرتا ہے یہ بہت بڑی قربانی اور بڑی سعادت ہے ایک بندہ اپنی اولاد کی قربانی پیش کرتا ہے بہت بڑی سعادت اور بڑی خوش نصیبی ہے قربانی کی آخری منزل وہ یہاں تک ہے کہ انسان

اپنی جان کا نذرانہ تک پیش کر دیتا ہے مال بھی لٹا دیا ہے اولاد بھی پیش کر دی ہے حتیٰ کہ اپنی جان کا نذرانہ اللہ کے راستے میں پیش کر دیا ہے آؤ ذرا آج اللہ کے قرآن کے الفاظ پر غور فرمانا آمنہ کے لال علیہ السلام کے فرامین اپنے دل و دماغ میں اتارنے کی کوشش کرنا، صحابہ رضی اللہ عنہم کے اعمال اس حوالے سے نوٹ کرنے کی کوشش کرنا اللہ کا قرآن اعلان فرما رہا ہے اللہ ذوالجلال فرماتے ہیں اے میرے محبوب پیغمبر جناب محمد ﷺ اعلان فرما دو ﴿وَ لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّ لٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ﴾ (البقرة: ١٥٤) قرآن تمھاری عظمت پر صدقے جاؤں اور لاکھ بار میں قربان جاؤں اللہ ذوالجلال والاکرام کا قرآن ایک ایک بات کھول کر سمجھا رہا ہے اور حق بات کا قدم قدم پر اظہار کر رہا ہے اور قدم قدم پر اللہ کا قرآن ہماری رہنمائی فرما رہا ہے دعا کرو اللہ قرآن کو سمجھ کر صحیح معنوں میں اُس پر عمل کی توفیق نصیب فرما دے۔ آمین۔ اللہ ذوالجلال فرماتے ہیں ﴿وَ لَا تَقُوْلُوْا﴾ میری بات کی سمجھ آ رہی ہے اللہ فرماتے ہیں ﴿وَ لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّ لٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ﴾ (البقرة: ١٥٤) اللہ ذوالجلال کا قرآن اعلان کر رہا ہے اے میرے محبوب پیغمبر ﷺ اپنی زبان نبوت سے اعلان فرما دو جو اللہ کے راستے میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کر دیتا ہے جو بندہ اللہ کے راستے میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کر دیتا ہے ﴿وَ لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ﴾ سوہنیا ﷺ اسے مردہ نہ کہنا ﴿بَلْ اَحْيَآءٌ﴾ اللہ کے ہاں وہ زندہ ہیں ﴿بَلْ اَحْيَآءٌ﴾ وہ زندہ ہیں ﴿وَّ لٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ﴾ اور اُس مالک کی مرضی ہے نا میرا رب اپنے بندوں کو آزماتا ہے اے بندے یہ تو قسمت کی بات ہے نا اللہ اپنے راستے میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے کی توفیق عطا فرما دے۔ آمین۔ اللہ اپنے بندوں کو آزماتے ہیں اُس کی آزمائشوں کے مختلف انداز ہیں اُس کی آزمائشوں کے مختلف طریقے ہیں اللہ جی آپ کیسے آزماتے ہیں فرمایا قرآن پڑھ لو قرآن کی تلاوت کر لو اللہ فرماتے ہیں ﴿وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ

وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ۝ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۝ ﴾ (البقرة: ۱۵۶، ۱۵۵)

میرا دل کرتا ہے میں تمہیں زیادہ سے زیادہ اللہ کا قرآن سناتا جاؤں شاید کہ ہمارے دل کی اُجڑی بستیاں آج اللہ کے قرآن کے نور سے منور بھی ہو جائیں اور معطر بھی ہو جائیں اللہ فرماتے ہیں ﴿وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ ﴾ میں اپنے بندوں کو آزماؤں گا آزماتا ہوں مختلف طریقوں سے فرمایا کبھی میں دشمنوں سے ان کو ڈرا کر آزماتا ہوں ﴿وَالْجُوْعِ﴾ کبھی میں ان کو بھوکا رکھ کر آزماتا ہوں ﴿ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ ﴾ اللہ فرماتے ہیں کبھی مال میں کمی کر کے کبھی اولاد عطا کر کے کبھی جانوں میں کمی کر کے میں آزماتا ہوں ﴿وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ﴾ اللہ فرماتے ہیں صبر کرنے والون کے لیے ہی بشارتیں ہیں آؤ نا ذرا قرآن کا ایک اور مقام سماعت فرمانا اللہ ذوالجلال فرماتے ہیں ﴿اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَ يُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَ الْاِنْجِيْلِ وَ الْقُرْاٰنِ وَ مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ وَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴾ (التوبة: ۱۱۱) ترجمہ کیا ہے ترجمہ سن لو اللہ فرماتے ہیں ﴿اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴾ اللہ نے مومنوں سے سودا کر لیا ہے کیا کر لیا ہے ﴿اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ﴾ اللہ نے مومنوں سے سودا کر لیا ہے عرش والے کیسا سودا کیا ہے؟ میں نے ان کی جانیں اور ان کا مال یہ دونوں ان سے لے کر ان دو چیزوں کے بدلے میں، میں نے اپنی جنت ان کے نام الاٹ کر دی ہے اللہ میں تیرے قرآن کی عظمت پر صدقے جاؤں فرمایا ان کا مال اور ان کی جانیں اب اندازہ فرماؤ مال بھی رب کا ہے اور جان بھی؟ رب کی عطا کردہ ہے یہ مال اللہ کا عطا کردہ مال اللہ کے راستے میں خرچ ہو جائے اللہ کا مال اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کی توفیق عطا

فرمائے۔ آمین۔ میرے دوستو میرے بھائیو لاکھوں کروڑوں اربوں کا مالک ہے اسے زندگی میں اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق نہیں مل سکی تب بھی یہ مال اس کے ساتھ نہیں جانا اس نے مرجانا ہے مال پھر بھی یہیں چھوڑ جانا ہے یہاں کی دولتیں یہاں ہی رہ جاتی ہیں اگر اپنا مال اللہ کے راستے میں خرچ کردے اللہ کی راہ میں وقف کردے پھر مال تو ویسے بھی اللہ کا ہی ہے اُس کا دیا اُس کی راہ میں خرچ کردے پھر یہ جان جو چند سانسیں مستعار سانسیں اس زندگی کی سانسوں کا پتہ نہیں اُس مالک کی مرضی ہے وہ بچپن میں بلالے تو اُس کی مرضی وہ لڑکپن میں بلا لے تو اُس کی مرضی وہ جوانی میں بلالے تو اُس کی مرضی وہ بڑھاپے میں بلالے تو اُس کی مرضی، جان تو ہر حال میں جانی ہی جانی ہے کیا اُس سے بہتر نہیں یہ دونوں اُس کی عطا کردہ چیزیں اُس کے نام لگا دی جائیں اللہ فرماتے ہیں میں وعدہ کرتا ہوں ﴿بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ﴾ میں اس کے بدلے میں جنت ان کے نام انتقال کردوں گا میں جنت ان کے نام رجسٹری کردوں گا میرے بھائیو یہ جنت کی الاٹمنٹ تمہاری الاٹمنٹ جیسی تو نہیں ہے نا یہاں جناب ایک ایک احاطے کی پانچ پانچ رجسٹریاں ہو رہی ہیں ایک ایک کھیت کی پانچ پانچ رجسٹریاں ہو رہی ہیں اللہ ذوالجلال فرماتے ہیں میں جو جنت عطا کردوں گا وہ ہمیشہ کی ہوگی اُس پر کسی کا بولو قبضہ بھی ہوسکتا؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ﴾ اور مومن بندہ مسلمان بندہ، اللہ کی رضا میں راضی رہنے والا بندہ اللہ کی قسم ہے اس کو تو گھاٹا پڑتا ہی نہیں مومن خسارے میں رہتا؟ مومن خسارے میں نہیں رہتا ﴿يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ﴾ یہ میدان جنگ میں چلا جائے مومن کو گھاٹا نہیں ہوتا لڑتے لڑتے کافر کو جہنم رسید کردے خود زندہ بچ کر آجائے غازی اسلام بن جاتا ہے اور اگر لڑتے لڑتے شہید ہو جائے تو شہید اسلام بن جاتا ہے مومن بندہ خسارے میں رہتا؟ یہ بچ جائے تو غازی بن جاتا ہے یہ کٹ جائے تو شہید بن جاتا ہے اللہ ذوالجلال کی قسم اُٹھا کر کہتا ہوں پھر یہ شہادت کا مرتبہ اتنا اعلیٰ مرتبہ ہے کہ خود اللہ تعالیٰ کے پاک پیغمبر جناب محمد ﷺ میرے پاک

پیغمبر ﷺ خود خواہش کا اظہار کرتے خود اپنی زبان نبوت سے فرمایا کرتے عرش والے رب میرا دل کرتا ہے میں آپ کی راہ میں لڑتے لڑتے اللہ جام شہادت نوش کر جاؤں۔علمائے کرام ،میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں ((ثم احیا اقتل)) میرا دل کرتا ہے میں لڑتے لڑتے اللہ آپ کی راہ میں اپنی جان پیش کر دوں میں پھر زندہ ہوں پھر قتل ہو جاؤں پھر زندہ ہوں پھر قتل کر دیا جاؤں آمنہ کے لعل ﷺ کیوں بار بار، بار بار یہ ارشاد فرمارہے ہیں بھائیو مرتبہ بھی تو بہت اعلیٰ ہے نا اللہ کے پاک پیغمبر ﷺ فرماتے ہیں اللہ کی راہ میں اپنی جان قربان کرنے والا اپنا گلا کٹوا جانے والا جب گلے پر تیز چلتی ہے اُسے زیادہ نہیں اتنی سی تکلیف ہوتی ہے جیسے چیونٹی بندے کو کاٹ جاتی ہے جتنی چیونٹی کے کاٹنے سے تکلیف ہوتی ہے بندے کو اتنی سے تکلیف محسوس ہوتی ہے اللہ کی راہ میں کٹنے والے کو اتنی سی تکلیف ہوتی ہے لیکن اس کا مقام اور منصب یہ ہے فرمایا اس کے گلے کا خون قطرہ زمین پر بعد میں گرتا ہے اللہ اس کے سارے گناہوں پر معافیوں کے قلم پہلے ہی پھیر دیتا ہے اللہ اس کے گناہوں پر معافیوں کے قلم پہلے ہی پھیر دیتے ہیں کون اللہ کی راہ میں کٹنے والے، اللہ کا قرآن دوسرے مقام پر اعلان فرمایا ہے اللہ فرماتے ہیں سوہنیا ﷺ اپنی زبان نبوت سے ارشاد فرمایا دو اپنی زبانِ نبوت سے لوگوں تک میرا پیغام پہنچا دو ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ﴾(آل عمران: ۱۶۹) جو اللہ کی راہ میں کٹ جاتے ہیں اُنھیں مردے تصور نہ کرو گمان نہ کرو ﴿بَلْ اَحْيَآءٌ﴾ اللہ کے ہاں زندہ ہیں ﴿عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ﴾ اپنے رب کے ہاں ان کو رزق دیے جاتے ہیں وہ زندہ ہیں پر اُن کی زندگی تم جان سکتے؟ وہ زندہ ہیں لیکن اُن کی زندگی کا تم تصور نہیں کر سکتے وہ زندہ ہیں لیکن اُن کی زندگی کا تم وہم وگمان بھی نہیں رکھ سکتے کہ کیسی ہے۔اور آؤ نا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنھوں نے اپنی جانیں اللہ کے قرآن کی خاطر پیش کیں پاک پیغمبر علیہ السلام کے صحابہ رضی اللہ عنہم جنھوں نے اپنی گردنیں پیغمبر ﷺ کی سنت کی خاطر کٹوائیں کون میرے آقا علیہ السلام کے جانثار ذرا جذبہ

شہادت دلوں میں دیکھو لو رات کا وقت ہے میرے پیغمبر ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کا دشمن سے مقابلہ ہونے والا ہے آمنا سامنا ہونے والا ہے دو ساتھی الگ بیٹھے ہیں آپس میں گفتگو کر رہے ہیں میرے بھائیو یہ تو اپنی اپنی قسمت کا سودا ہے اپنے اپنے مقدر اور نصیب کی بات ہے ہمارے کوئی دو نوجوان اکٹھے ہو کر بیٹھ جائیں وہ مشورہ کرتے ہیں صلاح کرتے ہیں سوچتے ہیں آج کون سی سڑک پر کھڑے ہونا ہے کس کے گھر میں چوری کرنا ہے آج کس سے لڑائی کرنی ہے صدقے جاؤں یہ نبی ﷺ کے جانثار ہیں کہ جن کی تربیت دنیا کے کسی عام انسان نے نہیں کی یہ وہ عظیم لوگ ہیں کہ جن کی تربیت کی ہے تو آمنہ کے لال ﷺ نے کی ہے میرے آقا علیہ السلام نے جن کی تربیت فرمائی ہے وہ دو ساتھی ایسے الگ ہو کر بیٹھے ہیں تو ایک کہنے لگا ایسے ہی بیٹھے ہیں یہ وقت ملا ہے آؤ رب سے دعا ہی کر لیں موقع بنا ہے آؤ رب سے دعا ہی کر لیں جی ہاں بالکل کرنی چاہیے موقع غنیمت جاننا چاہیے اللہ اللہ۔ کہنے لگا دونوں ہاتھ اُٹھاتے ہیں میں دعا کرتا ہوں تم آمین کہنا پہلے تم دعا کرنا میں آمین کہوں گا ہاں جناب بالکل ٹھیک ہے ہاتھ آسمان والے کے سامنے اُٹھا لیتے ہیں اور ایک دعا کر رہا ہے عرش والے کل دشمن سے آمنا سامنا ہونے والا ہے کل اسلام کے دشمنوں سے مقابلہ ہونے والا ہے اے عرش والے رب جب اُن کا میرے ساتھ کسی کا مقابلہ ہو اللہ جو میرے مقابلے میں آئے وہ کمزور ہو اور میں طاقتور ہوں اللہ وہ کمزور ہو اور میں اُس سے طاقتور ہوں لڑتے لڑتے اللہ میں اُس کو زمین پر لٹا لوں میں اس پر آپ کے دشمن اور آپ کے نبی ﷺ کے دشمن کو جہنم رسید کر دوں دوسرا آمین کہتا ہے کہنے لگا اب میں دعا کرتا ہوں تو تم نے آمین کہنا ہے ہاتھ آسمانوں کی طرف اُٹھاتے ہیں اور دعا کرتے ہیں ادھر بھی خلوص ہے ادھر بھی خلوص ہے اُس دعا میں بھی اللہ کی رضا ہے اس دعا میں بھی اللہ کی رضا ہے اُس دعا میں بھی مالک کی خوشنودی ہے اس دعا میں بھی مالک کی خوشنودی ہے اس نے ہاتھ اُٹھائے ہیں اور دعا کر رہے ہیں عرش والے مولا کل جس دشمن سے میرا مقابل ہو وہ طاقتور ہو اور میں اُس سے کمزور ہوں وہ طاقتور ہوں اور میں

اس سے کمزور ہوں اللہ جب میدان میں آئیں لڑتے لڑتے اللہ وہ کافر دشمن مجھے زمین پر پھینک دے پھر میرا گلا کاٹ دے میرا انگ انگ کاٹ دے اللہ میرے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے کل قیامت کے دن مولا میں آپ کے دربار میں پیش ہوں آپ مجھ سے پوچھو عبداللہ رضی اللہ عنہ یہ انگ انگ کٹوا کر آئے ہو تمہارا جرم کیا ہے تمہارا گناہ کیا ہے تو میں آپ کے سامنے کہہ سکوں اللہ جرم کوئی نہیں گناہ کوئی نہیں غلطی کوئی نہیں نہ کسی کی عزت پر حملہ کیا ہے نہ کسی کا مال چرایا ہے اللہ نہ کسی سے ظلم زیادتی کی ہے اللہ میں کہہ سکوں میرا ایک ہی جرم ہے لا الہ الا اللہ پڑھ لو پڑھ لو لا الہ الا للہ (اسد الغابہ فی معرفۃ صحابہ رضی اللہ عنہم ۳/ ۱۹۵ ، ترجمہ ۲۸۵۸) اور بعض کے پاس لا الہ الا للہ کہنا بہت بڑے سے بڑا جرم تصور کیا جاتا ہے اور لوگو یہی وجہ ہے اگر اُن کے نزدیک لا الہ الا للہ کہنا جرم ہے اور اسے جرم تصور کیا جاتا ہے اللہ کے فضل و رحمت سے اس جرم کا ارتکاب تو پھر اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کرتے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے گئے لا الہ الا اللہ پڑھ لو پڑھ لو لا الہ الا اللہ ۔اگر لا الہ الا للہ کہنا جرم ہے یہ جرم تو خلیل اللہ علیہ السلام کرتے گئے ذبیح اللہ علیہ السلام کرتے گئے کلیم اللہ علیہ السلام کرتے گئے یہ جرم صدقے جاؤں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کر گے گئے اگر لا الہ الا للہ کہنا جرم ہے یہ جرم آمنہ کے لعل صلی اللہ علیہ وسلم کرتے رہے میرے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کرتے گئے ، فاروق رضی اللہ عنہ کرتے گئے ،عثمان وحیدر کرار رضی اللہ عنہما کرتے گئے اور لا الہ الا للہ کہنا جرم ہے یہ جرم امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کرتے گئے اگر یہ حق بات کہنا جرم ہے یہ جرم علامہ ظہیر رحمہ اللہ کرتے گئے یزدانی شہید کرتے گئے رب ذوالجلال کی قسم اُٹھا کر کہتا ہوں اگر یہ کلمہ کہنا جرم ہے مرکزی جمعیت اہل حدیث کا بچہ بچہ یہ ارتکاب کرتا رہے گا اور جب تک جند میں جان رہے گی اور منہ میں زبان رہے گی لا الہ الا للہ کی بولی بولتا رہے گا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا پرچم لہراتا رہے گا اگر لا الہ الا للہ کہنا جرم ہے اہل حدیث کا بچہ بچہ یہ جرم کرتا رہے گا لا الہ الا للہ پڑھ لو لا الہ الا للہ ۔اسی کے بدلے میں کہیں گالیاں ہیں کہیں گولیاں ہیں کہیں خنجر ہیں کہیں

بتوں کے در کے ہیں سب گوارہ ہے لیکن آمنہ کے لعل ﷺ کے فرمان سے منہ موڑنا گوارہ؟ رب کی توحید سے بولو منہ پھیرنا گوارہ؟ نہیں اور آؤ ذرا نوٹ فرمالو اہل حدیث کا مسلک اور اہل حدیث کا پیغام اور دعوت آج آمنہ کے لال ﷺ کے توہین آمیز خاکے دشمن کو شائع کرنے کی جرأت نہ ہوتی اگر ہمارے اندر پورا ایمان ہوتا اللہ ہمیں نبی ﷺ کی سچی محبت نصیب فرمادے۔آمین۔دشمنانِ اسلام نے بتایا ہے میرے آقا ﷺ کا خاکہ بنایا ہے کارٹون نعوذ باللہ بنایا ہے اور حضور علیہ السلام کی پگڑی میں سے بم کا فیتہ نکالا ہے ثابت کیا گیا ہے کہ سارے مسلمان دہشت گرد ہیں اور یہ نعوذ باللہ دہشت گردوں کا امام ہے توبہ اللہ میری توبہ، میرے بھائیو میرے برادر آمنہ کے لال ﷺ کی ذات وہ ذات گرامی ہے کہ جن کی عظمت و رفعت پر ہر شے قربان کی جائے تو حق ادا نہیں ہو سکتا نبی ﷺ کی عظمت نبی ﷺ کی شان نبی ﷺ کا مقام تحفظ ناموس رسالت ﷺ یہ مشن بھی اگر ملا ہے تو اہل حدیثو تمہیں ہی ملا ہے اور ہم نے اس مشن کی آبیاری ان شاء اللہ کرتے رہنا ہے ہمیں بے ادب کہہ لو جو زیادہ عاشق ہیں گھر سوئے ہوئے ہیں ہمیں بے ادب کہہ لو گستاخ کہہ لو لیکن میری دعوت سن لو میرا پیغام سنو میرے مسلک کا اعلان سنو مسلک اہل حدیث کی دعوت یہ ہے

سڑ جائے زبان اُس گستاخ نکارے دی
کردا اے توہین جیڑا احمد پیارے دی
لعنت تمام اس تے رب جبارے دی
دفتر سیاہ مل سوں اونترا ای جاونا
سورج تے چن جندے حسن تے نے جھول دے
جس دا فرشتے وی تمیں حکم اڈول دے
زمین آسمان اس جگ تے تمیں پھول دے
روضہ رسول ﷺ چاتی رج رج پاونا

آمنہ کے لعل ﷺ جناب محمد ﷺ میرے آقا ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے جانثار لوگو ذوق دیکھ لو جذبہ محبت دیکھ لو جذبہ عقیدت دیکھ لو اللہ نے کیسے اُن کو ایمان نصیب فرمائے ہیں اللہ والی ایسے اپنے بیٹے کو لے کر سامنے کھڑی ہے کہتی ہے میرے شہزادو، میرے بیٹو، جی اماں جی کیا آرڈر ہے ماں کہتی ہے بیٹو کل دشمن سے آمنا سامنا ہونے والا ہے کل دشمنان اسلام سے مقابلہ ہونے والا ہے میرے بیٹو میں نے تمھارے ابو کی امانت میں خیانت نہیں کی بیٹو میں نے تمھیں حلال کا جنم دیا ہے میرے بیٹو پھر میں نے تمھاری تربیت کی ہے پھر اللہ نے تمھیں جوانیاں مانیاں نصیب کی ہیں بیٹے پھر تمھیں کسی نے مجبور نہیں کیا تم نے اپنی مرضی سے آمنہ کے لال ﷺ کا کلمہ پڑھ لیا ہے جی اماں جی بتاؤ کہنا کیا چاہتی ہو بتاؤ کیا کہنا چاہتی ہو ماں کہنے لگی میرا دل کرتا ہے کل میدان جنگ میں جاؤ تو پھر واپس زندہ بچ کر نہ آؤ، میرے بھائیو یہ بھی تو ماں ہے نا اپنے دشمنوں کو بیرون ملک زیادہ تنخواہ کے لیے نہیں بھیج رہی اپنے بیٹوں کو زیادہ کمائی کے لیے نہیں بھیج رہی آخر یہ بھی تو ماں ہے یار ماں تو اپنی اولاد کا بخار برداشت نہیں کر سکتی اور جو ماں اپنے جوان بیٹوں سے کہہ رہی ہے بیٹو میرا دل کرتا ہے کل دشمن کا مقابلہ ہو تو پھر اللہ کے دین کے لیے جانیں لٹا دینا واقعتاً ہی اُن شہزادوں نے اپنی ماں سے کیے ہوئے وعدوں کا حق ادا کر دیا ہے لڑتے لڑتے دشمن سے مقابلہ کرتے ہوئے یہ شیروں جیسے جوان کٹے پھٹے لاش خاک وخون میں تڑپ گئے ہیں ماں دیکھ رہی ہے تلاش کر رہی ہے کسی نے بتایا اماں یہ دیکھو تمھارے شہزادے خاک وخون میں تڑپ گئے ہیں تو ماں نے واویلا نہیں کیا اپنا چہرہ نہیں پیٹا اپنا گریبان چاک نہیں کیا ماں نے بین نہیں ڈالے آسمان کی طرف نگاہیں اُٹھائیں تو کہتی ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

کسے کیا مائی نجڑے تیرے
اوناں شہادت پائی
تے کہن لگی الحمد للہ

اے ہویا فضل الٰہی
کیسی کڑی مبارک ہے سی
میں جس دے اندر جائے
اللہ دتے تے میں چا پالے
اج کم نبی ﷺ دے آئے

اُن ماؤں کو بھی اللہ نے حوصلے عطا فرمائے ہیں اور وہ شہداء اللہ کی رضا کی خاطر جام شہادت نوش کر جانے والے کون لوگ ہیں کون شہدائے اسلام ہیں کہ جنھوں نے اللہ کی رضا کی خاطر اپنی جانیں پیش کر دی ہیں میرے آقا ﷺ ایسے میدان جنگ میں تشریف فرما ہیں اللہ کے پاک پیغمبر ﷺ فرماتے ہیں باہر خیمے پر کون پہرہ دے گا میرے پاک پیغمبر ﷺ کا ایک کمزور سا صحابی رضی اللہ عنہ جلدی سے کھڑے ہو جاتے ہیں ضیاد بن سکن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آقا ﷺ میں پہرے داریاں کروں گا میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں بیٹھ جاؤ بیٹھ گیا ہے دوسری مرتبہ میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں یہ جلدی سے کسی کو موقع ہی نہیں دے رہا جلدی سے کھڑا ہو جاتا ہے عرض کرتا ہے سوہنیا ﷺ میں وعدہ کرتا ہوں آخری وقت تک آقا ﷺ میں آپ ﷺ کے خیمے کی پہرے داریاں کروں گا اللہ اللہ۔ ایسے باہر میرے آقا ﷺ کے خیمے میں کھڑا ہے دشمن کے تیر لگ رہے ہیں دشمن کی تلواروں کے وار ہو رہے ہیں نیزے کی نوک چبھ رہی ہے تھوڑی دیر کے لیے پریشانی ہوئی میدان جنگ میں کافروں نے غلبہ پالیا ہے گھیرا ڈال لیا ہے میرے پاک پیغمبر ﷺ کے سامنے ایسے سیسہ پلائی دیوار بن گیا ہے میرے پاک پیغمبر ﷺ کی طرف آنے والا تیر کبھی اپنے دائیں ہاتھ سے روکتا ہے کبھی بائیں ہاتھ پر روکتا ہے کوئی تیر آتا ہے تو اپنے سینے پر روکتا ہے کوئی نیزے کا وار آتا ہے تو اپنا جسم سامنے کر دیتا ہے اللہ کی قسم ہے سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے ناخنوں تک انگ انگ جو ہے زخموں سے چور ہے زمین پر گر جاتا ہے میرے آقا ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم پہنچے اللہ کے پاک پیغمبر

ﷺ تشریف فرماہیں اسے جلدی سے اُٹھایا میرے آقا علیہ السلام کے پاس لے جاتے ہیں ایسے لگتا ہے جیسے سانس ختم ہو گئی ہے اللہ کے پاک پیغمبر علیہ السلام نے دیکھا جلدی سے اس کا سر اُٹھا کر میرے پاک پیغمبر ﷺ نے اپنی گود مبارک میں رکھ لیا میرے بھائیو یار کتنا وہ خوش نصیب وہ بندہ ہے کہ جس کا سر مبارک میرے پاک پیغمبر ﷺ کی گود مبارک میں ہے مشکل مشکل سانس لے رہا ہے میرے پاک پیغمبر ﷺ کی نظریں مبارک ضیاد رضی اللہ عنہ کے چہرے پر لگی ہوئی ہے حضرت ضیاد رضی اللہ عنہ جس طرح میرے آقا ﷺ بولے نا ساری طاقت اکٹھی کر کے آمنہ کے لعل ﷺ کے پرانور چہرے پر جما لیتا ہے اور آخری ہچکی لی، لمبا سانس لی سانسوں والی ڈوری ٹوٹتی نظر آرہی ہے ایک لمبا سانس لیا جلدی سے میرے آقا ﷺ نے اس کا سر اپنے سینے سے لگا لیا ہے نبی ﷺ نے سر سینے پر لگایا تو اس کی جان نکل جاتی ہے کیسا خوش نصیب بندہ جس کو جاتے ہوئے گود ملی تو آمنہ کے در یتیم ﷺ کی ملی ہے وہ کیسا عظیم گھرانہ ہے ہم کہتے ہیں فلاں باپ بڑا خوش نصیب ہے خود بھی اچھا ہے اُس کی اولاد بھی اچھی ہے یہ حافظوں کا گھر ہے یہ قاریوں کا گھرانہ ہے یہاں دیکھو شہیدوں کا گھرانہ ہے باپ اسی جنگ میں شہید ہے تھوڑی دیر ٹھہر کے ضیاد بن سکن رضی اللہ عنہ کا ہی بیٹا ہے اور دشمن سے لڑتے لڑتے سارا جسم چھلنی کروا بیٹھتا ہے صحابہ رضی اللہ عنہم نے جلدی سے اُٹھایا آمنہ کے لعل ﷺ کے قدموں میں لا رکھا اللہ کے پاک پیغمبر ﷺ ذرا اونچی آواز میں بولے آپ ﷺ فرماتے ہیں ایسے لگتا ہے جیسے ضیاد رضی اللہ عنہ کا بیٹا دنیا میں اپنا سفر ختم کر چکا ہے حضرت ضیاد رضی اللہ عنہ کا لختِ جگر اپنی ساری طاقت اکٹھی کرتا ہے اللہ کے پاک پیغمبر ﷺ کا چہرہ پرانوار دیکھتا ہے میرے آقا ﷺ نے اکھڑتی سانسیں دیکھیں آپ ﷺ فرماتے ہیں یار بتاؤ کوئی دل کی تمنا کوئی آرزو کوئی حسرت ہے تو بیان کرو وہ اپنے جسم کی ساری آخری طاقت کو اکٹھا کرتا ہے اور گھسیٹتے ہوئے اپنا سر محبوب ﷺ کے قدموں میں رکھ دیتا ہے اپنا سر محبوب خدا ﷺ کے قدموں میں رکھ دیتا ہے اپنا سر اُٹھایا آمنہ کے لال ﷺ کے پاؤں میں رکھ دیا ادھر سر نبی ﷺ کے قدموں میں لگا اُدھر روح پرواز کر جاتی ہے انا اللہ

وانا الیہ راجعون۔ ان لفظوں کی تفسیر بن کر دکھایا ۔

گلستاں میں جا کے میں ہر گل کو دیکھا
نہ تیری سی رنگت نہ تیری سی بو ہے
نکل جائے جاں تیرے قدموں کے نیچے
یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے

وہ خوش نصیب ہیں جن کے بارے اللہ تعالیٰ کا قرآن اعلان فرما رہا ہے ﴿وَ لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّ لٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ﴾ سوہنیا ﷺ ان کو مردے نہ کہنا لوگو کونسی شہداء کی ایسی جماعت میرے پاک پیغمبر ﷺ کی ذات گرامی بھلا نبی ﷺ کو اپنے گھرانے سے کون پیارا ہو سکتا ہے اپنے رشتہ داروں سے کون پیارا ہو سکتا ہے اللہ اللہ، دوستو آمنہ کے لال ﷺ نے یہ نہیں کہ لوگوں کو آرڈر دیا ہے لڑو تم قتل ہو اپنی جانوں کے نظرانے پیش کرو اگر میرے آقا علیہ السلام نے آرڈر فرمایا ہے تو خود میرے پیغمبر ﷺ نے اُس میں حصہ لے کر دکھایا ہے آمنہ کے لال ﷺ نے اپنے چاہنے والوں، جانثاروں، فرمانبرداروں، نبی علیہ السلام نے اپنے رشتہ داروں کو بھی اللہ کی راہ میں قربان ہوتے دیکھا ہے اللہ اللہ۔ اللہ کے پاک نبی علیہ السلام ایسے میدانِ جنگ میں تشریف فرما ہیں اُحد کا میدان ہے حضور ﷺ اس میدان جنگ کے موقع پر میرے آقا ﷺ کے دندان مبارک کو شہید کر دیا گیا اسی میدان میں اُحد میں میرے پاک پیغمبر ﷺ کے سر مبارک میں لوہے کے خول کی کڑیاں چبھ گئی ہیں اسی جنگ کے موقع پر میرے آقا علیہ السلام کا چہرہ نبوت لہولہان ہو گیا ہے اسی میدان جنگ میں جب آقا علیہ السلام کو ایک جگہ پر صحابہ رضی اللہ عنہم نے محفوظ رکھا ہے اردگرد نبی ﷺ کے جانثار موجود ہیں اللہ کے پاک نبی ﷺ تکلیف میں ہیں میدان جنگ میں ابوسفیان رضی اللہ عنہ آیا وہ ساری زندگی میرے نبی ﷺ سے جنگیں لڑنے والا ساری زندگی میرے آقا علیہ السلام کی مخالفت کرنے والا قسمت اچھی فتح مکہ کے موقع پر اللہ نے اسلام نصیب کر دیا رضی اللہ عنہ کا لقب پا

گیا وہ ابو سفیان رضی اللہ عنہ ایسے میدان جنگ میں آیا اور آکر نظر مارتا ہے چاروں طرف دیکھتا ہے اور اونچی آواز سے کہتا ہے کہیں محمد ﷺ ہے میرے فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور ﷺ اگر اجازت دیں تو میں اس کا جواب دوں آپ ﷺ فرماتے ہیں نہیں چپ رہو خاموش رہو وہ کہتا ہے اچھا محمد ﷺ نہیں وہ کام آگیا ہے مطلب شہید ہو گیا ہے توبہ اللہ میری توبہ اچھا ابو بکر رضی اللہ عنہ ہے؟ میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں چپ رہنا ہے جواب دینا؟ عمر رضی اللہ عنہ ہے؟ میرے آقا ﷺ صحابہ رضی اللہ عنہم چپ ہیں تو پتہ ابو سفیان رضی اللہ عنہ کیا کہتا ہے ان کا نبی ﷺ ابو بکر عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسے لگتا ہے سارے ہی میدان جنگ میں کام آگئے ہیں کام ختم ہو گیا ہے نعوذ باللہ۔ اور ساتھ کہتے ((اعل ھبل)) آج ہبل کا نام ہی اونچا ہے نعوذ باللہ آج ہمارے ہبل بت کی جے ہے میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں عمر رضی اللہ عنہ اب چپ کیوں ہو گئے ہو جواب دو اب جواب دو آقا علیہ السلام خود ہی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ بولنا نہیں آپ ﷺ فرماتے ہیں عمر رضی اللہ عنہ میری بات تھی تو اور بات تھی ابو بکر رضی اللہ عنہ کی باری بھی چپ رہے خیر تھی عمر رضی اللہ عنہ کی باری چپ رہ کے خیر تھی عمر رضی اللہ عنہ اب اللہ کی توحید پر ہاتھ ڈال رہا ہے محمد ﷺ سب کچھ گوارہ کر سکتا ہے لیکن رب کی توحید پر آنچ نہیں آنے دے گا آقا ﷺ کیا جواب دوں آپ ﷺ فرماتے ہیں اُس نے کہا ہے ((اعل ھبل)) آج ہبل کی جے ہبل کا نام اونچا ہے آقا ﷺ میں کیا کہوں، فرمایا تم کہہ دو اللہ عزوجل۔ اللہ اعلیٰ واجل۔ نام ہبل کا اونچا نہیں نام عرش والے کا اونچا ہے ابو سفیان رضی اللہ عنہ کہنے لگا اچھا، ہو زندہ ہو میرے آقا علیہ السلام کے مقابلے میں کہنے لگا کہتا ہے ((لنا العزیٰ ولا عزیٰ لکم)) عزی بت ہمارا ہے تمہارا؟ مسلمانوں کا؟ ((لنا عزیٰ ولا عُزیٰ لکم)) عظی بت ہمارا ہے تمہارا نہیں آپ ﷺ فرماتے ہیں عمر رضی اللہ عنہ جواب دو آقا علیہ السلام کیا کہوں فرمایا تم کہو ((اللّٰہ مولنا ولا مولی کم)) (بخاری: ۴۰۴۳) تمہیں عظی مبارک ہمیں ہمارا رب مبارک تمہیں عظی مبارک ہمیں عرش والا رب مبارک اے لوگو اُن کو وہ مبارک ہمیں عرش والا رب مبارک مدینے والا مصطفیٰ ﷺ مبارک، اللہ فرماتے ہیں

اے میرے محبوب پیغمبر ﷺ فرماتے ہیں عمر رضی اللہ عنہ جواب دو آقا علیہ السلام کیا کہوں فرمایا((اللہ مولنا ولا موالکم)) اللہ ہمارا مددگار ہے تمہارا؟ تمہیں عظمیٰ مبارک ہمیں عرش والا مبارک اللہ اللہ۔میرے آقا علیہ السلام اسی جنگ میں جنگ کے میدان کا معائنہ فرمارہے ہیں جنگ کی آگ ذرا ٹھنڈی ہو چکی ہے اللہ کے پاک پیغمبر ﷺ صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہمراہ تشریف لائے ۔اپنے جانثاروں کی کئی پھٹی لاشیں میرے آقا علیہ السلام کی نظریں پڑیں گزرتے گزرتے چلتے چلتے ایک لاش کے پاس سے میرے آقا علیہ السلام گزرتے ہیں اور صحابہ رضی اللہ عنہم عرض کرتے ہیں اللہ کے نبی ﷺ جی ذرا پہچانو یہ لاش کس کی ہے میرے آقا علیہ السلام نے ہر طرح ہر زاویے سے دیکھا آپ ﷺ فرماتے ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم دشمن نے مثلہ کردیا ہے سمجھ نہیں آرہی پہچان نہیں ہو رہی لاش کس کی ہے اور بتانے والوں نے بتایا اللہ کے نبی ﷺ جی یہ آپ ﷺ کے چچا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی لاش ہے کون امیر حمزہ رضی اللہ عنہ جن کا میرے آقا علیہ السلام کے ساتھ ایک رشتہ نہیں کئی رشتے امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے آمنہ کے لال ﷺ کے ساتھ ہیں امیر حمزہ رضی اللہ عنہ میرے نبی ﷺ کے دودھ بھائی بھی ہیں، رضائی بھائی بھی لگتے ہیں امیر حمزہ رضی اللہ عنہ میرے آقا علیہ السلام کے لنگوٹیا ساتھی بھی ہیں امیر حمزہ رضی اللہ عنہ میرے آقا علیہ السلام کے چچا بھی لگتے ہیں امیر حمزہ رضی اللہ عنہ میرے پاک پیغمبر ﷺ کے اُمتی بھی ہیں اور صحابی رضی اللہ عنہ بھی ہیں ایک نہیں میرے آقا ﷺ سے کئی رشتے ہیں میرے آقا علیہ السلام فرمایا کرتے تھے چچا ابو کا تو چہرہ دیکھنا نصیب نہیں ہوا جب کبھی ابو یاد آتے ہیں چچا حمزہ رضی اللہ عنہ آپ کو دیکھ لیتا ہوں وہ میرے آقا علیہ السلام کے چچا محترم میرے آقا علیہ السلام نے دیکھا دشمن نے ظلم کی انتہا کر دی ہے انگ انگ کاٹا گیا ہے ہاتھ کاٹ کر الگ کردیے گئے ہیں پاؤں کاٹ دیے گئے ہیں، آنکھیں نکال دی گئی ہیں تو بہ اللہ میری توبہ ناک کاٹ دی گئی ہے کان کاٹ دیے گئے ہیں یہاں ہی بس نہیں کلیجہ چیر دیا گیا ہے اور اندر سے دل نکال لیا گیا ہے اللہ اللہ۔وہ میرے آقا علیہ السلام کے چچا کو شہید کرنے والا وحشی اللہ نے قسمت جگائی اسلام تو نصیب ہو گیا ہے جب میرے آقا علیہ السلام نے مکہ فتح کر لیا ایسے اپنا چہرہ لپیٹ کر میرے آقا علیہ السلام کی مجلس میں بیٹھا ہے

عرض کرتا ہے سوہنیا ﷺ آج سب کو معافی مل سکتی ہے یا نہیں میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں ہاں ہاں معافی مل سکتی ہے عرض کرتا ہے سوہنیا علیہ السلام اگر آپ ﷺ کے چچا کا قاتل آجائے اُس کو بھی معافی مل سکتی ہے؟ آپ ﷺ فرماتے ہیں یار تم کہیں وحشی تو نہیں عرض کرتا ہے سوہنیا ﷺ میں ہی وہ بدنصیب ہوں جس نے آپ ﷺ کے چچا امیر حمزہ کو آپ ﷺ سے جدا کیا ہے آقا ﷺ میں ہی آپ ﷺ کے چچا کا قاتل ہوں میرے پاک پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں وحشی تمہارا ایمان لانا منظور ہے تمہارا اسلام لانا مجھے منظور ہے پر وحشی ایک بات یاد رکھنا وحشی مجلس میں میرے سامنے نہ بیٹھا کرو مجلس میں جب بھی بیٹھو میرے آگے پیچھے دائیں بائیں بیٹھا کرو وحشی جب مجھے تمہارا چہرہ دکھائی دیتا ہے مجھے چچا یاد آجاتا ہے وحشی سامنے نہ بیٹھا کرو مجھے چچا یاد آجاتا ہے میرے پرانے زخم تازہ ہوجاتے ہیں وہ وحشی جس نے ہندہ کے کہنے پر جناب امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا سینہ چاک کیا اندر سے دل نکال کر ہندہ نے اپنے دانتوں میں رکھ کر اسے چبایا یہاں ہی بس نہیں حمزہ رضی اللہ عنہ کے جسم کے، کٹے پھٹے اعضاء ان کا ہار بنا کر اپنے گلے میں پہن لیتی ہے ذرا اونچے ٹیلے پر کھڑے ہوکر کہتی ہے مکہ والو میں نے اپنے باپ کے قتل کے بدلے چکا دیے ہیں میرے آقا علیہ السلام اپنے چچا کا کٹا پھٹا لاشہ دیکھ رہے ہیں ادھر سامنے نظریں پڑیں آقا علیہ السلام کی پھوپھو جان حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا آرہی ہیں میرے آقا علیہ السلام کی نگاہِ نبوت پڑی آپ ﷺ فرماتے ہیں زبیر رضی اللہ عنہ یار اپنی امی کو منع کردو اپنے بھائی کی لاش دیکھنے نہ آئے میرے آقا علیہ السلام کا پیغام سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا تک پہنچایا جاتا ہے عرض کرتے ہیں امی آمنہ کے لال ﷺ نے بھائی کی لاش دیکھنے سے منع کردیا ہے امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی بہن کہنے لگی اے محمد ﷺ سوہنیا ﷺ میرا اور آپ ﷺ کا رشتہ صرف پھوپھو بھتیجے کا ہی نہیں میرا اور آپ ﷺ کا رشتہ نبی ﷺ اور امتی والا رشتہ بھی ہے نبی ﷺ اور صحابیہ رضی اللہ عنہا والا رشتہ بھی ہے بھتیجے کہتے ہو تو انہیں قدموں پر واپس چلی جاؤں گی میں ایک قدم بھی آگے نہیں اُٹھاؤں گی اللہ اللہ۔ میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں پھوپھو اصل بات یہ ہے کہ دشمن نے آپ کے بھائی کی لاش کی بے حرمتی

بہت کر دی ہے ماں آرہی ہے اور بھائی زبیر رضی اللہ عنہ نے منع کر دیا ہے میرے آقا علیہ السلام نے پھوپھو کو روک دیا ہے فرماتے ہیں پھوپھو آپ کے بھائی کی لاش دیکھنے کے قابل نہیں رہی میرے پاک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں دل میں بات یہ ہے کہ بہنوں کے دل بہت تھوڑے ہوتے ہیں یہ تو ماں جائے بھائیوں کا صدمہ برداشت نہیں کرسکتیں یہ تو بھائیوں کا دکھ درد برداشت نہیں کرسکتیں بھائی کو بخار چڑھ جائے تو وہ برداشت نہیں کرسکتیں دیکھتی ہیں تو دیکھ کر پریشان ہو جاتی ہیں میری پھوپھو آپ کے بھائی کا تو انگ انگ کاٹ دیا گیا ہے انگ انگ دشمن نے الگ الگ کر دیا ہے اُس پھوپھی کی عظمت پر بھی قربان جاؤں عرض کرتی ہیں بھتیجے آرڈر دو تو انہی قدموں پر واپس چلی جاؤں اور اگر اجازت دے دو تو میں اپنے بھائی کی لاش دیکھ کر پیٹنے تو نہیں آرہی میں بھائی کو رونے نہیں آرہی میں بھائی پر وین ڈالنے نہیں آرہی میں اپنا چہرہ نہیں پیٹوں گی میں سر کے بال نہیں کھینچوں گی میں اپنا گریبان چاک نہیں کروں گی بھتیجے میں تو ماں جائے بھائی کو مبارک دینے آئی ہوں بھائی مبارک ہو اللہ نے تمہارے خون اور قربانی کو قبول فرمالیا ہے سوہنیا صلی اللہ علیہ وسلم بس اتنی گزارش ہے مجھے اجازت دو میں کٹی پھٹی لاش تو دیکھ لوں آج کے بعد میرے بھائی نے ہزاروں من مٹی کے نیچے چلے جانا ہے اور مجھے بھائی کا چہرہ دیکھنا نصیب نہیں ہونا (مستدرك الحاكم : ٤٨٨١ ، ترمذی، ابی داؤد) میرے بھائیو یہی خوش نصیب بندے ہیں جن کے بارے میں قرآن اعلان فرمارہا ہے ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ﴾ وہ اسلام کے شہداء کہ جنھوں نے اپنی جانیں اللہ کی رضا کے لیے لٹا دی ہیں اپنا مال اپنی اولاد تن من اور دھن اُس مالک کی رضا کے لیے لٹا دیا ہے اللہ اُن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یاروں کا ہمیں سچا یار بنا دے۔ آمین۔ اور قرآن وسنت کو سمجھ کر عمل کی توفیق نصیب فرمادے۔ آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

توحید

﴿اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ﴾ (الفاتحه : ٥)

حمد و ثناء کبریائی بڑھائی اُس خالق کائنات اللہ احکم الحاکمین کے لیے ہے جس خالق و مالک نے اس پوری کائنات کا نظام آپ خود پیدا فرمایا ہے لا تعداد اور بے شمار درود و سلام سرورِ کائنات سردار انبیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات اقدس پر۔

حضرات لیلۃ القدر کی رات بڑی شان والی ہے لیلۃ القدر کی رات اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے بڑی آسانی پیدا فرمائی ہے کہ آخری رمضان المبارک کے عشرے میں ان طاق راتوں میں اکیسویں، تئیسویں، پچیسویں، ستائیسویں اور انتیسویں یہ پانچ راتیں ان پانچ راتوں میں ہر سال تبدیلی کے ساتھ اللہ اُسے پھیر پھیر کر لاتا ہے کوئی مشکل بات نہیں کہ بندہ پانچ راتیں جاگ لے اور جس کو یہ رات میسر آ جائے اماں عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہ محدثہ مفسرہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں بلکہ درخواست کرتی ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ اگر مجھے وہ رات مل جائے میں وہ لمحات پالوں پھر میں اپنے رب سے کیا مانگوں اللہ کے نبی ﷺ نے نبوت والی زبان سے ارشاد فرمایا، فرمایا کہ رب کے سامنے یہ دعا کرنا ((اللھم انك عفوا تحب العفو فعفو عنی)) (ترمذی : ۳۵۱۳) اللہ و معافیوں کو پسند کرتا ہے اللہ مجھے بھی معاف کر دو ((اللھم انك عفوا تحب العفو فعفو عنی)) اللہ آپ کو معافی بڑی پسند ہے اور میں بھی آپ سے معافی کا سوال کرتا ہوں بڑی مختصر سی دعا ہے لیکن معنی کے اعتبار سے بہت بڑی دعا ہے اور مانگنے والی کائنات میں سب سے اعلیٰ و ارفع ہستی کی بیوی ہے جس کی شانیں اللہ خود قرآن میں بیان فرما رہا ہے تو حضرات میرا گزارش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اگر آج کی

رات ہی لیلۃ القدر کی رات ہو گئی جیسے محسوس ہو رہا ہے اُس کے اثرات اس کی نشانیوں سے محسوس ہو رہا ہے کہ آج کی رات کا ہمارا جو بیٹھنا ہے اللہ اللہ کرنا ہے قرآن کی تلاوت پڑھنا سنانا اور سننا اگر رب مان جائے تو پھر ہم نے رب سے اور کیا مانگنا ہے یہ سودا کوئی مہنگا نہیں میں جو چند گزارشات کرنا چاہتا ہوں اللہ کیا فرماتے ہیں فرمایا ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ تھوڑا سا پیچھے چلو فرمایا ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝﴾ (الفاتحة : ١ تا ٤) یہ بندہ کب پڑھتا ہے؟ ہاتھ بندھے ہوئے ہیں اللہ کی عدالت میں کھڑا ہے اپنے ہاتھ باندھ کر رب کی عدالت میں کھڑا ہے اور کیا کہہ رہا ہے پہلے اُس کی تعریفیں کر رہا ہے جس سے مانگنا ہے جس سے سوال کرنا ہے جس کے سامنے درخواستیں کرنی ہیں پہلے اُس کی تعریفیں کر رہا ہے کہتا ہے ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝﴾ (الفاتحة : ١ تا ٤) اللہ آپ کی ہی تعریفیں ہیں اللہ آپ جہانوں کے رب ہیں اللہ تعالیٰ آپ جہانوں کو پالنے والا ہے اللہ تعالیٰ ساری کائنات آپ نے بنائی ہے اللہ تعالیٰ ساری کائنات کا ذمہ آپ نے خود اُٹھایا ہے اللہ روٹی دینے والا تو ہی ہے فرما رہے ہیں ﴿اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ وہ بڑا ہی رحمٰن ہے بڑا ہی رحیم ہے بڑا ہی نرم ہے بڑا یہ رحم کرنے والا ہے۔اے میرے بھائی آگے اعلان کرتا ہے ﴿مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ وہ تو آخرت کے دن کا بادشاہ ہے اور آگے کہتا ہے ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ﴾ اللہ تیری ہی عبادت کرتے ہیں ﴿وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ اللہ تجھ سے یہ مدد مانگتے ہیں، ایک ہے اللہ تجھ سے بھی مانگتے ہیں اور کبھی کبھی دوسری طرف بھی چلے جاتے ہیں اللہ تجھ سے بھی مانگ لیتے ہیں اور اللہ اُن سے بھی جا کر مانگ لیتے ہیں ایک یہ ہے کہ اللہ تیری بھی عبادت کرتے ہیں اور کبھی کبھی اس کی بھی کر لیتے ہیں کبھی کبھی آپ کے سامنے بھی آجاتے ہیں کبھی کبھی اُدھر بھی چل پڑتے ہیں نا، نا، نا وہ کہہ رہا ہے ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ اللہ تیری ہی عبادت کرتے ہیں

اللہ تجھ سے ہی مدد مانتے ہیں کیوں مدد مانگتے ہیں آپ کی عبادت کیوں کرتے ہیں؟ مولا ایک دوسرے مقام پر فرمار ہے ہیں فرمایا ﴿يَآأَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾ (البقرة: ٢١) اے دنیا کے لوگو اس رب کی عبادت کرو ارے اُس رب کی پوجا کرو جس نے تمھیں پیدا کیا ہے ﴿خَلَقَكُمْ﴾ جس نے تمھیں پیدا کیا ہے ﴿خَلَقَكُمْ﴾ جس نے تمھاری خلقت بنائی جس نے تمھیں پیا کیا ہے وہ کون ہے؟ فرمایا ﴿اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ﴾ تمھارا رب وہ ہے ﴿خَلَقَكُمْ﴾ جس نے تمھیں پیدا کیا ہے ﴿وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ﴾ تمھیں ہی پیدا نہ کیا، بلکہ تم سے پہلی قوموں کو بھی پیدا کرنے والا ہے اللہ پیدا کیوں کیا ہے؟ فرمایا ﴿لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾ تاکہ تم متقی اور پرہیز گار بن جاؤ، آؤ میرے بھائی عبادت کرنی ہے تو رب کی، عبادت ہوگی تو اللہ کی بندگی کرنی ہے تو رب کی ہی ارے پوجا کرنی ہے تو عرش والے کی ہی اپنے ماتھے کو رب کے سامنے ہی جھکانا ہے ارے بندگی کرنی ہے تو اللہ کی ہی کرنی ہے یہ ماتھا رگڑنا ہے تو رب کے سامنے یہ، اُس کے سوا کسی کی عبادت ہی نہیں جہاں لفظ عبادت آجائے اللہ اللہ۔ عبادت کی تین قسمیں ہیں، ایک مالی عبادت ہے ایک زبانی عبادت ہے ایک جانی عبادت ہے ساری عبادتیں کس کے لیے ہے؟ اور جب میرا پیغمبر ﷺ اوپر آسمان پر اللہ سے ملاقات کرنے کے لیے گیا ہے تو وہاں کیا کہہ رہے ہیں ((التحیات للّٰہ والصلوۃ والطیبات)) اللہ میری مالی عبادتیں بھی تیرے لیے ہے اللہ میری جانی عبادتیں بھی تیرے لیے ہی ہے اللہ میری زبانی عبادتیں بھی تیرے لیے ہی ہے پھر میں کیوں نہ کہہ دوں اللہ کا قرآن سامنے آگیا ہے فرماتے ہیں ﴿قُلْ إِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ (الانعام: ١٦٢) اللہ میری نماز کس کے لیے؟ کیوں نماز کس کے لیے مولوی کے لیے؟ نماز مولوی کے لی کہ مولوی پڑھ رہے ہیں؟ نا، نا، نا فرمایا ﴿إِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ (الانعام: ١٦٢) اللہ نماز بھی تیرے لیے ہی اللہ میری قربانی بھی تیرے

لیے ہی اللہ میرا زندہ رہنا بھی تیرے لیے ہی اللہ میری موت بھی تیرے لیے ہی، تم کیا ہو؟ ﴿ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴾ اللہ ایسا ہے جو پورے جہان کا مالک ہے اللہ ایسا ہے سارے جہان کو روزی دیتا ہے اللہ ایسا ہے پوری کائنات کو پیدا کرنے والا ہے اللہ ایسا ہے پوری کائنات بنانے والا ہے اللہ ایسا ہے سب کی مشکلیں حل کرنے والا ہے اللہ ایسا ہے، سب کی سنتا ہے اور سب کی پوری بھی کرتا ہے جہاں عبادت کا لفظ آئے گا اللہ اللہ۔ ماتھا بھی رب کے آگے رگڑنا ہے اور جہاں پیسہ پائی دینے کی ضرورت آئے گی آج ملنگ کہتا ہے نا نذر اللہ، نیاز حسین رضی اللہ عنہ، کیوں ملنگ شور مچاتا ہے نا نذر اللہ نیاز حسین رضی اللہ عنہ، نا، نا، میں کہتا ہوں نذر اللہ، نیاز اللہ، نذر بھی اللہ کے لیے اور نیاز بھی اللہ کے لیے ہی، نیاز بھی دیا کرو تو اللہ کے لیے ہی دیا کرو، عقیدہ توحید والا بنالو اللہ سارے ہی گناہ معاف کر دے گا سارے ہی گناہ معاف ہو سکتے ہیں سارے ہی گناہ معاف کرنے والا معاف کر دے گا لیکن اللہ سے جو شرک کرے گا تو اللہ اسے کبھی معاف نہیں کرے گا کوئی بھائی بھائی کا شریک بن جائے تو یہ دیکھو میں نے اسے اپنے ہاتھوں سے پالا ہے اپنے ہاتھوں سے پڑھایا ہے ہاتھوں میں جوان کیا خود اس کی شادی کی اپنے مال سے اس کو دکان بنا کے دی اب دیکھو مجھے باتیں کر رہا ہے میرا شریک ہو گیا ہے بھائی بھائی کا شریک بن جائے تو یہ اُسے گوارہ نہیں بھائی بھائی کا شریک بن جائے تو یہ اُسے برداشت نہیں جس نے ساری کائنات بنائی مولا فرما رہے ہیں ﴿ اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴾ زمین بنائی اللہ نے زمین بنائی اللہ نے بغیر ستونوں کے آسمان چھت بنائی اللہ نے، میری تمہاری صورت بنائی اللہ نے ارے جناب روٹی دینے والا اللہ، اللہ اللہ ہی کرتے جاتے ہو کسی اور کا بھی نام لو اللہ ہی اللہ؟ جی نام کس کا لیں اور تو کوئی ہے ہی نہیں، وہ کہتا ہے، فرمایا ﴿ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴾ کون ہے جس کی عبادت کرتے ہیں کون ہے جس کی بندگی کرنی ہے

کون ہے جس کے سامنے سجدہ ریز ہونا ہے آؤ، ناذرا وہ فرمار ہے ﴿أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ مِهَادًا ○ وَالْجِبَالَ أَوْتَادًا ○ وَخَلَقْنَاكُمْ أَزْوَاجًا ○ وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ○ وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاسًا ○ وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ﴾ (النبا : ٦ تا ١١) زمین بنائی ارے میرے دیر میرے بھائی وہ پیدا کرنے والا ہے ساری کائنات بنانے والا ہے اُسی نے ہی بنائی ہے کسی اور کا کوئی حصہ ہے؟ ہے ہی نہیں، ارے زمین بنانے والا وہی ہے نا اور پھر مولا فرمار ہے ہیں ﴿وَالْجِبَالَ أَوْتَادًا﴾ ارے بڑے بڑے پہاڑ بنا دیے ہیں اور اُن کے اندر زمین میں کیل لگا دیے ہیں ﴿وَالْجِبَالَ أَوْتَادًا وَّخَلَقْنَاكُمْ أَزْوَاجًا﴾ تمھیں جوڑے جوڑے پیدا کیے ﴿وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا﴾ تمھیں پیاری نیند بھی دی ہوئی ہے ﴿وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ○ وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاسًا ○ وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ﴾ (النبا : ٧ تا ١١) رات بنائی ہے رات کس نے بنائی ہے راتوں میں پردے ڈال دیے، راتوں کو پردے ہی ڈال دیے ہیں اور کئی راتوں سے اندھیری راتوں سے غلط فائدہ اُٹھاتے ہیں کئی اندھیری راتوں سے ارے جناب غلط فائدے اُٹھاتے ہیں کئی چوریاں کرتے، ڈاکے ڈالتے ارے جناب ایک دوسرے کا مال لوٹتے ہیں لیکن جناب جو اللہ والے ہیں نا، جو اللہ والے ہیں نا اُن کی حالتوں پر بھی غور کر لو مولا فرمار ہے ہیں ﴿أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَىٰ غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا ○ وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَّكَ عَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا ○ ﴾ (بنی اسرائیل : ٧٩ ، ٧٨) اللہ والے کھڑے ہوئے ہیں آدھی رات کا وقت ہے آدھی رات کے بعد کھڑے ہو جاتے ہیں اور کیا کہتے ہیں اللہ کے قرآن کی تلاوت ہو رہی ہے رب رب ہو رہی ہے ذکر و اذکار کر رہے ہیں اللہ کے قرآن کی تلاوتیں ہیں ارے زبانی عبادتیں بھی ہو رہی ہیں مالی عبادتوں سے بھی پیچھے نہیں ہٹتے اور جس وقت زبان پر آتی ہے نا سبحان اللہ۔ میرے پیغمبر ﷺ نے کیا فرمایا ہے میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا ہے اللہ کو دو کلمے بڑے ہی پسند ہیں دو کلمے پر بڑے ہی پسند ہیں بخاری شریف کی

آخری روایت ہے ((کلمتان حبیبتان الی الرحمن)) ارے دو کلے جو رب کو بڑے ہی پیارے ہیں ارے جناب ((خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم)) (بخاری : ۷۵۶۳) فرمایا رحمٰن کو دو کلے بڑے ہی پیارے لگتے ہیں اور جب رب تولے گا نا تکڑی میں رب ترازو میں تولے گا ((ثقیلتان فی المیزان)) ارے ترازو میں بڑے ہی بھاری ہوں گے اور ساتھ ((خفیفتان فی السان)) زبان پر بڑے ہی ہلکے ہیں زبان پر بڑے ہی ہلکے ہیں اللہ کے نبی ﷺ وہ کون سے کلے ہیں فرمایا ((سبحان اللّٰہ وبحمدہ سبحان اللّٰہ العظیم)) (بخاری : ۷۵۶۳) اللہ ان کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمادے۔آمین۔آ ؤ جو میں عرض کرنا چاہتا ہوں ﴿اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ﴾ عبادت کرنی ہے تو کس کی؟ عبادت؟ سجدہ ریز ہونا ہے تو کس کے سامنے؟ ایک آنے والا آیا ہے آکر کہتا ہے اللہ کے حبیب محمد مصطفیٰ ﷺ میں فلاں بادشاہی میں گیا میں فلاں علاقے میں پہنچا اور جوان کا بادشاہ ہے نا جو اُن کا سردار ہے نا وہ تخت پر بیٹھا ہوا ہے اُس کی برادری اُس کی رعیت جو ہے کوئی اپنا مسئلہ پیش کرنے کے لیے آتی ہے کوئی درخواست لے کر آتی ہے لہٰذا پہلے اُسے آخر سجدہ کرتے ہیں بعد میں پھر اُس کے سامنے اپنا سوال پیش کرتے ہیں پر سوہنیا ﷺ وہ ایک دنیا کا بادشاہ ہے آپ ﷺ تو جہانوں کے بادشاہ ہیں ہمیں بھی حکم دو ہم بھی پہلے آپ ﷺ کو سجدہ کریں بعد میں آپ ﷺ کے سامنے اپنی درخواست پیش کریں اللہ اللہ۔آج کہتا ہے جی پچھلی قوموں میں تو تعظیمی سجدہ جائز تھا، نا تعظیمی پچھلی قوموں میں جائز تھا ہاں جناب پچھلی اُمتوں میں تعظیمی سجدہ جو تھا جائز تھا لیکن اب؟ میرے پیغمبر ﷺ کی اُمت میں یہ تعظیمی سجدہ بھی جائز نہیں تعظیمی سجدہ بھی؟ بعض کئی دفعہ دیکھتے ہیں چلتے پھرتے ہیں اور کئی آتے ہی اپنے بزرگ کی ٹانگوں میں پڑ جاتے ہیں گھٹنوں سے شروع ہوتے ہیں پہلے گھٹنے پکڑتے ہیں پھر ٹخنے پکڑتے ہیں پھر سیدھے ہو کر اُس کے سامنے کیوں جی ہاتھ ملاتے ہیں یہ تعظیم کرنا بھی جائز؟

نہیں ، وہ کہتے ہیں اللہ کے نبی ﷺ دیکھو نا جو دنیا کا بادشاہ ہے تم تو جہانوں کے بادشاہ ہو سوہنیا ﷺ ساری کائنات سے اعلیٰ ہو مجھے اجازت دو کہ ہم آپ ﷺ کو پہلے سجدہ کریں اور پھر چل کر آپ ﷺ سے درخوست کریں اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں فرمایا تعظیمی سجدہ بھی جائز نہیں اگر یہ سجدہ جائز ہوتا میں بیوی کو حکم دیتا کہ پہلے اپنے خاوند کو سجدہ کیا کرو بعد میں اُس کے آگے روٹی رکھا کرو جب باہر سے خاوند خیر سے آئے ، نا شاپر پکڑ کر بھرے ہوئے شاپر پکڑ کر ، پہلے اُسے سجدہ کیا کرو کیوں کہ تمھارا مجازی خدا ، مجازی خدا کہتی ہیں نا مجازی خدا ہے تو پہلے اُس مجازی خدا کو سجدہ کیا کرو تو پھر اُس کے سامنے کھانا رکھا کرو اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں نا ، نا کیوں کہ تعظیمی سجدہ جو ہے یہ بھی میری اُمت میں جائز نہیں ، سجدہ کرنا ہے تو صرف رب کو ہی کرنا ہے سجدہ ریز ہونا ہے تو صرف رب کے سامنے یہ ہونا ہے ارے اپنا ماتھا رگڑنا ہے تو صرف رب کے سامنے ہی رگڑنا ہے عبادت کرنی ہے بندگی کرنی ہے تو صرف رب کی ہی کرنی ہے اگر یہ مسئلہ ہو جاتا کہ بیوی جو ہے خاوند کو سجدہ کیا کرے آج کہتی میری کرتی ہے جوتی تمھیں میں سجدہ کروں آئے تم اتنے ، لیکن سجدہ صرف اللہ کی ذات کو ہے آؤ تمھیں ایک اور مقام کی سیر کروا جاؤں انیسواں پارہ ہے اللہ کا قرآن ہے اللہ کا نبی سلیمان پیغمبر ﷺ جا رہے ہیں جاتے جاتے اُن کے ساتھ اُن کی فوجیں بھی ہیں ارے جناب زمینی فوجیں بھی ساتھ ﴿وَحُشِرَ لِسُلَیۡمٰنَ جُنُوۡدُہٗ﴾ (النمل : ۱۷) ان کا لشکر ساتھ ساتھ جا رہا ہے اوپر ان کی ہوائی فوج بھی ساتھ ساتھ جا رہی ہے اور پیغمبر علیہ السلام ایسا ہے اُن کو اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق کی سمجھ آ رہی ہے ساری بولیاں ہی سمجھ رہا ہے ہر پرندے کی بولی اللہ نے سمجھ عطا فرمائی ہے سارے پرندوں کی بولیاں سمجھ رہے ہیں اوپر پرندوں کی فوج جا رہی ہے زمین پر اُس کے بندوں کے ساتھ اُن کی فوج جا رہی ہے اور تھوڑی دور گئے ہیں اور جاتے جاتے سلیمان پیغمبر علیہ السلام بھی ساتھ ہیں آگے دیکھا ہے ایک چیونٹی نے دو ٹانگیں اُٹھائی ہوئی ہے اگلی دونوں ٹانگیں اُٹھائی ہوئی ہے کہتی ہے ﴿حَتّٰۤی اِذَاۤ اَتَوۡا عَلٰی وَادِ النَّمۡلِ ۙ قَالَتۡ نَمۡلَۃٌ یّٰۤاَیُّہَا

النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسَاكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ ﴾ (النمل : ١٨) اللہ اللہ جس وقت چیونٹیوں کے گھر کے پاس پہنچے وہاں چیونٹیوں کے بھی بہت زیادہ ووٹ تھے اُن کا بہت سارا خاندان وہاں بیٹھا تھا ایک کہتی ہے ﴿ يٰۤاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ﴾ اے میرے برادری والو میری چیونٹیو میری ساتھیوں ایسے کرو اپنے اپنے گھروں میں داخل ہو جاؤ، کیوں؟ اس لیے کہ ﴿ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴾ سلیمان علیہ السلام بھی آ رہا ہے اُس کا لشکر بھی آ رہا ہے کہیں اُن کے پاؤں کے نیچے آ کر مسل نہ جانا کیوں کہ ﴿ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴾ (النمل : ١٨) ہو سکتا ہے اُن کو تمھاری اس آبادی کا پتہ ہی نہ چلے وہ گھروں کو چلی گئیں اور پیغمبر علیہ السلام نے جب بات سنی چیونٹی کی بات سن کر نبی علیہ السلام ہنس پڑے نبی علیہ السلام کی مسکراہٹ کو بھی رب نے آسمان پر قرآن بنا دیا ہے ﴿ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْۤ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ﴾ (النمل : ١٩) اس چیونٹی کی بات سن کر نبی علیہ السلام مسکرا پڑے اور ساتھ ہی جس وقت نبی علیہ السلام مسکرائے اللہ نے اُن کی مسکراہٹ کا بھی قرآن بنا دیا ساتھ نبی علیہ السلام کہہ رہا ہے ﴿ رَبِّ اَوْزِعْنِيْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْ ﴾ اللہ میں کن الفاظ سے تیرا شکریہ ادا کروں اللہ تم نے مجھ پر بڑے ہی انعامات کیے ہیں اللہ تم نے مجھے بڑی ہی نعمتیں دی ہیں یہ دیکھو نا میں چیونٹیوں کی بات بھی سمجھ گیا ہوں چیونٹی کی بولی بھی مجھے سمجھ آ گئی کون کون سی نعمتیں ہیں اللہ میں کس کس نعمت کا شکریہ ادا کروں اور چلتے چلتے فرماتے ہیں اللہ تو نے مجھ پر بڑے احسان کیے ہیں اللہ تو نے میرے ماں باپ کے بڑے انعام کیے ہیں اللہ میری دعا التجا اور درخواست یہ ہے ﴿ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ﴾ اللہ مجھے نیک بندوں میں داخل کر لو، کون کہہ رہے ہیں؟ سلیمان پیغمبر علیہ السلام کہہ رہے ہیں اللہ مجھے نیک بندوں میں داخل کر لو اور ہم کہتے ہیں مجھ سے بڑا نیک کون ہے مجھ سے بڑا بھی کوئی نیک ہے

جتنا میں نیک ہوں اتنا کوئی ہو ہی ؟ ایک نوجوان آج مجھے ملا پان کھا رہا تھا، پان، پان سے تو روزہ نہیں ٹوٹتا؟ کیوں جی پان سے روزہ ٹوٹتا ہے؟ ٹوٹ جاتا ہے؟ کیوں بابا جی؟ پان کھا رہا تھا میں نے کہا اوئے یہ کیا کر رہے ہو آخری جمعہ ہے اور پان کھا رہے ہو کہتا میں رب سے ناراض ہوں کیوں بھئی؟ جی ہمارا مولوی ہار گیا ہے اس لیے میں رب سے ناراض ہوں، اور تم روزہ نہیں رکھو گے تو رب کا کیا نقصان ہوگا پھر کیا ہوگا تم ناراض ہو ناراض رہو اور یاد رکھو اگر رب ناراض ہو گیا تو تباہی اور بربادی ہو جائے گی اگر اللہ ناراض ہو گیا جی ہمیں اُس نے کیوں ہرایا ہے اس لیے میں نے آج روزہ نہیں رکھا میں ناراض ہوں لو تم اپنا رانجھا راضی کر لو ،ہائے پیغمبر علیہ السلام کیا کہہ رہے ہیں وہ دعا کر رہے ہیں ﴿وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِكَ فِیْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِیْنَ﴾ اللہ مجھے نیک لوگوں میں داخل کر لینا نیک بندوں میں میرے داخلے دے دینا اچانک اوپر نگاہ دوڑائی نا جو بات میں تمہیں سمجھانا چاہتا ہوں اچانک اوپر نگاہ دوڑائی اُن میں سے ایک پرندہ غائب ﴿وَتَفَقَّدَ الطَّیْرَ فَقَالَ مَا لِیَ لَآ اَرَى الْهُدْهُدَ اَمْ كَانَ مِنَ الْغَآئِبِیْنَ﴾ (النمل : ۲۰) دیکھا کہ ایک ہدہد پرندہ سرم سلائی بڑی چونچ والی ایک پرندہ جہاز غائب ہو گیا اور کہہ رہے ہیں مجھ سے پوچھے بنا ہی چلا گیا ہے مجھ سے پوچھے بغیر چلا گیا ہے کیوں جی میری اجازت کے بغیر؟ اجازت کے، نبی علیہ السلام کو پتہ چلا؟ نبی علیہ السلام کو پتہ؟ نعوذ باللہ میں نبی علیہ السلام کی گستاخی تو نہیں کر رہا، نبی علیہ السلام کو پتہ نہیں پرندہ غائب ہو گیا ہے نبی علیہ السلام کو پتہ چلا؟ نہیں پتہ چلا، غائب اللہ جانتا ہے غائب جانتا ہے؟ اللہ، اللہ کے سوا کوئی غائب جانتا؟ اگر غائب جانتا ہوتا اگر غائب جانتا ہوتا تو جو بی بی بے نظر کا پیر تھا، نا وہ اسے بتا دیتا کہ بی بی اس دفعہ تمہارا برا حال ہونا ہے الیکشن الیکشن نہ کرتے رہنا اے لوگو غائب جانتا ہے تو صرف اللہ ہی جانتا ہے اُس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور وہ کیا کہہ رہے ہیں ﴿لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِیْدًا اَوْ لَاَاذْبَحَنَّهٗٓ اَوْ لَیَاْتِیَنِّیْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ﴾ (النمل : ۲۱) جس وقت واپس آئے گا تو میں اُسے سخت عذاب بھی دوں گا یا میں اُسے چھری سے ذبح ہی کر دوں گا یا

اگر کوئی صحیح دلیل لے کر آ گیا تو میں اُسے معاف ہی کر دوں گا تھوڑی دیر گزری ﴿فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيدٍ فَقَالَ أَحَطتُ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهِ وَجِئْتُكَ مِن سَبَإٍ بِنَبَإٍ يَقِينٍ ۝ إِنِّي وَجَدتُّ امْرَأَةً تَمْلِكُهُمْ وَأُوتِيَتْ مِن كُلِّ شَيْءٍ وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيمٌ﴾ (النمل : ۲۳، ۲۲) تھوڑی دیر گزری تو پرندہ آ گیا اور آ کر کہتا ہے سو ہنے پیغمبر سلیمان علیہ السلام دیکھیں تا ذرا میں آپ علیہ السلام کی بادشاہی چھوڑ کر اگلی بادشاہی میں چلا گیا بغیر ویزے کے ہی میں آگے گزر گیا آگے جا کر کیا دیکھا ہے ایک بی بی ہے ﴿إِنِّي وَجَدتُّ امْرَأَةً تَمْلِكُهُمْ وَأُوتِيَتْ مِن كُلِّ شَيْءٍ وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيمٌ﴾ (النمل : ۲۳) میں نے دیکھا ہے ایک بی بی جو ہے وہ بندوں پر حکومت کر رہی ہے کوئی بادشاہی کر رہی ہے مجھے بات اچھی لگی؟ کون کہتا ہے؟ ہد ہد پرندہ کہتا ہے مجھے یہ بات اچھی نہیں لگی کہ بی بی ہو کر بندون پر حکومت کرے چلو یہ بات بھی گوارہ ہے کہ بی بی طاقتور ہو تو بندوں پر چھا جایا کرتی ہے پر اس سے اگلی جو بات ہے وہ مجھے اس سے بھی بری لگی ہے ﴿وَجَدتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُونَ لِلشَّمْسِ مِن دُونِ اللَّهِ﴾ یہ جناب جو اگلی بات ہے مجھے وہ پسند نہیں، وہ جو عورت ہے مجھے کبھی پسند نہیں کہ وہ جو عورت ہے اور اُس کی ساری رعیت ہے ﴿يَسْجُدُونَ﴾ سجدہ کرتے ہیں ﴿لِلشَّمْسِ﴾ سورج کو ﴿مِن دُونِ اللَّهِ﴾ (النمل : ۲٤) اللہ کے علاوہ سورج کی پوجا ہے اللہ کے علاوہ سورج کی بندگی ہے اللہ کے علاوہ سورج کو سجدہ کرتے ہیں یہ بات مجھے اچھی؟ نہیں لگتی، کیوں؟ سجدہ کرنا ہے تو اللہ کو، اللہ کے سامنے یہ سجدہ ریز ہونا ہے میرے ویر میرے بھائی اللہ کا شکر ادا کیا کرو تم رب کے سامنے سجدہ کرتے ہو اللہ کے سامنے ہی اپنی پیشانی جھکاتے ہو اللہ کے سامنے ہی اپنی پیشانی جھکاتے ہو اللہ کے سامنے سجدہ ریز ہوتے ہو یہ اللہ کا شکر یہ ادا کیا کرو کئی اچھے بھلے بندے پڑھے لکھے بندے وہ بھی جا کر آج منی اور بت پوج رہے ہیں اللہ اللہ۔ اب پیغمبر علیہ السلام کیا فرماتے ہیں پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں اے ہد ہد، کیوں جی نبی علیہ السلام کو نہیں پتہ چلا کہ آگے کی طرف کیا ہو رہا ہے، تو جناب پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں اب ایسے کرو پہلے

اپنی مرضی سے گئے تھے اب میری مرضی سے پہلے چلے جاؤ ﴿اِذْهَب بِّكِتَابِي هَٰذَا فَأَلْقِهِ إِلَيْهِمْ﴾ (النمل: ٢٨) ایسے کرو میرا ایک خط لے جاؤ اُس عورت کی طرف جا کر پھینک دو پھر وہاں کھڑے ہو کر انتظار کرنا میرے خط کا وہ کیا جواب دے رہی ہے اور خط کا جو مضمون لکھا ہے خط کے اوپر جو تحریر لکھی ہے نا وہ پیغمبر سلیمان علیہ السلام نے لکھی ہے إِنَّهُ مِن سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ 786؟ کیوں یہ نہیں؟ سات سو چھیاسی کیا ہے بھئی؟ یہاں جائز نہیں؟ کیوں جی یہ جو سات سو چھیاسی ہے نا یہ بسم اللہ کا عرف نکالا ہے عدد نکالے ہیں اگر پورے قرآن کا یہ کوئی عدد نکال لیں تو پھر گنتی شروع کر دیں تو پھر قرآن کا وہ مزہ رہنا ہی نہیں اگر بسم اللہ سات سو چھیاسی ہو گئی اور قرآن کی گنتی عدد بنا لیں پورے کے پھر جناب وہ مزہ آتا؟ وہ ثواب ملتا؟ جواب ثواب ہے۔

اک اک حرفوں داں داں نیکیاں نہیں ملدیاں
دو ہو جاون جو سیائیاں نے دل دیاں
جتن دیاں حوراں ویکھ کے کھل دیاں
مولا نے قسمت تیری چنگی بنائی آ
چٹھی آسمانوں سرور احمد ﷺ نوں آئی آ
الف تے لام، میم حرف اے تن نیں
دسیا اے سانوں کملی والڑے حلیم نیں
مومن جو پڑھ دے دل نال یقین دے
نیکیاں تیئں لکھ دیا دفتر الٰہی آ
چٹھی آسمانوں سرور احمد ﷺ نوں آئی آ

اے لوگو! دنیا والو! سات سو چھیاسی کا جواب نہیں ملتا۔ سات سو چھیاسی پڑھے ثواب نہیں ملتا ایک تو کہتا ہے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جتنے لفظ ہیں نا اتنے لفظوں کی آگے پیچھے دس

دس نیکیاں اور اس رمضان کے مہینے میں ستر ستر نیکیاں اللہ عطا فرما دے گا انہوں نے مضمون کی تحریر کیا لکھی ہے ﴿إِنَّهُ مِن سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ﴾ آگے لکھنے والا لکھتا ہے اللہ ﴿أَلَّا تَعْلُوا عَلَيَّ وَأْتُونِي مُسْلِمِينَ﴾ بسم اللہ کے بعد فرمایا ہے ﴿أَلَّا تَعْلُوا عَلَيَّ﴾ اکڑنے کی ضرورت نہیں تکبر کی ضرورت نہیں ﴿وَأْتُونِي مُسْلِمِينَ﴾ بندے کی بچی بن کر میرے پاس آجاؤ یہی ترجمہ کروں نا ﴿وَأْتُونِي مُسْلِمِينَ﴾ (النمل : ۱۸ تا ۳۱) مسلمان بن کر مطیع و فرمانبردار بن کر میرے پاس آجاؤ، ہدہد پرندے نے جہاں وہ آرام کر رہی ہے وہ خط پھینک دیا ہے خود بنیرے پر بیٹھ گیا ہے اُس نے ہنگامی اجلاس کابینہ کا بلا لیا ہے وہ کہتی ہے آؤ نا ذرا دیکھو میرے ساتھ کیا ہو گیا ہے خط کہاں سے آیا ہے خط کی عبارت پڑھ کر سنائی وہ کہتے ہیں بی بی کن باتوں میں پڑ گئی ہو ہم تو تیرے جیالے ابھی جاگ رہے ہیں ایسے ہی باتیں ہوتیں ہوتیں، بی بی ایسے نہ گھبرا جانا ہم بڑی ہی طاقت والے ہیں ہمارے پاس بڑا ہی اسلحہ ہے اللہ اللہ۔ کہتی ہے ایسے کرتے ہیں میں تحفے تحائف بھیجتی ہوں اگر ویسا مولوی ہوا تو مان جائے گا میں تحفے تحائف بھیج کر اُس کا امتحان لیتی ہوں اگر ویسا ادھر ادھر والا ہوا تو تحفے لے کر چپ ہو جائے گا اور اگر پھر نبی علیہ السلام ہوا تو اگر نبی علیہ السلام ہوا تو جیسے اُس نے بات کی ہے نا اگر وہ نبی علیہ السلام ہوا تو پھر ہماری ہوا نہیں جانی، تحفے لے کر پیغمبر علیہ السلام کے پاس پہنچ گئے پیغمبر علیہ السلام دیکھا جا رہا ہے اے لوگو نبی نبی ہوا کرتا ہے فرماتے ہیں ﴿ارْجِعْ إِلَيْهِمْ فَلَنَأْتِيَنَّهُمْ﴾ میں نے جو بات کی ہے وہی ہے کہ فوراً میرے پاس واپس آجاؤ لوگو دنیا والو میں جو عرض کرنا چاہتا تھا وہ یہ بات ہے ﴿يَسْجُدُونَ لِلشَّمْسِ مِن دُونِ اللَّهِ﴾ عبادت کرنی ہے سجدہ ریز ہونا ہے ارے جناب جتنی بھی عبادتیں ہیں ان سب کا منبع ان سب کا ارے مین مسئلہ جو ہے وہ یہ ہے کہ اللہ کی عبادت کے سوا کسی کی عبادت ہی نہیں اسی لیے تو ہر بندہ اپنی ہر رکعت میں رب کے سامنے کھڑے ہو کر اس بات کا اقرار کرتا ہے کہتے ہیں ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ اللہ عرش والے اے اللہ عرش والے عبادت بھی تیری

ہے اور مدد بھی ہم تجھ سے ہی مانگتے ہیں پکارتے ہیں تو آپ کو ہی پکارتے ہیں کیسے کیسے پکارتے ہیں جو اللہ والے ہیں وہ اعلان کر رہے ہیں عرش والا فرماتا ہے ﴿تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا زَوَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ﴾ (السجدۃ: ۱۶) فرمایا جو اللہ والے ہیں اپنے بستر سے الگ ہو جاتے ہیں اپنی کروٹیں جو ہیں چھوڑ دیتے ہیں نرم اور گرم بستر چھوڑ کر رب کی حاضری ہو جاتی ہے اور پھر کیا کر رہے ہیں ﴿يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ﴾ اپنے رب کو بلاتے اور پکارتے ہیں کس لیے؟ ﴿خَوْفًا وَّ طَمَعًا﴾ ڈر کے لیے بھی اُن کے دل میں ڈر ہوا کرتا ہے ساتھ وہ طمع ولالچ بھی کیا کرتے ہیں اور ساتھ ساتھ فرما رہے ہیں ﴿وَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ﴾ جو اللہ نے اُن کو رزق دیا ہے وہ اللہ کی راہ میں خرچ بھی کیا کرتے ہیں اب کس لیے بیٹھے ہیں کیا طمع اور لالچ ہے تمھیں؟ روٹی کے لیے بیٹھے ہو؟ روٹیاں روز دیتا ہے تو کھاتے ہیں یہاں صرف اس لیے کہ رب راضی ہو جائے طمع ولالچ یہ ہے لالچ ہمیں یہ ہے کہ اللہ ہمیں جنت کی ٹکٹیں عطا فرما دے وہ جب اعلان کرے میرے پیغمبر ﷺ نے کیا فرمایا ہے میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا کہ ساری رات فرشتے جو ہیں زمین کا چکر لگاتے ہیں زمین کے اوپر پھرتے ہیں زمین کے اوپر پھر رہے ہیں جہاں اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی باتیں ہو رہی ہیں وہاں آکر اپنے پروں کا سایہ کر کے وہاں بیٹھ جاتے ہیں اب فرشتے دیکھ رہے ہیں بیٹھے ہیں اب فرشتے ہم پر سایہ کر کے بیٹھے ہیں نظر تو نہیں آ رہے پر جس نے کہا ہے نعوذ باللہ اُس پر جھوٹ اچھا ہی نہیں لگتا اُس کی زبان پر جھوٹ اچھا ہی نہیں لگتا وہ کون ہے وہ تو میرا پیر جناب محمد ﷺ نبی ﷺ کا نام نامی اسم گرامی محمد ﷺ آئے، محمد ﷺ اے لوگو دنیا والو میرا پیر ﷺ ایسا ہے لوگوں کے بھی پیر ہیں پر میرا پیر بھی محمد ﷺ ہے جب نام نامی اسم گرامی محمد ﷺ آئے پھر گرج کر کہا کرو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دفعہ نبی ﷺ پر درود پڑھنے سے اللہ دس نیکیاں عطا فرما دیتا ہے ایک دفعہ نبی ﷺ پر درود پڑھنے سے اللہ دس گناہ معاف فرما دیتا ہے ایک دفعہ نبی ﷺ پر درود پڑھنے سے اللہ اُس

کے دس درجے بلند فرما دیتا ہے دس نیکیاں مل گئیں دس گناہ معاف ہو گئے دس درجے بلند ہو گئے ایک دفعہ محمد ﷺ کہنے سے میرے ویر میرے بھائی پھر میرا پیغمبر ﷺ ایسا ہے ساری کائنات سے اعلیٰ ساری کائنات سے بالا ساری کائنات سے افضل ساری کائنات سے اکرم ایسا نبی ﷺ ایسا رسول ﷺ اللہ نے کائنات میں جو بھیجا ہے اللہ کی قسم ایسا کوئی اور بھیجا ہی نہیں بھیجے کیسے اللہ نے کوئی اور ایسا بنایا؟ بنایا ہی نہیں، جیسا اللہ نے محمد ﷺ بنایا ہے جو نبی ﷺ کی گستاخی کرے دائرہ اسلام سے خارج ہے جو نبی ﷺ کا گستاخ ہے جہنم کا بالن بن جائے گا جو نبی ﷺ کی گستاخی کرے گا ارے جناب جہنم میں جل جائے گا جو نبی ﷺ کی گستاخی کرے گا میرے بھائی اُس کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں جیسے نبی ﷺ کی شان بہت بلند و بالا ہے ایسے میں عرض کروں، ناراض نہ ہو جانا اماموں کی امامت بجا بزرگوں کی بزرگی بجا بزرگ اپنی جگہ پر امام اپنی جگہ رب ولی اپنی جگہ پر پیر اور سید اپنی جگہ پر چونکہ کلمہ محمد مصطفیٰ ﷺ کا پڑھا ہے اتباع و فرمانبرداری بھی محمد مصطفیٰ ﷺ کی ہی ہو گی کیوں جی ناراض تو نہیں ہو گئے بات تو ایسی کوئی نہیں کی میں نے ناراضگی کی میرے بھائی سچا سودا ستھری سی بات یہی ہے کہ کلمہ میں دو ہی نام ہمیں ایک لا الہ الا اللہ، دوسرا محمد الرسول اللہ (ﷺ) ہے کوئی تیسری بات ہے؟ کوئی تیسرا ملا؟ کسی تیسرے کا داؤ نہیں لگا اور بیڑا غرق نہیں ہوا اسی لیے میں کہتا ہوں اللہ نے تمھیں دو ہاتھ دیے ہیں اللہ نے تمھیں دو آنکھیں دی ہیں اللہ نے تمھیں دو کان دیے ہیں اللہ نے تمھیں دو پاؤں دیے ہیں جناب ایک طرف قرآن پکڑ لیا کرو کتاب اور دوسری طرف نبی ﷺ کی حدیث پکڑ لیا کرو اللہ نے تمھیں دو آنکھیں عطا فرمائی ہیں ایک سے قرآن کو دیکھ لیا کرو ایک سے نبی ﷺ کے فرمان کی طرف دیکھ لیا کرو اللہ نے تمھیں دو کان عطا فرمائے ہیں ایک کان سے قرآن سن لیا کرو ایک کان سے نبی ﷺ کا فرمان سن لیا کرو تمھیں دو پاؤں دیے ہیں ایک پاؤں پر چل کر نبی ﷺ کے قرآن کی طرف جایا کرو ایک پاؤں پر چل کر نبی ﷺ کے فرمان کی طرف جایا کرو بات سن لو نا یہ تمھیں زبان ایک دی

ہے زبان؟ ایک دی ہے اور یاد رکھنا کہ محمد ﷺ اور اللہ دونوں کی بات ایک ہی ہے بات؟ نہ وہ اپنی مرضی کرتا ہے نہ یہ، نہ اسے اپنی مرضی کرنے دیتا ہے یاد رکھنا یہ بات جب بھی کرتا ہے جب بھی کرتا ہے اُس کا ملا ہوا پیغام آگے سنا دیتا ہے یہ اپنی مرضی نہیں کرسکتا جب بھی بولتا ہے جب بھی بات کرتا ہے ﴿وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ٥ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ٥ عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَىٰ ٥ ذُو مِرَّةٍ فَاسْتَوَىٰ ٥ وَهُوَ بِالْأُفُقِ الْأَعْلَىٰ ٥﴾ (النجم: ۳ تا ۷) لو میری اتنی گستاخی ہے کہ میں کہتا ہوں کہ جناب امام اپنی جگہ اور بزرگ اپنی جگہ پر ولی اپنی جگہ پر سارے ہی انسان ہیں پر جیسا انسان اللہ نے محمد ﷺ بنایا ہے اُن کا مقام اور مرتبہ اپنی جگہ رب ہے ایک مثال دے دوں کیوں جی؟ یہ سارے ہی انسان ہیں اور بیوی کیا ہے جی؟ عورت ہے بیوی عورت ہے ماں؟ ماں عورت ہے بیٹی وہ بھی عورت ہے اور ہمشیرہ وہ بھی عورت ہے یہ ساری ہی عورتیں ہیں بیوی بھی عورت ہے ماں بھی عورت ہے بیٹی بھی عورت ہے بہن بھی عورت ہے ایک پاگل بیوی سے آ کر کہے سناؤ بے بے جی کیا حال ہے؟

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

درود وسلام

﴿إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ (الاحزاب: ٥٦)

حمد وثناء کبریائی بڑھائی اُس خالق کائنات اللہ احکم الحاکمین کے لیے ہے جس خالق و مالک نے اس پوری کائنات کا نظام آپ خود پیدا فرمایا ہے لا تعداد اور بے شمار درود وسلام سرور کائنات سردار انبیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات اقدس پر۔

جس محبوب پیغمبر ﷺ نے محبوب رسول ﷺ نے اس دین کی خاطر بڑے ہی دکھ اُٹھائے بڑی ہی مصیبتوں کا سامنا اُٹھایا لیکن دین پر آنچ نہیں آنے دی اللہ والو جو بات میں چھیڑنے لگا ہوں اُس بات کو ذہن نشین کر کے لے جانا اور توجہ سے مکمل یکسوئی کے ساتھ اس بات کو سننا اور پھر لوگوں تک میری اس بات کو پہنچا دینا جو میرے اوپر اہتمام اور الزام لگاتے ہیں یا جو میری جماعت کے اوپر اور میرے مسلک کے اوپر یہ طعنہ وولامہ دیتے ہیں کہ جناب یہ تو درود کے منکر ہیں یہ نبی ﷺ کے گستاخ ہیں اور نبی ﷺ پر درود پڑھتے ہی نہیں آج میں اُن احادیث کو سامنے رکھتے ہوئے جو اللہ تعالیٰ کے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پہلی سیڑھی پر قدم مبارک رکھا تو فرمایا آمین۔ دوسری سیڑھی پر قدم مبارک رکھا تو فرمایا۔ آمین۔ تیسری سیڑھی پر قدم مبارک رکھا تو فرمایا۔ آمین۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام دعا فرمار ہے تھے میں اس کی آمین کہہ رہا تھا اور پہلی جو آمین ہے اُس کی وضاحت اُس کی تشریح اُس کے فضائل، اُس کے مناقب آپ حضرات نے پچھلے جمعہ سن لیے تھے کہ رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ جس کے پاس آجائے اور وہ اس کی رحمتوں اور برکتوں سے فیض یاب نہ ہو اُس پر اللہ کی لعنتیں پڑیں،

جبرائیل علیہ السلام دعا فرمارہے ہیں پیر محمد ﷺ آمین فرمارہے ہیں دوسری سیڑھی پر جب قدم رکھا ہے اللہ کے حبیب علیہ السلام نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام یہ دعا فرمارہے تھے کہ جس کے پاس میرا نام نامی اسم گرامی محمد ﷺ آئے وہ مجھ پر درود نہ پڑھے درود نہ بھیجے وہ اپنی زبان سے درود کے الفاظ نہ کہے اُس پر اللہ کی لعنت ہو تیسری سیڑھی پر جب قدم مبارک رکھا ہے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ تب جبرائیل علیہ السلام یہ کہہ رہے تھے کہ جس کے پاس بوڑھے ماں باپ ہوں اور وہ اپنے بوڑھے ماں باپ کی خدمت حاصل کر کے اللہ سے جنت حاصل نہ کر سکے اُس پر اللہ کی لعنت ہو لوگو میرا تمھارا ایمان یقین ہونا چاہیے کہ جو دعا جبرائیل علیہ السلام فرمارہے ہیں اور آمین پیر محمد ﷺ فرمائے اُس دعا میں شک کرنا بھی رائی کے برابر شک کرنا بھی بندہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے (الحاکم رقم: ۱۹) اور آج کی گفتگو کا جو محور ہے آج کی گفتگو جو میں نے عرض کرنی ہے اس حوالے سے کہ جناب جو درود پڑھنا ہے تا آؤ ذرا قرآن کے مختلف اوقات کو مختلف مقامات کو ذرا سامنے رکھیں مولا کیا فرمارہے ہیں اللہ فرمارہے ہیں ﴿يَـٰٓأَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ وَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾ (البقرة: ۲۱) اے پوری کائنات کے لوگو اے کائنات انسانی اے اپنے آپ کو انسان سمجھنے والو اللہ جی کیا حکم فرمایا ﴿اعْبُدُوا رَبَّكُمُ﴾ تم عبادت کرو اور عبادت بھی اپنے رب کی کرنا معلوم یہ ہوا کہ عبادت جو کرتا ہے وہ انسان کو حکم ہوا اللہ عبادت کرتا؟ توجہ ذرا میری طرف فرمایا ﴿اعْبُدُوا رَبَّكُمُ﴾ اپنے رب کی عبادت کرو کن کو حکم ہوا ہے فرمایا ﴿يَـٰٓأَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ وَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾ (البقرة: ۲۱) فرمایا عبادت کرو، اللہ عبادت کرتا؟ بندوں کو حکم ہو رہا ہے دوسرا مقام پڑھ کر دیکھو مولانا کیا فرمارہے ہیں فرمایا ﴿يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾ (البقرة: ۱۸۳) اے ایمان کا دعویٰ کرنے والو تم پر میں نے روزے فرض کر دیے ہیں تم نے آج کے بعد ان ایام اور ان مہینوں میں رمضان

المبارک کے بابرکت مہینے میں روزے رکھنا ، اللہ روزے رکھتا؟ مومنوں کو اللہ نے حکم دیا ہے وہاں فرمایا ہے ﴿وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ﴾ نماز قائم کرنا ، اللہ نماز پڑھتا؟ فرمایا زکوٰۃ ادا کرنا ، اللہ زکوٰۃ ادا کرتا؟ فرمایا ﴿اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَ لَا فُسُوْقَ وَ لَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ وَ مَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ وَ تَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى وَ اتَّقُوْنِ يٰاُولِي الْاَلْبَابِ﴾ (البقرة : ١٩٧) جس کو اللہ حج کرنے کی توفیق دے دے وہ حج پر چلا جائے تو اُس پر حج فرض ہو جایا کرتی ہے جو نصاب کو پہنچتا ہے اسے پیسہ دیا ہو جو وہاں کی طاقت رکھتا ہے فرمایا اُسے چاہیے کہ حج کرے ، اللہ حج کرتا؟ پھر میری بات کو سمجھو ذرا فرمایا عبادت اللہ حکم دے رہا ہے ، اللہ عبادت نہیں کرتا نمازوں کا حکم رب دے رہا ہے اللہ نمازیں نہیں پڑھتا اللہ زکاۃ کا حکم دے رہا ہے اللہ زکاۃ نہیں دیتا اے لوگو دنیا والو عبادت میں شریک کار اللہ نہیں نماز میں اللہ شریک دار نہیں عبادت میں اللہ شریک کار نہیں میرے برادر میرے بھائی حج میں اللہ شریک کار نہیں ارے تم عبادت کرو تم زکاۃ دو تم نماز پڑھو تم حج ادا کرو تم صدقہ وخیرات کرو اللہ یہ کام کرتا؟ اللہ حکم دے رہا ہے کن کو؟ فرمایا بندوں کو حکم دے رہا ہے خود یہ کام نہیں کرتا ، فرمایا اللہ جو ہے اللہ عبادت نہیں کرتا فرمایا تم عبادت کرنا میں عبادت نہیں کرتا تم نمازیں پڑھو میں نمازیں نہیں پڑھتا تم زکاۃ دو میں زکاۃ نہیں دیتا ، تم حج کرو میں جناب حج کرتا نہیں تم قربانی دو میں قربانی نہیں کرتا تم صدقہ وخیرات کرو میں صدقہ وخیرات نہیں کرتا ، اللہ رب کیا اعلان ہے فرمایا ﴿اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ (الاحزاب : ٥٦) فرمایا دنیا والو میں عبادت کرتا نہیں دنیا والو میں نمازیں پڑھتا نہیں دنیا والو میں حج کرتا نہیں زکاۃ میں دیتا نہیں یہ کام تم نے کرنے ہیں لیکن یاد رکھو جو ہم نے مل کر کام کرنا ہے جو میں اور تم نے کام کرنا ہے تم بھی کرو میں بھی کرتا ہوں اللہ کون سا کام ، فرمایا ﴿اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ﴾ (الاحزاب : ٥٦) جب درود کی باری آئے گی تا

جب نبی ﷺ پر درود پڑھنا ہوگا جب نبی ﷺ پر درود کا وقت آئے گا اللہ فرماتے ہیں میں بھی درود پڑھا کرتا ہوں میرے فرشتے بھی نبی ﷺ پر درود پڑھتے ہیں ﴿ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ﴾ (الاحزاب: ٥٦) اے ایمان کا دعویٰ کرنے والوتم بھی نبی ﷺ پر درود پڑھنا تم بھی نبی ﷺ پر سلام بھیجنا تم بھی نبی ﷺ پر درود بھیجنا معلوم ہوا اللہ عبادت نہیں کرتا ہم عبادت کرتے ہیں اللہ زکاۃ نہیں دیتا ہم زکاۃ دیتے ہیں اللہ حج نہیں کرتا ہم حج کرتے ہیں میرے بھائی اللہ قربانی نہیں دیتا، ہم قربانی دیتے ہیں لیکن یہ جو کام ہے نا اس کام کا اللہ حکم دے رہا ہے فرمایا یہ اللہ بھی کرتا ہے اس کے فرشتے بھی کرتے ہیں فرمایا نبی ﷺ پر درود اللہ بھی بھیجتا ہے اُس کے فرشتے بھی بھیجتے ہیں ﴿ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ﴾ (الاحزاب: ٥٦) اللہ اللہ۔ ایمان کا دعویٰ کرنے والوتم بھی نبی ﷺ پر درود بھیجنا اللہ اللہ۔ آؤ میرے بھائی اب تو دھڑ لگا ہے نا ہر مال ملک پاکستان میں دو نمبر زیادہ بکتا ہے کتنے نمبر؟ دو نمبر مال زیادہ بکتا ہے میرے ویر میرے بھائی ذرا میں بھی تمھیں ایک نمبر اور دو نمبر کی شناخت کروانے والا ہوں اپنی اپنی جگہ پر اپنے اپنے دماغ میں اللہ نے عقل و شعور عطا فرمایا ہے پڑھے لکھے آئے ہو عقل والے آئے ہو، ذرا میرے الفاظ پر بھی غور کرنا جو مجھے پیر محمد مصطفیٰ ﷺ نے بنایا ہے نبی ﷺ کا نام نامی اسم گرامی آئے اللہ کی قسم جتنا اعلیٰ پیغمبر ﷺ ہے جتنا عرفہ محمد ﷺ ہے جو مجھے اور تمھیں اللہ نے پیر پیغمبر اور رسول ﷺ عطا فرمایا ہے اللہ کی قسم اُس کی شان والا اس کائنات میں آیا ہی نہیں اتنی شان والا محمد ﷺ اتنی آن والا محمد ﷺ جب اُس کا نام نامی اسم گرامی آئے تو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھنا ہے یہ چھوٹا درود ہے یہ بھی میرے پیغمبر ﷺ سے ثابت ہے یہ بھی احادیث کے ذخیرے میں موجود ہے تو میرے آقا ﷺ نے کیا فرمایا، فرمایا لوگو جب درود پڑھنا ہے، ایک صحابی رضی اللہ عنہ عرض کرتا ہے اللہ کے نبی ﷺ ہمیں سلام کا پتہ چل گیا ہے ہم نے سلام کیسے کرنا ہے سلام کیسے پڑھنا ہے کون سا سلام ہے جی؟ الصلوۃ والسلام علیك یا رسول

السلامُ علیک ایها النبی ورحمة الله(ﷺ)؟ یہ سلام ہے نا؟ ہائے ہائے دہائی دہائی لوگو، میرے آقا علیہ السلام سے فرماتا ہے سوہنیا ﷺ ہمیں سلام کا تو پتہ چل گیا ہے وہ سلام میرے بھائی وہ سلام ہے معراج کی رات ہے اللہ کے نبی ﷺ آسمانوں پر پہنچے ہوئے ہیں رب کے ساتھ ہم کلامی ہے رب کے ساتھ ملاقات ہوئی ہے اللہ کے سامنے حاضری ہوئی ہے تو اللہ سے عرض کرتے ہیں ((التحیات للّٰه والصلوة والطیبات)) اللہ میں آپ کے لیے تحفے لے کر آیا ہوں اللہ کے نبی ﷺ فرما رہے ہیں فرمایا کونسا تحفہ لے کر آئے ہو فرمایا اللہ میری مالی عبادت بھی تیرے لیے اللہ میری زبانی عبادت بھی تیرے لیے اللہ میری بدنی عبادت بھی تیرے لیے ہے اللہ جہاں عبادت کا تذکرہ آئے گا، اللہ جب بندگی کا وقت آئے گا اُس وقت بندگی اور عبادت ہوگی تو صرف تیری ہی ہوگی میرے بھائی بندگی بندگی ہوا کرتی ہے زبانی عبادت بھی اللہ کی مالی عبادت بھی اللہ کی، بدنی عبادت بھی اللہ کی یہ ساری عبادتیں صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے آگے سے اللہ تعالیٰ نے بھی تحفہ دیا ہے فرمایا سوہنیا ﷺ میرا بھی تحفہ لیتے جاؤ نا ((السلام علیك ایها النبیُّ ورحمة اللّٰه وبرکاته وسلام علینا وعلی عباد اللّٰه الصالحین)) (بخاری، کتاب الصلوٰة، باب التشهد) یہ سلام ہے جو التحیات میں پڑھتے ہیں آج مومن پڑھتا ہے آج مومن جب التحیات میں بیٹھتا ہے تب یہ سلام پڑھتا ہے اور سوہنیا ﷺ درود کیا ہے فرمایا ((اللهم صل)) کیا فرمایا؟ الفاظ پر غور کرنا الفاظ یہ فرمایا:((اللهم صل علٰی محمَّد(ﷺ) وعلٰی آل محمَّد کما صلیت علٰی ابراهیم(علیہ السلام) وعلٰی آل ابراهیم انك حمید مجید۔ اللهم بارك علٰی محمَّد(ﷺ) وعلٰی آل محمَّد کما بارکت علی ابراهیم(علیہ السلام) وعلی آل ابراهیم انك حمیدمجید)) (بخاری، کتاب الانبیاء) آؤ میں تمھیں تھوڑی سی تقسیم کرکے بتاتا جاؤں جو الفاظ میرے نبی ﷺ نے فرمائے ہیں جو میرے نبی ﷺ نے مجھے درود پڑھنے کا حکم دیا ہے وہ کہاں سے شروع ہوا ہے ((اللهم صلی)) اے ہمارے اللہ

محمد ﷺ پر درود بھیجو، کس سے کہا ہے کس کے سامنے درخواست کی ہے؟ اللہ کے سامنے اللہ کے سامنے منت کی ہے اللہ کے سامنے عاجزی و انکساری اللہ کے سامنے درخواست ہے ((اللھم صل علی محمد(ﷺ)) پہلے اللہ اللہ اے اللہ محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود بھیجو فرمایا پھر آل محمد ﷺ پر بھی پھر ابراہیم علیہ السلام پر پھر آل ابراہیم علیہ السلام پر یہ مجھے اور تمھیں سبق دیا ہے پھر دوسری طرف آؤ نا جو پاکستانی درود ہے جس کی آج دہائی پڑی ہے کہتا ہے ((صل علی شفعنا صل علی حبیبنا)) یہ کس کو کہہ رہے ہو جی؟ میں نے تو کہا ((اللھم)) کیوں بھئی کوئی فرق ہے؟ اے لوگو فرق ہے ان شاء اللہ مالک کی توفیق سے میں کہتا ہوں اللہ یہ کہتا ہے صل یہ کیا کہتا ہے یہ کہتا ہے

ساڈے دل پھیرا پا کملی والے
جہاناں دی قسمت وکھا کملی والے

یہ کیا کہتا ہے جناب میں سڑ گیا جل گیا اے ہوا یہ میرا جا کر پیغام دینا۔

کہتا ہے تیرا دیوانہ
صل علی حبیبنا صل علی محمدٍ

اے لوگو دہائی، آؤ میں عرض کر رہا تھا میں کہتا ہوں ((اللھم صل)) کیوں بھئی فرق ہے نا؟ اے لوگو فرق ہے فرق ہے ان شاء اللہ میں کہتا ہوں ((اللھم صل)) یہ کہتا ہے

اے ہوا مدینے جانا
اے صبا مدینے جانا
میرا اک جا کے پیغام پہنچانا
کہتا ہے تیرا اک دیوانہ
یا نبی ﷺ سلام علینا

اے لوگو! دنیا والو! یہ ہواؤں کے ترلے کرتا ہے اہل حدیث جو ہے یہ تو اللہ تعالیٰ کے

ترلے کرتا ہے یہ صبا کے ترلے کرتا ہے اہل حدیث اللہ کے ترلے کرتا ہے اُس کی صبا میں اور خدا میں فرق ہے ایسے اس کے درود اور اہل حدیث کے درود میں فرق ہے اللہ اللہ۔آؤ میرے بھائی میں عرض کرر ہاتھا فرمایا ﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَٰئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ (الاحزاب: ٥٦) اللہ بھی درود پڑھتا ہے لوگو اللہ بھی درود پڑھتا ہے امام راوی فرماتے ہیں جو اللہ کا درود پڑھنا ہے نا اللہ اُس میں اپنے محبوب پیغمبر محمد ﷺ کے درجے ہی بلند کر دیتا ہے نبی ﷺ پر اللہ بھی درود پڑھتا ہے اُس کے فرشتے بھی پڑھتے ہیں اور فرشتے اُس کے لیے بخشش کی دعائیں مانگ رہے ہیں اور جو مومن درود پڑھتا ہے نا ((اللھم صل علی محمد (ﷺ))) میں کہتا ہوں میں کہتا ہوں جو درود کا منکر ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے میرا عقیدہ سنو میں کیا عرض کر رہا تھا میں کہتا ہوں میری کوئی نماز قبول ہی نہیں ہوتی میرا کوئی فرض اُتنی دیر تک قبول ہی نہیں ہوتا میرے نفل قبول ہی نہیں ہوتے میری سنتیں اتنی دیر تک قبول ہی نہیں ہوتیں اے لوگو دنیا والو ہمارے جنازے اللہ اُتنی دیر تک قبول ہی نہیں کرتا میں ایک قدم اور آگے جاؤں میری کوئی دعا اتنی دیر تک قبول ہی نہیں ہوتی جتنی دیر تک دعا میں نبی ﷺ پر درود نہ پڑھ لو دعا جو ہے نا دعا بھی قبول نہیں ہوتی صحابی رضی اللہ عنہ آیا آکر کہتا ہے اللہ کے نبی ﷺ میں اللہ سے دعائیں مانگوں میرا دل کرتا ہے میں درود بھی پڑھوں اور دعائیں بھی مانگوں اللہ کے حبیب ﷺ میں کتنی دیر درود پڑھوں اور کتنی دیر دعا مانگوں اللہ میری ساری دعائیں قبول کرلے گا آقا ﷺ فرماتے ہیں فرمایا اپنی دعا میں چار آنے درود پڑھ لیا کرو اور چار آنے دعا کر لیا کرو اللہ کے نبی ﷺ چار آنے درود پڑھ لیا کروں فرمایا اگر اور زیادہ اپنی دعا میں درود پڑھ لو نا تو تمھارے لیے بہتر ہے اللہ کے نبی ﷺ آٹھ آنے درود پڑھ لیا کروں آٹھ آنے دعا مانگ لیا کروں فرمایا اگر تم اور زیادہ دورد پڑھنا چاہو تو وہ تمھارے لیے بہتر ہے اللہ کے نبی ﷺ بارہ آنے درود پڑھ لیا کروں تمھیں سمجھانے کی خاطر بارہ آنے درود پڑھ لیا کروں اور چار آنے دعائیں پڑھ لیا

کروں فرمایا تمھارے لیے اور بہتر ہے اللہ کے نبی ﷺ اگر میں سارا درود ہی پڑھ لیا کروں فرمایا اگر تم اپنی دعا میں سارا ہی درود پڑھ لو نا اللہ غیب کے خزانے سے تمھاری ساری دعائیں خود ہی قبول کرلے گا (ترمذی: ۱۹۹۹) اللہ اللہ اور درود کونسا پڑھنا ہے جی، دم بہ دم پڑھو درود یہ پڑھنا ہے؟

آ گیا وہ نور والا
جس کا آنا نور ہے

یہ پڑھنا ہے، جی ٹھہر جاؤ ٹھہر جاؤ یہاں کھڑے ہو جاؤ کیا ہوا؟ جی۔

مصطفیٰ ﷺ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

میں نے کہا پاگل جس کے گھر میں نبی ﷺ آجائے؟ کیوں جی ایک جگہ پر میں نے لکھا ہوا پڑا، آپ ﷺ ہر گھر میں آتے ہیں۔

آپ ﷺ ہر گھر میں آتے ہیں
ہمارے گھر میں کر دو چراغاں یا رسول اللہ ﷺ

کیوں نبی ﷺ لیے پھرتا ہے؟ اے لوگو جہاں نبی ﷺ ہو جہاں آقا محمد مصطفیٰ ﷺ ہو عقیدے کی بات سنو جہاں نبی ﷺ ہو اونچی نہیں بولتے جہاں نبی ﷺ ہو آگے کھڑے نہیں ہوتے جہاں نبی ﷺ ہو یہاں تو یہ کہہ رہا ہے نا

دم دم پڑھو درود

حضرت جی یہاں موجود

جب نماز پڑھانے کا وقت آتا ہے مولوی خود آگے کھڑا ہو جاتا ہے پھر مولوی نبی ﷺ سے اونچا ہو گیا نعوذ باللہ، نبی ﷺ پیچھے مولوی خود آگے کیوں بھئی، نبی ﷺ کو کھڑا کر لو گو ایک لاکھ اور چوبیس ہزار پیغمبر رسول علیہم السلام سارے اکٹھے کسی نبی علیہ السلام کو آگے کھڑے ہونے کی اجازت نہیں کیوں کہ محمد مصطفیٰ ﷺ موجود ہے اب یہ مولوی آگے اور نبی ﷺ پیچھے، آؤ جس درود کی میں تمھیں دعوت دے رہا ہوں فرمایا((اللھم صل علی محمد(ﷺ))) محمد ﷺ پر درود بھیجتا ہوں ((وعلی آل محمد)) اللہ محمد ﷺ کی آل پر بھی درود بھیجتا ہوں فرمایا((وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم (علیہ السلام) وعلی آل ابراھیم انك حمید مجید، اللھم بارك علی محمد(ﷺ) وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انك حمید مجید)) (بخاری ، کتاب الابنیاء، باب قول اللہ تعالیٰ واتخذ اللہ ابراھیم خلیلا) یہ درود ہے اللہ پڑھنے کی توفیق عطا فرمادے۔ آمین۔ میں نے کہا میرے بھائی، ہمیں کیا کہتے ہیں جی مر گیا مردود وہابیوں کا اہل حدیثوں کا۔

مر گیا مردود

نہ فاتحہ نہ درود

میرے ویر میرے بھائی جسے تم فاتحہ اور درود کہتے ہو آؤ تمھیں بات سمجھا دوں اللہ کرے میری بات تمھیں سمجھ آجائے جی ان کا

مر گیا مردود

نہ فاتحہ نہ درود

اب کہاں بیٹھے ہیں جنازہ لیے جا رہے ہیں جنازہ لے کر جا رہے ہیں قبرستان پہنچ گئے ہیں وہاں جناب صفیں باندھ لی ہیں صفیں باندھنے کے بعد پھر جناب ایک آگے کھڑا ہو گیا ہے

اُس نے جناب کہا ہے چار تکبیر جنازہ ثناء اللہ کے لیے درود مصطفیٰ ﷺ کے لیے پیچھے اس امام کے اللہ اکبر۔ اے لوگو جس وقت جنازہ پڑھا، تم بھی پڑھتے ہو گے کتنی دیر لگائی؟ کیوں جی کتنا ٹائم لگا ہے اڑھائی سیکنڈ جھٹکا لگایا اور وہ لکھی پڑی ہے لے جاؤ بھائی اتنا ٹائم تو گھر سے لانے کو نہیں لگا اب جناب وہ پڑھی ہے نہ فاتحہ پڑھی نہ درود پڑھا اور اُلٹا بدنام؟ اُنھوں نہ درود پڑھا نہ فاتحہ پڑھی اور بدنام ہم ہو گئے جی ان کا

مر گیا مردود

نہ فاتحہ نہ درود

میں کہتا ہوں اتنی دیر تک میرا اللہ قبول ہی نہیں کرتا جتنی دیر تک میں اُس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھ لوں جتنی دیر تک میں اُس میں درود نہ پڑھ لوں اللہ اتنی دیر تک میرے جنازے کو قبول ہی نہیں کرتا وہ جنازہ جنازہ نہیں جس جنازے میں نہ فاتحہ پڑھی جائے نہ درود پڑھا جائے اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا، فرمایا ثناء کے بعد ہم کیا کرتے ہیں فرمایا ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۝ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ۝ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۝﴾ (الفاتحۃ: ۱ تا ۷) (آمین) پہلے سورۃ فاتحہ پڑھی ہے پھر دوسری تکبیر کے بعد میں کہتا ہوں میرے پیغمبر ﷺ کے فرمان کے مطابق ((اللھم صل علی محمد (ﷺ) وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم (علیہ السلام) وعلی آل ابراھیم انك حمید مجید۔ اللھم بارك علی محمد (ﷺ) وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم (علیہ السلام) وعلی آل ابراھیم انك حمید مجید)) (بخاری، کتاب الانبیاء) تیسری تکبیر کے بعد ((اللھم اغفرلی حینا ومیتنا)) اس لیے دعائیں مانگتے رہتے ہیں اللہ پر آپ کے پاس مہمان آ رہا ہے اللہ یہ آپ کا آ رہا ہے اللہ اس کے گناہوں کو معاف کر کے جنت عطا فرما

دینا، اب جناب میں نے اپنے جنازے میں پڑھا ہے فاتحہ بھی اور درود بھی اب پھوڑی پر آ گیا جس وقت پھوڑی پر آ گیا ایک کہتا جی کلام بخشو فاتحہ پڑھو جی کلام پڑھو کہ وہ ایک پڑا ہے درمیان میں وہ کیا پڑا ہے جی؟ حقہ شاہ پڑا ہے اُدھر جناب حقہ ولی رہا ہے اُدھر کلام بخش رہا ہے اُدھر حقہ پی رہا ہے ساتھ جناب منہ اور ناک سے دھواں نکال رہا ہے ساتھ کلام بخش رہا ہے اس کلام کو میرے پیغمبر ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ اس فاتحہ کا میں منکر ہوں اس فاتحہ کو میں نہیں پڑھتا میں ایک جگہ پر گیا وہاں سارے بیٹھے ہیں میں چپ کر کے بیٹھ گیا جس وقت فارغ ہوئے تو کہتے جی آپ نے دعا ہی نہیں مانگی فاتحہ نہیں پڑھی میں نے کہا میرا وضو نہیں تھا وضو سے ہی بات ہوتی ہے تم سارے یہ بغیر وضو کے؟ جہاں لوگو دعا مانگنی تھی وہاں مانگی نہیں جہاں درود پڑھنا تھا وہاں درود پڑھا نہیں جہاں فاتحہ کا وقت تھا وہاں فاتحہ پڑھی نہیں اس جگہ پر نا فاتحہ نہ درود اس کے ہم منکر ہیں میرے بھائی وہاں فاتحہ بھی پڑھی وہاں درود بھی پڑھا ہے اس نے وہاں نہ فاتحہ پڑھی نہ درود پڑھا ہے پھر ان کا مر گیا مردود نہ فاتحہ نہ درود ہم تو پڑھتے ہیں نا۔ ﴿ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَٰئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴾ (الاحزاب: ٥٦) اللہ اللہ۔ آؤ میرے بھائی میرے پیغمبر ﷺ کا فرمان سن لو اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ((من صلى على واحدة)) فرمایا جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا ((صلى الله عليه عشره)) اللہ اُس پر دس بار درود پڑھتا ہے ایک بار درود پڑھنے سے چلو بڑا نہیں چھوٹا بھی ثابت ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس نے ایک بار پڑھا ہے میرے پیغمبر ﷺ کا ارشاد گرامی آ گیا ہے اللہ کے حبیب ﷺ ارشاد فرما رہے ہیں فرمایا اللہ اُس کے دس درجے بلند کر دیتا ہے اللہ اُس کے دس گناہ معاف فرما دیتا ہے اللہ دس گنا اس کی نیکیوں میں اضافہ فرما دیتا ہے (مسلم، کتاب الصلوٰۃ، باب الصلوٰۃ علی النبی ﷺ) جو ایک بار محمد ﷺ کہتا ہے یہ شان صرف محمد ﷺ کو ملا ہے یہ اگر فضیلت ملی ہے تو آمنہ کے لال ﷺ کو یہ اگر مرتبہ ملا ہے تو صرف مدینہ والی سرکار ﷺ کو

لوگو دنیا والو میں کہتا ہوں ساری سرکاریں ایک طرف پوری کائنات کی سرکاریں ایک طرف مدینہ والی سرکار ﷺ ایک طرف سارا جہان بھی مل کر اُس کا مقابلہ نہیں رک سکتا جیسے اُس کا مقابلہ نہیں ہوسکتا اُس کے فرمان کا بھی مقابلہ نہیں ہوسکتا اب جناب فلاں بزرگ کا قول ہے یہاں قول نہیں چلنے یہاں صرف نبی ﷺ کا فرمان چلتا ہے میں بزرگوں کا میں علماء کا میں جناب ولیوں کا میں فقیروں کا وزیروں کا کیوں جی میں احترام کرتا ہوں کیوں جی میں ان سب کا احترام کرتا ہوں ولی کے منکر کو بزرگ کے گستاخ کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں لیکن جو سکہ ہے وہ صرف محمد مصطفیٰ ﷺ کا ہے اب تم مجھے بتاؤ میرے بھائی ایک ہزار نہیں لاکھوں کروڑوں ولی مل جائیں اولیاء مل جائیں بلال رضی اللہ عنہ کے جوتوں کو پہنچ سکتے ہیں؟ کیوں جی بلال رضی اللہ عنہ کا مقابلہ ہوسکتا ہے؟ سارے مل جائیں پوری کائنات کے ولی اکٹھے کر لیے جائیں ارے جناب بزرگ اکٹھے کر لیے جائیں میں کہتا ہوں سارے تابعی ملالیں سارے محدث ملالیں ارے جناب اتقیاء ملالیں ارے میرے بھائی تہجد گزار ملالیں بلال رضی اللہ عنہ کا مقابلہ؟ لاکھوں، کروڑوں بلال رضی اللہ عنہ مل جائیں میرے بھائیو! عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا مقابلہ، ابو بکر رضی اللہ عنہ کا مقابلہ نہیں ہوسکتا سارے مل جائیں ارے صحابہ رضی اللہ عنہم بھی مل جائیں تابعی بھی مل جائیں میں کہتا ہوں سارے امام مل جائیں سارے انبیاء علیہم السلام مل جائیں تو میرے پیر محمد مصطفیٰ ﷺ کا مقابلہ نہیں ہوسکتا جب ایسے مقابلہ نہیں ہوسکتا تو پھر جناب اس کے فرمان کا بھی مقابلہ نہیں محمد مصطفیٰ ﷺ کے فرمان کا بھی مقابلہ نہیں ہوسکتا آج دو تین چیزیں لے کر جانا اور توجہ سے آگے میرا وکیل صفائی بن جانا کہ جناب جو درود کا منکر ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے ہم درود کے منکر نہیں ہم جناب دعوت دیتے ہیں کہ لوگو درود پڑھا کرو نبی ﷺ پر درود؟ اور میں کیا کہتا ہوں میرے آقا ﷺ نے کیا فرمایا ہے فرمایا جب کل قیامت کا دن ہوگا وہاں درود پڑھنے والے یہ پریشان اور درود نہ پڑھنے والے بھی پریشان، کیوں کیا بات کر دی ہے بھائی درود پڑھنے والے بھی پریشان اور درود نہ پڑھنے والے بھی پریشان، جناب درود پڑھنے

والے کیوں پریشان؟ وہ بھی کہہ رہے ہیں یہ کیا ہوگیا ہے اُن کو پتہ ہی نہیں کہ کیا ہوگیا ہے جناب درود پڑھنے والے اور نہ پڑھنے والے کیوں پریشان؟ جنھوں نے درود نہیں پڑھا اُنھوں نے تو پریشان ہونا ہی ہونا ہیاور جنھوں نے درود پڑھا ہے وہ کیوں پریشان وہ کہتے ہیں ہم وہاں اور کیوں نہیں زیادہ پڑھتے زیادہ درود پڑھتے زیادہ درود پڑھ کر آج جو اللہ تعالی نے ہمیں مقام عطا فرمایا ہے آج ہمیں جو اللہ تعالی نے مرتبے اور فضیلت دی ہے آج اللہ تعالیٰ نے ہم پر جو رحمتوں اور برکتوں کے نزول فرمائے ہیں جیسے اللہ ہم سے کر رہا ہے جو جو فضیلت مرتبے دے رہا ہے آج اگر زیادہ پڑھا ہوتا تو اگر ہم زیادہ نبی ﷺ پر درود پڑھتے اللہ سے زیادہ مرتبے اور فضیلت حاصل کر جاتے اللہ کے نبی ﷺ کا فرمان سن لو آقا ﷺ فرما رہے ہیں فرمایا((قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من صلی علی صلوۃ واحدہ صلی اللہ علیہ عشر صلوۃ و حطت عشر خطیئات ورفعت لہ عشر درجات)) فرمایا جو بندہ نبی پاک ﷺ پر ایک بار درود پڑھتا ہے اللہ اُسے دس نیکیوں کا مالک بنا دیتا ہے اللہ اُس کے دس گناہ معاف کر دیتا ہے اللہ اُس کے دس درجے بلند فرما دیتا ہے (النسائی: ۱۲۳۰) ایک دوسرا مقام سن لو میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا ہے فرمایا میرے حبیب مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا لوگو دنیا والو جو نبی ﷺ پر درود پڑھنے والا ہے تا نبی ﷺ پر درود پڑھنے والا ہے فرمایا((من صل علیا صلوۃ واحدہ)) فرمایا ((صلی اللہ علیہ عشر صلوۃ ومن صل علیا عشرا صلی اللہ علیہ ومن صل علیا مات کتب اللہ بین عینین برات من النفاق و برات من النار)) (القول البدیع) فرمایا جو بندہ ایک بار درود پڑھتا ہے اللہ اُسے دس نیکیوں کا مالک بن ادیتا ہے فرمایا جو بندہ دس دفعہ درود پڑھتا ہے اللہ اس پر سو رحمتیں کر دیتا ہے جو بندہ نبی ﷺ پر سو بار درود پڑھتا ہے فرمایا اُسے اللہ تعالی ایسی کتاب میں لکھ دیتے ہیں وہاں سے کوئی مٹا نہیں سکتا((برات من النفاق۔ وبرات من النار)) اللہ تعالی یہ بات لکھ دیتے ہیں وہ منافق

سے بھی بری ہے اور آگ سے بھی بری ہو جاتا ہے فرمایا قیامت والے دن اللہ اُسے شہداء کا پڑوسی بنا دے گا اللہ اللہ۔ اور کون سا درود پڑھتا ہے جی؟ فرمایا ((اللھم صل)) کیوں جی، ((اللھم صل علی محمَّد (ﷺ) وعلی آل محمَّد کما صلیت علی ابراھیم (علیہ السلام) وعلی آل ابراھیم انك حمید مجید۔ اللھم بارك علی محمَّد (ﷺ) وعلی آل محمَّد کما بارکت علی ابراھیم (علیہ السلام) وعلی آل ابراھیم انك حمید مجید)) باقی جتنے بھی احکامات ہیں اُس میں رب شریک نہیں اس درود میں اللہ بھی شریک ہے اُس کے فرشتے بھی شریک ہیں اور پھر مومنو تم بھی نبی ﷺ پر درود پڑھا کرو اور درود بھی جو ہے اصلی پڑھا کرو یہ جناب ڈالڈا درود نہ پڑھا کرو۔ ڈالڈا درود رب کو قبول؟ رب کو منظور نہیں جو اصل مکی مدنی درود ہے نا اُس پر ہی جناب غور کیا کرو وہی پڑھا کرو وہ پڑھو گے اللہ ثواب دے دے گا اللہ نیکیوں کا مالک بنا دے گا۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

روزہ

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾ (البقرۃ: ۱۸۳)

حمد و ثناء کبریائی بڑھائی اُس خالق کائنات اللہ احکم الحاکمین کے لیے ہے جس خالق و مالک نے اس پوری کائنات کا نظام آپ خود پیدا فرمایا ہے لاتعداد اور بے شمار درود و سلام سرورکائنات سردار انبیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات اقدس پر۔

جب محبوب پیغمبر ﷺ نے محبوب رسول ﷺ نے اس دین کی خاطر بڑے ہی دکھ اُٹھائے بڑی ہی مصیبتوں کا سامنا اُٹھایا لیکن دین پر آنچ نہیں آنے دی اللہ والو اللہ کا بڑا احسان اور اُس کا بڑا فضل ہے اللہ پاک نے زندگی میں دوبارہ رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ اس کی رحمتیں اس کی برکتوں سے فیض یاب ہونے کا موقع عطا فرمایا ہے نیکی بھی ملتی ہے تو مالک کی توفیق سے ملتی ہے بندہ اللہ کے سامنے سجدہ ریز ہوتا ہے تو مالک کی یہ توفیق سے ہوتا ہے کہ رمضان المبارک کا بابرکت اور رحمت والا مہینہ اس کی رحمتیں اور برکتیں اتنی وسیع ہیں کہ انسان کے وہم و گمان میں بھی وہ بات نہیں آسکتی۔ اللہ احکم الحاکمین کے جتنے بھی احکامات ہیں اُن ساری عبادتوں کا اللہ کریم نے ساتھ ساتھ ثواب بھی عطا فرما دیا ہے کہ نماز پڑھے گا فرض کی ادائیگی ہو جائے گی اگر جماعت کے ساتھ پڑھے گا اللہ ستائیس نمازوں کا ثواب عطا فرمائے گا زکاۃ ادا کرے گا جو پچھلا مال ہوگا وہ پاک ہو جائے گا اللہ کے گھر بیت اللہ کا حج نصیب ہو گیا اللہ سابقہ گناہ معاف کر دے گا قرآن پاک کی تلاوت کرتا ہے ایک لفظ کے بدلے میں اللہ دس نیکیاں عطا فرمائے گا رمضان المبارک کے علاوہ رمضان المبارک میں اگر یہ نیکیاں کریں گے اللہ توفیق دے۔ آمین۔ پھر یہ دس نہیں بلکہ ستر نہیں ایک ایک لفظ اور نیکی

کے بدلے میں اللہ سات سو تک نیکیاں عطا فرمادے گا یہ اللہ کے انعامات ہیں اللہ کی رحمتیں ہیں اللہ کی برکات ہیں ان سارے احکامات اور عبادتوں کا اللہ کریم نے ثواب اور اجر جو ہے بتا دیا ہے جہاد پر گیا ہے موقع نصیب ہوا ہے لڑتے لڑتے شہید ہو گیا اللہ کے حبیب مصطفیٰ ﷺ فرماتے ہیں اُس کے خون کا بدلہ خون کا قطرہ بعد میں زمین پر گرتا ہے اللہ اُس کے گناہ پہلے معاف کر دیتا ہے قربانی کا وقت آیا ہے ایک ایک بال کے بدلے میں اللہ تعالیٰ نیکیاں عطا فرماتے ہیں اور قربانی کے خون کا خطرہ زمین پر گرنے سے پہلے اُس بندے کے گناہ اللہ معاف کر دیتا ہے یہ اُسے منانے کے اللہ تعالیٰ نے طریقے رکھے ہیں خود اللہ تعالیٰ کو منانے کے یہ طریقے اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتائے ہیں لیکن جب روزے کی باری آتی ہے نا تو فرشتے پوچھتے ہیں اللہ نماز کا اجر لکھ دیا ہے زکاۃ کا ثواب لکھ دیا ہے حج کا ثواب اور بدلہ ہم نے لکھ دیا ہے اللہ جب یہ روزہ رکھتا ہے اس کا اجر ہم کیا لکھیں اللہ کے حبیب علیہ السلام فرماتے ہیں حدیث قدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اعلان آیا فرمایا ((الصوم لی وانا اجزی به)) (مسلم: ۱۱۵۱) اس نے روزہ میرے لیے رکھا ہے اس کا بدلہ بھی میں ہی اسے عطا کروں گا فرشتو تمھیں اس کے ثواب اور اجر کا پتہ ہی نہیں کہ روزے کا کتنا بڑا اجر ہے کتنا بڑا ثواب ہے ایک روزے کی کتنی نیکی ہے اور اُس عرش والے نے اعلان فرمایا ہے فرمایا اس نے روزہ میرے لیے رکھا ہے اس کا اجر بھی میں ہی دوں گا حقیقت یہ ہے عام روزمرہ کے حالات میں مسجد میں آکر نماز پڑھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہے دوست احباب جو مسجد میں آتے ہیں دیکھتے ہیں کہ جی فلاں بندہ بھی نمازی ہے پڑھ رہا ہے نیت کا تعلق رب سے ہے نیت کیا ہے اگر نیت ہے کہ اللہ راضی ہو جائے عرش والے کی رضا مقصود ہے وہ پھر نماز بن جائے گی وہ عبادت عبادت ہو جائے گی اگر روزے کو ریا کاری مقصود کہ لوگ دیکھ لیں میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا ہے ((من کان فقد اشرق)) جس نے ریا کاری کے لیے کوئی نیکی کی اللہ نے اُسے ثواب نہیں لکھے اُس نے اللہ سے شرک کیا ہے اور جس نے حج کیا ہے حج کرنے والا بھی حج

کرنے جاتا ہے محلے داروں کو پتہ ہے برادری کو معلوم ہے دوست احباب کو مل کر جاتا ہے اُس مقام پر دیکھنے والے دیکھتے ہیں کہ حج کر رہا ہے زکاۃ ادا کرنے کا وقت آتا ہے جو دے رہا ہے اُسے بھی پتہ ہے جسے دے رہا ہے اُسے بھی پتہ ہے کہ فلاں بندے نے زکاۃ دی ہے لیکن روزہ ایک ایسی عبادت ہے اس کا سوائے رب کے یا رکھنے والے کے سوا کسی کو پتہ ہی نہیں اسی لیے وہ اعلان فرما رہا ہے ((الصوم لی وانا اجزی به)) (مسلم: ۱۱۵۱) اس کے اندر تو ریاکاری آتی ہی نہیں ریاکاری کس طرح آئے یا بتائے گا کہ یار جب میں سحری کے وقت اُٹھا نیت پر حملہ نہیں کر رہا سحری کے وقت یار میں اُٹھا ہوں جلدی سے روٹی کھائی بتانا مقصود ہے کہ یہ بھی سحری کے وقت اُٹھا ہے چاہے روزہ نہ بھی ہو اب تو ماشاء اللہ الحمد للہ سردی کا موسم ہے روزے کا پتہ ہی نہیں چلتا کہ کس وقت دن گزر جاتا ہے لیکن بدنصیب اور بدقسمت لوگ اس مہینے میں اور سردی کے موسم میں بھی روزوں سے دور ہیں روزے نہیں رکھ رہے لیکن جناب اللہ کے حبیب ﷺ کا ایک فرمان سن لو میرے آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس بندے نے جان بوجھ کر روزہ ترک کر دیا روزہ نہ رکھا جان بوجھ کر اُس نے اپنے روزے کی قدر اور منزلت اور فضیلت کو نہ پہچانا اللہ کے حبیب علیہ السلام نے فرمایا ہے فرمایا پھر اپنی آنے والی زندگی میں ساری زندگی روزے ہی رکھتا رہے اگر اُس کی زندگی بیس سال ہے پچپن سال ہے تیس سال ہے چالیس سال اُس نے زندہ رہنا ہے وہ چالیس سال روزے رکھتا رہے کوئی ناغہ نہ کرے اُس روزے کی فضیلت مرتبے اور مقام کو نہیں پہنچ سکتا جو اُس نے جان بوجھ کر روزہ چھوڑا ہے (ترمذی) جان بوجھ کر روزے کو ترک کیا ہے روزہ نہیں رکھا اور میرے بھائی یہ روزہ جہنم سے ڈھال کا کام دیتا ہے جہنم کی آگ سے بچانے کا سامان ہے اور روزہ اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ کا ایک ارشاد گرامی ہے کہ جب کل قیامت کا دن ہوگا روزہ اور قرآن یہ دونوں رب کے سامنے کھڑے ہو جائیں گے اللہ ان کو زبان عطا کرے گا روزے کو بھی زبان مل جائے گی قرآن کو بھی زبان میسر آ جائے گی اور پھر اس مقام

پر اللہ تعالیٰ کے سامنے دونوں اس انداز سے جس طرح کوئی بندہ اپنے مالک کے سامنے عاجزی وانکساری کر رہا ہے ایسے عاجزی وانکساری کے انداز میں رب کے سامنے پیش ہوئے ہیں اور کیا کہہ رہے ہیں اللہ مجھے آپ نے دنیا میں بھیجا ہے میں فرض بن کر اس اُمت میں گیا اور اس بندے نے میرا پورا خیال رکھا ہے پورا احترام کیا ہے ((الصیام والقرآن)) فرمایا کہ روزہ اور قرآن بندے کے لیے قیامت والے دن یہ سفارش کرے گا فرمایا قیامت کا دن ہوگا روزہ کہے گا اے اللہ میں نے اس بندے کو کھانے پینے سے روکا اپنی خواہشات پر اس نے کنٹرول کیا اللہ میری سفارش یہ ہے کہ اس کو معاف کر دو ((ویقول القرآن)) اور قرآن دعا کرے گا التجاء کرے گا اللہ میں نے اسے رات کے سونے سے روکا یہ رات کو سویا نہیں قرآن کی تلاوتیں کرتا رہا ہے اور اللہ کے حبیب ﷺ نے فرمایا کہ سفارشوں کو قبول کر کے اُس بندے کے لیے جنت کے دروازے کھول دیے جائیں گے اور جنت کے داخلے کے ٹکٹ مل جائیں گے (احمد، حاکم، الترغیب: ۹۸٤) اس مہینے میں جو کام کرنے والے ہیں چار کام ایسے ہیں جو اس مہینے میں پہلے سے زیادہ پہلے کی نسبت زیادہ کرنے والے ہیں پہلا کام یہ ہے فرمایا کہ رات کا قیام رات کی تلاوت رات کو اللہ اللہ، رات کو ذکر واذکار کرنا رات کی تلاوت ایک ہے کرنا ایک ہے سننا، سننا اپنی جگہ پر ہے لیکن رات کو قرآن کی تلاوت کرنا مولا کیا فرما رہے ہیں فرمایا ﴿اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا٥وَ مِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا٥﴾ (بنی اسرائیل: ۷۹) میرے پیغمبر جناب محمد مصطفیٰ ﷺ لوگو دنیا والو عرض کر جاؤں میرے نبی ﷺ ساری کائنات سے اعلیٰ میرے نبی ﷺ ساری کائنات سے بالا میرا پیغمبر ﷺ اعلیٰ شان والا میرا نبی ﷺ بڑی ہی شان والا میرے نبی ﷺ اگلے پچھلے سارے گناہوں سے معاف گناہوں سے بری نبی ﷺ گناہوں سے پاک اور منزہ نبی ﷺ میرا نبی ﷺ عیبوں سے پاک نبی ﷺ گناہوں سے صاف

نبی ﷺ گناہوں سے منزہ نبی ﷺ لیکن ساری ساری رات کھڑے ہوئے ہیں کہ اللہ کو ترس آیا ہے فرمایا ﴿يَاأَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝ قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا ۝ نِصْفَهُ أَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا ۝ أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا﴾ (المزمل: تا ٤) سوہنیا ﷺ آرام بھی کر لیا کرو تھوڑا سا سو بھی جایا کرو اپنے آپ کو تھوڑا سا آرام بھی دے لیا کرو ساری ساری رات ہی پڑھتے رہتے ہو ساری ساری رات ہی تلاوتیں ہوتی رہتی ہیں ساری ساری رات قرآن کی تلاوتیں کریت رہتے ہو اللہ جی کیا کروں؟ فرمایا ﴿نِّصْفَهُ أَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا﴾ (المزمل: ٣) آدھی کو بھی آدھا کر لیا کرو اور اگر تمھاری مرضی آئے اور ﴿أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا﴾ (المزمل: ٤) پھر میرے بھائی نبی ﷺ کا قرآن پڑھنا اللہ کے حبیب ﷺ کے قرآن کی تلاوتیں کرنا پیر محمد مصطفیٰ ﷺ کا قرآن پڑھنا اُس کا تو انداز ہی بڑا نرالا ہے اور مولا کا نبی ﷺ مولا کا پیغمبر ﷺ رات کو قرآن کی تلاوتیں کرتا ہے لوگو دنیا والو قرآن کا اور رمضان کا آپس میں بہت گہرا تعلق ہے یہ رمضان المبارک اگر بابرکت ہوا ہے اس مہینے میں قرآن کا نزول ہوا ہے اور قرآن جہاں بھی آجائے جس مقام پر بھی آگیا ہے جس سینے میں قرآن آگیا وہ سینہ جناب سارے سینوں سے اعلیٰ ہے جس مہینے میں قرآن آگیا وہ مہینہ سب مہینوں سے اعلیٰ ہے اور میں تو کہا کرتا ہوں جس بستی میں شہر میں قرآن آگیا وہ بستی اور وہ شہر سب ہستیوں سے اعلیٰ ہے ارے جس ہستی پر قرآن نازل ہو گیا وہ ہستی سب ہستیوں سے اعلیٰ ہے ارے جس اُمت پر قرآن کا نزول ہو گیا وہ اُمت سب اُمتوں سے اعلیٰ ہے اللہ اللہ۔ قرآن ایسی کتاب ہے ایک لفظ پڑھنے سے اللہ دس نیکیاں عطا فرما دیتے ہیں رمضان کے مہینے میں ستر نیکیاں سات سو تک نیکیاں اللہ کریم اُس بندے کو عطا فرما دیتے ہیں جس نے ایک لفظ کی تلاوت کی اور میرے بھائی پھر عرض کر جاؤں جس مہینے میں قرآن کا نزول ہوا وہ رمضان المبارک کا بابرکت سب مہینوں سے اعلیٰ جس بستی یا جس شہر میں قرآن کا نزول ہوا وہ بستی اور شہر اللہ اللہ۔ اللہ مجھے اور تمھیں وہ شہر دیکھنے کی توفیق عطا

فرمائے۔آمین۔آج کئی کہتے ہیں جناب ملتان ملتان ہے اجمیر اجمیر ہے بغداد بغداد ہے کوئی لندن کے گیت اور ترانے گاتا ہے کوئی امریکہ امریکہ کیے جا رہا ہے لیکن اللہ کی قسم ہے جو مکہ ہے جو مدینہ ہے اس کی کائنات میں مثال ہی نہیں ملتی اور قراان کو دیکھیں پورے قرآن کی سورتیں وہاں یا مکی سورہ ہے یا مدنی سورۃ ہے لاہوری سُورۃ؟ ملتانی سورۃ؟ اجمیری یا بغدادی سورۃ نہیں، یا سورۂ مکی ہے یا سورۂ مدنی ہے ہمیں مکہ اور مدینہ مبارک لوگوں کو ملتان اور اجمیر مبارک جہاں قرآن کا نزول ہوا ہے اللہ کے قرآن کا نُزول مکہ اور مدینہ میں ہے اور جس ہستی پر قرآن کا نزول ہوا ہے وہ ہستی محمد ﷺ ہے میرے بھائی اگر اس طرف چل پڑوں تو بہت سارا وقت چاہیے آگے چل کر عرض کروں گا ان شاء اللہ آئندہ اپنے وقت پر بات آئے گی میں جو عرض کر رہا ہوں رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ اس مہینے میں اللہ کے حبیب علیہ السلام کا ایک پیغام سن لو مولا فرما رہے ہیں فرمایا جس نے اللہ کی رضا کے لیے اللہ کی رضا کی خاطر اللہ کی رضا تلاش کرنے کی خاطر ایک روزہ رکھ لیا فرمایا اللہ اُسے جہنم سے دور رکھ دے گا جہنم سے اُس کی دوری ہو جائے گی (مسند احمد، ج ۳۸، ص ۳۵۰، ۲۳۳۲٤، الترغیب: ۹۸۵) ایک روزہ رکھنے سے اگر پورے روزے رکھ لیں تو جو آئے ہیں آج وہ وعدہ کرتے ہیں کہ آج کے بعد پورے ہی رکھیں گے خیر سے کیوں جی پورے رکھنے کے لیے آج آئے ہونا بعض کا آج پہلا روزہ ہونا ہے ماشاء اللہ۔اُنھوں نے کہا جی ہم نے جمعہ جمعہ کا ہی رکھنا ہے آگے پیچھے خود وہ کہاں پوری کردیں گے یہ جو برکات کا نزول فرما رہا ہے تمھارے لیے رحمتیں آرہی ہیں اللہ ہم نے اس سے جھولیاں بھر کر لے جانا ہے دوسری بات دوسرا کام جو ہے فرمایا کہ تلاوت قرآن صبح کو وقت ملے میسر آجائے اس مہینے میں قرآن کی تلاوت زیادہ کرنا اللہ کے قرآن کو زیادہ پڑھنا ہر وقت تلاوت ہی تلاوت جب ٹائم مل جائے ٹائم ہی نہیں بلکہ اس وقت ٹائم نکالنا چاہیے اس کی خاطر ادھر دکان کی طرف سے ٹائم تھوڑا سا کم کر دو کاروبار کی طرف سے اللہ برکتیں ڈالے گا تلاوت قرآن زیادہ کرو اور تیسرا کام یہ ہے کہ صدقہ و خیرات

اس مہینے میں دوسرے مہینوں کی نسبت زیادہ کرنا چاہیے اور چوتھا کام اگر اللہ توفیق دے دے فرمایا رمضان المبارک کے مہینے میں عمرہ کی ادائیگی ہو جائے اور میرے پیغمبر ﷺ کی ایک حدیث سن لو اللہ کے حبیب ﷺ فرما رہے ہیں ہمیں فرمایا جس نے رمضان المبارک کے بابرکت مہینے میں عمرہ ادا کر لیا اسے ایسے ہی ہے جیسے میرے ساتھ، کون کہہ رہا ہے؟ اللہ کے حبیب ﷺ فرما رہے ہیں اُس نے میرے ساتھ حج کی سعادت نصیب کر لی جسے رمضان المبارک کے مہینے میں عمرہ کی سعادت مل جائے وہ اس طرح ہے کہ جیسے اُنھوں نے اللہ کے حبیب ﷺ کے ساتھ حج کی سعادت حاصل کر لی (بخاری: ۱۷۸۲، مسلم: ۱۲۵۶) اگر موقع میسر آجائے تو رمضان المبارک کے بابرکت مہینے میں عمرہ بھی ادا کر لیا کرو اور میرے آقا علیہ السلام کا ایک اور مقام سنو میرے آقا علیہ السلام کیا فرما رہے ہیں فرمایا لوگو ((من لم يدع قول الزور والعمل به فليس لله حاجة في ان يدع طعامه وشرابه)) فرمایا جس بندے نے جھوٹ نہیں چھوڑنا دھوکہ نہیں چھوڑنا، جھوٹ بولنے سے پرہیز نہیں کرنا اُس بندے کو بھوکا اور پیاسا رہنے کی ضرورت ہی نہیں (بخاری: ۱۹۰۳) اور جی روزہ اپنی جگہ پر کاروبار اپنی جگہ پر روزہ اپنی جگہ پر کم تولنا اپنی جگہ پر روزہ اپنی جگہ پر جھوٹ اپنی جگہ پر روزہ اپنی جگہ پر جھوٹی قسمیں کھانی اپنی جگہ پر فرمایا ((من لم يدع الزور من لم)) جس نے نہیں چھوڑنا جھوٹ نہیں چھوڑنا جس جناب جھوٹ بولنے سے پرہیز نہیں کرنا اور جس نے جناب کم تولنے سے اپنے آپ کو نہیں بچانا اور میرے آقا علیہ السلام فرما رہے ہیں فرمایا کہ اُس بندے کو، فرمایا اُسے کوئی ضرورت نہیں کہ اپنی روٹی کو اپنے پانی کو چھوڑ دے کھائے پئے اُس کے لیے ایک جیسا ہی ہے پھر میرے آقا علیہ السلام نے ایک اور مقام پر فرمایا روزے دار کا کام یہ ہے کہ روزے کے ساتھ لڑائی سے پرہیز کرے اب بعض کو زیادہ گرمی روزے سے آجاتی ہے جی یہ صبح کا بھوکا اب بڑے نے بھوک نے لڑنا ہی ہے پھر وہ کرے تو کرے کیا فرمایا جس وقت جھوٹ بولنے سے بے ہودہ گفتگو کرنے سے یہ بے حیائی کے کاموں کو نہ چھوڑنے سے

پرہیز نہیں کرتا اگر کوئی بندہ پرہیز کرتا ہے دوسرا نہیں کرتا وہ لڑائی کرنے کے ارادے سے آیا ہے وہ لڑائی کرنے آیا ہے اُسے کہہ بھائی ((انی صائم)) (ابن خزیمة، ابن حبان، الترغیب: ۱۰۸۲) میں تو تمھاری باتوں کا، تمھاری گالیوں کا تمھاری گفتگو کا جواب نہیں دیتا اس لیے کہ ((انی صائم)) میں روزے دار ہوں اور روزے دار کا کام ہے اور میرے بھائی یہ روزہ جو ہے نا روزہ پہلی اُمتوں پر بھی روزہ اس اُمت پر بھی روزہ پہلی اُمتوں پر روزے کا انداز کچھ اور ہے میرے تمھارے پاس روزے کا انداز کچھ اور آیا ہے فرمایا میرا تمھارا روزہ یہ ہے کہ جس وقت صبح کی سحری کی لَو پھوٹ جائے اُس وقت سے لے کر کے شام مغرب تک کھانا پینا نہیں پرہیز کرنا ہے جو چیزیں تمھارے لیے آگے پیچھے حلال تھیں مغرب کے بعد غروب آفتاب کے بعد پھر حلال ہو جائیں گی اُن چیزوں سے تم مغرب تک کٹ ہو جاؤ اس کے نزدیک بھی نہ جاؤ یہ ہے تمھارا روزہ اور اس روزے کا پھر ثواب میرے آقا علیہ السلام کا فرمان ہے الصوم۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا سامنے رکھتے ہوئے فرمایا ﴿قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ۝﴾ (الانعام، ۱۶۳، ۱۶۲) فرمایا میری نماز بھی اللہ کے لیے ارے میری قربانی بھی اللہ کے لی ہی میرا زندہ رہنا بھی اللہ کے لیے ہی میرا مرنا بھی اللہ کے لیے ہی، اللہ کون ہے؟ فرمایا ﴿لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ لَا شَرِيْكَ لَهٗ﴾ اللہ کا کوئی شریک؟ اللہ کا کوئی ساجھی؟ اللہ کا کوئی شرکت والا نہیں ہے ﴿لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ۝﴾ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا عقیدہ ہے آج ابراہیم علیہ السلام کے ماننے والوں کا بھی یہی عقیدہ ہے ارے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی یہی عقیدہ ہے اللہ زندہ رہوں تو تیرے لیے ہی اللہ موت آئے تو تیرے لیے ہی اللہ تیرا کوئی شریک اور ساجھی نہیں ہے اللہ اللہ۔ اور پھر ایک اور انداز سے بات کو سمجھ لو مولا فرما رہے ہیں ﴿يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴾ (البقرة:

۲۱) اے دنیا کے لوگو جو انسان ہیں اُن سے اللہ مخاطب ہے اے کائنات میں بسنے والے انسانوں اے آدم علیہ السلام کی اولاد اللہ جی کیا حکم ہے فرمایا ﴿ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ ﴾ اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمھیں پیدا کیا ہے کیوں؟ کیوں اُس کی عبادت کریں؟ فرمایا اس لیے کہ ﴿ خَلَقَكُمْ ﴾ اُس نے ہمیں پیدا کیا ہے تمھیں اُس نے بنایا ہے تمھیں اُس نے سجاوٹ اور بناوٹ کی ہے ایسی صورتیں بنانے والا صرف ایک ہی ہے جو آسمان پر موجود ہے انسانوں کی صورتیں بنانے والا اور کیسے بنائیں کس انداز سے بنائیں قرآن کریم کا اگر بغور مطالعہ کیا جائے آج ہم نے نقص نکال لیا ہے نا یار اگر اس کا قد تھوڑا سا چھوٹا ہوتا تو اچھا لگتا تھا یار یہ چھوٹا ہے اس کا قد تھوڑا سا اور ہوتا یار اس کی ناک چھوٹی ہے یہ لولا ہے یہ لنگڑا ہے اس کا سر چھوٹا ہے اس کا سر بڑا ہے وہ جو بنانے والا ہے نا وہ کہتا ہے ﴿ هُوَ الَّذِیْ یُصَوِّرُكُمْ فِی الْاَرْحَامِ كَیْفَ یَشَآءُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴾ (آل عمران : ٦) بنانے والا میں ہوں احسن صورکم میں نے پیاری صورتیں بنائی ہیں جیسے مجھے اچھی لگی ویسے ہی میں نے بنادی ہیں مجھے کسی سے مشورہ لینے کی ضرورت ہی نہیں اور اگر صورتیں بنانے والا محکمہ کسی اور کے پاس ہوتا کسی اور کے پاس ہوتا تو کم از کم میں تو ایسے کہا کرتا ہوں وہابی ایسے نہ بنتے کیوں کہ وہ اُس کو پوجنے والے ہیں اُس نے کہنا تھا ان کو میں نے ایسا نہیں بنایا یہ محکمہ صرف اللہ کے پاس ہے رب بناتا ہے رب پیدا کرتا ہے اللہ کے علاوہ کائنات میں کسی کے پاس بھی یہ محکمہ نہیں، اللہ اللہ۔ اور پھر جناب اُس نے بنایا ہے تو بہت پیارا بنایا ہے اور پھر ساتھ ہی اعلان ہوا ہے فرمایا ﴿ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ ﴾ جس نے تمھیں پیدا کیا اُس کی عبادت ہونی چاہیے جس نے سجاوٹ کی جس نے سجاوٹ بنائی ارے جناب اُسے ہی پوجنا چاہیے اُس کی بندگی ہونی چاہیے اللہ کیوں؟ فرمایا ﴿ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ ﴾ جو تم سے پہلے گزر گئے اُن کو بھی اُنھوں نے پیدا کیا ہے اللہ پیدا کرنے کا مقصد کیا ہے فرمایا ﴿ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴾ تاکہ تم متقی اور پرہیزگار بن جاؤ یہ پوری کائنات کے انسانوں سے اللہ نے مخاطب

اگر باہر سے اندر کوئی چیز چلی جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا روزہ ٹوٹا جناب اور پھر میرے بھائی اسے بھی اسلام نے کہا ہے متقون۔ کہ متقی اور پرہیز گار بن جاؤ روزہ کتنی دیر ہے بھئی؟ کتنے دن روزہ ہے؟ ایک مہینہ روزہ ہے، کل مجھے ایک کہہ رہا تھا لگتا ہے آج اُنتیس روزے ہوں گے اگر تیس ہو گئے تو پھر؟ لوگو یہ بھی اللہ تعالیٰ کا انعام ہے اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہیں اللہ اللہ، اللہ ہماری بہاریں اسی طرح رکھے۔ آمین۔ اسی طرح قائم دائم رکھے۔ آمین۔ اسی طرح ہمیں آباد رکھے۔ آمین۔ میرے بھائی ذرا توجہ سے، میں دو چار باتیں تمھارے لیے اور لے کر آیا ہوں وہ ذرا توجہ سے سن لو، یہ جو رمضان المبارک ہے نا یہ دو ہجری کو فرض ہوا دو ہجری کے بعد گیارہ ہجری کو اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ کی وفات ہوئی دو ہجری کے بعد درمیانی فاصلہ کتنا ہے؟ نو سال، نو سال کے بعد اللہ کے نبی ﷺ نے جب پہلی دو ہجری ہوئی اس وقت تین دن تراویح پڑھی اپنی اُمت کو اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو اپنے ماننے والوں کو اپنے کلمہ پڑھنے والوں کو ایک رات آئے حضور ﷺ نے تراویح پڑھائی، پھر کچھ دن چھوڑ کر پھر تشریف لائے پھر تیسرے دن آئے چوتھے دن صحابہ رضی اللہ عنہم کھچا کھچ مسجد بھری ہوئی ہے اللہ کے نبی ﷺ جو ہیں باہر تشریف نہیں لائے آج کل کے ہوتے تو کہتے مولوی ابھی آیا ہی نہیں یار مولوی ایسے ہی ہوتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ جو ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم بیٹھے ہیں ان پر اس طرح ہیں اگر سروں پر پرندہ بھی بیٹھ جائے تو انھیں پتہ نہیں چلے گا کہ سر پر کون بیٹھا ہے بڑے باادب ہو کر مسجد میں بااحترام ہو کر مسجد میں بار بار دیکھ رہے ہیں کہ نبی پاک ﷺ کب تشریف لاتے ہیں کب اللہ کے نبی ﷺ تشریف لاتے ہیں امامت آ کر کرواتے ہیں کب آتے ہیں کب آ کر ہمیں نماز پڑھاتے ہیں لیکن اللہ کے نبی ﷺ باہر تشریف نہیں لائے صبح جب نماز کا وقت ہوا ہے تب حضور ﷺ تشریف لائے ساتھ ہی سلام پھیر کر فرمایا میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں تمھیں دیکھ رہا تھا تم تشریف لائے تشریف فرما ہو لیکن میں جان بوجھ کر نہیں آیا کیوں؟ اس لیے کہ کہیں میری اُمت پر یہ نماز فرض نہ ہو جائے (الترمذی: ۸۰۶، ابی داؤد: ۱۳۷۵)

نسائی: ۱۶۰۵، ابن ماجہ: ۱۳۲۷) یہ پانچ ہی پڑھنی مشکل ہوئی ہیں اگر یہ بھی فرض ہو جاتی آٹھ رکعتیں، آٹھ کیوں یا بیس کیوں؟ چلو تمھیں آٹھ میں ہی میں چھٹکارہ دلا دیتا ہوں یہ نماز بھی اگر فرض ہو جاتی تو آج تو بہت مشکل ہو جاتی تھی سردی کا موسم کا نرم گرم بستر چھوڑ کر پھر مسجد میں آنا پھر مولوی نے اپنا جناب کھڑا کر کے جناب بالکل ہی وہ جناب آقا ﷺ فرماتے ہیں میں اس ڈر سے نہیں آیا پھر درمیانی نو سال اللہ کے نبی ﷺ زندہ رہے رمضان آتا رہا صحابہ رضی اللہ عنہم جو ہیں اپنے اپنے انداز سے عبادت کرتے رہے لیکن نماز تراویح بھی نہیں چھوڑی گیارہ ہجری کو حضور ﷺ نے وفات پائی پھر سال سوا دو سال حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفۃ المسلمین بنے پھر جناب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اُن کا دور آیا دورِ مبارکہ اُس وقت جب اُنھوں نے آکر دیکھا تا کہ مسجد نبوی میں چار بندے وہاں بیٹھے ہیں چار بندے وہاں بیٹھے ہیں چار ٹولیاں وہاں بیٹھی ہیں کوئی ذکر واذکار کر رہا ہے کوئی اللہ اللہ کر رہا ہے کوئی نفل ونوافل پڑھ رہا ہے اُنھوں نے سوچا میں کیوں نہ اُن کو ایک لڑی میں پرو دوں اب پہلا خطرہ جو تھا نا ہونے والا پہلا خطرہ جواب ﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ﴾ نبی ﷺ پر دین کی تکمیل مکمل ہو گئی اب فرض کا ڈر نہیں رہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آج کے بعد تم امام ہو جاؤ تم سب مقتدی ہو جاؤ اور نماز پڑھا کرو یہ تراویح ان کا نام قیام اللیل ہے جو صبح سحری کے وقت پڑھی جائے اُسے تہجد کہتے ہیں جو رات عشاء سے پہلے پڑھی جائے اسے قیام اللیل بھی کہتے ہیں (موطا امام مالك، كتاب الصلوٰة باب فى قيام رمضان، ابن ابى شيبه: ج ۲، ص ۲۸٤) اس کا نام جناب آج کل کی بولی میں تراویح بھی ہے ایک مولوی میرے شہر کا میرا ہمسایہ بھی ہے اُسے کبھی کبھی بڑی چیونٹیاں لڑتی ہیں اسے کبھی کبھی بڑی تکلیف ہوتی ہے بہت اکڑتا ہے اور آج کل بھی مغرور ہے اور ہم غرور توڑنا جانتے ہیں اللہ کا فضل ہے ہم نے اتنا تو اُس نے کہا جناب یہ بیس تراویح جو ہیں یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے چونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہے لہٰذا آج کے بعد بیس

تراویح پڑھنی چاہیے میں تم سے پوچھتا ہوں میرے بھائی نبی ﷺ بڑا ہے یا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بڑا ہے؟ کیوں بھئی میرا تو دعویٰ یہ ہے میری دعوت بھی ساتھ ساتھ یہی ہے کہ جس کا کلمہ پڑھا ہے بات اُسی کی؟ جس کا کلمہ پڑھا ہے اُسی کی اتباع؟ جس کا کلمہ پڑھا ہے ہم اُس محمد ﷺ کے اُمتی ہیں حضرت امی عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہ رضی اللہ عنہا ان کے پاس حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے بخاری شریف کی روایت ہے باب الفضل من قیام الیل۔ جلد اول صفحہ دو سو اُنہتر، اب تو جناب ترجمہ والی کتابیں آگئی ہیں بخاری شریف میں ابوسلمہ رضی اللہ عنہ یہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے رمضان کے موقع پر اور اللہ کے نبی ﷺ کا لاڈلہ صحابی ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اے اماں عائشہ رضی اللہ عنہا ہم باہر نمازیں پڑھتے ہیں فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء اللہ کے نبی ﷺ کی عبادت کا ہمیں پتہ چل جاتا ہے لیکن رات چونکہ گھر میں ہوتے ہیں رات کی عبادت کا ہمیں پتہ نہیں اللہ کے نبی ﷺ رات کی عبادت کیسے کرتے ہیں اب بیوی جو ہے وہ سب سے زیادہ بہتر جانتی ہے گھر کی مصروفیات کی کہ خاوند گھر میں کیسے مصروف رہتا ہے وہ بیوی کو پتہ ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھتے ہیں جناب یہ بتائیں کہ اللہ کے نبی ﷺ جو تھے وہ رات کی عبادت کیسے کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں فرمایا ((ما کان یزید فی رمضان ولا فی غیرہ علی احدٰی عشر رکعة)) (بخاری: ۲۰۱۳، مسلم) فرمایا اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ جو تھے وہ رمضان اور رمضان کے علاوہ باقی گیارہ مہینوں میں بھی آٹھ رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور ساتھ تین وتر بھی ادا کیا کرتے تھے کتنی ہو گئیں؟ گیارہ رکعتیں اب اماں عائشہ رضی اللہ عنہا کا دم بھرنے والو اماں عائشہ رضی اللہ عنہا کے دوپٹے کی قسمیں کھانے والو امی کا نام الاپنے والو کم از کم اپنی ماں کی تو بات مان لو۔ ماں کی بات وہ زیادہ بہتر ہے ماں کے نام کی کمائی کھانے والو، زیادہ سخت لفظ تو نہیں، ماں کے نام کی کمائی کھانے والو کم از کم ماں کی تو مانو نا، ماں کہہ رہی ہے اللہ کی قسم ایسی ماں کائنات میں کوئی نہیں ہے جیسی ماں اماں عائشہ رضی اللہ عنہا طاہرہ مطہرہ ایسی ماں کا فرمان وہ فرماتی ہیں ((ما کان یزید فی

رمضان و لا فی غیرہ)) (بخاری: ۲۰۱۳) اللہ کے حبیب ﷺ رمضان میں بھی اور رمضان کے علاوہ بھی گیارہ رکعتوں کے علاوہ اور اتنی عبادت نہیں کرتے تھے بات مکمل گئی کیوں جناب؟ گھر کی شہادت مل گئی اب جو اصل تکلیف ہے اس میں پھر میرے پاس دلائل ہیں بس امام ابن حمام حنفی بزرگ حضرات کے امام ذیلی حنفی بزرگ کے مولانا انور شاہ دیوبندی رحمہ اللہ کے ملاں علی قاری حنفی رحمہ اللہ کے یہ سارے بزرگ جو تھے یہ حنفی بزرگ ان کے ساتھ اس روایت پر جرح ہونے کے بعد انھوں نے یہ فرمایا ہے کہ لوگو جو ماں کہہ گئی وہ ٹھیک کہہ گئی ہے جیسے ماں نے فرمایا ہے وہ بالکل صحیح فرمایا ہے کہ رمضان اور رمضان کے علاوہ جو عبادت تھی نا وہ گیارہ رکعتیں ہی تھیں (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ: ج ۳، ص ۳۸۲، فتح القدیر: ج ۲، ص ۴۴۸، براھین القاری: ج ۱، ص ۴۰۲) اب جس کو بنیاد بنایا جاتا ہے وہ روایت مجھ سے سن لو، مشکوٰۃ شریف میرے پاس ہے میں آج ترجمے والی لے کر آیا ہوں یہ مشکوٰۃ مترجم صفحہ نمبر آٹھ سو ستاسٹھ حضرت میتب بن یزید رضی اللہ عنہ ((قال امر عمر ابی بن کعب و التمیم الداری ان یقوم للناس فی رمضان بی احد عشر رکعة)) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قال امر عمرہ کس کو حکم دیا، فرمایا ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ کو حکم دیا یا تمیم داری کو حکم دیا ان دونوں بزرگوں سے کہا کہ تم جا کر نماز پڑھاؤ ان کو کیا پڑھاؤ کہ احد عشر رکعت (موطا امام مالك كتاب الصلوٰة باب فی قیام رمضان) گیارہ رکعتیں ان کو مسجد نبوی میں پڑھاؤ اور پھر صحابی رضی اللہ عنہ کہتا ہے کہ ہم جس وقت پڑھتے تھے وہ جو قاری تھا، نا وہ سو سو آیتوں کی جو سورت تھی وہ ایک ایک رکعت میں پڑھتے جاتے تھے اور ہمیں خطرہ پیدا ہو جاتا تھا کہ کہیں ہماری صبح کی سحری نہ چھوٹ جائے اللہ ہمیں حق والے مسلک پر عمل کرنے کی اور اسے سمجھنے کی اللہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ اللہ سنت کے مطابق اللہ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ اللہ ہماری دنیا بھی بہتر کر دے اللہ ہماری آخرت بھی بہتر کر دے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امتحان، شہادت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

﴿لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا﴾

(الفتح: ۱۸)

حمد و ثناء کبریائی بڑھائی اُس خالق کائنات اللہ احکم الحاکمین کے لیے ہے جس خالق و مالک نے اس پوری کائنات کا نظام آپ خود پیدا فرمایا ہے لاتعداد اور بے شمار درود و سلام سرور کائنات سردار انبیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات اقدس پر۔

حضرات مومن کی یہ کوشش ہوتی ہے ایمان دار بندے کی یہ تمنا اور آرزو ہوتی ہے کہ میں وہ کام کروں جس سے میرا رب راضی ہو جائے رات دن وہ اسی تگ ودو میں اسی ہی کوشش میں اسی ہی کاوش میں لگا رہتا ہے کہ میرا رب مجھ پر راضی ہو جائے اور جس پر رب راضی ہو جائے پھر ساری کائنات بے شک اس پر ناراض ہو جائے کیوں کہ رب راضی عرش والا راضی ہے اُسے پھر دنیا کی پرواہ نہیں ہوا کرتی اس کائنات میں ایک ایسی جماعت معرض وجود میں آئی جس جماعت کو اللہ کریم نے دنیا میں اس بات کا اعلان فرما دیا کہ میں تم پر راضی ہوں کمال ہو گیا بڑے خوش قسمت وہ انسان بڑی قسمت والی وہ ہستیاں کہ جن ہستیوں کے متعلق اللہ کریم کہہ رہے عرش سے اعلان آجائے رب کا اعلان کوئی معمولی اعلان نہیں اور پھر جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی زبان اُس زبان سے یہ الفاظ نکلیں بھائی تم پر رب راضی ہو گیا ہے میں سمجھتا ہوں وہ اس کائنات میں سب سے خوش قسمت اور با نصیب لوگ ہیں جن کے متعلق عرش والا یہ اعلان فرما دے ذرا اعلان سنو، فرمایا ﴿لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ

تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴾ (الفتح: ۱۸) عربی دان حضرات با اصول جو لوگ ہیں نا عربی دان اُن کو پتہ چلتا ہے لام اگر شروع میں لایا جائے یہ بات کو پکا اور پختہ کرنے کے لیے ہے پھر جو لفظ قــد لایا جاتا ہے نا یہ بھی بات کو مزید پختہ کرنے کے لیے اللہ لفظ لام بھی نہ لاتا۔ لفظ قد بھی نہ لاتا پھر بھی رب کی بات پر یقین ہے ہمارا ایمان تھا کہ رب ٹھیک اور صحیح فرما رہا ہے لیکن پھر بھی بات کو پختہ کرنے کے لیے فرما رہے ہیں فرمایا ﴿لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴾ (الفتح: ۱۸) میں تحقیق البتہ اُن پر راضی ہو گیا ﴿لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ﴾ میں اُن مومنوں پر راضی ہو گیا میں اُن ایمان والوں پر راضی ہو گیا میں ان مومنوں پر راضی ہو گیا اللہ کن مومنوں پر راضی ہو فرمایا ﴿اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ﴾ فرمایا سوہنیا ﷺ جنھوں نے تمھارے ہاتھ پر بیعت کی ہے اس درخت کے نیچے بیٹھ کر ﴿اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ﴾ اللہ کریم آپ نے اُن کو کیسے پایا فرمایا ﴿فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ﴾ فرمایا میں نے اُن کے دلوں کو جان لیا ہے عرش والے نے دلوں کو جان کر پھر اعلان فرمایا ہے ﴿لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ﴾ ارے میں نے اُن کے دلوں کو پہچان لیا ہے اللہ جی پھر کیا اعلان ہے فرمایا ﴿ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ ﴾ ﴿فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ﴾ فرمایا میں اُن کے دلوں کو جان کر پہچان کر پھر میں نے اُن کے دلوں میں سکینت اُتار دی ہے اُن کے اوپر میں نے سکون اور اطمینان ڈال رہا ہے ﴿فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴾ (الفتح: ۱۸) اور یہ کون لوگ ہیں جن لوگوں پر رب خود راضی ہے اور اُن کی زندگی میں اللہ عرش والے نے اپنی رضا کی ٹکٹیں اُن کی جیبوں میں ڈال دی ہیں اور پھر میرے بھائی عرش والا اعلان کرے محمد ﷺ کی زبان ہو اور پھر رضا کا اعلان ہو اور اُن مومنوں کے لیے ہو پھر دنیا کی کوئی طاقت اُن کو جنت میں جانے سے نہیں روک سکتی ایک اور مقام اللہ کے قرآن کا فرمایا جن لوگوں پر رب

راضی ہوا ہے ان لوگوں کو میں نے کس طرح پایا ہے اُن لوگوں کا میں نے امتحان کس لیے لیا ہے فرمایا ﴿اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ﴾ (الحجرات : ۳) فرمایا میں نے اُن کا خود امتحان لیا ہے اور جن کا رب نے امتحان لیا اآج بچوں کے پیپر ہو رہے ہیں آج لڑکوں کا امتحان ہو رہا ہے آج اولادوں کا امتحان ہو رہا ہے کہتے ہیں مولوی جی دعا کرنا بچہ پاس ہو جائے میرا بیٹا پاس ہو جائے لوگو دنیا والو یہ تو دنیا کا امتحان ہے نا ان کے لیے اتنی کوشش اور محنت کر رہے ہو ارے ٹیوشن بھی رکھی ہوئی ہے ارے پیسے بھی دے رہے ہو ارے بچوں کے لیے استاد رکھ رہے ہو، سکول کی فیسیں دے رہے ہو پھر کہتے ہو امتحان میں پاس ہو جائے یہ جو آخرت کا امتحان ہے نا یہ دنیا میں اور تم امتحان میں پڑے ہیں اور جو آخرت کا امتحان جو اُس میں کامیاب ہو گیا میں کہتا ہوں سب سے بڑی اصل کامیابی وہی ہے اور جس کو اس میں کامیابی مل گئی اور جن کا رب نے امتحان لیا ہے نا دنیا والوں کا امتحان بچوں کا امتحان ماسٹر لے رہے ہیں استاد لے رہے ہیں پروفیسر لے رہے ہیں ارے میرے بھائی وہ بڑے ہی خوش نصیب لوگ ہیں جن کا امتحان رب لے رہا ہے اور ساتھ اعلان کر رہا ہے فرمایا ﴿اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى﴾ (الحجرات : ۳) میں نے اُن لوگوں کا خود امتحان لیا ہے میں نے اُن کے دلوں میں سوائے تقویٰ اور پرہیز گاری کے کچھ نہیں دیکھا اللہ جی کیا اعلان کرنے لگے ہو اللہ ان طالب علموں کا امتحان جنھوں نے دنیا میں امتحان دیا ہے ان کا تو اکتیس مارچ کو رزلٹ آنا ہے اور جن طالب علموں کا آپ نے امتحان لیا ہے اُن کا کیسے رزلٹ نکالا ہے فرمایا ﴿لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ﴾ ان طالب علموں کا امتحان اور پھر اُن کا رزلٹ اور نتیجہ یہ ہے میں سب کو معاف ہی کر دیا ہے وہ سارے ہی کامیاب ہیں اُن سب کو ہی میں نے جنت کی ٹکٹیں اور سرٹیفکیٹ عطا فرما دیے ہیں وہ سب امتحان میں پاس اور کامیاب ہو گئے ہیں تو میرے بھائی میرا عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ جو طالب علم جو جماعت جن کے متعلق عرش والا رب اعلان کرے

﴿لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا﴾ (الفتح : ۱۸) یہ کون سا درخت ہے کس درخت کے نیچے بیٹھ کر بیعت ہوئی ہے کیوں ہوئی ہے اس کی وجہ کیا ہے؟ آؤ میں تمھیں تھوڑا سا اور پیچھے لے جاؤں قرآن پاک کا اگر بغور مطالعہ کیا جائے اس قرآن میں سے تین چیزیں تین خواب ایسے ملتے ہیں تو وہ نبی جن کو خواب آیا اور ایک ہونے والا نبی دو پورے نبی اور ایک ہونے والا نبی ان کو خواب آیا اور جو نبی کا خواب ہوتا ہے نا یہ رب کی وحی ہوا کرتی ہے رب کا حکم ہوا کرتا ہے ایک کو خواب آیا ابھی نبی نہیں بنا پہلا جو نبی ہونے والا ہے فرمایا ﴿يَا أَبَتِ إِنِّيْ رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ﴾ ابھی بچپن کا زمانہ ہے جناب یوسف علیہ السلام ہونے والے رسول اور پیغمبر اور نبی ہے ان کو خواب آ رہا ہے صبح اُٹھ کر باپ کے سامنے عرض کر رہے ہیں کہتے ہیں ﴿يَا أَبَتِ إِنِّيْ رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ﴾ (الیوسف : ٤) اے میرے ابا جان میں نے خواب میں دیکھا ہے مجھے گیارہ ستارے اور چاند اور سورج سجدہ کر رہے ہیں تو باپ آگے سے کیا کہتا ہے اے میرے بیٹے اپنا یہ خواب کسی کے سامنے بیان نہ کرنا باپ چونکہ نبی علیہ السلام تھا، نا نبی علیہ السلام کو پتہ چل گیا ہے خواب خواب ہوا کرتا ہے اے لوگو جو خواب ہے نا میرے آقا محمد ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا ہے میرے آقا ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو صحیح مومن کا خواب ہے نبوت کا چالیسواں حصہ ہے جس کو صحیح خواب آ جائے اور خواب جو ہے صبح سحری کے وقت یہ نہیں کہ بارہ بجے کھایا پیا سو گئے پھر جی خواب دیکھ رہا ہے۔ صبح جو صبح خواب ہے نا جو صبح سحری وقت کا خواب ہے وہ حقیقت ہوتا ہے اور جو اس کی تعبیر ہے نا وہ دو طرح کی ہوتی ہے وہ پہلے بندے جو نیک بندہ ہے جو خواب کی تعبیر جانتا ہو اُس کے سامنے اپنا خواب بیان کرنا چاہیے یہ نہیں کہ اپنی خواب کسی ایرے غیرے کو بتا دی اُس نے جو تعبیر بتا دی نا وہ اسی وقت پوری ہو جایا کرے گی جناب یوسف علیہ السلام ہونے والے پیغمبر کو باپ کیا

فرماتے ہیں فرمایا ﴿قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ﴾ (الیوسف: ۵) اے میرے بیٹے اپنا خواب کسی کے سامنے بیان نہ کرنا بلکہ اپنے بھائیوں کو بھی نہ بتانا کیوں؟ ﴿فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا اِنَّ الشَّيْطٰنَ﴾ شیطان کے مکروفریب سے بچنا شیطان تو بڑا دشمن ہے نا ان کی حقیقت کو کوئی سمجھتا ہی نہیں ابا جی چلو جیسے آپ کا حکم ہوا اے لوگو دنیا والو یہ جو خواب ہے نا یہ بڑے عرصے کے بعد جوانیاں طے ہوگئیں جوانی ڈھل گئی نبوت مل گئی باپ بوڑھا ہو گیا یوسف علیہ السلام پیغمبر بڑی بڑی منزلوں سے گزرا ہے بڑے بڑے حادثات سے نکلا ہے بڑی بڑی آزمائشوں سے نکل کر ارے جناب مصر کے تخت کا بادشاہ بن گیا ہے جس وقت اُس مقام پر پہنچے ہیں نا یہ جو خواب کی حقیقت اس مقام پر اشکارا ہوئی اللہ فرمارہے ہیں ارے میرے پیغمبر علیہ السلام اب دیکھو نا خواب کی حقیقت سامنے آئی جب مصر کے تخت کا بادشاہ وارث بن گیا اللہ نے وارث بنا دیا ہے اللہ کیا فرمارہے ہیں باپ بھی سامنے آگیا ماں بھی سامنے آگئی ارے بھائی بھی سامنے آگئے جس وقت والدین کو دیکھا ہے نا تو یوسف علیہ السلام پیغمبر نے تخت چھوڑ دیا ہے تخت چھوڑ کر نیچے آکر اپنے والدین کو اوپر بٹھا دیا ہے اُس مقام پر جناب سب سجدے میں پڑ گئے کہ جس کے متعلق ہم نے بہت کچھ سوچا تھا اُسے جناب بڑی بڑی آزمائش میں ڈالا تھا ان پر بڑی سختیاں اور دشمنیاں کیں وہ مصر کے تخت کا وارث بن چکا ہے اور باپ سے فرماتے ہیں ابا جان یہ دیکھو نا میرے خواب کی حقیقت سامنے آگئی وہ جو مجھے بچپن کے زمانے میں خواب آیا تھا میرے بھائی ایک دوسرا نبی ہے اُسے بھی رات خواب آیا کہتے ہیں ﴿يٰبُنَيَّ اِنِّىْٓ اَرٰى فِى الْمَنَامِ اَنِّىْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِىْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ﴾ (الصافات: ۱۰۲) یہ کون سے نبی ہیں؟ کیوں بھئی کون سے نبی ہیں؟ جناب ابراہیم علیہ السلام ان کو خواب آیا ہے رات خواب میں بیٹے کو ذبح کر رہے ہیں چھری چلا رہے ہیں صبح اُٹھے ہیں فرمایا ﴿يٰبُنَيَّ﴾ اے میرے بیٹے میں رات کو خواب میں

تمھاری گردن پر چھری چلا رہا ہوں ابا جی جیسے حکم ہے کر گزرو اللہ نے چاہا تو میں صبر کرنے والوں میں سے ہوں گا لوگوں اس خواب نے بھی حقیقت کا رنگ پکڑا ہے چھری چلا رہے ہیں چلائے جا رہے ہیں چھری کا کام ہے کاٹ دینا لیکن وہ کاٹ نہیں رہی عرش سے آواز آئی فرمایا ﴿قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا إِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ﴾ (الصافات: ۱۰۵)

ایک اور پیغمبر علیہ السلام کو خواب آیا جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم چھے سال کا عرصہ گزر گیا ہے بیت اللہ کو دیکھے ہوئے مکہ کو چھوڑے ہوئے بیت اللہ کو چھوڑے نظروں سے اوجھل ہوئے دل کرتا ہے بیت اللہ کو دیکھ لوں دل کرتا ہے بیت اللہ کی زیارتیں کرلوں ارے مکہ والے دیکھنے نہیں دے رہے تھے مکہ والوں نے وہاں تنگ کیا ہے اللہ کا حکم آگیا ہے سوہنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کو چھوڑ کر مدینہ چلے جاؤ چھے سال کا عرصہ گزر چکا ہے اب عرش والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب آیا ہے فرمایا ﴿لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُولَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ اٰمِنِينَ مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوا فَجَعَلَ مِنْ دُونِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيبًا﴾ (الفتح: ۲۷) میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب آیا میرے پیر صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب آیا، آج بھی پیر کو خواب آیا اے لوگو دنیا والو پیروں پیروں میں فرق ہے میرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب آیا ہے جس وقت میرے آقا علیہ السلام کو خواب آیا کیا دیکھتے ہیں خواب میں دیکھا ہے ﴿لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ﴾ ساتھ کہا ان شاء اللہ۔ اللہ نے چاہا تو ہم مسجد حرام میں داخل ہو رہے ہیں وہاں کیا ہو رہا ہے ﴿لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ اٰمِنِينَ مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ﴾ ہم جناب وہاں جا کر اپنے بال بھی کٹائے جا رہے ہیں ﴿مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ﴾ کوئی حلق کروائے جا رہا ہے، کوئی سارے بال کٹائے جا رہا ہے کوئی آدھے آدھے بال کٹائے جا رہا ہے ساتھ عرش سے آواز آئی فرمایا ﴿فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوا فَجَعَلَ مِنْ دُونِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيبًا﴾ اب میرے آقا علیہ السلام کو حکم ہوا ہے عرش والے رب

نے فرمایا جاؤ اعلان فرما دو اے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم جس نے میرے ساتھ اے لوگو میرے آقا
محمد ﷺ کے ساتھ جس نے محمد ﷺ کے ساتھ عمرہ پر جانا ہے بیت اللہ کی زیارتیں کرنی ہیں
بیت اللہ کا طواف کرنا ہے جس نے صفاومروہ کی سعی کرنی ہے اے لوگو جس کو محمد ﷺ کا ساتھ
مل جائے پھر ساتھ بیت اللہ دیکھنا نصیب ہو جائے اور ساتھ محمد ﷺ کا ساتھ ، ساتھ آقا
ﷺ کا ساتھ ، یارو وہ بڑے ہی خوش نصیب بانصیب لوگ ہیں جن لوگوں کو محمد ﷺ کا ساتھ
مل جائے آقا علیہ السلام نے اعلان فرمایا کہ چلو بھائی بیت اللہ کی تیاری بیت اللہ کی زیارت حرم کعبہ
حرم کعبہ میں جا رہے ہیں اور چودہ سو صحابہ رضی اللہ عنہم تیار ہو گئے جب میرے آقا ﷺ مکہ سے
نکلے تھے نا تب جناب چودہ سو نہیں تھے جب میرے آقا ﷺ مکہ سے رخصت ہوئے تھے نا
تب میرے آقا ﷺ کے ساتھ ایک ابو بکر رضی اللہ عنہ ایک میرا آقا محمد ﷺ یہ دو بندے مکہ سے نکلے
ہیں اب جناب چھے سال بعد ارے جناب چودہ سو صحابہ رضی اللہ عنہم کا مجمع ہے یہ جم غفیر ہے اردگرد
سے آنے والے میرے محمد ﷺ کے ساتھ ساتھ چلتے جا رہے ہیں اور جس وقت صلح حدیبیہ
کے مقام پر پہنچے یہ چٹیل میدان میں چلے جاتے ہیں مکہ والوں کو پتہ چل گیا ہے ارے جناب
محمد ﷺ آگئے ہیں اُن کے ساتھی آگئے ہیں وہ ہمارے ساتھ لڑائی کے لیے آرہے ہیں اُنھوں
نے کہا ہم نے محمد ﷺ کا راستہ روکنا ہے محمد ﷺ نے فرمایا جاؤ مکہ والوں کو بتاؤ ہم لڑائی
کرنے نہیں آئے ہم جنگ کرنے نہیں آئے ہم تم سے لڑنے نہیں آئے ہم تو صرف بیت اللہ
کی زیارت کے لیے آئے ہیں کون جائے انھیں جا کر کون پیغام دے؟ ابو بکر رضی اللہ عنہ کا نام آیا عمر
فاروق رضی اللہ عنہ کا نام آیا کہتے ہیں جناب ان کو نہ بھیجو، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نام آیا تو جناب عثما
ن رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا ہے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جا کر آقا محمد ﷺ کے سامنے پیش ہوئے حضور
ﷺ فرما رہے ہیں عثمان رضی اللہ عنہ جاؤ مکہ والوں سے جا کر کہہ دو ہم لڑائی کے لیے نہیں آئے جنگ
کے لیے نہیں آئے ہم تو آئے ہیں تو صرف بیت اللہ کی زیارت کے لیے آئے ہیں حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ پہنچ گئے جا کر جناب اُن کو بتایا کہ جناب ہم اس لیے آئے ہیں کہ بیت اللہ کی

زیارت کرنی ہے عمرہ سے فارغ ہونا ہے عمرہ کر کے ہم واپس چلے جائیں گے مکہ والے کہتے ہیں عثمان رضی اللہ عنہ وہ بیت اللہ ہے تمھارے لیے دروازہ کھول دیتے ہیں بیت اللہ کی تم زیارت کر لو عمرہ کر لو طواف کر لو، آبِ زم زم کا پانی پی لو جاؤ تم صفا مروہ کی سعی کر لو لیکن تمھارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم نے نہیں آنے دینا اُن کو اس مقام پر نہیں پہنچنے دینا کیوں جی آج کل کا ہوتا نا تو کہتا چلو داؤ لگ جائے تو داؤ لگا ہی لو تو دیکھی جائے گی دیکھی جائے گی وہ کرتے رہیں گے کیوں جی اور تھوڑی دیر گزری ہے تو یہ بات میرے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کانوں تک بھی پہنچ گئی صحابہ رضی اللہ عنہم میں گردش کرتی کرتی کہتے ہیں لوگو عثمان رضی اللہ عنہ جو ہے بیت اللہ کا طواف کر رہا ہوگا صفا مروہ کی سعی کر رہا ہوگا بیت اللہ کی زیارتیں ہو رہی ہوں گی زم زم کا پانی پی رہا ہوگا حجر اسود کے بوسے لے رہا ہوں گا میرے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کانوں میں بات پہنچی تو میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرماتے ہیں اے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم عثمان، عثمان رضی اللہ عنہ ہی ہے میرے بغیر وہ بیت اللہ کی زیارت کر ہی نہیں سکتا اُن کو پیش کش ہوئی کہ تمھارے لیے دروازہ کھول دیتے ہیں لیکن عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اجازت نہیں اگر میرے پیر صلی اللہ علیہ وسلم کو اجازت نہیں اگر میرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اجازت نہیں اگر میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو اجازت نہیں تو عثمان رضی اللہ عنہ اتنی دیر تک طواف نہیں کرے گا جتنی دیر تک میرے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کر لیتے پھر تھوڑا عرصہ گزرا ہے ارے یہ خبر میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے کانوں تک پہنچ گئی کہ جناب عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا گیا ہے شہید کر دیا گیا ہے دنیا کا یہ اصول اُس وقت سے لے کر اب تک چلا آ رہا ہے کہ جو سفیر کسی ملک کا کسی دوسرے ملک میں آ جائے وہ اُس ملک کی ذمہ داری بنتی ہے کہ اُس کی حفاظت کرے یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا سفیر بن کر گیا ہے جس وقت یہ بات پہنچی کہ جناب عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا ہے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرماتے ہیں درخت کے نیچے بیٹھے ہیں حدیبیہ کا میدان درخت کے نیچے بیٹھ کر نا وہ درخت بھی بڑا عجیب و غریب ہوگا جس کے نیچے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر تو کیا اعلان فرما رہے ہیں فرمایا میرے صحابہ رضی اللہ عنہم ذرا میرے ہاتھ پر

بیعت کرو اللہ کے نبی ﷺ کونسی بیعت؟ فرمایا ہم اتنی دیر تک اس میدان سے واپس نہیں جائیں گے جتنی دیر تک عثمان رضی اللہ عنہ کا بدلہ نہ لے لیں میرے بھائیو عثمان رضی اللہ عنہ ابھی تک زندہ ہے میرے عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید نہیں کیا گیا لیکن آقا محمد ﷺ کو پتہ چلا ہی نہیں میرے آقا محمد ﷺ کو پتہ؟ وہ بڑے ہی نزدیک بیٹھے ہوئے ہیں مکہ سے تو تھوڑی دور بیٹھے ہیں لیکن غائب جاننا ہے تو صرف رب ہی جانتا ہے اُس کے علاوہ کوئی غائب جاننے والا نہیں اگر میرا محمد ﷺ غائب جانتا ہوتا اور کبھی میرے آقا ﷺ صحابہ رضی اللہ عنہم سے کبھی میرے آقا ﷺ صحابہ رضی اللہ عنہم سے بیعت لیتے ہی نا کہ آؤ بیعت کریں مجھے بیعت دو کہ ہم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا بدلہ لیے بغیر واپس نہیں جانا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تو ابھی زندہ ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ؟ ابھی زندہ ہیں اور بیعت کونسی ہے میرے محمد ﷺ کو پتہ چلا؟ تو آقا ﷺ کہیں فرماتے ہیں آقا ﷺ فرماتے ہیں ہمیں ہمارے پاؤں کے نیچے کا بھی پتہ نہیں چلتا جتنی دیر تک ہمیں عرش والا نہ بتادے اور کسی وقت یہ ہوتا ہے کہ آسمانوں کی باتیں ساتویں آسمانوں سے اوپر کی باتیں وہ بھی عرش والا ہمیں بتا دیتا ہے اہل حدیث کا عقیدہ یہ ہے کہ دنیا میں کوئی غائب جاننے والا؟ کوئی ولین کوئی پیر کوئی بزرگ کوئی اولیاء، اتقیاء کوئی امام؟ غائب جانتا ہے تو صرف عرش والا رب ہی جانتا ہے یہاں پیروں کی بلیوں کو بھی غائب ہے کہتا ہے جی ہمارے پیر کی بلی ہے وہ اتنی بار میاؤں کرتی ہے جتنے مہمان آنے ہوں اور ہمارے پیر اتنا کھانا تیار کر لیتے ہیں یارو یہ بالکل ہی جھوٹ ہے ولی غائب نہیں جانتا پیر غائب نہیں جانتا بزرگ غائب نہیں جانتا حتیٰ کہ نبی ﷺ غائب نہیں جانتا، جانتا ہے تو صرف عرش والا رب ہی جانتا ہے اللہ اللہ۔ بیعت ہو رہی ہے اُس میں ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی موجود ہیں، عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی موجود ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی؟ کیوں، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے تو بیعت ہو رہی ہے علی المرتضیٰ بھی طلحہ اور زبیر بھی سعد اور سعید رضی اللہ عنہم بھی سارے بیعت لے رہے ہیں اور ایک پاس سے بولا وہ کہتا ہے اگر عثمان رضی اللہ عنہ ہوتا تو وہ بھی بیعت کر لیتا تو آقا ﷺ کیا فرماتے ہیں اگر عثمان رضی اللہ عنہ ہوتا تو وہ بھی

بیعت کر لیتا یہ عثمان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ ہے یہ میں محمد ﷺ کا ہاتھ ہے یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ ہے ارے جناب میں عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے بیعت کر لیتا ہوں عرش والا کیا اعلان فرما رہا ہے تو بولا تیرے ہاتھ کے اوپر صحابی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ ہے ابو بکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ ہے ارے طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما کا ہاتھ ہے چودہ سو صحابہ رضی اللہ عنہم کا ہاتھ آ رہا ہے (سیرت ابن ھشام) لیکن ان ہاتھوں کے اوپر ان کے ہاتھ کے اوپر اللہ کا ہاتھ ہے ایک یہاں شہر کی چوڑل ہے وہ کہتی ہے جناب رب ہے ہی نہیں ((انا للہ استغفر اللہ)) ایک کو کہہ رہا تھا کہتا جی رب کا تو وجود ہی نہیں رب کہاں ہے بس ایک نقشہ ہی بنا ہے یہ رب کہہ رہا ہے ((یدع اللہ علیھم))

یہاں اللہ کا ہاتھ بھی ثابت ہو گیا ((سمیع)) اللہ کا سننا بھی ثابت ہو گیا ((بصیر)) اللہ کا دیکھنا بھی ثابت ہو گیا (ید اللہ) اللہ کے دو ہاتھ ہیں وہ دو ہاتھ جو ہیں اللہ کا بایاں ہاتھ نہیں اللہ کے دائیں ہاتھ ہی ہیں ارے لوگو دنیا والو رب کا وجود ہے میرے آقا ﷺ نے کیا فرمایا ہے فرمایا کل جب قیامت کا دن ہو گا ارے جہنم کو بھر دیا جائے گا تو جہنم کہے گی ﴿هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ﴾ (ق : ٣٠) اور مجھ میں لے کر آؤ مجھے اور ضرورت ہے میرے اندر اور آؤ اور زیادہ لاؤ اور پھر جس وقت اخیر ہو جائے گی میرا رب جو ہے اپنی پنڈلی جہنم میں ڈال کر جہنم کو ٹھنڈا ہی کر دیں گے پنڈلی بھی ثابت ہو گئی رب کا وجود ہے کس طرح کا ہے یہ اُسے ہی پتہ ہے یہ اُسی کو معلوم ہے لیکن رب کے وجود سے انکار کرنے والا جہنمی ہے رب کا باغی ہے اور جناب سڑ کر جہنم کا بالن بن جائے گا۔ اللہ اللہ۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے جناب پھر وہ بیعت ہو گئی جس وقت چودہ سو صحابہ رضی اللہ عنہم نے بیعت کر لی وہاں اعلان فرمایا ہے فرمایا ((لقد صدق اللہ رسولہ الرؤیا)) خواب آیا، اور یہاں فرمایا ﴿لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا﴾ (الفتح : ١٨) فرمایا میں ان مومنوں پر راضی ہو گیا میں عرض کر جاؤں میں ابو بکر رضی اللہ عنہ پر راضی ہو گیا میں عرض کر جاؤں میں ابو بکر رضی اللہ عنہ پر راضی ہو گیا میں عمر

فاروق رضی اللہ عنہ پر راضی ہو گیا میں علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ پر راضی ہو گیا میں طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہ پر راضی ہو گیا میں سعد و سعید رضی اللہ عنہما پر راضی ہو گیا میں ان چودہ سو صحابہ رضی اللہ عنہم پر راضی ہو گیا میرے عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت بھی عرش والے رب نے لے لی اپنے ہاتھ کو عثمان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ قرار دے دیا ہے عثمان رضی اللہ عنہ بھی اس میں شامل ہو گیا فرمایا میں ان پر راضی ہو گیا اللہ جی کن پر راضی ہو گئے ہو فرمایا ﴿إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ﴾ (الفتح: ۱۸) اس درخت کے نیچے بیٹھ کر اُنھوں نے بیعت کی فرمایا پھر کیا اعلان، فرمایا ﴿فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا﴾ (الفتح: ۱۸) اللہ اللہ۔ یہ ہیں وہ مومن چودہ سو صحابہ رضی اللہ عنہم اور میں جو عرض کرنا چاہتا ہوں یہ جو مہینہ جا رہا ہے یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا مہینہ ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس مہینے میں دنیا سے رخصت ہوئے عام لوگوں کی طرح دنیا سے رخصت نہیں ہوئے جس شہادت کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پایا ہے کون عثمان رضی اللہ عنہ اے لوگو دنیا والو علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی شان بہت بلند و بالا ہے جی وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا داماد ہے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا داماد بننا کوئی معمولی بات نہیں۔ہائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا داماد بننا کوئی معمولی کیس نہیں لیکن یارو علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے گھر میں حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اُس کی شان حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بلند و بالا ایک بیٹی سے بلند و بالا لیکن میرے عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر میں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یکے بعد دیگر دو بیٹیاں اُم کلثوم رضی اللہ عنہا، اُم رقیہ رضی اللہ عنہا دونوں جس وقت فوت ہو گئیں ایک فوت ہوئیں تو آقا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں عثمان رضی اللہ عنہ مجھے غمگین غمگین لگ رہے ہو پریشان پریشان لگ رہے ہو کہتے ہیں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو رشتہ تھا وہ رشتہ اب ٹوٹ گیا ہے آگے میں کہتا تھا میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا داماد ہوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے سسر ہیں اے لوگو دنیا والو لڑائی کس بات کی ہے جھگڑے کس لیے ہیں آج دنیا میں جھگڑے ہی جھگڑے ہیں لڑائیاں ہی لڑائیاں ہیں آؤ نا ذرا میں بات سمجھا جاؤں میرے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دو داماد ہیں میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے سسر بھی پیارے ہیں میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد بھی پیارے ہیں لڑائی کس بات کی ڈالی ہے پاگل،

میرے آقا ﷺ کے سسر بھی اچھے ہیں میرے آقا ﷺ کے داماد بھی اچھے میرے آقا ﷺ کے سسر بھی اچھے میرے آقا ﷺ کے داماد بھی اچھے ، او میرے برادر میرے بھائی میرے آقا محمد ﷺ فرماتے ہیں غمگین اور پریشان کیوں ہوتے ہو میں تمھیں اپنی دوسری بیٹی کا نکاح دے دیتا ہوں کیوں بھائی؟ آج دور ہے نا جہاں بیٹی نے جناب اچھا وقت گزرا ہو اور سسرال والے داماد پر راضی ہوں وہ کہتے ہیں چلو بھئی چلو اسے ایک اور دے دیتے ہیں آج کریں گے؟ کوئی ہے ماشاء اللہ۔نہیں تو کہتے ہیں دفع کرو بھائی اس نے پہلی کو بڑا دکھی رکھا تھا اب دوسری کو بھی عذاب میں ڈالنا ہے چلو جان چھوٹی لیکن آقا محمد ﷺ کا حیاء دار عثمان رضی اللہ عنہ اب دوسری بیٹی کا نکاح دے دیا ہے جس وقت دوسری بیٹی کا نکاح دے دیا ہے نا، وقت آیا تو وہ بھی فوت ہوگئیں دنیا سے رخصت ہوگئیں پریشان حال بیٹھے ہوئے ہیں تو آقا ﷺ کیا فرماتے ہیں عثمان رضی اللہ عنہ اب تو میرے پاس بیٹیاں نہیں رہیں اگر میرے پاس بیٹیاں ہوتیں چالیس بیٹیاں ہوتیں اور یہ فوت ہوتی جاتی دنیا سے رخصت ہوتی جاتیں تمھارے ساتھ اُن کا یکے بعد دیگرے نکاح کرتا جاتا (اسد الغابہ) عثمان رضی اللہ عنہ لوگو دنیا والو علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے گھر میں ایک بیٹی اور عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر میں یکے بعد دیگر دو بیٹیاں ارے لوگو دنیا والو یہ بھی میرے نبی ﷺ کا داماد علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی داماد اُس کی شان بھی بہت بلند و بالا اس کی شان بھی بہت بلند و بالا ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما میرے آقا ﷺ کے سسرال میرے آقا ﷺ کے دونوں سسرال کا مقام بھی بہت بلند و بالا ہے کون عثمان رضی اللہ عنہ؟ آؤ میر بھائی آقا محمد ﷺ کو جو بندہ دیکھ لیتا ہے نا اُس کا نام صحابی بن جاتا ہے اور صحابی کے متعلق عرش والے کا اعلان آیا ہے ﴿رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ﴾ اللہ ان پر راضی اور یہ رب پر راضی دنیا میں اُنھوں نے رب کو راضی کر لیا ہے عرش والا ان پر خود راضی ہو گیا ہے، ہم بھی کوشش کرتے ہیں رب کو راضی کرنے کی؟ کیوں بھئی کوئی پروگرام ہے رب کو راضی کرنے کا؟ اللہ کرے راضی کر لیں اللہ کرے رب کو راضی کر لیں اس کے متعلق اعلان آئے جماعت کے متعلق اعلان

آپ نے فرمایا ﴿رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ (المجادلة : ۲۲) یہ رب پر راضی ان پر رب راضی اور ایک ایسی جماعت ﴿اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ﴾ یہ جماعت وہ یہ جن پر رب راضی وہ گیا ہے آؤ میرے بھائی میں تو عثمان رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کر رہا تھا جناب عثمان رضی اللہ عنہ میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا داماد جناب عثمان رضی اللہ عنہ میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا دوہرا داماد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں چالیس بیٹیاں دے دوں گا یکے بعد دیگر نکاح کرتا جاؤں گا یہ کس کے متعلق فرمایا ہے ارے پورے صحابہ رضی اللہ عنہم کی جماعت میں سے صرف عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق ہی نبوت والی زبان سے ارشاد ہوا ہے جناب عثمان رضی اللہ عنہ اعلان ہوا میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کہ لوگو جنگ پر جانا ہے کوئی پیسہ پائی دو چندہ اکٹھا کرو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اُٹھے کہ جناب سو اونٹ فلاں اور ساتھ سامان پھر اعلان ہوا ہے میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلان سن کر پھر وہی اعلان پھر اعلان پھر اعلان اور ساتھ میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں پیسوں کا ڈھیر لگا دیا ہے اور میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب عثمان رضی اللہ عنہ کے پیسے جھولی میں ڈالے ہوئے ہیں ساتھ اُلٹ پلٹ کر رہے ہیں ساتھ اپنی زبان نبوت سے اعلان فرما رہے ہیں ((اللھم عرضعی)) اے میرے عرش والے اللہ، میں اس پر راضی آپ خود بھی اس پر راضی ہو جاؤ اور ساتھ ہی میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جناب عثمان رضی اللہ عنہ آج کے بعد تم کوئی کام نہ کرو میں عرش والے رب سے جنت کی ٹکٹ میں خود ہی لے دوں گا مدینہ میں ایک کنواں تھا ارے جناب وہ آدھا مومنوں کا تھا آدھا یہودی کا تھا ایک ٹائم وہ پانی بھر لیتے ایک ٹائم وہ پانی بھر لیتے لیکن جناب یہودی جو تھے میرے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کو تنگ بہت کرتے تھے تو آقا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شکایت آئی سوہنیا صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو ہمیں پانی نہیں بھرنے دیتے ہمارا حق بھی نہیں لینے دیتے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرماتے ہیں فرمایا جاؤ جو آدھا جا کر بھی آزاد کروا دے گا خرید کر لوگوں کے لیے وقف کر دے گا میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نبوت والی زبان سے اعلان فرما رہا ہوں میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُس کو

جنت کی ٹکٹیں عطا فرمادوں گا یہ بات پہنچتے پہنچتے جناب عثمان رضی اللہ عنہ کے کانوں تک پہنچ گئی جس وقت عثمان رضی اللہ عنہ کے کانوں میں پہنچی تو عثمان رضی اللہ عنہ نے جا کر اُن سے سودا کرلیا ہے ارے جناب یہ بات سنی اُسی وقت جا کر سودا کرلیا ہے اللہ کے نبی ﷺ کے پاس پہنچ گئے اللہ کے حبیب ﷺ کے پاس جا کر عرض کرتے ہیں سوہنیا ﷺ وہ جو اعلان کیا تھا نا کہ کنواں خرید کر وقف کر دو ابھی وہ اعلان برقرار ہے آقا ﷺ فرماتے ہیں ہاں برقرار ہے فرمایا میں نے خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف ہی کر دیا ہے جاؤ اعلان فرما دو کہ مومن وہاں سے جا کر پانی پئیں اب یہودیوں کا وہاں حق ہی نہیں رب کے عرش کی طرف منہ کر کے اللہ کے حبیب ﷺ کیا فرماتے ہیں اللہ میں عثمان پر راضی تو عثمان رضی اللہ عنہ پر راضی ہو جا یہ جناب عثمان رضی اللہ عنہ ہے جس نے موڑ موڑ پر میرے آقا محمد ﷺ کی جناب وفائیں کی ہیں اُن کے حکم پر جناب لبیک کہی اور جس وقت دنیا سے رخصت ہوا ہے ہیں آؤ میں تمھیں وہ نظارہ بھی دکھا دوں جس وقت دنیا سے رخصت ہو رہے ہیں باغی جو ہیں اُنھوں نے گھر کا ایسے محاصرہ کیا ہوا ہے کہ ہم نے عثمان رضی اللہ عنہ کو مسجد نبوی میں نہیں آنے دینا مسجد نبوی وہ مسجد ہے جو پہلے چھوٹا سا حجرہ تھا تو آقا ﷺ فرماتے ہیں اسے ذرا کھلا کرنے کے لیے تھوڑا سا وسیع کرنے کے لیے جو پیسے اور چندہ دے گا آقا ﷺ سے جناب عثمان رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں یہ زمین آپ ﷺ خرید لیں پیسے میں دے دوں گا مسجد کو کھلا کرنا کیا ہے کیوں بھئی مسجد کو کھلا کرنا؟ ثواب ہے مسجد کو کھلا کرنا ثواب ہے اللہ کرے یہ مسجد بھی کھلی ہو جائے اس بابا کو بھی اللہ ہدایت دے دے پیسے تو جناب ختم ہو گئے تھے گیارہ لاکھ روپے کا سودا میرے ساتھ جماعت کے ساتھ ہو چکا تھا بابا اور لمبا ہو گیا ہے کہتا ہے جی مجھے بارہ لاکھ میں مکان مل رہا ہے آپ گیارہ لاکھ دے رہے ہو میں کیا کروں مسجد کو کھلا کرنا باعث ثواب ہے باعث نجات ہے باعث ثواب ہے ارے جناب مسجد نبوی کھلی ہو گئی ارے میرے آقا محمد ﷺ کا یہ غلام ہے جناب عثمان رضی اللہ عنہ ہے اُنھوں نے پیسے دیے مسجد نبوی وسیع ہو گئی آج مسجد نبوی میں بھی جانے کی اجازت نہیں باغی

کہتے ہیں ہم نے تمھیں مسجد نبوی میں نماز نہیں پڑھنے دینی اُس کنویں کا پانی بھی نہیں پینے دینا ایک دن جناب عثمان رضی اللہ عنہ اسے منہ باہر نکالا ہوا ہے اُن باغیوں کی طرف اشارہ ہے اے باغیو اے میرے گھر کا محاصرہ کرنے والو یہ بتاؤ نا ارے مسجد نبوی میں اعلان ہوا ہے مسجد کو وسیع کرنا ہے میں نے چندہ دیا ہے میں وسیع کرنے کے لیے اعلان فرمایا ہے میں نے کنویں کو آزاد کیا ہے آج مجھے مسجد نبوی میں بھی نماز نہیں پڑھنے دیتے اُس کنویں کا پانی بھی نہیں پینے دیتے اے لوگو دنیا والو میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ارشاد فرمایا اسے میں جنت کی ٹکٹیں دے دوں گا جس نے مسجد کو وسیع کر دیا جس نے کنویں کو وقف کر دیا، آؤ نا میرے بھائی جناب حسین رضی اللہ عنہ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نواسہ ہے جناب حسین رضی اللہ عنہ کا تین دن پانی بند رہا ہے تین دن پانی نہیں ملا تو میرے جناب عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق آتا ہے ارے چالیس دن پانی بند رہا ادھر تین دن پانی بند ہے اُدھر چالیس دن پانی بند ہے جناب عثمان رضی اللہ عنہ کو روٹی اور کھانا پینا اندر جانے نہیں دیا ارے جناب ایک باغی اُترا ہے چھلانگ لگائی اندر چلا گیا ہے میرے عثمان رضی اللہ عنہ جناب عثمان رضی اللہ عنہ قرآن کی تلاوتیں کر رہے ہیں جناب عثمان رضی اللہ عنہ قرآن کی تلاوتیں ہو رہی ہیں جس وقت اس مقام پر پہنچے ہیں ﴿فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾ (البقرۃ: ۱۳۷) تو باغی نے تلوار ماری ہے جناب نائلہ رضی اللہ عنہا نے آگے ہاتھ کر دیا ہے اُنگلیوں کا خون جو ہے اُس مقام پر گر جاتا ہے (البدایہ و النہایۃ) جناب عثمان رضی اللہ عنہ آؤ نا میرے بھائی کئی دنیا سے جائیں گے اُن کا خون زمین پر گرے گا لیکن جناب نائلہ رضی اللہ عنہا گواہی دیں گی کہ جناب عثمان رضی اللہ عنہ قرآن پڑھتے پڑھتے دنیا سے چلے گئے پھر میرے بھائی ان باغیوں نے یہ کہا ہے کہ ہم نے جنت البقیع میں دفن نہیں ہونے دینا بے یار و مددگار میرے عثمان رضی اللہ عنہ کی لاش تین دن پڑی رہی جو چند صحابہ رضی اللہ عنہم تھے اُنھوں نے رات کی تاریکی میں رات کی تاریکی میں جنازہ پڑھا ہے اور جنت البقیع کی پچھلی طرف سے دیوار سے چھلانگ لگ اکر اس دیوار سے نیچے اتر کر وہاں قبر بنا کر دفن کر دیا ہے (البدایہ و الھایۃ: ۷/ ۱۸۵،

طبقات ابن سعد : ۴/ ۵۷ ، اسد الغابہ) آج بھی جن حضرات نے جنت البقیع دیکھی ہے نا جو پہلی جنت البقیع ہے حضور ﷺ کے وقت کی جنت البقیع اُس کی سرحد سے معلوم ہو رہا ہے کہ یہ پہلی جنت البقیع ہے باقی بعد کی جنت البقیع ہے اُس مقام پر جناب عثمان رضی اللہ عنہ کی قبر ہے میرے بھائی یہ تھے جناب عثمان رضی اللہ عنہ اعلان کیا ہوا ہے فرمایا ﴿لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا﴾

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام اعظم ﷺ

﴿ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ﴾ (المائدۃ: ۳)

حمد و ثناء کبریائی بڑھائی اُس خالق کائنات اللہ احکم الحاکمین کے لیے ہے جس خالق و مالک نے اس پوری کائنات کا نظام آپ خود پیدا فرمایا ہے لا تعداد اور بے شمار درود و سلام سرور کائنات سردار انبیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات اقدس پر۔

اللہ والو رمضان المبارک کا رحمتوں والا برکتوں والا مہینہ آہستہ آہستہ ہم سے رخصت ہو رہا ہے چند دن گنتی کے رہ گئے ہیں اللہ مزید موج لوٹنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ آج تیسرا جمعہ ہے تیسرے جمعہ میں مالک کی توفیق سے میں تم حضرات کے سامنے جو گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ امام اعظم ، رہبر اعظم قائد اعظم میرے نزدیک صرف اور صرف دونوں جہانوں کے پیر امام الانبیاء جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات گرامی ہے دوست واحباب کچھ اور کہتے ہیں میں ان شاء اللہ العزیز آپ حضرات کے سامنے جو گوش گزار کروں آگے فیصلہ کرنا نتیجے پر پہنچنا آپ حضرات کا کام ہے میرے برادر میرے بھائی تمہیدی طور پر جو گزارشات کر رہا ہوں دین کی تکمیل دین کا افتتاح دین کی انتہا اللہ کریم نے جو مبعوث فرمایا ہے آخری نبی ﷺ، آخری رسول ﷺ اس کا نام نامی محمد ﷺ ہے اور ہو میرے تمہارے لیے ہر لحاظ سے اعلیٰ اور عرفہ ہیں امام بزرگ ، نیک وہ جتنا بڑا ہی نیک کیوں نا ہو وہ کسی صحابی رضی اللہ عنہ کے درجے کو نہیں پہنچ سکتا ، صحابی رضی اللہ عنہ جتنے بڑے بھی نیک ہوں بڑے ہی اعلیٰ اور عرفہ ہوں بڑے ذکر واذکار کرنے والے ہوں وہ عشرہ مبشرہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو نہیں پہنچ سکتے عشرہ مبشرہ دنیا میں اللہ

کی طرف سے زندگی میں جنت کی ٹکٹیں اللہ کے حبیب ﷺ نے اُن کی جیبوں میں ڈال دی ہیں نام لے لے کر فرمایا ہے کہ یہ بھی جنتی ہے یہ بھی جنتی ہے وہ دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو ہیں لوگو دوستو وہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی شان کو نہیں پہنچ سکتے ابو بکر رضی اللہ عنہ بڑا ہی اعلیٰ ہے بڑا ہی ارفع ہے لیکن پھر بھی یارو وہ اُمتی اُمتی ہی ہے ساری کائنات انسانی مل کر ابو بکر رضی اللہ عنہ کا مقابلہ نہیں کرسکتی اور ابو بکر رضی اللہ عنہ میرے محمد ﷺ پیر سے نیچے ہیں سارے انبیاء کرام علیہم السلام بڑے ہی اعلیٰ ہیں بڑے محترم ہیں موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام بڑے اعلیٰ ہیں نوح علیہ السلام نبی بڑے ہی عظمتوں والے پیغمبر ہیں ارے جناب ابراہیم خلیل اللہ جد الانبیاء ہے آدم علیہ السلام سب سے پہلے نبی اور رسول ہیں لیکن سارے نبی اور رسول علیہم السلام مل کر میرے پیر پیغمبر جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کا مقابلہ نہیں کر سکتے تو میں عرض یہ کر رہا تھا ایک ناجی ہے شہر میں جھنگ میں دو چار ٹوڑی مولوی ملے ہیں وہ آئے دن کوئی نہ کوئی شرارت کرتے رہتے ہیں پہلے میرا شہر جن حالات سے گزرا ہے وہ تم حضرات کو بھی پتہ ہے مجھے بھی معلوم ہے لیکن وہ کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے آگے اُنھوں نے شیعہ کے ساتھ بڑا پنگا لیا بہت کچھ کیا پھر اُنھوں نے کہا کہ یہ جو اہلحدیثوں کا گھر ہے یہ گھر کیوں چپ کر کے بیٹھا ہے، کیوں؟ اس لیے کہ جو شریعت نازل ہوئی ہے ہم پر ہوئی ہے مسلمان اگر ہیں تو ہم ہیں ہم سے بڑا کوئی اور مسلمان نہیں ہے لہٰذا ان کو بھی دائرہ اسلام سے باہر نکالو یہ بھی مسلمان نہیں اُنھوں نے جناب رمضان سے پہلے بڑا زور لگایا، بڑا ایڑھی چوٹی کا زور لگا کر ہمیں بھی دائرہ اسلام سے باہر نکال دیا اب اکیلے ہی جناب برشیر بنے ہیں اور کیا کہتے ہیں کہ جناب امام اعظم جو ہیں وہ ابو حنیفہ رحمہ اللہ ہیں ہمارے جو امام ہیں ابو حنیفہ ہیں لہٰذا وہ ہمارا امام اعظم ہے یارو ابو حنیفہ رضی اللہ عنہما جو بزرگ ہیں جب وہ معرض وجود میں آئے تب تقریباً اس دور میں اُنھیں ابو حنیفہ رحمہ اللہ تھے، کتنے تھے؟ اُنھیں ابو حنیفہ رحمہ اللہ تھے یہ پتہ نہیں کون سے بزرگ ہیں اُن انھیں میں سے یہ پتہ نہیں کن کی امامت کے قائل ہیں اشتہار تم نے دیکھا ہوگا میں نے بھی پڑھا ہے جی حب امامت رحمت اللہ اور بغضِ امامت لعنت اللہ۔ آگے چل کر میں عرض کروں گا کہ کن کو بغض ہے اماموں کے ساتھ تھوڑی سی بات تکفیر کر

کر جاؤں کہ امام بزرگ ولی جو اُن کا گستاخ وہ دائرہ اسلام سے خارج یہ بنیاد ذرا ذہن میں رکھنا ان شاء اللہ آگے جا کر کام دے گی کہ جو بندہ ولیوں کا گستاخ ہے بزرگوں کی گستاخی کرتا ہے اماموں کی توہین کرتا ہے وہ بندہ مسلمان؟ اُس کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں میرے برادر میرے بھائی ابو حنیفہ رحمہ اللہ بزرگ ہیں اُن کے امام ہیں یہ اُن کی تقلید کرتے ہیں جو وہ کہتے ہیں اُن کو اُن کی ات ماننی چاہیے، کیوں؟ اس لیے کہ ہمارے وہ امام بزرگ ہیں ہم نے اُن کی ہی ماننی ہے میں جو چند چیزیں لے کر آیا ہوں وہ ذرا گوش گزار کر جاؤں آگے چل کر ان شاء اللہ جب اپنے امام اعظم کی بات کروں گا تب تمھیں قرآن بھی سناؤں گا اور سوہنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بھی بتاؤں گا کہ جس کو ہم امام اعظم مانتے ہیں اُس کی شان کتنی نرالی ہے کوئی بندہ ایسے ہی کہے جائے میرا ابو بہت اچھا ہے میرا ابو بہت نیک ہے میرا بابا بڑا ہی نیک تھا، میرا بابا بڑا ہی ولی ہے میرا بابا پہنچا ہوا ہے میرا بابا یہ ہے میرا بابا وہ ہے لوگو ایسے بات نہیں بنتی بات تب بنتی ہے جب عرش والا کہے کہ یہ اعلیٰ وارفع ہے کیوں جی بات تب ہی بنتی ہے جب عرش والا رب کہے کہ جناب یہ جو ہے نا اس کی شان اعلیٰ ہے یہ اعظم ہے یہ امام ہے کیوں جی یہ اُونچی شان والا ہے یہ عظمتوں والا ہے یہ بہت بڑا اعلیٰ وعرفہ ہے رب جسے اعلیٰ وعرفہ کہے جناب جس کی رب بڑھائی بیان کرے وہ اعلیٰ وعرفہ ہے عام بندے کہے جائیں اُن کی وہ شان نہیں جو شان عرش والے رب کا ہے جناب ابو حنیفہ شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ ایک بزرگ گزرے ہیں وہ فرماتے ہیں ((اذا قلت قول و کتاب الله یخالفه قال فقال اُترکو قولی بکتاب الله ، فقیل اذا کان خبر الرسول ﷺ فقال اترك قولی بکتاب الله فقیلا اذا کان صحاب یخالف هو قال اترك قولی بقول الصحاب)) (ابو جیز فی عقیدة السلف : ۱۲۸۱ ، الجرائق : ۶/ ۲۹۳)

کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ جناب آپ رحمہ اللہ کی کتاب جو ہے یہ کتاب اللہ کے مقابلے میں آجائے اللہ کے قرآن کے مقابلے میں آجائے پھر کیا کرنا چاہیے اُنھوں نے فرمایا پھر میری بات کو چھوڑ دینا میری بات کو؟ چھوڑ دینا اور اللہ کی کتاب کو پکڑ لینا پھر کہتے ہیں پھر

سوال ہوا کہ جناب اگر آپ رحمہ اللہ کا قول آپ رحمہ اللہ کی بات رسول اللہ ﷺ کے مقابلے میں آجائے پھر کیا کرنا چاہیے اُنھوں نے فرمایا پھر میری بات کو چھوڑ دینا ترک کر دینا رسول اللہ ﷺ کی بات کو مان لینا پھر فرماتے ہیں جناب شاہ ولی اللہ کہ جناب اگر آپ رحمہ اللہ کی بات اُن سے سوال ہوا کہ جناب صحابہ رضی اللہ عنہم کے مقابلے میں آجائے تو چھوڑ دینا کیوں جی اصولی بات ہے تا ہم بھی تو یہی کہتے ہیں کہ اللہ کے قرآن کے مقابلے میں کسی بزرگ کی بات آجائے ولی کی بات آجائے امام کی بات آجائے اُستاد کی بات آجائے کسی بڑے کی بات آجائے پھر اللہ کے قرآن کو مانا کرو رسول اللہ ﷺ کے مقابلے میں کسی کی بات کو تسلیم نہیں کرنا رسول اللہ ﷺ کی مانا کرو ارے صحابہ رضی اللہ عنہم جو نبی ﷺ کے ماننے والے تھے آنکھوں سے جنھوں نے دیکھا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا ہے فرمایا پھر اُن کی بات کو پکڑ لیا کرو میری بات کو چھوڑ دیا کرو ایک اور مقام پر فرماتے ہیں جناب امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کہ جناب اگر آپ رحمہ اللہ کے مقابلے میں پھر ہم کیا کریں فرمایا ((اترکوا قولی بقول الصحاب اترکوا قول بالخبر الرسول ﷺ اترکوا بقول بکتاب اللّٰہ)) (البحر الرائق : / ۲۹۳) حضرات تین باتیں ہیں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرما رہے ہیں کہ جناب دین جو ہے وہ اللہ کی کتاب ہے جناب محمد رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا جو قول ہے وہ اگر میرے مقابلے میں آجائے پھر صحابہ رضی اللہ عنہم کی بات کو تسلیم کرنا میری بات کو چھوڑ دینا ایک مقام پر فرماتے ہیں ((اذا صح الحدیث فھو مذھبی)) (ابو جیز : ۱/ ۱۲۸) جہاں صحیح حدیث مل جائے وہ میرا مذہب ہے اُس مذہب کو قبول کر لینا یہ تو جناب امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ ہیں دوسرے مقام پر امام مالک رحمہ اللہ وہ فرما رہے ہیں فرمایا کہ جس نے میرے مقابلے میں ((ان انا بشر اختی وعصید فنظر و فی اله فقلوا ما فضل الکتاب وسنة مخذوه فقلوا مالم یحاف یفافق فسلوقوه)) فرمایا میں بندہ ہوں بشر ہوں غلطی کا پتلا ہوں مجھ سے خطا ہوسکتی ہے غلطی ہوسکتی ہے لیکن جس نے میری رائے کے مقابلے میں دیکھو، کہ کتاب وسنت کی بات آگئی ہے پھر میری بات کو چھوڑ دو اللہ کی

کتاب اور سنت رسول ﷺ کو پکڑ لو (جامع بیان العلم و فضلہ : ۲/ ۳۲) پھر جناب امام احمد رحمہ اللہ وہ فرمار ہے ہیں ((فقال امام احمد یقولوا لیس لی احد معه الله و رسوله کلام)) فرمایا اگر اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے مقابلے میں کسی کی بات کی کوئی گنجائش ہی نہیں امام احمد بن حنبل امام مالک، امام شافعی رحمہم اللہ یہ سارے کے سارے بزرگ جو ہیں اُنھوں نے اپنے اپنے وقت میں جو فرمایا ہے کہ جناب جب ہماری بات کے مقابلے میں اللہ کا قرآن آجائے محمد مصطفیٰ ﷺ کا فرمان آجائے پھر ہماری بات کو دیوار پر مار دیا جائے (آداب الشافعی : ص ۹۳، ۹۴) حضرات امام دین جو ہیں وہ بزرگ تو یہ باتیں کریں کہ ہم کہیں چونکہ ہم امام کے مقلد ہیں ہم نے امام کی ہی ماننی ہے چاہے رسول اللہ ﷺ کے فرمان اپنی جگہ پر صحیح ہیں میں یہ سمجھتا ہوں کہ جناب یہ دین نہیں یہ اسلام نہیں، اللہ دین اور اسلام کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔حیات الحیوان کے اندر ایک کتاب ہے اُس میں ایک واقعہ موجود ہے قاضی ابو یوسف امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے بہت بڑے شاگرد ہیں بڑے اعلیٰ پائے کے شاگرد ہیں اُنھوں نے عرض کی کہ استاد جی میں نے عسکری تعلیم لینی ہے یہ جو اُس دور کی نشانہ بازی تیر اندازی تو مجھے اجازت دی جائے فرمانے لگے کہ بھئی نہیں تم اُدھر نہ جاؤ یہاں تک ہی ٹھیک ہے وہ کہتا ہے جی نہیں میں نے تو جانا ہی جانا ہے وہ چلے گئے جناب دس بارہ اٹھارہ دن لگا کے واپس آئے جس وقت واپس آئے نا تو امام صاحب پوچھتے ہیں کہاں رہے ہو بھئی جی میں تو وہاں چلا گیا تھا اوئے تمھیں تو میں نے روکا تھا کہ نہ جانا تم پھر چلے گئے اب جو امام کی نہ مانے تم بتاؤ وہ کون ہے؟ بعض آئمہ کیا ہے لعنت اللہ ہے نا؟ میں کہتا ہوں سب سے پہلے اختلاف اگر کیا ہے استاد کے شاگرد نے کیا ہے وہ قاضی ابو یوسف نے کیا ہے اور فقہ حنفیہ میں ایک تہائی مسائل میں امام ابو یوسف نے امام محمد امام ظفر نے اُنھوں نے اپنے استاد کے ساتھ ایک تہائی اختلاف کیا، جناب میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ استاد کے اختلاف میں قاضی ابو یوسف بھی مسلمان ہے امام محمد بھی مسلمان ہے امام ظفر بھی مسلمان ہے یا اُن پر بھی فتویٰ لگاؤ کہ وہ آج کے بعد وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں جناب اُن کا اسلام

کے ساتھ کوئی تعلق نہیں، اُن پر بھی لعنتیں ڈالو میں اگر یہ کہتا ہوں کہ جناب امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرما گئے ہیں کہ جہاں پیر محمد مصطفیٰ ﷺ کی بات آجائے وہاں میری بات کو چھوڑ دو اور امام الانبیاء جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی بات کو تسلیم کرلو پھر مجھ پر فتویٰ کیوں؟ یہی فتویٰ لگاؤ نا قاضی ابو یوسف پر یہی فتوی لگاؤ امام محمد پر یہی فتویٰ لگاؤ امام ظفر پر کہ جناب تم نے استاد جی کے ساتھ اختلاف کیا ہے لہٰذا آج کے بعد تمھارا ہم سے بھی کوئی تعلق نہیں لیکن کوئی حنفی بزرگ اُن کو یہ کہنے کے لیے تیار نہیں پھر میری عرض یہ ہے کہ جناب اُنھوں نے اختلاف کیا ہے اپنے استاد کے ساتھ اور اختلاف کرنے کے باوجود بھی وہ مسلمان اور مومن اور تمھارے وہ بزرگ اور امام ہیں اگر یہ کہوں کہ جناب امام کی بات نیچے ہے پیر محمد ﷺ کی بات اُونچی ہے دو تین چیزوں سے بندہ اونچا لگتا ہے کوئی عہدے کا اونچا ہو کسی نے جناب اعلیٰ پائے کا کام کیا ہو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے پوری زندگی میں اُن کی کوئی ایسی تصنیف نہیں جو اُنھوں نے تصنیف کی ہو کتاب ایسی نہیں جو اُنھوں نے کتاب لکھی ہو اور محدثین کا جناب ایک گروہ ایسا موجود ہے کہ صحاح ستہ احادیث کی کتابیں کسی صحاح ستہ کی کسی حدیث میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت ثابت نہیں کوئی روایت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کرتے نہیں، یارو پھر جناب کیسے امام اعظم ہو سکتے ہیں کیوں جی اُن کی کتاب بھی نہ ہو کوئی صحاح ستہ میں اُن کی روایت اور احادیث بھی نہ ہو اور پھر استاد کے ساتھ شاگرد بھی اختلاف کرتے ہوں پھر جناب اُن کا کوئی ایسا کارنامہ بھی نہ ہو پھر امام اعظم وہ کیسے؟ میرے برادر میرے بھائی آؤ میں عرض کرنے لگا ہوں امام اعظم جناب محمد رسول اللہ ﷺ ہیں جنھیں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بھی مانتے ہیں کہ جناب میرے مقابلے میں اُن کی بات آجائے پھر اُن کی بات کو تسلیم کرو میری بات کو چھوڑ دو اور یارو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تو کل کی بات ہے عرش والا کیا فرما رہا ہے فرمایا ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ سوہنے محبوب ﷺ آج تو میں ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ﴾ میں نے تم پر دین کمل کردیا ہے ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ﴾ میں نے تم پر اپنی

نعمتیں بھی پوری کر دی ہیں ﴿ وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ﴾ (المائدۃ: ۳) اور اگلی جو آخری بات ہے میں تیرے دین پر آپ راضی ہو گیا ہوں اے لوگو دین کی تکمیل بھی تمھارے پیر محمد ﷺ پر ہوئی اور جناب نعمتیں بھی پوری میرے رب نے امام اعظم محمد رسول اللہ ﷺ پر اپنا رب راضی بھی ہو رہا ہے امام اعظم جناب محمد مصطفیٰ ﷺ پر فرمایا سوہنے محبوب ﷺ میں تیرے دین پر راضی ہو گیا ہوں پھر میرے بھائی آدم علیہ السلام آئے نوح علیہ السلام آئے جناب حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام آئے، موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام آئے یعقوب علیہ السلام اور یوسف علیہ السلام آئے اپنی اپنی قوموں کی طرف آئے اپنی اپنی برادری کی طرف آئے اللہ اللہ۔کل جب قیامت کا دن ہوگا اپنی اپنی اُمتوں کے ساتھ آئیں گے اُن کی اُمتیں اُن کے ساتھ ہوں گی اور کئی بے چارے نبی ایسے ہوں گے وہ اکیلے ہی ہوں گے کسی نے اُن کا دین قبول ہی نہیں کیا اور یاد رکھنا وہ اپنی اپنی قوموں اور برادریوں کی طرف آئے اور جب میرے تمھارے امام جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی باری آئی اللہ فرما رہے ہیں ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا ﴾ (الاعراف: ۱۵۸) اے دنیا جہان والو میں تمھیں قیامت تک آنے والے لوگوں کے لیے میں اپنے محبوب پیغمبر ﷺ کو رسول بنا کر بھیج دیا ہے ساری کائنات کے لئے بنایا ہے اور امام اعظم محمد رسول اللہ ﷺ کا نام آیا ہے آؤ میرے بھائی ایک دن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بیٹھے ہیں ہاتھ میں تورات کا ورق ہے اور تورات کی تلاوتیں کر رہے ہیں تورات پڑھتے جا رہے ہیں تورات کی تلاوتیں ہو رہی ہیں آقا محمد ﷺ تشریف فرما ہیں پاس ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے ہیں اور جناب عمر فاروق رضی اللہ عنہ پڑھتے جا رہے ہیں پڑھتے جا رہے ہیں اور جس وقت پڑھتے جا رہے ہیں آخر یہ کہتے ہیں سوہنیا ﷺ دیکھو نا تورات میں کتنے پیارے پیارے مسئلے ہیں بڑے بڑے پیارے مسائل ہیں یہ تورات جو ہے یہ بھی اللہ کی کتاب ہے اور میرا دل چاہتا ہے جہاں ہم قرآن کی تلاوتیں کرتے ہیں وہاں ساتھ اس تورات کی بھی تلاوت کیا کریں اور اللہ کے نبی ﷺ کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا ہے چہرہ سرخ ہو رہا ہے غصہ سے اور اللہ کے نبی ﷺ کے پاس جناب ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی ہیں فرماتے ہیں: اے

عمر رضی اللہ عنہ تمھاری ماں تمھیں ڈھونڈتی پھرے تمھاری ماں تمھیں گم پائے سوہنے ﷺ کا چہرہ نہیں دیکھ رہے ہو ارے کیسے سرخ ہو گیا ہے جس وقت جناب آقا ﷺ نے دیکھا ہے اور جناب عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دیکھا ہے آقا محبوب ﷺ فرماتے ہیں عمر رضی اللہ عنہ یہ تو تورات کا ورق ہے یہ کتاب تو موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام پر نازل ہوئی تو یاد رکھو اگر موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام میری زندگی میں آ گئے تو تم مجھے چھوڑ کر موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کی اتباع کرنے لگ پڑو اور تم ظاہر گمراہی میں پڑ جاؤ، اب جنگ والو میں تم سے فیصلہ کروالوں کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو حکم ہوا ہے کہ میری موجدگی میں موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام آجائیں اور تم موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کے پیچھے لگ جاؤ مجھے چھوڑ کر اُن کی اتباع کرو وہ تو گمراہی میں ہوں (سنن دارمی: ج ۱، ص ۱۲۶)، تو میں پوچھتا ہوں اب رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں احادیث کے ذخیرے ہونے کے باوجود دین سوہنے محمد ﷺ پر اترا ہے اور تم کہو جی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی ماننی ہے تم اچھے یا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اچھا کیوں جی؟ خود ہی اپنی اداؤں پر غور کرو میں اگر کہوں گا تو شکایت ہوگی میں اگر کہوں گا میری تکلیف ہی بڑی ہوتی ہے کیوں جی میری باتوں کی تکلیف تب جناب وہ فقہ حنفیہ کی ترویج کریں گے کیا کریں گے؟ عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام دنیا میں واپس آئیں گے پھر جناب یہ درمختار حنفیہ کی کتاب فضائل امام اعظم جلد نمبر ایک صفحہ نمبر تینتیس کہتے ہیں جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور وہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے مذہب کی پرچار کریں گے استغفر اللہ۔ انا للہ۔ نبی ہو کر امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی پرچار، یارو آقا ﷺ کیا فرمارہے ہیں فرمایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور اس دین کی پرچار کریں گے جو دین مجھے آسمان سے اللہ نے نازل فرمایا ہے نبی ﷺ یہ کہے تم یہ کہو کس کی مانوں؟ کس کی ماننی چاہیے کیوں بھئی کس کی ماننی چاہیے نبی ﷺ کی ماننی چاہیے اللہ نبی ﷺ کی ماننے کی توفیق عطا فرمادے۔ آمین یارب العالمین۔ میرے بھائی میری گزارش کا مقصد یہ ہے تمھیں پتہ ہے عرصہ سے میرے دلائل میری گفتگو اور میرے دل کی تمنا یہ ہوا کرتی ہے کہ شہر کا جو امن ہے وہ بحال رہے، شہر کا امن بحال رہے لیکن جیسے میں نے شروع میں عرض کیا ہے نا کہ کوئی ٹوڑی سے مولوی وہ کہتے ہیں کہ نہیں یہ تو الگا ہی رہنا چاہیے شہر میں

شور ہوتا رہنا چاہیے شہر میں جناب رونق لگی رہنی چاہیے اے ظالمو! تم نے تو اپنے پچھلوں کے ساتھ وفا نہ کی اب شہر کے ساتھ کیا وفا کرنی ہے آؤ جناب امام اعظم صرف محمد رسول اللہ ﷺ ہے اور میں اگر چلتا جاؤں نا تو چھ سواور کچھ مسائل ایسے ہیں فقہ حنفیہ کے چھ سو مسائل چھ سو سے کچھ اوپر ایسے مسائل ہیں کہ جناب وہ صرحا صریحا وہ کتاب وسنت کے مخالف ہیں کتاب وسنت کے مخالف ہیں اگر اُن کو بیان کرنے لگ جاؤں تو بہت سارا ٹائم چاہیے اور پھر بعض مسائل ایسے ہیں اللہ جانتا ہے ممبر پر کھڑا ہوں اللہ کی قسم کھا کر کہہ رہا ہوں یہاں کھڑے ہو کر بیان کرتے ہوئے شرم آتی ہے ایسے ایسے گندے مسائل ہیں ایسے ایسے شرمناک مسائل جو، جناب فقہ میں موجود ہیں پر کیا کروں ممبر جو ہے مجھے اجازت نہیں دیتا کہ میں تمھیں کچھ بتاؤں یارو اگر تمھاری فقہ تمھیں اتنی ہی پیاری ہے تو کم از کم اپنی عوام کو مدرسوں میں سنایا تو کرو مسجدوں میں جب درس دیتے ہو تقریریں کرتے ہو تب جناب ان مسائل کو اپنی عوام تک پہنچایا کرو کہتے ہیں کہ عورت کا خاوند گم ہو گیا عورت کا خاوند گم ہو گیا اب جب وہ گم ہو گیا ہے اب وہ جو عورت ہے کتنی دیر اُس کا انتظار کرے کہ اتنا انتظار کر کے وہ پھر آگے شادی کرے ایک کہتا ہے کہ جناب ایک سو بیس سال کرے دوسرا کہتا ہے نوے سال کرے کتنے سال کرے؟ نوے سال جب سوٹیکو کر چلتی ہو گی نا، کیوں جی وہ پھر شادی کرے ہم کیا کہتے ہیں کہ چار سال انتظار کرے، کیا کہتے ہیں، چار سال انتظار کرے اور پھر سوا چار مہینے عدت پوری کرے عدت پوری کرنے کے بعد وہ پھر آگے شادی کرے چار سال تک انتظار ہو سکتا ہے نا؟ یہ تو کوئی اتنا مشکل کام نہیں، چار سال ہو گئے، اب نوے سال انتظار کرے، نوے سال انتظار کر کے پھر اُس نے دنیا سے کیا لینا ہے کیوں جی یہ تو ایسے میں نے چھوٹا سا مسئلہ بتایا ہے ایک کہتا شادی ہو گئی خاوند جو ہے مشرق میں رہتا ہے اور بی بی جو ہے مغرب میں رہتی ہے چھ ماہ بعد جو بچہ پیدا ہو گا وہ اُس کا ہی ہو گا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یار نہ چھیڑو مجھے نہ چھیڑو، اور میں نہیں چاہتا کہ شہر میں کوئی نیا تماشا ہے میرا صرف نظریہ یہ ہے کہ یہ شہر بسنا چاہیے مولانا حق نواز صاحب دنیا میں ہوتے تھے یہ جتنے اب ٹوڑی مولوی ہیں نا یہ

سارے اُس کے مخالف ہوتے تھے اب ہر شیر بنے پھرتے ہیں یہ اندر کھاتے سارے اُس کے مخالف ہوا کرتے تھے دو وجہ سے پہلی وجہ تو یہ تھی کہ جو اختلاف تھے پہلی وجہ تو یہ تھی کہ چھوٹا سا ہے اور اتنا بڑا کام کر رہا ہے دوسری وجہ یہ تھی کہ وہ لوکل تھا اور یہ مہاجر تھے ٹوڑی، یہ کیا تھے یہ مہاجر تھے ٹوڑی مہاجر تھے وہ لوکل ہے لہٰذا اس لیے بھی ہم اس کے مخالف ہیں اور عام باتیں ہوتیں باتیں کرتے تھے اُنھوں نے اس کے ساتھ بھی دغا نہیں کی اویارو میں اب چند گزارشات امام اعظم ﷺ کے متعلق یہ آج میرا درس میرا اسبق یہ ہے کہ امام اعظم ﷺ وہ ہے جس کا نام محمد ﷺ ہے جس کو بڑا امام بنایا ہے تو رب نے بنایا ہے کیسے بنایا ہے کیوں جی معراج کی رات ہے اور سارے ہی انبیاء علیہم السلام جمع ہیں مسجد اقصیٰ میں صفیں باندھی ہیں اور جبرائیل جو ہیں وہ جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو لے آئے ہیں جس وقت لائے ہیں نا تو آدم علیہ السلام جو ہیں وہ بھی تشریف فرما ہیں موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کہتے ہیں بابا جی آگے کھڑے ہو جاؤ آگے کھڑے ہو جاؤ ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام جی آپ آگے کھڑے ہو جاؤ نماز ہی پڑھا دو اور بابا جی بھی چپ کھڑے ہیں سارے انبیاء علیہم السلام کھڑے ہوئے ہیں تو جناب جبرائیل علیہ السلام میرے تمھارے پیر محمد ﷺ کو لے کر آجاتے ہیں اور جس وقت لے کر آجاتے ہیں سب سے بعد میں آئے پہلے نبی علیہ السلام مجھ سے پہلے پہلے آئے میرے سوہنے محبوب ﷺ آخر پر آئے لیکن یاد رکھنا جناب جبرائیل علیہ السلام فرماتے ہیں ہاتھ پکڑا ہے مصلے پر کھڑا کر دیا ہے جس وقت مصلے پر کھڑا کیا ہے فرمایا جتنے نبی علیہم السلام یہاں موجود ہوں سوہنے محمد ﷺ آپ بھی موجود ہوں لہٰذا کسی نبی علیہ السلام کو آگے کھڑا ہونے کی اجازت نہیں لوگو جو نبیوں علیہم السلام کی امامت کروانے والا ہے جو نبیوں علیہم السلام کا امام ہے جو انبیاء علیہم السلام کی امامت کرواتا ہے وہ امام اعظم ﷺ ہے اللہ اللہ۔ میرا نبی محمد ﷺ امام اعظم ہے جس کی جناب عالم ارواح میں دہائیاں جس کی عالم دنیا میں بھی دہائیاں جس کی عالم قبر میں بھی دہائیاں جس کی عالم قبر میں بھی دہائیاں جس کی عالم عقبیٰ اور قیامت کو بھی دہائیاں میرے محمد ﷺ کے تذکرے ہیں عالم ارواح میں ﴿وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا

مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴾ (آل عمران: ۸۱) عالم ارواح میں ہیں ارے سارے نبیوں علیہم السلام کی روح کو اکٹھا کیا ہوا ہے اللہ فرمارہے ہیں اے میری انبیاء علیہم السلام کی جماعت دنیا سے جارہے ہو اپنے اپنے وقت میں اپنے اپنے علاقے میں اپنی اپنی قوموں میں لیکن یاد رکھنا جب میرا آنے والا آجائے پھر تم نے اپنی اپنی نہیں کرنی پھر تم نے میرے محمد ﷺ کے پیچھے لگ جانا ہے کیوں بھئی نبیوں علیہم السلام اقرار کرتے ہو؟ تو سب نے بیک زباں ہو کر کہا ہے ﴿ اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴾ اب میرے نبی ﷺ دنیا میں تشریف لے آئے میرے نبی ﷺ دنیا میں آگئے اے لوگو دنیا میں اعلیٰ وارفع ہے اعظم ہے تو وہ میرا محمد ﷺ ہے آؤ تمھیں قرآن کی سیر کروادوں اللہ کیا فرمارہے ہیں ﴿يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ﴾ کہیں فرمارہے ہیں ﴿يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ﴾ کہیں فرمارہے ہیں ﴿وَالضُّحٰى﴾ کہیں اعلان ہورہا ہے ﴿اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ﴾ کہیں فرمارہے ہیں ﴿اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ﴾ کہیں اُس کا اعلان آرہا ہے ﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِىُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا ۝ ﴾ (الاحزاب: ۴۵، ۴۶) او یارو ایسے نبی اور رسول ﷺ کو چھوڑ کر تم کس طرف چل رہے ہو میں تم سے یہ عرض کررہا ہوں کوئی نقص تو میرے محمد ﷺ میں نکال کر دکھاؤ

کیڑا نقص نبی ﷺ وچ ڈٹھا
تے نبیوں نسبت توڑی
نسبت توڑ مدینے ولوں
تے کوفے دے دل جوڑی

کوئی تو نقص نکالو، اے ظالمو! اے لوگو میرے محمد ﷺ کے دشمن جو ہیں وہ بھی گیت اور ترانے گاتے ہیں ((الفضل ما شهدت به عدآء)) فضیلتوں والا ہوتا ہے جس کے دشمن

بھی ترانے گائیں دشمن بھی کہتے ہیں محمد محمد ﷺ ہے ایک سے میں نے پوچھا کہ جناب آپ کا کوئی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ ہیں تو امام شافعی امام مالک، امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے کہتا جی نبی ﷺ کا جو دریا ہے نا یہ چاروں اُس کی نہریں ہیں یہ چاروں نہریں ہیں تو جس مرضی نہر سے پانی پی لیا جائے تو سب کچھ ٹھیک ہے کیوں جی یہ چاروں نہریں ہیں کبھی پھر امام مالک رحمہ اللہ کی نہر سے بھی پانی پی لیا کرو کبھی امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی نہر سے بھی پانی پی لیا کرو کبھی جناب امام شافعی رحمہ اللہ کی نہر سے بھی پانی پیا کرو تو میں سمجھوں واقعی اس دریا کا پانی پیا ہے، یہ نہیں کہ، میں نے ایک نہر کو ہی جپھی ڈالی ہے ایک ہی نہر پر منہ لگا ہے اگر میں کہوں کہ ہمیں بھی اللہ نے طاقت دی ہے کیوں جی کھاتے پیتے گھر کا ہے دیسی گھی یہ اور وہ کیوں جی ہم اگر چھلانگ لگا کر نہر کراس کر کے دریا پر پہنچ جائیں کیوں بھئی کوئی بات سمجھ میں آئی، اگر نہریں کراس کر کے ہم سیدھا جا کر دریا پر منہ لگالیں ہم مسلمان ہی نہیں پھر ہم مسلمان یہ نہیں جس دریا سے نہریں چلی ہیں ہم نے اُس دریا پر منہ لگایا ہے پانی پی رہے ہیں کیوں جی اس شریعت کو مانی بیٹھے ہیں اور تم نے ظالم کفر کی مشین کھولی ہے کہ یہ بھی کافر یزدانی بھی کافر، یہ کیا ہے کہ یزدانی بھی کافر یہ وہ فلاں فلاں اچھا جی مسلمان صاحب اے حاجی صاحب میں تم پوچھتا ہوں کہ جناب جو امام ابوحنیفہ کی نہر سے پانی پیے وہ مسلمان جو جناب شافعی رحمہ اللہ کی نہر سے پئے وہ نہیں اور جو دریا سے پی لے وہ بھی جناب مسلمان نہیں، اچھا جی کفر کی مشین لگائی ہے خیر سے، اے لوگو ایک کہتا ہے جناب جہاں کوئی لگا ہے لگا رہنے دو وہ بہت ہی مشکل بھی تھا حاجی صاحب کی طرح کیوں جی وہ کہتا ہے جہاں کوئی لگا ہے لگا رہنے دو، اچھا جناب میں ایک دن رات کے تین چار بجے آیا جو زیادہ مشکل میں تھا نا کہ جہاں کوئی لگا ہے لگا رہنے دو اُس کے گھر کو چور لگے ہوئے تھے میں نے دوروازہ کھٹکھٹایا اپنے گھر میں چلا گیا صبح اُٹھے میں نے کہا حاجی صاحب میں رات کو تقریر سے واپس آیا دو تین بجے آتے ہیں اور آپ کے گھر کو چور لگے تھے اور آپ خود ہی فرماتے ہو کہ جہاں کوئی لگا ہے

لگا رہنے دو میں نے کہا حاجی کے گھر کو چور لگے ہیں لگے رہنے دو جلدی سے کہتا یزدانی صاحب آپ ہمیں اوپر سے آواز لگا دیتے کیوں جی دروازہ ہی کھٹکھٹا دیتے دیوار سے ہی کچھ پھینک دیتے ہمیں تو پتہ ہی نہیں چلا ہم تو لٹ گئے ہیں اور آپ نے ہمیں بتایا ہی نہیں اے لوگو یزدانی ڈنڈورا اعلان اعلان کرتا پھرتا ہے کہ کسی چور کو نزدیک نہ آنے دینا کیا کہا کرو ﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ أَمْرًا أَنْ يَّكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا﴾ (الاحزاب : ٣٦) کسی مومن کو یہ لائق نہیں کسی مومنہ عورت کو یہ لائق نہیں ﴿إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ أَمْرًا أَنْ يَّكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ﴾ اے دنیا جہان والو ﴿وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا﴾ جس بات کا اللہ اور اللہ کا رسول ﷺ فیصلہ کر دے اور اُس فیصلے کو جو نہ مانے وہ مومن ہی نہیں وہ مومن کہلانے کا حق دار ہی نہیں ﴿وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ﴾ اور جو اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرے اللہ اللہ، ﴿فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا﴾ (الاحزاب : ٣٦) وہ ظاہر گمراہ ہے بڑا پکا گمراہ ہے اب میں تم سے پوچھتا ہوں کیوں بھئی بھائیو دوستو یہ سمجھانے کی باتیں کر رہا ہوں یہ میری آج کی باتوں کو گھر جا کر ان پر غور کرنا کہ جو ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے وہ حنفی تھے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حنفی تھے؟ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ تو حنفی ہوں گے اور جناب عثمان غنی رضی اللہ عنہ جو تھے شافعی رحمہ اللہ تھے؟ طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما مالکی تھے؟ یارو اگر وہ حنفی، شافعی نہیں، ہم حنفی شافعی نہیں؟ پھر ہم پر فتویٰ کیوں؟ جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم براہ راست محمد مصطفیٰ ﷺ سے فیض یاب ہوئے ہیں آج ہم بھی وہاں سے براہ راست فیض یاب ہو رہے ہیں تو تمہیں کیا تکلیف ہے بھئی نہیں کیا تکلیف ہے کل جب قیامت کا دن ہونا ہے نا ان مولوی ٹوڑیوں نے وہاں بھی نہیں باز آنا کیوں جی کیا کہا ہے قرآن نے ﴿يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ﴾ اللہ فرما رہے ہیں کل جو جو جن جن کے پیروکار ہوں گے وہ اُن کے ساتھ چلتے پھریں گے، اُن کے ساتھ چلیں گے یہ بہت

زیادہ تبصرے اس آیات مبارکہ کے بعض نے کہا کہ جناب یہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ پر اتری ہے، کیوں؟ اس لیے کہ ہم اُن کے پیروکار ہیں ہم اُن کے ساتھ ہی، چلو جناب اگر تمھیں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے ساتھ مل کر جنت ملتی ہے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں، ہمیں کوئی اعتراض نہیں جاؤ لے جاؤ چلے جاؤ کیوں جی اگر کوئی کہتا ہے کہ میرا فلاں بزرگ ہے اور اس کے ساتھ مل کے وہ جنت میں جاتا ہے ہمیں کیا اعتراض ہے لیکن یہ کھڑے ہوں گے جب وہاں تو سب کو حکم ہوگا کہ جس جس کے ساتھ تم ہو اس کے ساتھ چلے جاؤ اس کی طرف جاؤ جس جس کے تم پیرو کارتے جناب اُن کی طرف چلے جاؤ جا رہے ہیں کوئی جناب نقش بند کی طرف جا رہا ہے کوئی اُدھر جا رہا ہے، کوئی جناب اپنے اپنے ڈھونڈھ رہے ہیں جا رہے ہیں اور ہم کھڑے ہیں اور ایک ٹوڑی کہتا ہے ان کو کیوں نہیں بھیجتے، ان کو پاس کھڑا کیا ہے ان سے پوچھ رہے ہو یہ کون ہیں تو ہم کہیں گے سوہنیا اُنھوں نے ہمارا نام وہابی رکھا تھا کیا رکھا تھا؟ وہابی ﴿إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ﴾ (آل عمران: ۸) تو وہاب اور ہم وہابی ہیں وہ کہے گا جاؤ تم اُدھر چلے جاؤ تم اُدھر چلے جاؤ تم تو جاؤ دفع ہو جاؤ یہ تو وہابی ہیں وہابی کو ماننے والے یہ میرے ہیں میں نے ان ک لی خود جنت بنائی ہے ہم تو جناب اُس کی رحمتوں پر بیٹھے ہیں اُس کی رحمتوں کا انتظار ہے میرے برادر میرے بھائی یاد رکھو جو میں عرض کر رہا تھا یہ دین کی تکمیل محمد مصطفیٰ ﷺ پر ہوئی ہے ایک کیس پیش ہو گیا اور کیس جو تھا وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس پیش ہوا ایک کہتا جی پانی پہلے میں نے لگانا ہے دوسرا کہتا جی میں نے لگانا ہے حضور ﷺ کے پاس پیش ہوئے ایک یہودی ہے ایک نام کا مسلمان ہے جس وقت کیس پیش ہوا اور حضور ﷺ سے اتو انصاف ہی ہونا ہے نا یہودی جو ہے کہتا ہے چلو بھئی تمھارے پیر محمد ﷺ کے پاس کے پاس چل کر فیصلہ کرواتے ہیں وہ آگئے حضور ﷺ نے فیصلہ کیا کہ بھئی یہودی کا حق بنتا ہے لہٰذا پہلے یہودی پانی لگائے اپنی زمین کو اور اگر آج کا ہوتا تو ڈنڈی مار دیتا کہ بھئی یہ میرا ہے مجھے ماننے والا ہے لہٰذا چلو تم پہلے لگاؤ چلو تم پیچھے ہٹو تمھارا کیا تعلق ہے ہمارے ساتھ لیکن یار وہ

پیغمبر محمد مصطفیٰ ﷺ انصاف والا پیغمبر ہے۔ جس وقت جناب یہ ہوا تو یہودی کے حق میں فیصلہ ہوگیا باہر نکلے باہر نکل کر وہ کہتا ہے کہ یہ جس ہمارا نبی محمد ﷺ ہے نا اسے فیصلہ کرنے کا طریقہ ہی نہیں آیا استغفر اللہ۔ اسے کیا پتہ ہے کہ دنیا داری کے فیصلے کیسے کرتے ہیں کیوں جی اب کیا تکلیف ہوئی ہے، کہتا تم ایسے کرو میرے ساتھ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس چلو اور اگر عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ گے نا، وہاں فیصلہ، اس کے دل میں یہ تھا کہ جب عمر رضی اللہ عنہ نے سننا ہے نا کہ یہ یہودی اور کافر ہے اور عمر رضی اللہ عنہ کو کفر اچھا نہیں لگتا کفر کو عمر رضی اللہ عنہ اچھا نہیں لگتا لہٰذا عمر رضی اللہ عنہ جو ہے میرے حق میں فیصلہ کر دے اوئے پاگلو عقل کے اندھو، اوپر والی عدالت کا فیصلہ کبھی نیچے والی عدالت میں گیا ہے؟ یہ وکیل بیٹھے ہیں یہ نیچے والی عدالت کا فیصلہ اوپر چیلنج کرتے ہیں کہ جناب وہاں صحیح نہیں ہوا اور اوپر جا کے چیلنج کر دیا ہے لہٰذا ہمارا فیصلہ سنو اور یہ محمد مصطفیٰ ﷺ امام اعظم ﷺ کی عدالت میں فیصلہ پھر عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور وہ جو ساتھ آیا تھا وہ کہتا عمر رضی اللہ عنہ یاد رکھنا یہ یہودی ہے میں وہ ہوں یہ یہودی ہے، مطلب کیا؟ کہ اسے مار دو لٹا دو اسے، تو یہودی کہتا ہے جناب میری ذرا ایک بات سن لیں اور فیصلہ آپ کا جو چاہیں کریں لیکن ایک بات ہے کہ جو آپ رضی اللہ عنہ کا امام اعظم محمد رسول اللہ ﷺ اُن کی عدالت میں فیصلہ میرے حق میں ہو چکا ہے اور یہ جو نام نہاد ہے اس نے اُن کے فیصلے کو نہیں مانا اُن کے فیصلے کو نہیں مانا عمر رضی اللہ عنہ اس وقت جلدی سے اندر چلے جاتے ہیں جوش میں آجاتے ہیں جناب انھیں یہ بات گوارہ ہی نہیں اُنھیں یہ بات گوارہ ہی نہیں کہ محمد ﷺ کے فیصلے کو تسلیم نہیں کیا امام اعظم ﷺ کے فیصلے کو تسلیم نہیں کیا جلدی سے جا کر تلوار لے آئے ہیں تلوار لا کر سیدھے سیدھے جس نے فیصلہ تسلیم نہیں کیا اُس کی گردن اتار دی ہے ابھی اُدھر سے فارغ ہی ہونے لگے ہیں یہ دوڑا کہتا اب میری باری آئی ہے اس نے وہاں جا کر سانس لی کہتا جناب عمر رضی اللہ عنہ نے مسلمان کو قتل کر دیا ہے کیس پیش ہو جاتا ہے امام اعظم ﷺ کی عدالت میں کیس پیش ہو گیا امام اعظم ﷺ فرماتے ہیں عمر رضی اللہ عنہ کو بلاؤ، عمر رضی اللہ عنہ جی آجاتے ہیں اللہ

اللہ۔اے عمر رضی اللہ عنہ تیرے خلاف کیش پیش ہو گیا ہے اللہ کے نبی ﷺ جی یہ کیا کیا ہے جناب اس نے بات ہی ایسی کی ہے اس نے آپ ﷺ کے فیصلے کو تسلیم نہیں کیا ابھی آسمان کا فیصلہ نہیں آیا میرا سوہنا محمد ﷺ پریشان ہے اللہ آپ سے تو میں نے عمر رضی اللہ عنہ مانگ کر لیا ہے یا اللہ دعائیں کر کے عمر رضی اللہ عنہ لیا ہے اے اللہ میں نے آپ کے سامنے التجائیں کی ہیں ((اللھم اعز اسلام)) اللہ اسلام والوں کو عزتیں عطا فرما ((اللھم انصر والسلام)) اللہ اسلام والوں کی امداد فرما عمر رضی اللہ عنہ دے دو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ دے دو آپ نے ابھی مجھے عمر رضی اللہ عنہ دیا ہے ابھی میرا کام بھی پورا نہیں ہوا اب مجھے قصاص کے بدلے میں اسے سزا دینی ہے آسمان والا بولا فرمایا: ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ اللہ اللہ۔ میرے سوہنے محبوب ﷺ گھبرانے کی ضرورت نہیں وہ بندہ مومن کہلانے کا حق دار ہی نہیں وہ بندہ ایماندار ہی نہیں مجھے تمہارے رب ہونے کی قسم ہے وہ بندہ ایمان دار ہی نہیں ﴿لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا﴾ (النساء: ٦٥) فرمایا جو تم سے فیصلہ کروا کے جائے پھر اپنے دل میں تنگ محسوس کرے میں اُسے مومن ہی نہیں کہتا فرمایا جو تیری عدالت کا فیصلہ ہے پھر اُسے عدالت کا فیصلہ ماننا چاہیے وہ کہتا ہے میں نہیں مانتا اللہ فرماتا ہے میں اُسے نہیں مانتا فرمایا ﴿وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ عمر رضی اللہ عنہ کیا فرما رہے ہیں عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اے لوگو دنیا والو عمر رضی اللہ عنہ کا فیصلہ تو سنو نا، عمر رضی اللہ عنہ کیا فرما رہے ہیں عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ اللہ۔ آقا ﷺ کا غلام فرما رہا ہے جو میرے نبی ﷺ کے فیصلے کو تسلیم نہیں کرتا عمر رضی اللہ عنہ وہاں زبان سے فیصلہ نہیں کرتا وہاں عمر رضی اللہ عنہ کی تلوار فیصلہ کرتی ہے (تفسیر ابن کثیر) مولانا عبدالمجید سوہدروی رحمہ اللہ بڑے پائے کے بزرگ بہت بڑے عالم اور وہ آپ کے مولانا احمد لاہوری کے پاس پڑھتے رہے ان کے بہت بڑے بزرگ ولی اور ولی ابن ولی کہتے ہیں اور پھر جناب امام الہدیٰ ان کے باپ اُن کے جو

چھوٹے بیٹے ہیں نا بڑے بیٹے ۔بدالانور ان کو امام الہدیٰ کہتے ہیں اُن کے باپ جناب احمد لاہوری رحمہ اللہ اُنھوں نے دیکھا کہ جناب لڑکا نیک بزرگ ولی نماز پڑھتا ہے اچھا پڑھتا ہے اُنھوں نے کہا بیٹا اپنے والدین کو بھیجنا میں تمھیں رشتہ دینا چاہتا ہوں اُنھوں نے بھیجا رشتہ طے ہو گیا جب بچی سسرال گئی دو چار دن رہ کر واپس آئی تو اُس نے کہا ابو جی آپ نے مجھے کہاں بھیج دیا ہے وہ کہتے ہیں آج کے بعد نماز پڑھو تو رفع الیدین کے ساتھ پڑھا کرو تی مشکل میں ڈال دیا آپ نے ، سینے پر ہاتھ باندھا کرو رفع الیدین کیا کرو آمین کہا کرو ، پیچھے جیسے پڑھی سو پڑھی آج کے بعد جیسے میں کہں گا ویسے پڑھنا ابو جی آپ نے کمال کر دیا ہے ابو جی فرماتے ہیں کیوں جی بزرگ فرما رہے ہیں ولی فرما رہے ہیں فرمایا بیٹا جیسے وہ کہتے ہیں ویسے ہی کرنا اللہ تمھیں اجر عطا فرمائے گا دو درجے دے گا ایک نبی ﷺ کی سنت پر عمل ہو گا دوسرا خاوند کے حکم کی فرمانبرداری ہو گی اور تم خاوند کا حکم مان کر اس پر عمل کرو گی اللہ تمھیں دو اجر عطا فرمائے گا اب جناب وہ کہتا ہے کہ ہم مسلمان ہیں اور تم کہتے ہو کافر، یہ بات کدھر گئی اے ظالمو کچھ شرم کرو حیاء کرو اس اُمت میں انتشار پیدا مت کرو اس اُمت کو لگا رہنے دو آقا ﷺ کے فرمان کی طرف اور اللہ کے قرآن کی طرف۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

توبہ

﴿إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا﴾ (الفرقان: ٧٠)

حمد وثناء کبریائی بڑھائی اُس خالق کائنات اللہ احکم الحاکمین کے لیے ہے جس خالق و مالک نے اس پوری کائنات کا نظام آپ خود پیدا فرمایا ہے لا تعداد اور بے شمار درود وسلام سرور کائنات سردار انبیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات اقدس پر۔

حضرات ایک بات شروع میں گوش گزار کر دوں کہ ہر بندہ گنہگار ہے میں بھی گنہگار تم بھی گنہگار اگر اس کائنات میں کوئی گنہگار نہیں تھا تو وہ صرف پیر محمد مصطفیٰ ﷺ گنہگار نہیں تھے۔ اللہ نے اُنھیں گناہوں سے پاک اور صاف بنایا عیبوں سے مبرہ بنایا اللہ سوہنے نے میرے پیر محمد ﷺ میں کوئی گناہ رکھا ہی نہیں اگلے پچھلے سارے ہی گناہوں سے پاک اور صاف بنایا ہے لہٰذا باقی جتنی بھی دنیا آرہی ہے آئے گی قیامت تک چلتی رہے گی یہ ساری کی ساری گنہگار ہے لیکن گناہ کا حل کیا ہے اللہ تعالیٰ کیا فرمار ہے ہیں فرمایا ﴿إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا﴾ (الفرقان: ٧٠) بندہ گناہوں کا پتلہ ہے گناہ کر بیٹھتا ہے گنہگار ہو جاتا ہے گناہ سرزد ہو جایا کرتے ہیں جس وقت گناہ کر لیتا ہے اللہ فرمار ہے ہیں پھر میرے سامنے آجایا کرتا ہے وہ توبہ کر لیتا ہے اور توبہ جو چیز ہے میرے تمھارے پیر جناب محمد ﷺ کا ارشاد گرامی ہے توبہ کا دروازہ کھلا ہی کھلا ہی ہے ہر وقت کھلا ہی کھلا ہے جتنی دیر تک آنکھیں تارے نہیں لگ جاتیں (یغرغر)) جناب نزع کا وقت نہیں آجاتا فرشتہ عزرائیل نہیں آجاتا اتنی دیر تک توبہ کا دروازہ کھلا ہی کھلا ہے اللہ توبہ کرنے کی توفیق ہی عطا فرمادے۔ آمین۔ یہ نہیں کہا

کہ پہلے گناہ کرلیا ہے پھر گناہ پر اکڑ جاتا ہے اکڑ نہ دکھایا کرو گناہ کے بعد اللہ کے سامنے عاجزی وانکساری کیا کرو رب کے سامنے رویا کرو اللہ کے سامنے عاجزی کیا کرو اُسے منالیا کرو وہ بڑی جلدی مان جایا کرتا ہے مولا فرمار ہے ہیں ﴿إِلَّا مَنْ تَابَ﴾ جس نے توبہ کرلی ﴿وَآمَنَ﴾ اُس کا ایمان پختہ ہوگیا ﴿وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا﴾ پھر اُس کے اعمال اچھے ہو گئے اللہ جی کیا اعلان کرنے لگے ہو فرمایا ﴿فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ﴾ (الفرقان: ٧٠) جاؤ میرے سامنے عاجزی انکساری کرنے والے میرے سامنے رونے والے مجھے آکر منانے والے ماتھا رگڑنے والے ناک سے لکیریں نکالنے والے جاؤ اب میں تم پر اتنے رحمتوں کے چھینٹے برسانے لگا ہوں، اللہ جی کیا کرنے لگے ہو فرمایا میں تمھارے پچھلے جو چالیس سالوں کے گناہ پچاس سالوں کے گناہ ساٹھ سال کے گنہگار اب میرے دروازے پر آگئے ہو میں تمھارے گناہوں کو نیکیوں میں بھی تبدیل کردوں گا نیکیاں بنادوں گا گناہ بھی نیکیوں میں بدل دیے جائیں گے فرمایا اللہ جی کیوں بدلو گے فرمایا ﴿وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا﴾ اللہ اللہ، جس وقت بندے کے دل میں رب کا خوف پیدا ہو جائے اللہ کا ڈر پیدا ہو جائے اللہ فرمار ہے ہیں ﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ﴾ جس نے توبہ کرلی اللہ سے ڈر گیا جس وقت اللہ سے ڈر گیا تو اللہ فرماتے ہیں جاؤ بندے میں تمھیں دو باغوں کا دو جنتوں کا دو باغیچوں کا مالک ہی بنادوں گا کیا پتہ چلا کہ جناب جس وقت گناہ کرتا ہے نا پھر توبہ کرنے کے لیے جلدی کیا کرو اللہ کے سامنے آکر جلدی توبہ کرلیا کرو تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جس نے میرے سامنے توبہ کرلی میرے پیغمبر ﷺ کا فرمان آجاتا ہے آقا سوہنے محمد ﷺ ارشاد فرماتے ہیں اے دنیا والو لوگو جیسے میرا پیغمبر ﷺ ساری کائنات سے اعلیٰ ہے ساری کائنات سے بالا ہے اس کی شان بڑی اونچی ہے اُس کا مقام بڑا اعلیٰ ہے ایسے میرے سوہنے نبی ﷺ کا فرمان بھی بڑا اعلیٰ ہے اللہ اللہ۔ میرے محبوب ﷺ فرمار ہے ہیں فرمایا جس نے توبہ کرلی گناہوں کی معافی مانگ لی رب کے سامنے آخر توبہ کرلی فرمایا وہ تو ایسے ہی ہے جیسے اُس نے گناہ کیا ہی نہیں اللہ اللہ۔ یہ جو دن جارہے ہیں نا، رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ ہے

برکتوں اور رحمتوں کے ہم پر سائے کیے ہوئے ہیں اور اس مہینے میں میرے آقا ﷺ نے کیا فرمایا ہے یہ جو دوسرا دہا کہ جارہا ہے فرمایا دوسرا دعا کہ فرمایا یہ دعا کے یارہا کہ ہے یہ تو بخشش والا دہا کہ ہے اللہ۔اس دہاکے میں جیسے معافیاں نہیں ملتی لیکن اس دہاکے میں دوسرا عشرے میں اللہ بہت زیادہ معافیاں دے دیتا ہے بہت ہی معافیاں دیتا ہے بڑا ہی معاف کرتا ہے اللہ اللہ۔پھر کیوں نا اُس کا اعلان آئے کہ میرا بندہ میرے سامنے حاضر ہے میرا بندہ مجھ سے معافیاں مانگ رہا ہے اللہ اللہ، کہہ کیا رہا ہے کہہ رہا ہے ((رب انی ظلمت نفسی ظلما كثيرا ولا يغفر الذنوب الا انت فاغفرلی مغفرة من عندك وارحمنی انی انت الغفور الرحيم)) (بخاری: ٨٣٤، مسلم: ٢٧٠٥)

قرآن سن کر جھوم جایا کرو اللہ کی رحمتوں اور برکتوں کے چھٹے برس رہے ہیں ارے تم بڑے نصیب والے ہو اللہ نے تمھیں قرآن کی نعمت عطا فرمائی سوہنے محمد ﷺ جیسی نعمت اللہ نے مجھے اور تمھیں عطا کر دی ہے یہ میرا بھائی کہہ رہا ہے ((رب انی ظلمت نفسی)) اللہ میں اپنی جان پر خود ظلم کر بیٹھا ہوں اللہ مجھ سے میری جان پر ظلم ہو گیا ہے ((ظلمت نفسی ظلما كثيرا)) اللہ ظلم بھی بہت زیادہ ہوا ہے ((ظلما كثيرا)) اللہ ظلم بھی بڑا زیادہ ہوا ہے ((ولا يغفر الذنوب الا انت)) اللہ اگر آپ نے میرے گناہوں کو معاف نہیں کیا ((الا انتْ)) اللہ آپ ہی آپ ہیں اللہ سوہنیا ((الا انت فاغفرلی مغفرة من عندك)) اللہ معافیاں ملتی ہیں تو آپ سے ہی ملتی ہیں اللہ بخشش ملتی ہے تو آپ سے ہی ملتی ہے ((مغفرة من عندك وارحمنی)) اللہ مجھ پر رحمتیں بھی کر دو، کیوں؟ ((انك انت الغفور الرحيم)) جب بندہ اتنی بات کرتا ہے نا، اللہ اللہ، آقا محمد مصطفیٰ ﷺ فرماتے ہیں رب بڑا ہی خوش ہوتا ہے اب بہت زیادہ خوش ہوتا ہے اس کی ایک مثال دے کر میرے آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا، فرمایا ایک بندہ سواری پر جارہا ہے، بندہ سواری پر جارہا ہے اُس کی روٹی بھی ساتھ ہے پانی بھی ساتھ ہے جنگل بیابان، جس وقت جنگل بیابان آجاتا ہے وہاں جناب کہتا ہے میں تھوڑا سا ٹھہر جاؤں میں تھوڑا سا ستا لوں تھوڑا سا چھاؤں میں بیٹھ

جاؤں جب چھاؤں میں بیٹھ جاتا ہے بیٹھے بیٹھے ہی آنکھ لگ جاتی ہے نیند کا غلبہ آجاتا ہے جس وقت نیند کا غلبہ آجاتا ہے اللہ اللہ اچانک آنکھ کھلی ہے وہ سواری جو ہے روٹی پانی سمیت غائب ہو گئی بھاگ گئی دوڑ گئی جس وقت دوڑ گئی تو یہ بہت زیادہ پریشان ہوتا ہے ادھر دیکھ اُدھر دیکھ چاروں طرف دیکھتا ہے تلاش کرتے کرتے ڈھونڈتے ڈھونڈتے جنگل چھان مارتا ہے ارے سواری ملتی نہیں ایک سواری کی پریشانی دوسری روٹی اور پانی کی پریشانی، کہتا کھاؤں گا پیوں کیا ،تھک ہار کر پھر ایک سائے دار درخت کے نیچے بیٹھ جاتا ہے جس وقت بیٹھ جاتا ہے تھکا تو ہوا ہے جناب اس کی آنکھ لگ جاتی ہے جب آنکھ لگ گئی اچانک جس وقت آنکھ کھلی ہے سواری سامنے موجود دیکھتا ہے جس وقت سامنے سواری دیکھی تو کیا کہہ رہا ہے خوشی کے ساتھ خوشی کے ساتھ ہی پاگل ہو گیا ہے کہتا ہے عرش والے رب انت ربی ، انت ربی نہیں کہتا، کہتا ہے سوہنے رب انا ربی وانت عبدك۔ اے میرے اللہ خوشی سے یہ الفاظ نکلتے ہیں کہتا ہے اللہ تو میرا غلام ہے میں تیرا رب ہوں کیا کہتا ہے؟ خوشی سے تو میرا رب ہے کہنا تو یہ چاہیے تھا ((انت ربك وانا عبدی)) اللہ تو میرا رب ہے اور میں تیرا غلام اور بندہ ہوں لیکن خوشی سے کہتا ہے اللہ تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب ہوں، جیسے یہ بندہ خوش ہوتا ہے نا اللہ فرماتے ہیں میرے محبوب ﷺ کی زبان فرمایا میں تو اُس بندے پر اس بندے سے بھی زیادہ خوش ہو جاتا ہوں جو بندہ میرے سامنے عاجزی وانکساری کرتا ہے (مسلم : ۲۷٤٤، ۲۷٤۷) اللہ توبہ کرنے کی توفیق عطا فرمادے۔آمین۔کیوں بھئی سب ہی گنہگار ہیں نا، میں بھی گنہگار تم بھی ماشاء اللہ، کیوں جی چلو ہم گنہگار مولوی گنہگار کیوں جی اللہ اللہ۔لیکن یہ یاد رکھو، سارے بندے گنہگار میرے پیر محمد ﷺ گنہگار کوئی نہیں نام نامی اسم گرامی جب محمد ﷺ آئے تب گرج کر کہتا ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک بار نبی پاک ﷺ پر درود پاک پڑھنے سے اللہ تعالیٰ دس نیکیاں دیتا ہے اللہ دس گناہ معاف کرتا ہے اللہ دس درجے بلند کر دیتا ہے ایک بار کہتا ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ایک دفعہ نبی پاک ﷺ پر درود پاک پڑھنے سے دوستو دس نیکیاں ملتی ہیں دس گناہ معاف ہو جاتے ہیں دس درجے اللہ بلند کر دیتا ہے یہ نا

جب نام نامی اسم گرامی آئے محمد ﷺ تو یہ انگوٹھے نہیں چومنے ، یہ نہیں چومنے میرے آقا محبوب ﷺ نے یہ حکم نہیں دیا، صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا نہیں آج وہابی کرتے نہیں اللہ اللہ۔ میرے نبی پاک ﷺ نے فرمایا میرے دوستو میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میرے امتیو یاد رکھنا جو عرش والا رب ہے نا وہ اس سے بھی زیادہ خوش ہوجاتا ہے اُس بندے پر جو بندہ رب کے سامنے عاجزی و انکساری کرتا ہے لوگو میرے نبی ﷺ کا تو گناہ ہی کوئی نہیں تو اماں جی عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہ مفسرہ محدثہ رضی اللہ عنہا جناب کیا فرمارہی ہیں فرمایا سوہنیا ﷺ آپ کے تو گناہ بھی کوئی نہیں لیکن ساری ساری رات کھڑے رہتے ہیں ساری ساری رات قرآن کی تلاوتیں ساری ساری رات رب کے سامنے حاضر میرے سوہنے محبوب ﷺ اتنا لمبا قیام کرتے ہیں پاؤں پر سوج پڑ جاتی ہے جب پاؤں پر سوج پڑ جاتی ہے اماں جی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں سوہنیا ﷺ آپ ﷺ کے تو گناہ ہی کوئی نہیں اللہ اللہ۔ پھر بھی ساری ساری رات کھڑے رہتے ہو جس کے سامنے کھڑے ہیں پھر اُس کو بھی ترس آجاتا ہے فرمایا محبوب ﷺ آپ کے تو گناہ ہی کوئی نہیں پھر بھی آپ ﷺ ساری ساری رات کھڑے ہیں اللہ فرماتے ہیں ﴿يَـٰٓأَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ○ قُمِ الَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا ○ نِّصْفَهُ أَوِ انقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا ○ أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْءَانَ تَرْتِيلًا﴾ (المزمل : ١ تا ٤) آج میں اور تم رات کو تراویح بھی ایک پارہ سنتے ہیں تو تھک جاتے ہیں کیوں جی بیٹھ کر پڑھ لیا کروں گھٹنے کام نہیں کرتے بیٹھ کر پڑھ لیا کریں اللہ اللہ ، اور آقا محبوب ﷺ کو حکم ہوا ہے فرمایا سوہنیا ﷺ اتنا لمبا کھڑے ہوتے ہو اتنا لمبا قرآن پڑھتے رہتے ہو اللہ جی کیا کروں ، فرمایا ﴿نِّصْفَهُ﴾ آدھی رات سوجایا کرو آدھی رات قیام کرلیا کرو رب رب کرلیا کرو اللہ جی ایسے کرلیا کروں فرمایا ﴿أَوِ انقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا﴾ آدھی رات کو بھی آدھا کرلیا کرو دو حصے آرام کرلیا کرو ایک حصہ میرے سامنے قیام کرلیا کرو اللہ جی ایسے کرلیا کروں فرمایا ﴿أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْءَانَ تَرْتِيلًا﴾ فرمایا اگر تمہاری مرضی ہے تو پھر آدھی رات سے بھی زیادہ کرلیا کرو نبی ﷺ قرآن پڑھ رہا ہو اور رب سن رہا ہو۔ سرور آئے گا یا نہیں؟ مزہ آئے یا نہ آئے؟ جہاں پیر محمد ﷺ قرآن پڑھ رہا ہو، تو

میرے بھائیو میں تمہیں یہ عرض کر رہا ہوں گناہ ہو جائے تو گناہ ہو جاتا ہے ہم گنہگار ہیں جناب ہم گنہگار ہیں جس وقت گناہ ہو جائے رب کے سامنے گڑگڑایا کرو رب کے سامنے آ کر عاجزی انکساری کیا کرو یا اللہ مجھے معافی دے دو ایک مسجد میں کونے میں ایک بابا بیٹھا ہے اور بابا جو ہے ساٹھ پینسٹھ سال کا بابا، رب کے سامنے گڑگڑا رہا ہے یا اللہ مجھے معاف کرو اللہ مجھے معاف کرو یا اللہ میری ساری زندگی گناہوں میں گزر گئی سوہنیا مجھے معاف کرو میں بڑا گنہگار ہوں اچانک رات کا اندھیرا ہے مسجد کا ایک کونا ہے اور دوسرے کونے سے آواز آ رہی ہے ایک چھوٹا سا بچہ ہے کہتا ہے آٹھ دس سال کا بچہ ہے وہ کہتا ہے یا اللہ مجھے بھی معاف کرو اللہ مجھے بھی معاف کرو اللہ میں بھی بڑا گنہگار ہوں اللہ مجھے بھی معاف کرو بابا نے جب آواز سنی تو کہتا ہے میں گناہوں سے معافی مانگوں میرا حق بنتا ہے ساٹھ پینسٹھ سال ہو گئے ہیں گناہوں میں لت پت پڑا ہوں میں گناہوں کی معافی مانگوں یہ ابھی بچہ ہے معصوم عن الخطاء ہے جناب اس کی کوئی غلطی نہیں گنہگار نہیں یہ بھی کہہ رہا ہے اللہ مجھے معاف کرو اللہ مجھے معاف کر دو بابا اندھیرے میں چلا جا رہا ہے جدھر سے بچے کی آواز آ رہی ہے بچے کے پاس پہنچ کر کہتا ہے بیٹا میں معافیاں مانگوں میرا حق بنتا ہے تم کیوں معافیاں مانگ رہے ہو وہ کہتا ہے بابا جی یہاں بیٹھ جاؤ آپ سے ایک عرض کر دیتا ہوں جناب مجھے ایک سوچ کھائے جا رہی ہے جب میں غور کرتا ہوں میرا دل ہل جاتا ہے اللہ اللہ۔ وہ کہتا ہے بابا جی میری ماں چولہے میں لکڑیاں جلاتی ہے موٹی موٹی لکڑیاں لگاتی ہے اُس کے ساتھ دیا سلائی جلاتی ہے اُن موٹی موٹی لکڑیوں کو لگاتی ہے لیکن موٹی لکڑیوں کو آگ نہیں لگتی، وہ کہتا ہے اس میں کون سی غور و فکر والی بات ہے پریشانی کیا ہے اس میں کہ موٹی لکڑیاں ہیں چھوٹی سی دیا سلائی ہے وہ بجھ جاتی ہے لگتی نہیں تم ایسے ہی پاگل ہو گئے ہو کہتا ہے بابا جی جو مجھے سوچ ہے پھر میری ماں چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹی چھوٹی لکڑیاں چھوٹے چھوٹے تنکے اکٹھے کرتی ہیں اکٹھے کرنے کے بعد پھر ان کو نیچے لگا دیتی ہے اوپر بڑی لکڑیاں لگ جاتی ہیں دیا سلائی جلا کر چھوٹی لکڑیوں کو لگاتی ہے پھر ساتھ چھوٹی چھوٹی لکڑیاں شروع ہو جاتی ہیں پھر بڑی کو آگ لگ جاتی ہے بابا جی

یہ جو سوچ وفکر اور پریشانی مجھے ہے میں کہتا ہے کل جب قیامت کا دن ہوگا رب اپنی جہنم کو جلائے گا کہیں ہم بچوں سے شروع نہ کردے پہلے بچوں کو جہنم میں پھینک دے جب آگ لگ جائے گی جل جائے گی آگ بھڑک اُٹھے گی پھر کہیں بڑوں کی باری آئے گی اللہ اللہ۔ میری تمھاری سوچ اُس بچے کی سوچ میرے بھائی غور کیا کرو ہم نے بھی اس دنیا سے چلے جانا ہے جہان چھوڑ جانا ہے جہان چھوڑ جانا ہے دعا کیا کرو اللہ جب دنیا سے جائیں اللہ کلمہ ہی نصیب فرمادے۔ آمین۔ جس وقت کلمہ نصیب ہو جائے گا، نا میرے محبوب ﷺ نے اپنی نبوت والی زبان سے ارشاد فرمایا، فرمایا جس کی زبان پر آخری کلام لا الہ الا اللہ ہوگئی اللہ اُسے جنت کی ٹکٹیں آپ عطا فرمادے گا یہ کب ہوگا جب رب نصیب میں کردے گا جس کے نصیب میں توبہ ہوتی ہے وہ کہتا ہے ابھی جوان ہوا ہوں پھر بوڑھا ہوں گا ابھی بڑی زندگی پڑی ہے دیکھی جائے گی جب جناب معافی مانگنے کی توبہ کرنے کا ابھی بڑا وقت ہے دوستو زندگی کا کوئی پتہ نہیں کہ کس وقت کس چوک میں ختم ہو جائیں تم بڑی آسیں اور امیدیں لگائے بیٹھے ہو لیکن یاد رکھو رب کے پیغام آنے کا تمھیں اور مجھے کوئی پتہ نہیں، ایک اللہ والا، کیسا اللہ والا، یہ ساری زندگی کا گنہگار اور ایسے ایسے گناہ کیے الایمان بالحفیظ۔ جیسے آج ہم کہتے ہیں نا کہ فلاں بندہ دس نمبر یہ ہے وہ اتنا گنہگار کیوں جی، اللہ اللہ۔ جناب ساری زندگی کا گنہگار اُس کے پاس ایک عورت پہنچی عورت جا کر کہتی ہے جناب سیٹھ صاحب، چوہدری صاحب، سردار صاحب میرے بچے بھوکے ہیں خاوند نہیں ہے یتیم بچے ہیں اُن کو روٹی کھلانی ہے کوئی پیسہ دے دو اور وہ آگے سے کہتا ہے روٹی کے لیے تمھیں پیسہ تو دے دوں گا لیکن آج رات تمھیں میرے ساتھ گزارنی پڑے گی رات میرے ساتھ گزارو صبح اُٹھ کر تمھیں پیسے دے دوں گا عورت جو ہے بڑی پریشان لاچار اور جس وقت لاچاریاں سامنے آئیں عورت نے حامی بھرلی جس وقت حامی بھرلی ایک کمرے میں چلے جاتے ہیں اُدھر سیٹھ صاحب بھی آجاتے ہیں جس وقت سیٹھ نے دیکھا عورت کانپ رہی ہے کانپے جارہی ہے اُسے کہتا ہے بی بی کانپ کیوں رہی ہو کہتی ہے رب دیکھ رہا ہے رب دیکھ رہا ہے عرش والے کے پاس جانا

ہے اے سیٹھ ککل جی اے چوہدری ککل رب کے سامنے پیش ہونا ہے وہ تو بہت مشکل وقت ہوتا ہے اللہ اللہ۔وہ کہتا ہے ایسے ہی کانپ رہی ہو میں نے اتنے اتنے گناہ کیے ہیں کبھی کانپا ہی نہیں تم چھوٹا سا گناہ کرنے لگی ہو اور کانپے جارہی ہو اللہ اللہ۔اُس نے پھر بات سمجھائی اُس نے کہا رب کے پاس جانا ہے اللہ کے سامنے پیش ہونا ہے جب رب کے پاس جائیں گے تو پھر کیا جواب دیں گے اس کی سمجھ میں بات آگئی سیٹھ پر جو بھوت سوار تھا وہ گزر گیا اور نکل گیا اُس کی جیب میں جتنے پیسے تھے اُس کے ہاتھ میں پکڑا دیتا ہے اور کہتا ہے بی بی آج رات تم بھی اُس سے میرے لیے معافیاں مانگنا میں بھی اُس سے معافیاں مانگ لوں گا ہوسکتا ہے اللہ مجھے معاف ہی کردے گا اللہ اللہ۔جب نصیب اچھے ہوں جب قسمت اچھی ہو اللہ پھر توبہ کی بھی توفیق دے دیتا ہے جناب اُس نے پیسے ہاتھ میں پکڑائے بی بی تو چلی گئی بی بی کہتی ہے میں اب دیکھوں تو سہی بھلا یہ کرتا کیا ہے جناب ایک دیوار کی اوٹ میں کھڑی ہو جاتی ہے وہ جناب روئے جاتا ہے روتے جاتا ہے میرے محبوب ﷺ نے کیا فرمایا ہے جب رب سے مانگا کرو رو پڑا کرو روئے جایا کرو آقا ﷺ فرماتے ہیں یہ جو قطرہ ہے نا، رب کے خوف سے جو آنکھ سے قطرہ نکلتا ہے اللہ کو بڑا ہی پیارا لگتا ہے اللہ کو بڑا؟ کیوں بھئی اللہ کو بڑا ہی پیارا لگتا ہے رب کے خوف سے آنکھ سے نکلا ہوا قطرہ آنسوؤں سے نکلا ہوا قطرہ آقا ﷺ فرماتے ہیں چھوٹا سا قطرہ نکل آئے رب کے خوف کی وجہ سے کہ جتنا مکھی کا سر ہوتا ہے وہاں نکلا ہے وہی خشک ہوگیا ہے آسمان سے آواز آتی ہے میرے پیغمبر ﷺ کی پاک زبان فرمایا، فرمایا میرے سوہنے محبوب ﷺ نے فرمایا لوگو جس کا یہ آنکھ سے نکلا ہوا قطرہ اللہ اس آنکھ کو دوزخ کی آگ پر حرام ہی کردے گا (ترمذی) وہ روئے جاتا ہے روئے جاتا ہے بی بی دیکھ رہی ہے یہ دیکھو جناب اس کی تار رب سے مل گئی، تار رب سے مل گی وہ اپنے گھر چلی گئی جب صبح ہوئی صبح ہو جاتی ہے اللہ اللہ۔اور جناب جس وقت روشنی آجاتی ہے اللہ جناب وہ رات رب سے گڑگڑا کر رب کو مناتے مناتے رب نے وہاں ہی اُسے موت دے دی ہے اُسی رات مرجاتا ہے موت آجاتی ہے اور جس وقت جناب دنیا اُٹھتی آئی محلے دار آئے اُس

کے دروازے پر لکھا ہوا ہے ((ان اللّٰہ قد غفر کفل)) (ترمذی) اللہ نے کفل کو معاف کر دیا ہے محلے والے حیران یار، کفل معاف ہو گیا ہے پڑھو تو سہی، رب کی طرف سے لکھا ہے رب کی طرف سے کہ اللہ نے کفل کو معاف کر دیا ہے کہتے ہیں کفل معاف ہو گیا ہے دس نمبر یہ معاف ہو گیا ہے اگر کفل معاف ہو گیا ہے ہم تو چھلانگ لگا کر جنت میں چلے جائیں گے اور وہ جو بی بی ہے اُسے بھی اطلاع ملتی ہے کہ کفل فوت ہو گیا ہے سیٹھ صاحب فوت ہو گئے ہیں وہ بھی دوڑتی دوڑتی آرہی ہے جلدی جلدی قدم اُٹھا رہی ہے وہاں محلہ جمع ہوا ہے شہر دار اکٹھے ہوئے ہیں اُن کو آ کر کہتی ہے اے شہریو اے محلہ والو اس کی توبہ کی میں خود

در جوانی توبہ کردن شیوہ پیغمبری

وقت پیری می شود پرہیز گار

بابا جی کہتا ہے

وقت پیری گرگ ظالم می شود پرہیزگار

جوانی کی توبہ رب کو بڑی پسند ہے جس وقت گھٹنے کیوں جی اعضاء ڈھیلے ڈھیلے اُٹھ نہیں سکتا بیٹھ نہیں سکتا تب معافی مانگی تو کیا مانگی جب جناب ابھی اعضاء کام کر رہے ہیں

در جوانی توبہ کردن شیوہ اے پیغمبری

(شیخ سعدی)

جس وقت بوڑھا بھیاڑ ہو جاتا ہے

وقت پیری ظالم می شود پرہیزگار

جس وقت بوڑھا بھیاڑ ہو جاتا ہے ساری زندگی تنگ کرتا رہتا ہے اور ستاتا رہتا ہے وہ بھی تو پھر بوڑھا ہو کر پرہیزگار ہی بن جاتا ہے کمر سیدھی نہیں ہوتی اُٹھ نہیں سکتا چل نہیں سکتا بوڑھا بھیاڑ بھی اُٹھ نہیں سکتا چل نہیں سکتا وہ بھی پرہیز گار بن جاتا ہے کیا ہے صوفی، اللہ اللہ۔ جوانی کی توبہ میرے عرش والے کو بڑی پسند ہے جوانی کی توبہ میرے رب کو بڑی پسند ہے اللہ توبہ کرنے کی توفیق عطا فرمادے۔ آمین۔ ایک بندے نے ننانوے بندے قتل کیے

کتنے بندے؟ اللہ کیا فرمار ہے ہیں ((من قتل متعمدًا جزاء ہ جهنم)) جس نے آمدًا آمدًا جان بوجھ کر کسی کو قتل کیا اُس کا ٹھکانہ رب نے جہنم بنا دیا ہے جس نے ایک بندہ قتل کیا وہ جہنم کا بالن ہے اور جس نے ننانوے قتل کر دیے؟ کیوں جی وہ کیا کہتا ہے اُس کو سوچ آئی کہتا ننانوے بندے قتل کیے ہیں رب کے پاس جانا ہے کس کے پاس؟ رب کے پاس جانا ہے معافیاں مانگ لیں ایک مولوی صاحب کے پاس جاتا ہے مولوی صاحب میں نے ننانوے بندے قتل کر دیے ہیں کوئی معافی مل جائے گی۔ اوئے مولوی کو کرنٹ لگا، جیسے جنت کا ٹھیکے دار یہ ہوتا ہے اُس نے کہا اوئے تم معافی مانگتے ہو ننانوے بندے قتل کیے ہیں پھر معافی؟ اللہ اللہ۔ وہ کہتا ہے چلو جہاں ننانوے بندے قتل کیے ہیں ساتھ ایک مولوی بھی اوپر پہنچا دیں پوری سینچری مکمل کر لی اور جس وقت سینچری مکمل ہو گئی پھر سوچ آ گئی یا اللہ آگے تو ننانوے بندے تھے اب ایک مولوی بھی ساتھ بھیج دیا ہے اللہ معافیاں مل جائیں گی پھر کسی اللہ والے کے پاس پہنچا ہے اللہ والے سو بندے کا قاتل ہوں مجھے معافی مل جائے گی وہ جو اللہ والا ہے کہتا ہے کیوں نہیں نا اُمیدی بڑا کفر ہے مایوسی بڑا کفر ہے مایوس نہیں ہونا چاہیے اللہ فرمار ہے ہیں ﴿لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا﴾ (الزمر: ۵۳) اللہ اعلان فرمار ہے ہیں جو بیسواں پارہ رب کی رحمت سے نا اُمید نہ ہوا کرو اللہ کی رحمت سے نا اُمیدی نہ کیا کرو اس کے سامنے مایوس نہ ہوا کرو فرمایا ﴿إِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا﴾ (الزمر: ۵۳) اللہ جو ہے سارے سارے گناہ معاف کر دیتا ہے اللہ اللہ۔ پر ایسے کرو یہ جو بستی ہے نا یہ چھوڑ دو وہ سامنے جو بستی ہے وہاں اللہ والے رہتے ہیں وہاں چلے جاؤ وہاں جا کر رب رب کرو اسے مناؤ رب مان جائے گا لیکن چلے جاؤ یہ بستی چھوڑ دو چل پڑا چلتا جا رہا ہے اور راستے میں جناب عزرائیل علیہ السلام آ جاتے ہیں کہاں چلے ہو، واپس آؤ تمہیں میں نے لے کر جانا ہے عزرائیل علیہ السلام نے اپنا کام کر دیا ہے جب عزرائیل علیہ السلام نے کام کر دیا وہ جناب دنیا سے چلا گیا ہے میت پڑی ہوئی ہے ارے جناب جنتی فرشتے بھی آ گئے، جہنمی فرشتے بھی آ گئے جنتی فرشتے کہتے ہیں توبہ کے ارادے سے جا رہا ہے ہم نے

اسے لے کر جانا ہے دوسرے کہتے ہیں سو بندے کا قاتل ہے تم نے کیسے لے کر جانا ہے رب کے سامنے کیس پیش ہو جاتا ہے رب رب ہے نا، رب کے سامنے کیس پیش ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جاؤ جا کر اُس کی پیمائش کرو جدھر چلتا جارہا ہے اگر وہ راستہ تھوڑا ہے تو اُسے جنتی لے جائیں اگر وہ زیادہ ہے تو اسے جہنمی لے جائیں اللہ اللہ۔ان کو تو یہ حکم دے دیا ہے اُدھر زمین کو آرڈر کیا ہے اے زمین جدھر جارہا ہے تم سکڑ جاؤ تم کم ہو جاؤ، میں نے خود اُسے معاف کر دیا ہے (مسلم : ٢٧٦٦) پھر میں کیوں نہ کہہ دوں ﴿إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا﴾ رب ادائیں دیکھتا ہے رب ادائیں دیکھتا ہے یہ میری تمھاری بھی رب ادائیں دیکھتا ہے اللہ اللہ۔آیئے نا ایک آنے والی آئی اپنے کام سے فارغ ہوئی اور آرہی ہے آگے ایک کنواں دیکھا کنویں کے اوپر ایک چھوٹا سا کتے کا بچہ دیکھا کبھی اُدھر منہ مارتا ہے کبھی اُدھر منہ مارتا ہے کبھی ادھر چلتا ہے وہ سمجھ گئی کہ اسے پیاس لگی ہے اسے پیاس لگی ہے اُس نے اپنا دوپٹہ اُتارا دوپٹہ اُتار کر اپنی جوتی اتاری جوتی اتار کر دوپٹے سے باندھی اور باندھ کر کہتی ہے کنویں سے پانی نکالوں پانی کی طرف پہنچتی ہے نیچے لٹکاتی ہے پانی تک ابھی وہ دوپٹہ جاتا ہی نہیں پھر اُس نے اپنی چٹیا اتاری چٹیا اتار کر دوپٹے سے باندھی کنویں میں ڈالتے جارہی ہے کہتی ہے اس جوتی میں پانی آجائے میں اس کتے کو پلادوں اور یہ ساری زندگی کی گنہگار بڑی مشکل سے بڑی مصیبت برداشت کر کے پانی نکالا ہے پانی لا کر اُس کتے کے سامنے رکھ دیا ہے کتے پانی پیا ہے خوشی سے اُدھر چل پڑتا ہے آسمان سے آواز آجاتی ہے جاؤ میری مخلوق پر ترس کرنے والی میں تمھاری زندگی کے سارے گناہ خود معاف کر دوں گا (بخاری : ٣٣٢١) تم نے میری مخلوق پر ترس کیا ہے میں تم پر ترس کرتا ہوں میں تم پر ترس کر دیتا ہوں اللہ فرما رہے ہیں پھر کیوں نہ عرض کر جاؤں، لوگو ﴿إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا﴾ (الفرقان : ٧٠) آؤ میں تمھیں قرآن کی سیر کروا دوں اللہ مجھے اور تمھیں قرآن کی توفیق عطا فرما

دے۔آمین۔اللہ سننے کی توفیق عطا فرمادے۔آمین۔اللہ دل کے کھیت قرآن کے پانی سے سیراب فرما دے۔آمین۔اللہ دل کے کھیت کو قرآن کے پانی سے ہرا بھرا فرما دے۔آمین۔میرے بھائی میرے سامنے قرآن آگیا ہے اللہ کیا فرمارہے ہیں ﴿إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السُّوْءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوبُونَ مِنْ قَرِيبٍ فَأُولٰئِكَ يَتُوبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيمًا حَكِيمًا﴾(النساء: ۱۷) فرمایا جوتوبہ کرتے ہیں کون توبہ کرتے ہیں؟ فرمایا اُن لوگوں کی توبہ جوزمانہ جاہلیت میں اُن کو پتہ نہیں بھول بھال میں گناہ کر بیٹھتے ہیں اللہ فرماتے ہیں پھر اللہ اُن کی توبہ کو قبول فرمالیتا ہے فرمایا ﴿وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ حَتّٰى إِذَا حَضَرَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ إِنِّي تُبْتُ الْآنَ وَلَا الَّذِينَ يَمُوتُونَ وَهُمْ كُفَّارٌ أُولٰئِكَ أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا﴾(النساء: ۱۸) فرمایا اللہ ان بندوں کی توبہ قبول ہی نہیں کرتے اللہ جی کن کی توبہ فرمایا اُدھر عزرائیل علیہ السلام آیا ہوا ہے موت کی تیاریاں ہیں سانس نکلنے لگی ہے آنکھیں تارے لگی ہیں ﴿حَتّٰى إِذَا حَضَرَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ﴾ فرمایا موت قریب آگئی اللہ ایسے بندے کی توبہ قبول؟ کیا کہتے ہیں اس کے سر سے جناب اتنے پیسے اُتار دو اس کا ہاتھ بکرے کو لگوا کر اس کا سر صدقہ دے دو، اُس کا سر صدقہ دے دو، ارے جناب اُس وقت کی توبہ رب قبول کرتا، دروازہ کھلا ہے دروازہ؟ اُس کا چوبیس گھنٹے دروازہ کھلا ہے، وزیر بھی سو گئے مشرف بھی سو گیا وزیر اعظم بھی سو یا ہے ارے جناب ساری دنیا سوئی ہوئی ہے وہ آسمان پر اکیلا بیٹھا ہوا کیا اعلان کرتا ہے کسی اللہ والے نے نقشہ کھینچا ہے کہتے ہیں

ادھی راتی رحمت رب دی تے کر بلند آوازہ
منگن والیا کارن کھلا ہو یا ای عرشا والے دا دروازہ

اوئے مجھ سے مانگنے والو میرے اور تمہارے محبوب ﷺ نے کیا فرمایا ہے فرمایا صبح کے وقت سحری کے وقت رب کے فرشتے آجاتے ہیں اعلان کرتے ہیں کوئی ہے روٹی کا طالب، کوئی رزق کا متلاشی ہے؟ کوئی مجھ سے بیٹا مانگنے والا ہے؟ اللہ اللہ۔اللہ پہلے آسمان پر آئے

ہوئے ہیں پہلے آسمان پر آکر اعلان ہو رہا ہے کوئی ہے مجھ سے بخشش کا طالب میں معافیاں دینے کے لیے دیکھو، نا اب پہلے آسمان پر آچکا ہوں اللہ ساتوں آسمانوں سے اوپر بھی سنتا ہے ایسے ہی سنتا ہے جیسے پہلے آسمان پر یہ صرف تمہیں اور مجھے سمجھانے کے لیے کہ لوگو اب تو میں تمھارے اور نزدیک ہو گیا ہوں کیوں جی، اب تو اُٹھو، نا غفلت کی نیند چھوڑ دو میرے دروازے پر آجاؤ آؤ تمہیں ایک اور مقام کی سیر کروا جاؤں اللہ تعالیٰ کیا اعلان فرما رہے ہیں چوبیسواں پارہ میرے سامنے آگیا ہے اللہ فرما رہے ہیں دنیا والو اللہ اللہ۔ میرے سامنے عاجزی انکساری کرنے والو فرمایا ﴿حٰمٓ ۝ تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ۝ غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَ قَابِلِ التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ ذِی الطَّوْلِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ ۝﴾ (المؤمن: ۱ تا ٤) فرمایا رب کیسا ہے؟ ﴿غَافِرِ الذَّنْۢبِ﴾ گناہوں سے پاک اور صاف کرنے والا ہے ﴿وَ قَابِلِ التَّوْبِ﴾ بندوں کی توبہ کو قبول کرنے والا ہے اللہ اللہ۔ اب میرے پیغمبر ﷺ کا ایک فرمان سن لو میرے محبوب ﷺ ارشاد فرما رہے ہیں فرمایا جب بندہ گنہگار ہو جاتا ہے گناہ کر لیتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ رما رہے ہیں نبی ﷺ کی اصلاح نبی ﷺ کی زبان آقا علیہ السلام کا اعلان فرمایا ((ان المومن ان المومن؟)) مومن سے ((اذا اذ ذنب دنبا كانت نكتة سوداء فی قلبه)) فرمایا جب مومن گناہ کرتا ہے ایک گناہ کرنے کی وجہ سے اس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ لگ جاتا ہے میرا آقا محبوب علیہ السلام نے فرمایا، فرمایا ((فان تاب و نزع واستغفر صقل منها)) فرمایا جس وقت توبہ کر لیتا ہے رب کے سامنے عاجزی اور انکساری ہو جاتی ہے اللہ اُس کے سیاہ نقطے کو دور فرما دیتا ہے میرے محبوب ﷺ پیغمبر نے فرمایا ((وان زاد زادت حتی يغلف قلبه)) اگر وہ زیادہ گناہ کرتا جاتا ہے گناہ زیادہ ہوتے جاتے ہیں زیادہ گناہ کرتے جا رہا ہے فرمایا پھر اُس کا سارا دل جو ہے اللہ اللہ۔ اُس کا سارا دل سیاہ ہو جاتا ہے اے لوگو میرے محبوب پیغمبر ﷺ کا ارشادِ گرامی، اللہ اللہ، آقا ﷺ فرماتے ہیں لوہے کو زنگ لگ جاتا ہے لوہے کو بولو؟ زنگ لگ جاتا ہے ایسے دلوں کو بھی زنگ لگ جاتا ہے لوہے کو زنگ لگ جائے تو اُس کی جناب دوائیاں

موجود ہیں کیمیکل ہیں لیکن اگر دلوں کو زنگ لگ جائے پھر دلوں کے زنگ دور کرنے کے لیے رب کے قرآن کی تلاوتیں کیا کرو (ترمذی) اللہ تمھارے دل کے زنگ کو بھی دور کردے گا صاف اور پاک کردے گا میرے بھائی ایک اور میرے پیغمبر ﷺ کا فرمان سن لو فرمایا ((قل ابن آدم خطاؤن وخیر الخطائین وتوابون))؟ (ترمذی: ۲۴۹۹، مسند احمد ج ۳، ص ۱۹۸) آدم علیہ السلام کا بیٹا ہر بندہ گنہگار ہے لیکن وہ بندہ بڑا ہی بہترین ہے جو گناہ سے توبہ کرلیتا ہے ایک اور میرے آقا ﷺ کا فرمان سن لو اللہ کے نبی ﷺ فرمارہے ہیں ((اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المطھرین)) یہ تم وضو کے بعد جب کلمہ پڑھتے ہو، نا یہ دعا پڑھتے ہو ((اللھم اجعلنی من التوابین)) اللہ مجھے توبہ کرنے والوں میں کردے اللہ مجھے پاک میں سے کردو ایک اور میرے پیغمبر ﷺ کا فرمان فرمایا ((یاایھا الناس توبوالی اللّٰہ واستغفروہ فانی اتوب فی یوم مائۃ مرۃ)) (مسلم) میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا اے دنیا جہان کے لوگو، اللہ جی کیا حکم ہے اللہ کے نبی ﷺ جی کیا فرمان ہے فرمایا ((توبوا توبوا)) توبہ کیا کرو توبہ کیا کرو اللہ کے سامنے توبہ کیا کرو استغفار کی تسبیح نکالا کرو ((واستغفر)) اُس سے بخششیں مانگا کرو ((فانی توبوا لیوم میعاد)) فرمایا میں محمد ﷺ دن میں سو بار ہے رب سے استغفار استغفار کرتا ہوں کون کرتا ہے؟ کیوں بھئی کوئی سمجھ آرہی ہے بھائیو؟ آقا محبوب ﷺ فرمارہے ہیں میں ایک دن میں سو بار استغفر اللہ، استغفر اللہ۔ اللہ اللہ میرا پیغمبر ﷺ جس پر کوئی گناہ نہیں سوہنا محمد ﷺ گناہ سے پاک اور صاف وہ تو سو بار استغفار کرے اور میرے تمھارے پاس ٹائم ہی ہی ٹائم ہی کوئی نہیں ایک دن مکہ کے مشرک جو تھے وہ اکٹھے ہو کر آگئے آکر کہتے ہیں محمد ﷺ تم پر ایمان تب لائیں گے اگر یہ صفا پہاڑ جو ہے سونے کا بن جائے، کیا بن جائے؟ صفا پہاڑی اللہ دیکھنے کی توفیق عطا فرمادے۔ آمین۔ کیوں جی، صفا مروہ اللہ وہاں پر چلنے کی توفیق عطا فرمادے۔ آمین۔ فرمایا سوہنیا ﷺ، اللہ اللہ، اللہ کے نبی ﷺ سے کہہ رہے ہیں محمد ﷺ یہ صفی پہاڑ جو ہے سونے کا بن جائے ہم جناب پھر تم پر ایمان لے آئیں گے اللہ

کے نبی ﷺ سے کہہ رہے ہیں رب کے سامنے دعا کر دی ہے یا اللہ یہ صفی پہاڑ اگر سونے کا بن جائے مکہ کا سارا مشرک میرا کلمہ پڑھ لے گا نبی ﷺ کی کوشش ہوتی ہے کہ کوئی بندہ جہنم میں نہ جائے، جہنم میں نہ جائے یہ بھی بچ جائے وہ بھی بچ جائے وہ بھی بچ جائے، ایک آیا آکر کہتا ہے محمد ﷺ پہلے مجھ سے کشتی لڑو اگر تم کشتی میں مجھے گرا دو گے پہلوان ہے نا، اپنے وقت کا مانا ہوا پہلوان، اگر تم نے مجھے کشتی میں ہرا دیا تو میں کلمہ پڑھ لوں گا آقا ﷺ فرماتے ہیں نبی ﷺ جو ہوتا ہے وہ کشتی لڑنے کے لیے نہیں آتا پہلوانی کرنے کے لیے نہیں آیا نبی ﷺ جو ہے دین کی تبلیغ کے لیے آیا ہے لوگوں کو بتانے آیا ہے اگر تم اتنے کام میں کلمہ پڑھ لو گے اور جہنم سے بچ جاؤ گے تو سودا مہنگا نہیں اُس نے کہا چلو جناب پھر تیاری کرو، وہ تیاری کرنے لگ پڑا کپڑے اُتار لیے لنگوٹ باندھ لیا اور تھاپا جیسے پہلوان پکڑتے ہیں ویسے چلتا پھرتا ہے اور آقا ﷺ سوہنے محمد ﷺ ویسے ہی کپڑے پہنے ہوئے ہیں وہی کپڑے پہنے ہوئے ہیں کھڑے ہوئے ہیں پہلوان کہتا ہے محمد ﷺ پھر ڈر گئے ہو میرے ڈولے دیکھ کر میرا جسم دیکھ کر ڈر گئے ہو کپڑے کیوں نہیں اُتار دیتے پیغمبر ﷺ فرماتے ہیں اے پہلوان جی، اُس کا نام رکانہ ہے اے رکانہ صاحب پیغمبر ﷺ جو ہوتا ہے وہ حیاء والا ہوتا ہے حیاء دار ہوتا ہے وہ اپنے جسم کو ننگا نہیں کیا کرتا میں کشتی لڑوں گا تو تمھارے ساتھ ایسے ہی کروں گا کپڑوں سمیت لڑوں گا اُس نے دو ہاتھ رکھائے اخیر سوہنے محمد ﷺ نے اسے نیچے گرا دیا اور چھاتی پر بیٹھ گئے اور جلدی سے نیچے سے بول کر کہتا ہے میرا پاؤں پھسل گیا تھا میں ابھی پوری طرح تیار نہیں ہوا تھا آقا ﷺ فرماتے ہیں چلو پھر دوسری بار سہی دوسری بار اُٹھایا پھر جناب ہاتھ جوڑی ہوئی آقا ﷺ نے نیچے گرا دیا ہے سینے پر سوہنے ﷺ نے ہاتھ رکھ دیا ہے اللہ اللہ۔ فرماتے ہیں اب بتاؤ نا کہتا ہے جناب ابھی بھی میری بات نہیں بنی تیسری بار ہونا چاہیے دنیا والو لوگو جب تیسری بار میرے آقا ﷺ نے اُسے گرا دیا ہے چھاتی پر بیٹھ گئے ہیں تو نیچے سے بول کر کہتا ہے ((اشھدوان لا الہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ واشھدوان محمدا عبدہ ورسولہ)) نبی سوہنے ﷺ میں تو اپنے علاقے کا جانا پہچانا پہلوان ہوں میرا یہاں

کوئی جوڑ نہیں اللہ اللہ، میرا چیلنج آ رہا ہے مجھے آج تک کوئی گرا نہیں سکا سوہنیا ﷺ آپ ﷺ تو واقعی نبی ﷺ ہیں میں کلمہ پڑھ کر اب آپ ﷺ کا غلام بن گیا ہوں (سیرت ابن ھشام) نبی ﷺ کی کوشش کیا ہوتی ہے؟ کہ جہنم سے بچ جائے، آج مولوی کی کیا کوشش ہے کہ جتنے آئے ہیں جہنم میں چلے جائیں مولوی کی کیا کوشش ہے اللہ مولویوں کو ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین۔ سیدھا راستہ دکھایا کرو رب کے دین کی تبلیغ کیا کرو قرآن وسنت بیان کیا کرو ان شاء اللہ یہ قوم جنت کی خود وارث بن جائے گی اللہ اللہ۔ مکہ والے کہتے ہیں جناب صفا پہاڑ سونے کا بن جائے پھر جناب ہم آپ ﷺ کا کلمہ پڑھ لیں گے نبی ﷺ نے دعا فرمائی اے میرے عرش والے رب میرا مطالبہ میرے سامنے آیا ہے ایسے کریں یہ پہاڑ سونے کا بن جائے تو پھر میرا کلمہ پڑھ لیں گے جبرائیل علیہ السلام آ جاتے ہیں اور جبرائیل علیہ السلام آ کر کیا فرماتے ہیں اللہ اللہ۔ میرے سوہنے محبوب ﷺ جی رب آپ کو سلام دے رہے ہیں کون دے رہا ہے؟ رب کا سلام آیا ہے رب کا سلام آیا ہے آگے پیغام بھی سن لو اے محبوب ﷺ جی رب کا پیغام آیا ہے جس وقت رب نے سلام دیا ہے ساتھ ہی ارشاد ہوا ہے فرمایا سوہنیا ﷺ میں تیری دعا کو قبول کر کے یہ پہاڑ سونے کا تو بنا دوں گا لیکن یہ صبح ہونے سے پہلے ہی میں سونا ہی سونا بنا دوں گا لیکن یاد رکھو ان لوگوں نے پھر بھی تمھارے ساتھ کفر کیا ایسا عذاب دوں گا ایسا عذاب دوں ﴿مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ﴾ جہان والوں میں سے کسی کو آج تک میں نے کسی کو ایسا عذاب دیا ہی نہیں پر سوہنے محبوب ﷺ ایک اور بات سن لو میں کیا کہتا ہوں میرے اللہ کریم نے فرمایا سوہنیا ﷺ اگر تم چاہو تو میں ان کے لیے توبہ کا اور رحمت کا دروازہ کھول دیتا ہوں جو توبہ کر لیں گے اللہ اللہ۔ میں اُسے جنت عطا فرما دوں گا میرے آقا ﷺ نے نبوت والی زبان سے ارشاد فرمایا، فرمایا سوہنے اللہ یہ میرے لیے میری اُمت کے لیے توبہ کے دروازے کھول دو جب جب بھی آئیں ان کی توبہ خود قبول کر لینا میرے بھائی آؤ میں عرض کر جاؤں اللہ نے آدم علیہ السلام نبی کو جنت عطا فرمائی اماں جی حوا علیہا السلام کو جنت میں داخلہ دے دیا ہے جس وقت جنت میں داخلہ مل گیا اُدھر تیسرا آ گیا یہ کون ہے جی؟ چوہدری ابلیس آ گیا نمانی سی صورت

بنائی ہے یہ تو ہے ہی دشمن انسان کا یہ آ کر کہتا ہے آدم علیہ السلام اے بابا جی یہ دانہ کیوں نہیں کھا رہے وہ کہتے ہیں رب نے روک دیا ہے ایسے ہی رب نے روک دیا ہے تمھیں سمجھ ہی نہیں آئی ، پتہ ہے کیوں روکا ہے، جی کیوں روکا ہے ﴿اِلَّآ اَنۡ تَکُوۡنَا مَلَکَیۡنِ اَوۡ تَکُوۡنَا مِنَ الۡخٰلِدِیۡنَ﴾ (الاعراف : ۲۰) اللہ اللہ۔ اس لیے روکا ہے کہ تم کہیں فرشتے نہ بن جاؤ یا ہمیشہ ہمیشہ جنت میں رہنے لگ جاؤ دانہ کھالو گے تو نوری بن جاؤ گے دانہ کھالو گے جنت میں ہمیشہ رہنے لگ جاؤ گے مفسرین ایک مقام پر لکھتے ہیں جب زیادہ ہی ضد کرنے لگا ، نا زیادہ ہی تو اماں جی حوا علیہا السلام کہنے لگی کھالو دیکھو کتنی منتیں کر رہا ہے اور جس وقت جناب دانہ یہاں رکھا زبان پر کتنا سفر ہے بھئی آگے کتنا سفر ہے؟ یہاں زبان پر رکھا ہے تو اللہ فرماتے ہیں ﴿فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتۡ لَهُمَا سَوۡاٰتُهُمَا وَ طَفِقَا یَخۡصِفٰنِ عَلَیۡهِمَا مِنۡ وَّرَقِ الۡجَنَّةِ وَ نَادٰىهُمَا رَبُّهُمَاۤ اَلَمۡ اَنۡهَكُمَا عَنۡ تِلۡكُمَا الشَّجَرَةِ وَ اَقُلۡ لَّكُمَاۤ اِنَّ الشَّیۡطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِیۡنٌ﴾ (الاعراف : ۲۲) اللہ اللہ۔ ابھی زبان پر رکھا اور چکھا ہی ہے تو جنت کا لباس اُتر گیا جنت کا لباس؟ اُتر گیا دوڑے جا رہے ہیں اماں جی بھی دوڑی جا رہی ہیں بابا جی بھی دوڑے جا رہے ہیں پیچھے سے آوازیں دینے والے نے آواز دی ، کس نے؟ دوستو کس نے آواز دی ہے؟ ﴿نَادٰىهُمَا رَبُّهُمَاۤ﴾ کہاں چلے ہو ، آنا تو پھر میرے پاس ہی ہے کہاں جا رہے ہو دربار تو میرا ہی ہے ﴿اَلَمۡ اَنۡهَكُمَا عَنۡ تِلۡكُمَا الشَّجَرَةِ﴾ میں نے تمھیں روکا نہیں تھا کہ اس درخت کے پاس نہ جانا ﴿لَّكُمَاۤ اِنَّ الشَّیۡطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِیۡنٌ﴾ اللہ جی اب کیا حکم ہے فرمایا اب زمین پر چلے جاؤ جنت دوں گا پر اب کچھ لاؤ محنت؟ یہ محنت ہی ہے بیٹھے ہیں خیر سے ، ہاں جی آئے ہیں نمازیں پڑھ رہے ہیں روزے رکھ رہے ہیں بعض نے ابھی تک روزہ چکھا بھی نہیں ہونا ظالموں نے ابھی تک بھی نہیں چکھا ہونا ، اللہ اللہ۔ ارے جناب محنت کر کے آؤ بابا جی کسی علاقے میں اماں جی؟ دل نہیں لگتا دل؟ نہیں لگتا زمین پر اور بندہ ہی کوئی نہیں بھی جناب جوان یوتھ فورس پیدا نہیں ہوئی ، بابا جی کسی علاقے میں اماں جی کسی علاقے میں دونوں میں جدائیاں پڑ گئیں روئے جا رہے ہیں روئے جا رہے ہیں دل نہیں لگتا ،

جس نے تسلیاں دینی ہیں وہ خود ناراض ہے جس نے تسلیاں دینی ہیں جس نے دل کو سکون دینا ہے وہ خود ناراض ہے لوگو روتے روتے چالیس سال گزر گئے کتنے سال گزر گئے چالیس سال بابا جی اپنی جگہ پر رو رہے ہیں اماں جی اپنی جگہ پر رو رہی ہیں کہتے ہیں

دنیا اندر تنگی دیون خاص یار پیاریا

جس وقت جناب چالیس سال کا عرصہ گزر گیا ہے

حضرت آدم علیہ السلام کڈھ بہشتوں
اوئے چالیس سال روایا
حضرت آدم علیہ السلام کڈھ بہشتوں
اوئے چالیس سال رلایا
نوح علیہ السلام نبی اوئے دنیا والو
تے کتنا دکھ اُٹھایا
چیر دتا زکریا علیہ السلام تائیں
سر اُتے رکھ آری
ایوب علیہ السلام نوں بیماری لائی
ویکھ مصیبت بھاری

اٹھارہ سال ایوب علیہ السلام پیغمبر بیمار رہے چالیس سال بیمار رہے ہیں جس وقت چالیس سال گزر جاتے ہیں جس نے تسلیاں دینی تھیں وہ ناراض ہے اُسے ترس آیا ہے جس وقت اُسے ترس آیا ہے عرش والا رب فرما رہا ہے فرمایا اگر مجھے منانا ہے مجھے منانا ہے پھر ان الفاظوں کے ساتھ ان الفاظ سے کہو میں مان جاؤں گا اللہ جی کون سے الفاظ، فرمایا ﴿قَالَ رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا سکتہ وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ﴾ (الاعراف: ۲۳) بابا جی بھی کہہ رہے ہیں اماں جی بھی روئے جا رہی ہیں جو اس نے سبق دیا ہے اس سبق کو یاد کر رہے ہیں اور ساتھ اس کے سامنے عاجزی و انکساری کرتے جا رہے ہیں

کہتے ہیں للہ ﴿ رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ﴾ اللہ عرش والے ہم اپنی جان پر خود ظلم کر بیٹھے ہیں یا اللہ خود ہی ہم پر ظلم ہو گیا ہے ﴿ اَنْفُسَنَا سکتہ وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا ﴾ اللہ جی اگر آپ نے ہمیں معاف نہیں کیا ہم پر رحم نہیں کیا ﴿ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴾ (الاعراف: ۲۳) یا اللہ ہم خود گھاٹا پانے والوں میں سے ہو جائیں گے میرے بھائیو! جس وقت گنہگار جو ہیں ہم گنہگار جو ہیں ہم گناہوں کے پتلے ہیں ہم بڑے ہی گنہگار ہیں اُس کے سامنے عاجزی انکساری کیا کرو، پہلے گناہوں کا اقرار کیا کرو اللہ واقعی گناہ کیے ہیں اللہ بڑے ہی گنہگار ہیں اللہ بڑے ہی خطا کار ہیں اللہ بڑے ہی سیاہ کار ہیں وہ پھر خود اعلان کرتا ہے اے میرے سامنے گناہوں کی معافی مانگنے والے ﴿ فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ﴾ (الفرقان: ۷۰) جاؤ میں تمھارے گناہوں کو بھی نیکیوں میں تبدیل کر دوں گا۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ